للعلمین
مدارس مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو صاحب ہی تمام عالم کا اور درود وسلام محمد پر جو سردار ہین تمام پیغمبرون کے اور انکی آل پر جو وسیلے ہین عاصیونکی نجات کے اور انکے اصحاب پر جو ستارے ہین برج ہدایت کے بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہی بندہ گنہ گار صبغۃ اللہ بن محمد غوث کان اللہ لہما ولاسلافہما کہ نواب عالیجناب فلک رکاب عدل پرور داد گستر مسند آرا ریاست وکامرانی حامل لواء عظمت وجہانبانی خلاصہ خاندان انور سید بدہ سلسلہ فاروقیہ حاتم زمان رداء غربا ومسکینان عمدہ دولت ودنیا ودین مدار ملک وملت ومسلمین فخر امرا تاج رؤسا نواب محمد منور خان اعظم جاہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ ایک کتاب سیر واحوال مین اشرف موجودات خلاصہ کائنات سید انبیا سرور اصفیا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان مین ترجمہ کرے اور اسمین کے تئین جلد انصرام کو پہنچائے عاصی ایک رسالہ مختصر فارسی زبان مین تالیف کیا ازبسکہ نواب صاحب مغفور نے کمال محبت وعقیدت ۔۔۔ وسلم کے جناب مین رکہتے تھے نہایت اشتیاق سے ہر جزو جو تیار ہوا کرتا تو اسکو

حرز جان سمجھکے مطالعہ فرماتے اور اسکو اپنے وظایف کے ساتھہ رکھتے ہر روز اسکو بطریق ورد
کے پڑھا کرتے کتاب جب اختتام کو پہنچی تو مختصر رہنے کے سبب سے خواہشمند ہوے کہ اسمین اور بھی مطالب
اور معجزے داخل کرکے بطور بسط کے لکھنا اور از راہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس عاصی کے
رکہتے تھے بہت سی مرحمت کے کلمے فرمائے عاصی اس کتاب کو مبسوط لکھنے کے درپے تہا کہ اس
عرصے مین وہ یگانہ آفاق دار فانی سے ملک بقا و دار باقی کی طرف کوچ کیے [illegible]
مین جہان تاریک ہوگئی اور راحت جا چکی پہر عاصی کا وہ ارادہ بہی معلق رہا [illegible]
فضل اور عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگر بند یعنے آفتاب فلک عزت و جلال مطلع اقبال
مدار ملک و ملت مرکز دایرہ دولت و عزت نواب والا جاہ محمد غوث خان بہادر دام اقبالہ و مجدہ کو ایام
طفلی مین مسند موروثی پر بٹھایا اور اس در یتیم کے سر پر ریاست اور حکمرانی کے سہرا [illegible]
پہول جو پژمردہ ہوا تہا نئے سر سے کہلا اور باغ خوشی خرمی کا سرسبز ہوا اللہ تعالی [illegible]
بحر جود و کرم کی اور منبع احسان و حسن شیم کا گردانے اور نصفت و عدالت کی توفیق دیکر [illegible]
مستقیم دکہاوے اور جہان کو اسکے سایے مین سکھہ چین رکہے آمین پہر دل چاہا کہ حسب [illegible]
مرحمت کے رسالے کو بسط کرون لیکن دیکہا کہ بازار علم کا بہت کاسد ہوگیا ہے اور [illegible] سے
گذر گئے اب کوی کتاب زبان عربی یا فارسی مین تصنیف کیجئے تو کچھ فایدہ اسپر مترتب نہین [illegible] معتبر
حاصل ہے انکے لئے بہت سی کتب موجود ہین اور [illegible] نہین پاتے [illegible]
کتاب لکہنا شروع کیا تا عوام مومنون کو اس سے فایدہ حاصل ہووے اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
کے احوال سے واقف ہوکر انکی پیروی خوبی کے ساتھہ کرین اور اسکی تالیف کا سبب حقیقت مین
نواب مغفور تہے تو اللہ تعالی انکے روح کو بہی اسکا ثواب پہنچاوے پہر [illegible] ہون مثل عیون الاثر
تالیف ابن سید الناس کی اور زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم کی اور فتح الباری تصنیف حافظ العصر

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی اور خصایص الکبری تالیف خاتمۃ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی کی اور
مواہب اللدنیہ تالیف شیخ قسطلانی کی اور مدارج النبوۃ تالیف شیخ عبدالحق دہلوی کی اور اسکے سوا
اور بہی معتبر کتابون سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام **فواید بدریہ** رکھا اور اسکے مطالب کو چار باب مین حصر کیا
پہلا باب بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے وفات تک **دوسرا باب**
حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین **تیسرا باب** حضرت کی نبوت کے دلایل اور
معجزات مین **چوتھا باب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اداب اور حقوق وغیرہ مین جو امت
پر لازم ہین ۔ **پہلا باب** بیان مین حضرت کی پیدایش سے وفات تک اس باب مین
دو فصل ہین **پہلا فصل حضرت کے ابتداء خلقت سے ہجرت تک** صحیح احادیثون مین آیا ہے
اول جو اللہ سبحانہ نے پیدا کیا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تہا پہر اوسی نور سے لوح اور قلم اور عرش
اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان و زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیکے ابتدا اول قلم کو پیدا کیا پہر لوح کو صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرو
بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اللہ تعالی خلق کے
تقدیرون کو آسمان و زمین کی پیدایش کے پچاس ہزار برس آگے لکہہ چکا اور عرش اسکا اسوقت پانی پر تہا از انجملہ
ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین جو لکہا سو یہہ تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہے خاتم الانبیا کا معنی
سب پیغمبرون کا مہر سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرون کے مہر ہین انکے بعد کوئی پیغمبر نہین اور مسند
مین امام احمد کے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین اللہ کے یہان خاتم النبیین تہا اور آدم ہنوز اپنی مٹی مین پڑا ہوا تہا یعنے اسکے جسد مین روح نہین
پہری تہی اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہے جب اللہ تعالی نے آدم کے صلبون سے انکی اولاد
نکالا اور انسے اقرار کروایا انکے جانون پر کہ کیا مین نہین ہون تمہارا رب تو سب بولے البتہ ہم قایل ہین اور

ان سبھون مین اول جو اقرار کئی سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہی کہ اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو حکم کیا کہ دوسرے انبیا کے نورون کو دیکھے تو حضرت کا نور انکو ڈھانپ لیا تب سب کہے ای رب یہہ کسکا نور ہی جو ہمکو گہیر لیا اللہ تعالی کہا یہہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی اگر تم اسپر ایمان لاوگے تو مین تمکو پیغمبری دیونگا سب کہے ہم اسپر اور اسکی پیغمبری پر ایمان لائے اور اس آیت مین اسی طرف اشارہ ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

یعنے جب اللہ نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھہ مین نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس والی کو تو اسپر ایمان لاوگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمہارے ساتھہ شاہد ہون

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اللہ تعالی کے یہان نور تہا آدم پیدا ہونیکے چودہ ہزار برس کے قبل انتہی اور اللہ تعالی جب آدم کو پیدا کیا انکی کنیت ابو محمد رکہا آدم علیہ السلام پوچھے ای پروردگار میری کنیت ابو محمد کرکے کیون رکہا اللہ تعالی فرمایا ای آدم تو اپنا سر اٹہاکے دیکہہ سو دیکھے ایک نور عرش کے سراپردے مین ہی آدم کہے ای رب یہہ کیا نور ہی اللہ تعالی کہا یہہ نور ایک پیغمبر کا ہی تیری اولاد مین اسکا نام محمد اگر وہ نہوتا تو مین تجھے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو اور نہ زمین کو پھر اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی پشت مین رکہا او وہ نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر چمکتا تہا پہر اللہ تعالی ملایکہ کو حکم کیا آدم کو تحیت کا سجدہ کرو سب فرشتے حکم بجا لائے مگر ابلیس سجدہ نکیا سو اللہ تعالی اسکو رسوا کرکے دور کیا اور اللہ تعالی آدم کو بہشت مین داخل کیا آدم علیہ السلام کو خواہش ہوی کہ اپنا کوی رفیق ہو سو اللہ تعالی آدم کے سوتے مین انکی بائین پسلی

سے حوا کو پیدا کیا آدم نیند سے ہوشیار ہوے اور حوا کو دیکھہ کر چاہے اسپر ہات دراز کرنا تو فرشتے کہے ہان خبردار آدم علیہ السلام کہے کسلیے تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالی تو اسکو میرے ہی واسطے پیدا کیا فرشتے کہے تو اسکا مہر ادا کرے تک اس سے قربت نکرنا آدم علیہ السلام کہے مہر کیا ہی کہے اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ پر تین بار درود بہیجنا غرض اللہ تعالی ان دونو پر بہشت کے میوے سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہون کے جہاڑ پاس مت جاو پہر بہشت مین خوشی سے پہرنے لگے ابلیس کو انہون کا حال دیکہہ کے حسد ہوا سو مکر و فریب سے بہشت مین داخل ہوا اور ایک کونے مین بیٹھہ کے رونا شروع کیا آدم اور حوا اسکا رونا سنکے پوچہے تو کیا واسطے روتا ہی کہا مین تمہارے لیے روتا ہون کہ تم مرجاوگے اور یہہ سب نعمتین تم سے چہوٹ جائیگے مگر ایک درخت بتاتا ہون اگر اسکو کہا وینگے تو ہمیشہ جیتے رہینگے اور جہوٹے قسمان کہانے لگا کہ مین تمہارے بہلائی کیواسطے کہتا ہون غرض بہوند بہاند کے اول حوا کو کہلایا حوا آپ کہا کے آدم کو بہی کہلائے سو اللہ تعالی غصہ ہوکے کہا اتنے نعمتین تمکو کفایت نہین کرتے تہے سو اس جہاڑ کا دانہ کہائے آدم کہے سچ ہی لیکن مجھے گمان تہا کہ تیرے نام سے کوی جہوٹہہ قسم کہاوے اللہ تعالی کہا میری عزت اور جلال کی سون تجھے زمین پر اتارونگا اور تجھے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے اور حوا کو کہا تجھے حمل نہ ٹہریگا مگر سختی سے اور نہ جنیگی مگر سختی سے غرض دونو کو بہشت سے باہر کیا آدم سرندیپ مین پڑے اور حوا جدے مین آدم علیہ السلام پشیمانی سے تین سو برس تک روتے تہے انکے اشک نہین سکے بعد اللہ تعالی آدم کو چند کلموںکا الہام کیا اسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوی بیہقی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم تقصیر کئے بعد کہے ای پروردگار مین تجھہ سے سوال کرتاہون محمد کیواسطے تو میری تقصیر معاف کر اللہ تعالی فرمایا آدم مین محمد کو تو پیدا نہین کیا سو تو اسکو کیسا جانا آدم کہے ای رب جب تو مجھے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح

میری مین بہوکا مین سر اٹھا کے دیکھا تو عرش کے پایون پر لکھا ہوا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ مین جانا تو اپنے نام پاس نہین لکھا مگر اسکو جو دوستر مین خلق ہی تیرے پاس اللہ تعالیٰ فرمایا ای آدم تو سچ بولا محمد میرے پاس بہت دوست ہی اب تو اسکے وسیلے سے سوال کیا تو تیری تقصیر مین معاف کیا اگر محمد نہوتا تو مین تجھے نہ پیدا کرتا پہر اللہ تعالیٰ آدم اور حوا کی تقصیر معاف کرکر عرفات کے جنگل مین ملایا حوا کو آدم سے بیس بار حمل ہوا سو اسمین بچے چالیس ہوے اور شیث کو تنہا جنی شیث آدم علیہ السلام کے وصی ورولیعہد ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آدم سے شیث کیطرف نقل کیا آدم شیث کو وصیت کئے کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے کہین نہ رکہیے اور شیث اپنے فرزند انوش کو بہی ایسا ہی وصیت کئے اسیطور سے یہہ وصیت جاری تہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس نور کو عبد المطلب مین اور انکے بعد انکے فرزند عبد اللہ مین لایا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے حرام زنے سے محفوظ کیا طبرانی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم سے لے میری ماں نے مجھے جنی تک سب نکاح سے پیدا ہوئے اور حرام سے کوی پیدا نہوا اور مسلم نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد مین قریش کو اور قریش کی اولاد مین بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا۔

نسب کا سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیّ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوّیّ بن غالب بن فِہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان یہانتک سلسلہ مضبوط ہی اسکے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ مین اختلاف ہی غرض اسمعیل کے فرزند جو قیدار تہے انکے اولاد مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب نزار پیدا ہوا تو اسکا باپ دیکہا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہے

بہت خوش ہو کے فقرا کو کہانا کہلایا اور مضر بہت خوش آواز تہا او سینے اوشتون کو چلاتے وقت راگ گانا نکالا اور مومن تہا ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر اور الیاس کے پیٹ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ لبیک بولتے سو آواز آتا تہا اور کعبے کو ہدی بھیجنا اُسی نے شروع کیا اور مدرکہ کا نام عامر تہا یا عمرو تہا ایکروز خرگوش پیچھے دوڑ کے اسکو پکڑا سو اسکا باپ اسکو مدرکہ کرکر لقب کیا اور فہر کا لقب قریش کرکر بعضی تاریخ والون نے لکہاہی اُنکے قول سے فہر کے اولاد مین جو ہو سو اسکو قرشی نہ کہیکے کنانی بولینگے اکثر تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہین قریش لقب نضر کا ہی نضر کے اولاد مین جو ہو سو اسکو قرشی کہیگے اور مرۃ قریش کو جمعہ کے روز جمع کرکر خطبہ پڑھتا تہا اور انکو پند و نصیحت کرتا اور اپنے اولاد مین پیغمبر آخر الزمان ہوگا کرکر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کرکر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تہا اسکو عبد المطلب اسلئے کہتے ہین اُسنے اپنی والدہ کے ساتھ جاکے مدینے مین چند روز اپنے ماموں پاس رہا انکا باپ ہاشم اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا تیرا عبد یعنے غلام یثرب مین ہی اسکو اپنے پاس لے آ سو شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعضے کہتے ہین مطلب مدینے کو جاکے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس درست نتھا سو راہ مین کوی پوچھتا یہ کون لڑکا ہی تو کہتا هُوَ عَبْدِیْ یعنے وہ میرا غلام ہے جب مکے مین لایا تب اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہ میرے بہائی کا بیٹا ہی لیکن اول جو کہا تہا وہی لقب اس پر جاری ہو گیا مطلب کے وفات کے بعد کعبے کی حجابت اور سقایت عبد المطلب پر قرار پائی اور اسکا نام اطراف و اکناف مین مشہور ہوا اور قریش سب اسکے مطیع و منقاد تہے بہت تعظیم و توقیر کیا کرتے تہے اسکو اپنا مقتدا سمجھتے تہے اسکے بدن سے مشک کی بو آیا کرتی تہی اور اسکے پیشانی میں نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تہا قریش کو جب کوی مہم در پیش ہوتی تو عبد المطلب کو تبنیر بہا پر لیجاکے اللہ کے پاس اسکو وسیلہ گردانتے اللہ تعالی اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا

اور اُسی وقت اَبرَہہ یمن کا حاکم حبش کے بادشاہ نجاشی کی طرف سے کعبے کو خراب کرنے آیا اُسکے آنے کا باعث یہہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم مین بہت لوگ کعبے کے زیارت واسطے آتے ہین اُسنے نصرانی تھا سو ضد سے ایک گرجا صنعا مین بنایا اسکے در و دیوار مین سونا روپا لگایا اور موتی جواہر کا اسکو جڑاو کروایا اور جبر سے لوگون کو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا مکے کے لوگون سے ایک شخص وہان جاکے دیول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار اُنہون مین بڑہایا آخر ایک روز قابو پاکے اسمین پاخانہ بھرا اور اُسکے دیوارون کو نجاست لگاکے خراب کیا اور آپ وہان سے بھاگ گیا اَبرَہہ کو اس حرکت سے بہت غصہ آیا حبشیون کی فوج لیکے کعبے کو توڑنے نکلا اُسکے ساتھ ایک سفید ہاتی تھا اُسکا نام محمود اور بھی بہت سے ہاتیان تھے چنانچہ بعضے کہتے ہین آٹھ تھے اور بعضے کہتے ہین بارہ اور بعضے کہتے ہین بارہ ہزار اور راہ مین عرب کے چند حاکمان اُسکے مقابلہ کو آئے سو اُنکو شکست دیا اور مکے کے نزدیک جا اُترا اور قریش کے تمام بکریون اور اونٹون کو لوٹ لیا اسمین عبدالمطلب کے بھی چار سو اونٹ پکڑے گئے تب عبدالمطلب قریش کو لیکے بثیر پہاڑ پر گئے انکے پیشانی پر **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کے نور کا دائرہ چاند کے مثال چمکا اور اُسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا عبدالمطلب یہہ دیکھہ کے کہے ای قریش اب چلو یہہ نور میرے سے جب پڑتا ہی تو ہمکو فتح ہوتی ہی پھر سب وہان سے پھرے اور عبدالمطلب کو ابرہہ کے بعضے عمدگون سے معرفت تھی سو اُنکے واسطے ابرہہ کی ملاقات کرے ابرہہ دیکھہ کر انکی بہت تعظیم و توقیر کیا عبدالمطلب اپنے اونٹون کو اس سے مانگے ابرہہ کہا مجہہ سے بہت تعجب ہی کہ تمھارا عبادت گاہ جس سے تمکو عزت ہی اُسکے ویران کرنے آیا ہون سو تو اُسکے لئے کچھہ نہ کہا اور اپنے اونٹون کو مانگتا ہی عبدالمطلب جواب دئے مین اونٹون کا مالک ہون اس لئے اپنے اونٹ مانگتا ہون اِس گھر کا مالک خداوند تعالی ہی وہی اپنے گھر کی محافظت کریگا تب ابرہہ نے اونکے اونٹون کو دلوادیا کہتے ہین عبدالمطلب جب ابرہہ کے پاس گئے اسکا سفید ہاتی انکو دیکھتے ہی

سجدہ کیا حالانکہ وہ ہاتی دوسرے ہاتیون کے سا ابرھہ کو سلام بہی کبہی نہین کیا تہا غرض عبد المطلب اپنے اونٹون کو لیکے مکے کو آئے دوسرے دن ابرھہ فوج لیکے مکے کی طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ہاتی بیٹھ گیا بہت سے انکس مارکے اٹہانا چاہے پر نہین اٹھا جب یمن کا قصد کرتے ہی ہاتی اٹھکے چلدیا اس عرصے مین اللہ تعالی ایک پرندون کی جماعت دریا طرف سے بہیجا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتھر تھے مسور کے دال کے دانے برابر دو پتھر انکے دونون پنجون مین اور ایک پتھر انکی چونچ مین اور ان پتھرون کو لشکر والون پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتھر پڑھتا تو وہ مرجاتا پھر تو تمام لشکر تلف ہوگیا مگر ایک شخص بچ کے حبش کو بہاگا تو ایک پرندہ اسکے سر پر لگا تھا اُسنے اپنے بادشاہ کو یہہ قصہ بیان کرتے ہی اسپر پتھر ڈال کے ہلاک کیا اور ابرھہ کو آزار ہو کے اسکے انگلیان جھڑ جھڑ کے مرگیا اس کے بعد عبد المطلب ایک خواب دیکھے اس سے گہبرا کر قریش کے کاہنون کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہہ خواب راست ہو تو تیرے پشت مین ایک شخص ہوگا اسپر آسمان وزمین کے لوگ ایمان لاوینگے اور وہ شخص معروف و مشہور ہوگا پھر انہون نے فاطمہ کو جو بیٹی عمرو بن عاید بن عمران بن مخزوم کی تھی نکاح کئے اُنسے عبد اللہ ذبیح والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے صحیح قول یہہ ہے کہ یہہ خواب پیش از اصحاب فیل کے قصے کے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح اس لئے کہتے ہین کہ عبد المطلب انکو ذبح کرنا چاہے تھے اور اسکا سبب یہہ تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنائے اسکا متولی اسمعیل علیہ السلام کو کئے انکے بعد انکے بڑے فرزند قیدار قایم مقام ہوئے اور انہین کے اولاد مین تولیت کعبے کی چلے آتی ہتی چند روز کے بعد اسمعیل کے اولاد مین اور انکے نانیال کے لوگ بنی جرہم مین منافشہ پڑا آخر مصالحت کئے اور بنی جرہم مکے پر مسلط ہوئے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تھا بہت سو ظلم اختیار کیا مسافرون کو ایذا دیتا اور مکے کو آتے سو نذر نیاز اپنے تصرف مین لانا شروع کیا عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہوکے اس سے جنگ کو چلے عمرو نے جنگ کی مقاومت نہ لاکے

یمن طرف بہاگا اور بنی اسمعیل کے حسد سے حجر اسود کو اور سونے کے دو ہرن کئیں جو اسفندیار پادشاہ کعبے کو نذر بہیجا تہا اور چند ہتہیار وغیرہ کو جو کعبے مین تہین زمزم کے کنوے مین ڈال کے ایسا موچہ دیا کہ کچہہ اسکا نشان باقی نہ رہا تب پہر بنی اسمعیل اپنی خدمت پر معمور ہوے مگر زمزم کا کنوا اس دور سے نچہ گیا جب حکومت کعبے کی عبد المطلب کو ہوی ایک روز خواب مین دیکہے کہ ایک شخص کہتا ہی کہ برّہ کو کہود پوچہے برّہ کیا ہی کہ اسہین خواب سے چونک پڑے دوسرے روز بہی خواب مین کوی کہا کہ مضنونہ کو کہود پوچہے مضنونہ کیا ہی کہ پہر ویسے ہی انکہین کہل گئین تیسرے روز بہی خواب مین کسی نے کہا کہ زمزم کہود کہے زمزم کیا ہی بولا کنوا ہی جسکا انت نہین لگتا اور پانی نہین سوکہتا اور وہ سرخ بٹون کے نزدیک خون اور پوتہے کے درمیان جہان کوّا چونٹیون کے بل کہود یگا وہان ہی عبد المطلب خواب سے بیدار ہوکر مسجد حرام مین منتظر نشانیون کے بیٹہے قضارا بازار مین ایک گائی کاٹی ہوی اٹہہ کے بہاگی اور کعبہ کے نزدیک جا کہڑی رہی تو اسکو وہان ہی پچہاڑ کے کاٹے اور گوشت لیگئے پوتہا جو وہان پڑا تہا اسکے پاس کوّا آکے بیٹہا اور کہکور کے چونٹیون کی بل نکالا عبد المطلب وہان کہودنا شروع کئے قریش پوچہے یہہ کیا کہودتے ہو بولے زمزم کہودتا ہون تہوڑا کہودے بعد کنوے کی نشان نمود ہوے قریش کہنے لگے اس کنوے مین ہمارا بہی حصہ ہی عبد المطلب کہے تملو کچہہ تعلق نہین مجہکو اسکے کہودنیکا سپنا ہوا ہے غرض بایکدیگر مناقشہ کر کے یہہ ٹہرائے شام کے ملک مین بنی سعد بن ہذیم کی کاہنہ پاس جا کر انصاف چکانا پہر عبد المطلب اور انکے بہای بند اور قریش کے ہر قبیلے سے تہوڑے تہوڑے لوگ شام کیطرف نکلے حجاز اور شام کے مابین جہان ایک بڑا جنگل تہا وہان پہنچے عبد المطلب کے پاس کا پانی سرگیا سو قوم سے پانی مانگے تو دے سکے ہم کو بہی احتیاج ہوگی اور کچہہ نہ دئے عبد المطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے مرجاوین تو گاڑنے والا کون ہی بہتر ہی کہ ہر ہر آدمی ایک ایک گڑہا کہود لینا جو مرے سو اسکو اس گڑہے مین دفن کر دینا سب کے بعد کا ایک شخص ضایع ہونا بہتر ہی سب ضایع ہونے سے انکے حکم کے موافق

تب گڑھے تیار کئے پھر عبدالمطلب کہے اسطرح بیٹھنا گویا ہاتھہ سے موت کو بلانا ہی بہتر یہہ ہی پانی ڈہونڈہنے
چلنا جب اونٹون کو تیار کر کر اٹھے تب عبدالمطلب کے اونٹ کے پانون کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری
ہوا تو سب پانی پئے اور برتنون مین بہر لئے اور مخالفون کو بہی بلوا کے پانی بلائے پھر تو سب کہے ای
عبدالمطلب اب ہمکو تمہارے ساتھہ کچھہ خصومت باقی نہین جسنے تمکو اس بن پانی زمین مین پانی دیا زمزم
بہی تمہین کو دیا ہی اور سب وہان سے پہر کے مکے کو آئے اور عبدالمطلب کنوئے کو پورا کہودے تو جتنے
چیزین کہ اسمین ڈالے گئے تہین سو سب نکلین اسوقت عبدالمطلب کو اعانت کے واسطے ایک فرزند
حارث نام کے سوائے دوسرا نہتا اسوقت منت مانے اگر اللہ تعالی مجھے دس فرزند دیگا اور وہ دس
بھی جوان ہو کے میرے معین و مددگار ہوگے تو مین ایک فرزند کو اللہ کے راہ مین ذبح کرونگا
جب عبدالمطلب کو دس فرزند ہو کے جوان ہوے تب ایک شب کعبے کے پاس سوتے ہوے خواب
دیکھے کہ کوی کہتا ہی ای عبدالمطلب تیری منت ادا کر تو نیند سے چونک کر اندیشمند ہوا اور ایک
بکرا ذبح کر کے فقراکو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہی اس سے بڑے کو ذبح کر تب اٹھکے گائی
کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ تو اونٹ کاٹے پہر خواب دیکھے کہ اس بڑے کو
کاٹ پوچھے اس سے بڑا کون ہی کہا تیرا فرزند جو تو منت کیا تہا عبدالمطلب بہت غمگین ہو کے اپنے
فرزندون کو جمع لئے اور یہہ کیفیت انکو کہے سب فرزندان کہے تم مختار ہو جسکو چاہو اسکو ذبح کرو
ہم راضی ہین عبدالمطلب خوش ہو کے قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام پڑا تین بار قرعہ ڈالے تو انکے
ہی نام پر پڑا عبداللہ بہت خوبصورت اور بڑے شجیع اور باپ کے بہت پیارے تھے باپ عبدالمطلب
انکا ہاتھہ پکڑ چھری لے ذبح کرنے قربان گاہ کو چلے قریش اور بنی مخزوم جو عبداللہ کی ما کے قرابت والے
تھے سو مانع ہوے اور کہے کہ حجاز مین ایک کاہنہ ہی سب کاہنون سے عقل و فراست زیادہ رکھتی ہی سو
اسکے یہان جا کے تجویز کرنا غرض جا کے اسکو اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کہی کہ صباح آؤ مین جن سے

پوچھ کے جواب دیوگی دوسرے روز گئے تو کہی کہ تمہارے یہان آدمی کا خون بہا کتنے اونٹ دیتے ہین
بولے دس اونٹ کہی دس اونٹ کو اور اسکو مقابلے کر کر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون کے نام سے نکلے تو بہتر
انکو ذبح کرو اگر اس فرزند کے نام سے نکلے تو پہر دس اونٹ افزایش کرو ایسا ہی اونٹون کو افزایش کرتے جاؤ
جبکہ قرعہ اونٹون کے نام سے پڑے تو جانیو اللہ تعالی اونٹون کے فدیے سے راضی ہوا پھر لوگ مکے کو
مراجعت کئے اور دس اونٹ کو عبداللہ کے مقابلے مین کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا پھر
دس اونٹ اضافہ کئے تو بھی قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا غرض جب پورے سو اونٹ ہوے قرعہ اونٹون
کے نام سے پڑا عبدالمطلب کو شبہہ ہوا سو مکرر قرعہ ڈالے تو انہین اونٹون کے نام پر پڑا اب سو اونٹ
کو قربان کئے اور آدمی کا خون بہا اُس روز سے سو اونٹ مقرر کئے اسلام کا جب دورہ آیا تو اسی سو
اونٹ کو بحال رکہا اور اوس روز سے عبداللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ابن الذبیحین کہتے ہین یعنے فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمعیل علیہ السلام دوسرے ذبیح عبداللہ
مشہور یہی ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کیتئین انکے بڑے فرزند اسمعیل کو قربانی کرنیکا حکم ہوا تہا مگر یہود کہتے
ہین کہ ذبیح اسحق علیہ السلام تھے اور ہمارے بعضے علما بہی ایسا ہی کہتے ہین لیکن یہہ قول ضعیف ہی اور ابن القیم
اپنی کتاب زاد المعاد مین اس قول کو دس وجہ سے رد کئے ہین غرض جبکہ عبداللہ کا حسن وجمال مشہور تہا
اور اس قصے سے بہی انکا نام زیادہ چمکا قریش کے رند عورتان انکے عاشق جمال اور طالب وصال ہو کر انکا
آمد ورفت کی راہ مین کھڑے رہ انکو اپنے طرف بلاتین لیکن اللہ تعالی انکو اپنے پردۂ عصمت وعفت مین
محفوظ رکھا اور اہل کتاب کو چند علامتون سے ظاہر ہوا تہا کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام
عبداللہ کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اُس سے کمال عداوت رکھا کرتے اور اُسکے ہلاک کے درپے ہوتے
چنانچہ ایک روز عبداللہ شکار کو گئے تہے تو شام کے یہودیونکی ایک جماعت تلواران لئے ہوئے
اُنکے مارنے کا قصد کئے یکایک غیب سے چند سوار ظاہر ہو کے یہودیون کو دفع کئے وہب بن مناف

بھی اُس روز حاضر تہا سو یہہ دیکھہ کے اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو اسکے نکاح مین دینا مصمم کر کر بعضے
دوستون کی معرفت سے عبد المطلب کو ترغیب دے عبد المطلب کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت
حسب نسب مین ممتاز اور عفت و عصمت مین بے مثال نکاح کیا چاہئے دیکھے کہ وہب کی لڑکی بی بی
آمنہ مین وے سب صفات موجود ہین اُنسے بیاہ کئے روایت ہی کہ ایک عورت بنی خثعم
کی کہانت کے علم مین خوب مہارت رکہتی تہی اور بڑی مالدار تہی عبد اللہ کو دیکھہ کے کہی مجھے سو اونٹ
دیتی ہون آج کی ایک شب میرے پاس آ جا عبد اللہ اس عورت سے احرام کا حیلہ کر کر نکلے اور گھر
جا کے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی اُنسے نکل کر آمنہ مین آیا اور آمنہ حاملہ ہوے دوسرے روز عبد اللہ
اُس عورت کے یہان گئے تو اُسنے دیکھی کہ وہ نور عبد اللہ کی پیشانی پر نہین پوچھی کیا تو دوسری عورت
پاس گیا تہا کہے میری بی بی آمنہ پاس گیا تہا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تہا سو مجھے ہونا کر چاہی
تہی پر وہ دوسری کے نصیب ہوا اب تیرے سے کچھہ کام نہین اور عبد اللہ کی عمر نکاح کے وقت
تیس ۳۰ برس کی تھی اور آمنہ کا نکاح ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط مین ہوا اور جمعہ کی شب رجب
کے مہینے مین حمل ٹہیرا اور عبد اللہ تجارت واسطے گئے سو راہ مین بیمار ہوے اور مدینے مین اپنے
ماموان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہکے انتقال کئے احادیث مین آیا ہی جس شب
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹہیرا اللہ تعالی ندا کیا کہ عالم کو قدس کے نورون سے منور
کرو اور بہشت کے دروازے کہولو اور خوشبوئیون سے ملک ملکوت معطر کرو اور آسمانون مین
اور زمین مین بشارت دیا کہ محمد کا نور آجکی رات آمنہ کے رحم مین قرار پایا اور اس شب کی صبح کو
روے زمین کے بتان اوندھے پڑ گئے اور تمام سلاطینون کے تخت الٹ گئے اور شیاطین آسمان
پر چڑہنے سے موقوف ہوئے اور مشرق کے پرندے مغرب کے پرندون کو اس بات کی بشارت دئے
اور قریش کے تمام جانوران اُس شب کو پکار اُٹھے کہ رسول اللہ کا حمل ہوا وہ چراغ ہی اہل دنیا

کا اور امام ہی انکا اور اس ایام مین قحط تھا سو جاتا رہا اور روے زمین کے درختان بار دار ہوے اور بی بی آمنہ کو ایک شخص خواب مین آکے کہا تو حاملہ ہوی بہترین عالم کو اور حمل کے مہینون مین آسمان وزمین مین آواز ہوتی تہی کہ خوش ہوجیو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا یمن وبرکت کے ساتھ قریب ہی اور حمل کے نون مہینون تک بی بی آمنہ کو درد وغیرہ شکایتان جو حاملہ کو ہوتے ہین سو کچھہ عارض ہوے حمل کے بعد دو مہینون کے عبد اللہ کا وفات ہوا تو فرشتون نے عرض کئے ای ہمارے صاحب ای ہمارے الہ تیرا یہہ بنی یتیم ہوا اللہ تعالی کہا مین اسکا والی ہون اور نگاہبان سوتم اسکی پیدایش کو یمن وبرکت جانو بی بی آمنہ کہتے ہین جب حمل چہے مہینون کا ہوا ایک شخص خواب مین کہا ای آمنہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوی ہی جب جنیگی تو اسکا نام محمد کر کر رکھہ جب دردزہ شروع ہوا کسی کو خبر نہوی عبد المطلب کعبے کے طواف کو گئے تھے اور مین گھر مین اکیلی تہی سو مجھے ایک بڑا آواز کوی چیز زمین پر گرنیکا آیا اور اس سے مجھے خوف ہوا دیکھتی ہون کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور سب اندیشے میرے دل سے جاتے رہے اور درد موقوف ہوگیا اور مجھے تشنگی بشدت تہی دیکھتی ہون کہ ایک شخص پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید لیکے آیا مین اسکو لیکے پی ایک نور بہت بلند میرے سے روشن ہوا اور چند عورتان اونچے اونچے عبد مناف کے بیٹیون کے مانند مجھے گھیرے ہوے ہین مجھے تعجب ہوا کہ انہون کو میری کیفیت کسطرح معلوم ہوی وہ بی بیان مجھے کہے ہم آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی ہین اور یہہ حوران ہین اور مین لحظ بلحظہ زمین پر کوی چیز گرنیکا آواز سنتی تہی اس عرصے مین دیباج کا کپڑا سفید رنگ آسمان وزمین کے درمیان بچھائے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو لوگون کی انکھہ سے لیلیو اور چند مرد ہاتھون مین روپے کے آفتابے لیکر ہوا مین کھڑے ہین اور پرندون کی ایک ٹکڑی جنکی چونچہ زمرد کی اور پکھوتے یاقوت کے تھے میرے گود کو ڈھاپ لئے

اور اللہ تعالی میری آنکھ روشن کیا اور مین زمین کے تمام مشارق اور مغارب کو دیکھی اور تین جھنڈے
ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہین پھر مجھے درد زہ ہوا سو محمد کو
جنی اللّٰهم صلّ وسلّم علیه جب انکو دیکھی تو سجدے مین ہی اور کلمے کی انگلیان دونون
ہاتون کے آسمان طرف اٹھائے ہین گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ھے بعد دیکھی کہ ایک ابر
کا سفید ٹکڑا آکے انکو ڈھانپ لیا اور میری نظر سے غایب ہو گئے اور آسمین سے آواز آیا کہ اسکو
پھراؤ مشارق اور مغارب مین اور لیجاؤ دریاؤن مین تا اسکا نام و نشان جانین اور اسکی صورت
اور اوصاف معلوم کرین اور سمجھین اسکے نامون سے ایک نام ماحی ہی یعنے مٹانے والا سو اسنے
شرک کے نشانیون کو مٹایگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد کو دیکھی صلی اللہ
علیہ وسلم کہ ایک صوف کے کپڑے مین لپیٹے گئے ہین اور انکے نیچے ایک سبز بچھالی ہی اور ہاتھ مین
موتی کے تین کنجیان ہین اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئے کنجیان نصرت کے اور
کنجیان بارے کے اور کنجیان نبوت کے اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا آسمین آواز گھوڑون
کی ہنہنات کا اور پکھیرون کی سنسنات کا اور آدمیون کے بات کا آتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد کو تمام روے زمین پر پھراؤ اور جتنے ذی روح ہین جنات انسانات
فرشتے پرندے درندے سبھون پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت شیث کی اور شجاعت
نوح کی اور خلت ابراہیم کی اور زبان اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی اور حکمت
لوط کی اور بشارت یعقوب کی اور جمال یوسف کا اور شدت موسی کی اور صبر ایوب کا اور طاعت
یونس کی اور جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحیی کی اور
زہد عیسی کا اور اسکو غوطہ دیو پیغمبرون کی اخلاق مین پھر وہ ابر جاتا رہا اور دیکھی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو ایک حریر کا لپیٹا ہوا کپڑا پکڑے ہین اور اوس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ واہ

محمد تمام دنیا کا قابض ہوا اور اہل دنیا سے کوی مخلوق باقی نہ رہا سب کے سب اُسکے قبضۂ اختیار مین آئے
پھر مین انکو دیکھی تو گویا چودوین رات کا چاند ہی اور اُنسے مشک کی بو آتی ہی اور تین شخص کو دیکھی ایک کے
ہاتھ مین روپے کا آفتابہ ہی اور ایک کے ہاتھ مین زمرد کا سبز طشت اور ایک کے ہاتھ مین حریر کا سفید
کپڑا پھر محمد کو اُس آفتابے سے اس طشت مین سات بار دھویا اور مُہر لگا لگے دونون شانون کے درمیان
مہر کیا اور اس حریر مین لپیٹا اور اٹھا کے ایک ساعت اپنے پکھوتون مین رکھکر پھر میرے حوالے کیا **اور**
عبد المطلب سے منقول ہی کہ کہے مین محمد کی ولادت کی شب کعبے کے پاس تھا جب آدہی رات ہوی
دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جھک کے سجدے مین گیا ہی اور اُس سے یہہ آواز آیا کہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**
اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اب مجھے پروردگار بتون کی اور مشرکون کی نجاست سے پاک کیا
اور غیب سے آواز آیا کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اسکو قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک کیا اور کعبے
کے گرد جو بتان تھے سو توٹ گئے اور ہبل کر کے جو بڑا بت تہا اوندھا گر گیا اور ایک آواز آیا کہ محمد کو
آمنہ جنی اور اسپر ابر رحمت اترا **اور** ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ کہے جب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے گھر تمام روشن ہوگیا اور ایک نور چمکا اور آمنہ کو شام کے حویلیان
نظر آئے **اور** اکثر اہل سیر اس بات پر ہین کہ **حضرت صلی اللہ علیہ وسلم** مختون اور ناف کٹے
ہوے پیدا ہوے **اور** بیہقی روایت کیا ہی کہ حسان بن ثابت کہے کہ میری عمر سات آٹھ برس کی
تہی ایک روز صبحکو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود آئو تب سب جمع ہو کے پوچھے کیون پکارتا ہی تو
کہا احمد پیدا ہوے سو اسکا ستارہ آج شبکو نکلا **اور** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ
کہے ایک یہودی مکے مین رہتا تہا **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** پیدا ہوئے سو صبحکو کہا ای قریش
تمہارے یہان شبکو کوی لڑکا پیدا ہوا ہی لوگ کہے معلوم نہین کہا دریافت کرو کیونکہ آج شبکو
اس امت کا نبی پیدا ہوا اور اُسکے دونون شانون مین نشانی ہی لوگ دریافت کر کر کہے کہ عبد المطلب کے

فرزند عبد اللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہی پھر وہ یہودی لوگون کے ساتھ آکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا اور غش کھا کے گر پڑا اور بولا نبوت بنی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے کو ایسی سطوت
ہو گی کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اُسکا اشتہار ہوگا اور بھی ثابت ہوا
کہ جس شبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کسری کی حویلیون کو زلزلہ ہوا اور اُسکے چودہ
کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک ہوگیا اور سماوے کی ندی ہزار سال سے سوکھی تہی
سو جاری ہوئی اور فارس کا آتشکدہ جس کی آگ ہزار سال سے سلگی تھی سو بجھ گئی بیہقی روایت
کئے ہین کہ جب کسری کے حویلیون کو زلزلہ ہو کے اسکے چودہ کنگرے گر گئے کسری کو بہت ہول ہوا پر
دل کو مضبوط کر کر ظاہر نکیا آخر صبر نہو سکا پھر اپنا تاج پہنا اور تخت پر بیٹھکے ارکان دولت سے اپنا احوال
ظاہر کیا اس عرصے ہین آتشکدہ بجھا سو سنکے بہت ہی مغموم ہوا اور اُسکے یہان کا موبدان یعنے
قاضی القضات خواب دیکھا سو کسری سے عرض کیا کہ بڑے سرکش اونٹان عربی گہوڑون کو کھینچتے ہین
اور دجلے سے پار ہو کے ملکون ہین پہیل گئے ہین بادشاہ پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر ہی
موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک حادثہ ہوگا کہ اس سے عجم کو ہزیمت ہوگی کسری نے نعمان
بن منذر کو جو عرب کا حاکم تہا لکھا کہ کسی دانا شخص کو میرے پاس بہیج تا ہین جو سوال کرون سو اسکا
جواب دے سکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حسان غسانی کو بہیجا کسری اسکو اپنی سرگذشت بیان کیا
عبد المسیح کہا اس کا علم میرا ماموں جس کا نام سطیح ہی اور علم کہانت ہین بےنظیر اور شام کے سرزمین ہین رہتا ہے
سو اسکو ہوگا کہتے ہین کہ سطیح کی عجیب و غریب شکل تہی اس کے بدن ہین ہڈی نہتی مگر سر کی ہڈی تہی اسکو
اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ تہی اور ہاتون کی انگلیان گوشت کے لُندے تہے اُسکو کہین لیجانا چاہے تو
کپڑے کو لپیٹتے سر تک لپیٹ کر لیجاتے اور اُسکا سر سینے پر تہا اور گردن نہ تہی چھے سو برس کی عمر ہوئی
تہی کہ کیفیت پوچھنے تو اول اسکو خوب ہلاتے تب ہوشیار ہو کے خبر دیتا قصہ کوتاہ عبد المسیح کسری کے

حکم سے سطیح پاس گیا سطیح بیمار اور سکرات مین تھا عبدالمسیح اسکو سلام کیا سطیح سر اٹھا کے کہا عبدالمسیح اونٹ پر سوار ہو کے سطیح پاس دوڑتا آیا اور سطیح مرنیکو پہنچا تجھے بنی ساسان کا بادشاہ حویلیان گرے اور آتش بجھی سو دریافت کرنے اور موبدان کے خواب کی تعبیر جو سرکش اونٹان گھوڑون کو کھینچے اور دجلہ پار کے شہرون مین منتشر ہوئے سو پوچھنے بھیجا ہی ای عبدالمسیح جب تلاوت بہت ہوگی اور چھری والا ظاہر ہوگا اور سماوے کی ندی بہیگی اور ساوے کا تالاب سکھیگا اور فارس کا آتشکدہ بجھیگا تو سطیح کے لئے شام کا ملک شام نہین اور دنیا مین اسکو بسنا نہین او رہنی ساسان کے راجے اور رانیان کنگرون کے شمار پر ہوگے اور جو ہونا ہی سو ہوگا یہہ کہکر سطیح جان دیا اور عبدالمسیح کسریٰ پاس حاضر ہو کے یہہ کیفیت بیان کیا کسریٰ کہا ہمارے چودہ آدمی بادشاہ ہوئے تک بہت عرصہ ہی اور بہت کام ہوتا ہی سو چار برس کے عرصے مین اہنون کے یہان دس شخص تخت نشین ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فارس کا ملک فتح ہوا اور یزدجرد فارس کا بادشاہ ہزیمت کہا کے خراسان طرف بھاگا اور چند مرتبہ لشکر جمع کر کے جنگ کیا آخر سنہ ۳۱ اکتیس ہجری خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کون سے سال ہوئی سو اسمین اختلاف ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ ابرہہ کی فوج غارت ہوئی سو پچاس روز کے بعد ربیع الاول کی بارھوین دوشنبے کے روز پیش از طلوع آفتاب پیدا ہوے کہتے ہین کہ نیسان کا مہینا تھا اور آفتاب حمل برج کے بیسوین درجے مین تھا اور غفر ستارہ طالع تھا کہتے ہین وہ اپریل کا مہینا تھا سنہ پانسو اکہتر عیسوی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے بعد ثویبہ نے ابی لہب کی باندی دودھ پلائی روایت ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی ابولہب خوشی سے اسکو آزاد کیا

اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوی
نبوت کا کئے ابولہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر کافر ہی سوا اور عباس رضی اللہ عنہ ابولہب
کو موئے بعد ایکبار خواب مین دیکھے کہ نہیت بدحال ہی پوچھے تیرا کیا حال ہی کہا مین آتش مین جل
رہا ہون مگر دوشنبے کے شبکو عذاب مین تخفیف ہوتی ہی اور ان دونون انگلیون کے درمیان سے
پانی چاٹتا ہون اس لئے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو خبر سکے ثویبہ کو
آزاد کیا اور دودھ پلانے مقرر کیا ای مومنو ابولہب کافر جسکی مذمت مین تبت کا سورہ
اترا ہی اسکے عذاب مین جب تخفیف ہوتی ہی تو مسلمان جو حضرت کے اُمتی ہین حضرت کی پیدائش
کی خوشی کرین تو اُن پر کس قدر اللہ تعالی کی عنایت ہوگی سو اُسپر قیاس کر لیجئے اور عادت ایسی چلی آئی ہی کہ مسلمان مولد
کے مہینے مین کھانا پکاتے اور غربا کو کھلاتے ہین اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے اور خوشی مناتے
اور حضرت کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالی انکو جزائے خیر دیوے لیکن ضرور ہی کہ بدعتون اور گناہ کے کامون سے
جو عوام الناس اندنون نکالے ہین باز رہین جیسا ڈھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغ روشن کرنا وغیرہ کیونکہ ان کامون
سے ثواب تو کہان بلکہ گناہ گار بن جاتے ہین اللہ تعالی مسلمانون کو نیک توفیق دیوے
اور بدعتون سے بچاوے القصہ حضرت سات روز اپنی والدہ کا اور چند روز ثویبہ کا
دودھ پیئے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت کو دودھ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحٰق اور بیہقی
وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت کئے ہین سو انکا خلاصہ
لکھتا ہون سنئیے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والی حارث کی بیٹی حلیمہ چند عورتون کے ساتھ
مکے مین دودھ پلانے آئی اُن ایام مین بنی سعد کی زمین مین قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ انکے
شوہر حارث بن عبد العزّی اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹ اور گدھی تھی اور دودھ
نہ ہونیکے باعث وہ لڑکا تمام شب سونے نہین دیتا تھا تمام عورتان لوگون کے بچون کو دودھ

پلانے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہیں سنکر کوئی عورت حضرت کو دودھ پلانے قبول نکئی مگر حلیمہ اپنے شوہر سے کہے کہ سب عورتاں بچوں کو لیجاتیں ہیں اور ہمیں خالی جانا بہت بدمعلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اس ہی یتیم لڑکے کو لینا غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھے سفید سوف میں لپٹے ہوے ہیں اور نیچے سبز بچھالی ہے اور بدن سے مشک کی بوآتی ہے حلیمہ دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اپنا ہاتھ حضرت کے سینے پر رکھے حضرت آنکھ کھول کے دیکھے اور تبسم کئے اسوقت حضرت کی آنکھ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا پھر حضرت کو گود میں لیکے دودھ پلائے سو حضرت ایک طرف کا دودھ پیکے دوسرے طرف منہہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی کہ ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسرے طرف کا اپنے دودھ بھای واسطے چھوڑ دیتے القصہ حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنے منزل گاہ کو آئے انکے شوہر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور خدا کو شکر کا سجدہ بجالائے اور اپنی اونٹنی پاس جاکے دیکھے تو کاسے دودھ سے بھرے ہیں دودھ نچوڑ کے سب فراغت سے پیئے حلیمہ کے شوہر یہہ دیکھ کے کہے ای حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لئی جو ہم رات کو فراغت سے آرام کئے پھر چند روز مکے میں رہے ایکبار شبکو حلیمہ دیکھے کہ ایک نور انکو گھیر لیا ہے اور ایک شخص سبز پوشاک پہنکے انکے سرہانے کھڑا ہے حلیمہ اپنے شوہر کو بیدار کئے کہ دیکھو یہہ کون کھڑا ہے انکے شوہر کہے ای حلیمہ خاموش رہ اور یہہ باتیں ظاہر مت کر جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے یہود کو کھانا پینا خوش نہیں آتا غرض جب حضرت کو لیکے اپنے گانوں طرف چلے تو انکی گدھی سب کے جانوروں سے آگے رہتی انکے ساتھ کے لوگ کہتے حلیمہ کیا یہہ وہی گدھی ہے حلیمہ جواب دیتے ہاں وہی ہے تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی زمین پر پہنچے تو حالانکہ وہاں جانوروں

کے واسطے کچھہ چارا نتھا لیکن حلیمہ کے بکریان چر کے آئے تو پیٹ بھرا رہتا اور دوسرون کے جانوران بھوکے آتے تو چرویون کو کہتے حلیمہ کے جانور جہان چرتے ہین وہان ہی چراؤ وے کہتے کہ ہم وہان ہی چراتے ہین پر انکے جانورون کا پیٹ بھرتا ہی اور دوسرون کے جانورون کو کچھہ نہین اسی طور پہ دو برس بہت فراغت سے گذرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑھنے دو برس کے ہوے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور پہلے جو بات کئے سو یہہ فرمائے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

اور حلیمہ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کپڑون مین پیشاب یا پیخانہ نہ کئے اور ایک وقت معین پر قضا حاجت فرماتے اور کسی وقت شرمگاہ ظاہر ہوتی تو پکارتے اور مین جلد جاکے ڈھانپتی اگر مین ڈھانپنے مین تاخیر کرتی تو غیب سے ڈھانپے جاتی اور جب چلنے لگے تو بچون کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نہ کھیلتے اور فرماتے ہمکو کھیلنے پیدا نہین کئے ہین اور بھی روایت ہی کہ ہر روز دو سفید جانور آتے اور حضرت کے گریبان مین جاکے غیب ہوتے اور پھر نہ نکلتے اور حضرت کی مزاج مین رونا اور بدخلقی نہ تھی جیسا دوسرے بچے کرتے ہین اور ہاتھہ جس چیز پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتے ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جانے نہیں دیتی ایک روز مین غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھہ حضرت دور گئے سو مین ڈھونڈھنے نکلی تو راہ مین مجھے ملے مین شیما کو کہی تو دھوپ مین انئے دور کیا واسطے لیگئی شیما کہی اسکو دھوپ نہین لگی جہان کہین پھرتا تہا وہان اُسپر ابر سایہ کرتا تہا اور ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیون کے ساتھہ چراگاہ کو کیون نہین بھیجتے تا مین بھی چراؤن پھر حلیمہ حضرت کے سر کے بالون کو کنگی کرکے انکھون مین سرمہ لگاکے پاک کپڑے پہنا کے گلے مین دفع نظر کے لئے جزع یمانی کا مار ڈالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو

کو نور کے پھبک دئے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہ بان ہی اور اپنے رضاعی بھائیون کے
ساتھہ چرانیکو گئے دوپہر کے وقت حلیمہ کا لڑکا ضمرہ روتا ہوا آکے کہا محمد پاس جلد جا کیونکہ
ہم کہڑے تھے یکایک ایک شخص آکے اسکو ہمارے بیچھ مین سے اٹھا لیگیا اور پہاڑ پر جاکے
اسکو سلایا اور اسکا پیٹ چیرا تو تب حلیمہ اور انکے شوہر ملکے دوڑتے گئے دیکھے تو حضرت
پہاڑ پر بیٹھے ہین اور آسمان طرف دیکھہ رہے ہین پھر ان دونون کو دیکھ تبسم کئے اور فرمائے
دو شخص آئے اور میرا پیٹ چیرے اور اسمین سے کچھہ نکال پھینک دئے پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھہ مین روپے کا آفتابہ تھا ایک کے ہاتھہ
مین زمرد کا طشت برف سے بھرا ہوا تہا اور مجھے لیکے پہاڑ پر گئے اور آہستہ لٹانے اور میرا پیٹ
سینے سے ناف تک چیرے تو مین دیکھا کرتا تھا اس سے مجھے کچھہ درد نہوا اور ایک شخص پیٹ مین
ہاتھہ ڈال کے آنتین نکالا اور اس برف سے اسکو دھویا پھر دوسرا آکے کہا اللہ تعالی جو فرمایا تھا
سو تو بجا لایا اب تو سرک جا اور انہنے آکے اپنا ہاتھہ میرے پیٹ مین ڈالکے میرا دل نکالا اور
اسکو چیر کے اسمین سے ایک سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا ای حبیب اللہ تیرے مین
یہہ حصہ شیطان کا تھا سو اسکو دور کئے ہین اور اسکے پاس کچھ چیز تھی سو اس سے دل کو بھر دیا
اور اسکے ٹھکان پر اسکو رکھہ دیا اور نور کے مُہر سے اسکو مُہر کیا اب تک مین اسکی خنکی اپنے رگونمین
اور مفصلون مین پاتا ہون تیسرا شخص آکے اسکو کہا اللہ تعالی تمکو جو کہا سو تم کر چکے اور اپنا ہاتھہ
میرے سینے پر پھرایا سو وہ زخم ملگیا اور کہا اسکو اسکے امت کے دس آدمیون کے ساتھہ تولو سو
مین بڑہ گیا انہنے کہا چھوڑ دیو اگر تمام امت کے ساتھہ تولوگے تو وہ بڑھہ جایگا پھر مجھے اٹھاکے
کھڑے کئے اور میرے سر کو بوسہ دئے اور کہے ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھہ جو
خوبیان کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری انکھین ٹھنڈھی ہوتین پھر وے سب اڑھتے آسمان پر:

چلا گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئے لوگ کہے اسکو کاہن پاس لیجاؤ تا کچھ دوا دین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کچھ آزار نہین میرا جی بھلا چنگا ہی لوگ کہے اسکو
شیطان کا سایہ ہوا ہی غرض حلیمہ نے کاہن پاس لیگئے اور ماجرا بیان کئے کاہن کہا تم خاموش
رہو مین اس لڑکے کا احوال اسکی زبانی سنتا ہون کیونکہ وہ اپنے حال سے خوب واقف ہی اور
حضرت سے کیفیت پوچھا حضرت سب بیان کئے کاہن اُچھل کے کھڑے ہوا اور پکار کے
کہا ای عرب تمھارے بُرائی کے دن قریب پہنچے اس لڑکے کو مار و اور اسکے ساتھ مجھے بھی مارو
اگر اسکو چھوڑ دو گے اور وہ بڑا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہرائیگا اور تمھارے دینون کو جھوٹھہ کریگا اور
تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہین بلائیگا حلیمہ یہہ بات سُنکے لڑکے کو اُس پاس سے کھینچ
لئی اور کہے سوا تو بڑا احمق دیوانہ ہی اگر تو ایسا کہیگا سو معلوم ہوتا تو مین اسکو تیرے پاس
نہ لاتی ہم محمد کو نہ ماریگے اور تو اپنے مارے جانے کسیکو بلوالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اُٹھا کے لے آئے اور حلیمہ سے روایت ہی کہ اُس روز سے مین حضرت کو جس مکان مین لیجاتی وہان
اُسیے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے لگے اس لڑکے کو اسکے لوگون پاس دینا بہتر ہی مبادا
اسکو کچھہ آفت پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب پہنچے اور ایک مکان پر بٹھا کے قضاء حاجت
کو گئی جب فراغت پا کے آئی تو حضرت کو نہ پائی حلیمہ گھبراہٹ سے اِدھر اُدھر دیکھے تو کہین نہ پائے آخر
نا امید ہو کے اپنے ہاتھہ سر پر رکھہ پکارنے لگے کہ وَا مُحَمَّدَاہ وَا وَلَدَاہ یکایک ایک بوڑھا
ہاتھہ مین عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعدیہ تجھے کیا ہوا جو ایسا بلاتی ہی حلیمہ کہے عبد المطلب کا
فرزند محمد جسکو مین ایک مدت دودھ پلا کے اُسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہوگیا ہی
اُسنے کہا تو رو مت مین تجھے ایک شخص کے پاس لیجاتا ہون اگر وہ چاہے تو تجھے اسکو دیگا حلیمہ بولے
مین تیرے صدقے وہ کون ہی سو بتلا اُن نے کہا یہان ایک بُت ہی جسکا نام ہبل اور بہت عالی قدر

بلند مرتبت ہی وہ تیرا فرزند کہان ہی سو جانتا ہی حلیمہ بولی اے بتو تو سنا نہین وہ لڑکا پیدا ہونے سے
سب بتان اوندھی ہو گئے پھر حلیمہ کو وہ شخص بت ہبل پاس لیگیا اور اسکے گرد صدقے ہوا اور انکا قصہ اسکو کہا
ہبل اوندھا گر پڑا اور دوسرے بتان وہان کے سرنگون ہوا اور اسکے اندر سے آواز آیا کہ ای بوڑھے تو ہمارے نزدیک سے
جا اور اس لڑکے کا نام یہان مت لے کیونکہ تمام بتان اور بت پرستان اسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے سو اسکا خدا
اسکا نگہبان ہی اسکو ہلاک نکریگا حلیمہ وہان سے نکل کے عبدالمطلب پاس آئے عبدالمطلب انکو دیکھکے کہے ای حلیمہ
کیون تو بہت غمگین ہی اور تیرے ساتھ محمد نہین حلیمہ کہے ای ابو الحارث مین محمد کو خوب طرح سے لے آتی تھی
سو مکے کے قریب ایک جاگے بٹھا کے قضاء حاجت واسطے گئی تو محمد وہان سے گم ہوگیا ہر چند مین تلاش کی پر نہ
پائی عبدالمطلب صفا پر چڑھکے پکارے ای غالب کی اولاد جلد آؤ سب قوم جمع ہوئی عبدالمطلب کہے میرا لڑکا محمد گم
ہوگیا ہی تو سب ڈھونڈھنے لگے آخر نہ پائے عبدالمطلب کعبے کا طواف کر کر اللہ تعالی سے مناجات کرنے لگے
ہاتف سے آواز آیا لوگو غمگین مت ہو محمد کا خدا ہی اسکو نہ چھوڑیگا عبدالمطلب کہے بھلا کہہ محمد کہان
ہی آواز آیا تہامہ کے بیابان مین جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہی عبدالمطلب تہامہ کے بیابان کو گئے اثناء راہ مین
ورقہ بن نوفل ملے انھون بھی ساتھ ہوے جب تہامہ کے بیابان مین آئے دیکھے موز کے درخت کے نیچے بیٹھکے اسکے توت
کو چنتے ہین عبدالمطلب دیکھکے پوچھے تو کون ہی حضرت فرمائے مین محمد ہون فرزند عبداللہ بن عبدالمطلب کا
پھر عبدالمطلب کہے مین تیرا دادا ہون اور اپنے اونٹ پر بٹھا کے مکے کو لے آئے اور بہت سے اونٹان اور سونا تصدق
کئے اور حلیمہ کو بہت سا انعام دیکے روانہ کئے **دوسری** ایک روایت مین آیا ہی حلیمہ لے آتے وقت وادی سرر
کو پہنچے تو وہان حبشیون کی ایک جماعت انکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھور گھور کے دیکھنے لگے پھر
مہر نبوت کو دیکھے اور آنکھون کی سرخی کو دیکھکے پوچھے کیا اسکے آنکھون کو کچھ آزار ہی تو حلیمہ کہے کچھ آزار نہین
لیکن یہہ سرخی اسکے آنکھ سے جاتی نہین وے کہے اللہ کی سوگند یہہ نبی ہی پھر وے لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت
کو والدہ پاس مکے مین لائے ازبسکہ حلیمہ کو حضرت کے قدم کی برکت سے بہت خیر و برکت تھی آمنہ سے کہے اس لڑکے

اُسکو مکے کی ہوا موافق ہوگی چندروز میرے ملک مین رکھتی ہون پھر آمنہ اجازت دئے اُنہون حضرت کو لیکے اپنے
منزل کو آئے ایکروز ذوالمجاز نام ایک بازار تھا وہان ایک نجومی رہتا تھا لوگ بچون کو اسکے پاس لیجاتے حلیمہ بھی حضرت
کو اُسکے پاس لیگئے جب حضرت کو دیکھا اور اُنکھون کی سرخی کو نظر کیا اور مہر نبوت کو نگاہ کیا سو پکار اُٹھا ای عرب
اس لڑکے کو قتل کرو کیونکہ وہ اگر بڑا ہوگا تو تمھارے دین والونکو قتل کریگا اور بتون کو توڑیگا اور تم سب
پر غالب آئیگا حلیمہ لڑکے کو اُسکے پاس سے چھین لیے آئے پھر بعد کسیکو بتاتے نہین تھے ایکبار ایک نجومی آیا قوم کے بچون کو
اسکے پاس لے گئے اور حلیمہ حضرت کو نہ لیگئے لیکن کچھہ کام مین مشغول ہوے کہ اس عرصے مین حضرت منہ دیکھنے باہر
نکلے نجومی دیکھہ کے حضرت کو بلوایا حضرت اسکے پاس تشریف نہ لیگئے پھر نجومی بہت چاہا حضرت کو بتانا مگر حلیمہ نے
نہ بتائے آخر نجومی کہا یہہ لڑکا نبی ہے اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ حضرت کے سینے کو شق جو کیے سو حلیمہ دوسرے
بار لیگئے بعد ہوا تھا پھر حلیمہ اندیشے سے حضرت کو اُنکے والدہ پاس لاکے دئے تو عبداللہ کی باندی اُمّ ایمن
حضرت کی خدمت کرتی تھی **روایت ہی** اُمّ ایمن سے کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کبھی بھوکھ
پیاس کی شکایت نہین کیئے صبح ہوتی تو زمزم کا ایک پیالہ پیتے پھر شب تک کچھہ نہ کہاتے اور اکثر صبحکو کھانا کھانے کو کہتے تو
فرماتے مجھے کھانیکی اشتہا نہین **جب عمر شریف** حضرت کی چھے برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے اپنے قرابت
والون کو دیکھنے مدینے کو گئے اور بنی نجار جو قرابت والے تھے اُنھون کے یہان ایک مہینا رہی اور اُمّ ایمن بھی
حضرت کی خدمت مین تھے جب وہان سے نکلکے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ کا
انتقال ہوا **روایت ہی** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب **رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم**
مدینے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تہا سو بیان فرماتے اور نابغہ کے گہر کو دیکھہ کے فرمائے میری
والدہ مجھے لیکے یہان اتری تھی اور مین بنی عدی بن النجّار کے کنوے مین پیرنا سیکھا **روایت ہی**
اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے کہ جب **حضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کو لیکے اُنکے والدہ مدینے مین آتے یہود حضرت کو
دیکھہ کے کہے یہہ لڑکا اس اُمت کا نبی ہے اور یہہ شہر اسکی ہجرت گاہ ہے **فایدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم** کے

والدین کی نجات مین اختلاف ہی بعضی علما کہتے ہین انہونکو نجات نہین اور بعضی توقف کیے ہین یعنے نجات
ہی یا نہین سو ہم کہہ نہین سکتے محققین کا مذہب یہہ ہے کہ وہ ناجی ہین پھر انکی نجات کس باعث سے ہی سو اسمین
تین قول ہین ایک تو یہہ ہی کہ اللہ تعالی اُن دونون کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ
اس مضمون مین چند احادیث وارد ہین اگرچہ وہ احادیث ضعیف ہین پر سب طریقون کو جمع کرکے دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اصل ہی دوسرا قول انہون اہل فترت مین ہین جو قبل بعثت کے موے ویسے لوگون
کو اشاعرہ پاس نجات ہے اس دلیل پر اللہ تعالی کا قول ہی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ
رَسُوْلًا یعنے ہم کچہہ بلا نہین ڈالتے جب تک نہ بھیجین کوئی رسول تیسرا قول یہہ کہ والدین اور اجداد
حضرت کے مومن تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین پاک پشتون سے پاک رحم والیون مین
آیا تھا اور کافر تو نجس ہی چاہیئے کہ حضرت کے آبا مین کوئی کافر نہو اگر اعتراض کرین کہ ابراہیم
علیہ السلام کے والد آذر کافر تھے چنانچہ قرآن مین مذکور ہی سو اسکا جواب دیتے ہین کہ وہ انکا باپ نہ تھا بلکہ چچا
تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور تھا حافظ جلال الدین سیوطی نے تینون دلیلون کو خوب کھول کے اپنے رسالون
مین لکھے ہین اور اس باب مین کئی رسالے تصنیف کیے ہین اللہ تعالی انکو جزای خیر دیوے غرض آمنہ کے وفات کے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے دادا عبد المطلب پالتے تھے اور اپنے فرزندون سے انکو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے
تھے اور عبد المطلب واسطے مسند بچھاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آکے اسپر تشریف رکھتے لوگ
اگر منع کرین تو عبد المطلب کہتے میرے لڑکے کو چھوڑ دیو کیونکہ وہ اپنے کو بزرگ سمجھتا ہی اور مجھی امید ہی کہ وہ
ایسے بڑے مرتبے والا ہوگا کہ عرب مین کوئی ایسا نہوا تھا اور نہوگا اور قیافے والے عبد المطلب کو کہتے تھے کہ
اس لڑکے کی بہت حفاظت کر کیونکہ ہم ابراہیم کے قدم سے جو مقام ابراہیم مین ہے اسکے قدم کو مشابہ نہین دیکھتے
مگر اسکے قدم کو اور عبد المطلب ام ایمن کو کہتے ای برکہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب
کہتے ہین کہ وہ اس امت کا نبی ہی اور ایکبار عرب کے ملک مین قحط ہوا سو عبد المطلب نے انکے اشارے سے

ابو قبیس پہاڑ پر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر بٹھا کے مینہہ مانگے سو اللہ تعالی مینہہ برسایا اور قحط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھ برس کی ہوئی عبدالمطلب کا وفات ہوا اور انکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرنے وقت اپنے فرزند ابو طالب کو جو حضرت کے سگے چچا تھے عبداللہ بن اور انمین بہت الفت تھی کفیل حضرت کا کیئے تو ابو طالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت محافظت کرتے اور حضرت آئے بغیر کھانا نہ کھاتے اور اپنے سے جدا نہین کرتے اور ایکبار عرب کے ملک مین قحط ہوا قریش ابو طالب سے مینہہ کی التجا کیئے ابو طالب مینہہ مانگنے نکلے انکے گرد قریش کے لڑکے تھے اور انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کے ساچمک رہے تھا ابو طالب حضرت کو پشت کعبے طرف کرکر مینہہ مانگنے واسطے اشارہ کیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمان طرف اپنی انگلی سے اشارہ کیئے تو آسمان پر کچھ ابر نہتا سو یکایک ابر کے ٹکریان جمع ہوکے اسقدر مینہہ برسا کہ ندیان نالے بھر گئے اور ابو طالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک قصیدہ کہے چنانچہ اسمین کی ایک بیت یہہ ہی بیت وَابْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ٭ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ٭ یعنے گورے رنگ والا مینہہ مانگے جاتا ہی اسکی ذات سے جو فریاد رس ہی یتیمون کا اور پناہ بیواؤنکی جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس کی ہوئی ابو طالب حضرتکو لیکے شام طرف تجارتکو نکلے بصری کے قریب جب پہنچے وہان ایک راہب تھا جسکا نام بحیرا اور زہد و تقوی سے ممتاز و موصوف اور نصاری کے علما مین مشہور و معروف تھا اور شہر کے باہر ایک گرجے رہتا تھا قریش کا قافلہ جب وہان پہنچا تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا ان پر سایہ کیا ہی جب حضرت درخت پاس تشریف رکھے تو وہ ابر کا ٹکڑا حضرت پر سایہ کیا ہی بحیرا یہہ دیکھہ کے کہا یہہ رسول ہی رب العالمین کا اسکو بھیجیگا اللہ تعالی رحمۃ للعالمین قریش کے بوڑھے اسکو پوچھے کہ تو کیسا سمجھا تو کہا جب تم سب گھاٹ پر چڑھے اُن نے کسی درخت پر یا پتھر پر نہین گذرا جو واسکو سجدہ نہین کئیے اور یہہ چیزین بجز نبی کے دوسرے کو سجدہ نہین کرتے اور دیکھا ابر کا ٹکڑا

تکرا اُسپر سایہ کیا ہی اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہی اُسکے شانے پر اور حضرت کو تکنے لگا اور
مہر نبوت کو دیکھا اور ابو طالب کو قسمیں دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ رومیان اگر اسکو
دیکھین تو قتل کرینگے یہی گفتگو تہی کہ نو شخص روم سے آئے بحیرا انسے پوچھا کہ تم کسواسطے آئے وے کہے
یا دریان کہے ہین کہ اس مہینے ہین نبی نکلنے والا ہی سو ہر طرف لوگ کو روانہ کئے اور ہمکو اسطرف بھجوائے
بحیرا کہا اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اسکو پہیر سکتا ہی اور حضرت کی نبوت بدلائل
اُن پاس ثابت کیا اور بولا توریت انجیل زبور مین ایک نبی کا آنا ضرور ہی کر کر جو ہی سو وہ یہی نبی ہے
اور انکو پھیر دیا اور ابو طالب کو چیتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاری سے محافظت کرو کیونکہ یہہ لڑکا
پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگا اور اسکو شام کے ملک طرف مت
لیجاؤ یہود اُسکے بہت دشمن ہین پھر ابو طالب اپنا اسباب بصری مین فروخت کر کر مکے کو آئے جب
سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس سال کی ہوئی تجارت واسطے شام طرف روانہ
ہوئے سبب روانگی کا یہہ ہوا کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ چاہی کہ کسی امین پاس اپنا مال تجارت واسطے دیوے اور
قریش مین کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نتھا اور سب حضرت کو
محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا مال تجارت واسطے لیجاؤ منافع
حاصل ہووے تو تم اُس سے جسقدر چاہتے ہو سو لیو حضرت قبول فرما کے شام طرف روانہ ہوے خدیجہ اپنا ایک
غلام جسکا نام میسرہ اور اپنا ایک قرابتی جسکا نام خزیمہ تھا حضرت کی خدمت واسطے ہمراہ کئے جب بصری کو
پہنچے ایک گرجے کے قریب درخت کے نیچے بیٹھے وہ درخت خشک اور بے برگ تھا بمجرد حضرت بیٹھنے کے
سبز اور باردار ہوگیا اُس گرجے مین ایک راہب تھا اسکا نام نسطورا یہہ حال مشاہدہ کر کے حضرت پاس آیا
اور کہا اس درخت کے نیچے بیٹھا سو نبی ہی اور حضرت کو لات و عزی کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہے
حضرت خفا ہو کے فرمائے میرے پاس مت آ کر اِن بتون کا نام لینا مجھے خوش نہین لگتا اور حضرت کی آنکھونکی

سرخی دیکھہ کے میسرہ سے پوچھا کیا یہہ سرخی کچھہ مرض کے سبب ہی میسرہ کہا نہین بلکہ اسکے پیدایش سے
ہی پھر نسطورا کے ہاتھ مین ایک کتاب تھی سو اسمین دیکھتا تہا اور کہتا تہا قسم ہے اسکی جو عیسی پر انجیل
نازل کیا کہ یہہ وہی نبی ہی القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس سب بصری مین فروخت کیے تو
اُسمین بہت سا نفع حاصل ہوا جب مکے مین آئے خدیجہ دوپہر کے وقت اپنے بالاخانے پر عورتون کے ساتہہ بیٹھے
تہے سو دیکھے کہ حضرت تشریف لاتے ہین اور حضرت کے سر مبارک پر دو پرندے سایہ کیے ہین اور میسرہ بہی حضرت کے خرق
عادات اور کرامات جو راہ مین مشاہدہ کیا تہا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوئی کہ اُس شمع شبستان
رسالت سے اپنا گھر روشن ہووے اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناوے اور وہ بی بی
بہت ہشیار تھی اور قریش مین حسب و نسب اسکا مشہور تھا اور مال و متاع بہی بہت سا رکھتی تہی اور قریش کے
اکثر اشراف اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے واسطے پیام کیے تو کسیکو قبول نہین کرتی تہی سو کسی عورت کو حضرت
کی مرضی دریافت کرنے بھیجی وہ عورت آکے حضرت سے استمزاج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
شادی واسطے کچھہ ساز و سامان نہین رکہتا ہون وہ عورت کہی اگر کوئی اشراف کی لڑکی مال و جمال مین ممتاز
رہے اور شادیکا سب سامان اپنے طرف سے مہیا کر دیوے تو آپ کو قبول ہے حضرت فرماتے ویسی کون ہے
وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین آپکی نسبت مقرر کرواتی ہون حضرت
اسکو اجازت دیئے اُن نے آکے یہہ خوشخبری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اسکو بہت غنیمت جانکے اپنے
والیون کو اطلاع کیے پھر قریش کے تمام اشراف جمع ہوئے اور ابو طالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو
بیٹا اسد کا نکاح کر دیا اور مہر مین بیس اونٹ باندھے اسوقت عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس برس کی تہی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب عمر شریف پینتیس برس کی ہوئی قریش
کعبے کو جو ضایع ہوا تھا نئے سر سے بنانے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے پتھرون کو اٹھاتے تہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھانے مین شریک ہوے قریش اپنے عادت کے موافق کام کے وقت جیسا

جیسا لنگ کھاندے پر ڈالتے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس شفقت کی راہ سے کہے کہ تم بھی لنگ نکالو
حضرت لنگ نکالنے کا ارادہ کیئے کہ اس مین بیہوش ہو کر گئے جب ہوش مین آئے کہنے لگے لنگ دلو لنگ
دیوا ور فرمائے اپنے کو غیب سے ندا ہوا کہ تیری شرمگاہ ڈھانپ پھر اسکے بعد کبھی شرمگاہ حضرت کی
ظاہر نہ ہوی جب کعبہ تیار ہوا حجرا سود رکھنے واسطے قریش جھگڑا شروع کیئے ہر شخص چاہتا کہ آپ ہی رکھے اور
قریب تھا کہ آپسمین تلوار چلے آخر سب مقرر کیئے کہ حرم کے دروازے سے جو پہلے آتا ہی سو اسکو حکم کرنا پھر پہلے
جو آئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے سب دیکھ کہنے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی
ہوئے حضرت اپنی چادر بچھا کے حجرا سود کو اسپر رکھ کے فرمائے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص آنا اور اس چادر کا پلو پکڑ کے
اٹھانا پھر سب ویسا ہی پکڑ کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو اٹھا کے مقام پر لگا دئے
جب ایام نبوت کے قریب پہنچے حضرت کو لوگون سے گوشہ اختیار کرنا خوش آیا سو حرا کے پہاڑ پر جو جبل نور
کرکے اب مشہور ہی جا کے عبادت الٰہی مین مشغول ہوتے اور اپنے ساتھ توشہ لیجا کے اکثر وہان رہتے اور خوابان رات
ہی بہتر اور راست حضرت کو پڑنے لگے جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی آٹھوین کو ربیع الاول کی دوشنبے
کے روز حضرت پاس فرشتہ یعنے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت کو رسالت کی خوشخبری دئے اور
پڑھو کر کھے حضرت فرمائے مین پڑھنے نہین جانتا جبرئیل حضرت کو پکڑ کے دابے اور کہے پڑھ حضرت فرمائے
مین پڑھنے نہین جانتا پھر اول سے زیادہ قوت سے دابے اور چھوڑ کے کہے پڑھ حضرت فرمائے مین پڑھنے
نہین جانتا پھر اور قوت سے دابے اور کھے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَالَمْ يَعْلَمْ یعنے پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا آدمی لہو کے پھٹکے سے پڑھ اور تیرا رب
بڑا اکرم ہی جسنے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہین جانتا تھا۔ بعضے روایات مین آیا ہے
جبرئیل علیہ السلام ایک کتاب نکالے جو بہشت کے حریر پر لکھی ہوئی تھی اور اسمین موتی اور یاقوت کا کام

کیا ہوا تھا اور حضرت کو کہے پڑھ سو حضرت نے فرمانے مین پڑھنے نہین جانتا پھر جبریل حضرت کو
دابے اور پڑھانے غرض جبریل پڑھا کے گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے اٹھکے اپنے
دولت سرا کا قصد کئے تو راہ مین کسی جھاڑ یا پتھر پر گذرے تو وہ السلام علیک یا رسول اللہ
کہتا تھا اور حضرت کا دل ہیبت سے دھڑکتا تھا اور محل مین آکے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زملونی زملونی
یعنے مجھپر کپڑا اُڑھاؤ تو حضرت پر کپڑے اڑھانے جب تسکین ہوئی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
اپنا احوال بیان فرما کے کہے کہ مجھے اندیشہ ہی کہ میرے جان پر کیا آفت آتی ہی بی بی خدیجہ کہے اندیشہ
مت کرو اللہ تعالی تمکو آفت مین نہ ڈالیگا اور اللہ تعالی تمہارے ساتھہ بجز نیکی کے اور کچھہ نکریگا
کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور عیال کا بار اٹھاتے ہو اور کسب کرتے ہو اور مہمانون کی ضیافت کرتے ہو
اور حق کے کامون پر لوگون کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو جگہہ دیتے ہو اور راست بات کہتے ہو اور امانت مین
خیانت نہین کرتے ہو اور عاجزونکی دستگیری کرتے ہو اور فقیرون کیساتھہ نیکی اور لوگون کے ساتھہ
خوش خلقی کرتے ہو پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل پاس لیگئے ورقہ
جاہلیت کے رسوم ترک کر کر دین نصرانی مین آیا تھا اور انجیل پڑھا کرتا تھا اور اسکو عربی مین ترجمہ
کیا تھا اور بہت بوڑھا تھا سو اسکو کہے تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے احوال دریافت
کیا حضرت اپنا ماجرا بیان فرمائے ورقہ بولا یہہ وہ ناموس ہی جو موسی پر نازل ہوی اور عیسی
جو ایک نبی آویگا کر کر بشارت دیتے تھے سو وہ یہی ہی کاش مین زندہ رہتا اس وقت جو تیری قوم
تجھے نکال دیگی تو تیری بڑی تائید کرتا حضرت پوچھے کیا مجھے نکال دینگے ورقہ کہا کوئی نہ
لایا وہ جو تو لایا مگر اسکے لوگ دشمن ہوئے اور ایذا پہنچائے یعنے سنت الہی جاری ہی کہ جو پیغمبر
ہوتا ہی تو اسکو قوم ایذا دیتے ہین پھر چند روز گذرے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے
مین فترت یعنے تاخیر ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا غم ہوا یہانتک

کئی بار پہار پر گئے اور ارادہ کیئے کہ اپنے تئین وہان سے گرا کر ہلاک کر لین لیکن جب وہ ارادہ کرتے تو جبریل ظاہر ہو کے
کہتے یا محمد تو سچ اللہ کا رسول ہے پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور الٹ کے آتے۔ ابن اسحق کہتا ہے کہ
فترت وحی تین سال تک تہی اسکے بعد دم بدم وحی آنا شروع ہوا روایت کیئے ہین بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے
کہ بعد فترت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تہے کہ آسمان طرف سے آواز آیا حضرت سر اٹہا کے
دیکھے تو وہی فرشتہ جو حرا مین آیا تہا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر معلق بیٹہا ہے حضرت گہبراہٹ سے گہر مین تشریف
لائے اور فرمائے زملونی زملونی تو حضرت پر چادر اڑہائے پھر یہ آیتین اترے یا ایہا المدثر قم
فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاہجر یعنے ای لحاف مین لپیٹنے
کہڑا ہو پھر ڈرسنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور گندگی کو چہوڑ دے اسکے بعد وحی
بی دری پی آنا شروع ہوا اور اللہ تعالی حضرت پر نماز فرض کیا صبحکو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبریل بہت
ہی خوش صورت سے آکے حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالی تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو ہمارا رسول ہے
جن و انس طرف سو انکو دعوت کرنا مانے کہ کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے پھر جبریل اپنا پاون زمین پر مارے
وہان سے پانی کا چشمہ جاری ہوا جبریل اس سے وضو کر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکہائے اور نماز پڑہکے
حضرت کو نماز کی تعلیم کیئے اور اول حضرت پر ایمان لائے سو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تہے انکے بعد
علی مرتضی رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہین ہوئے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرورش
پاتے تہے انکے بعد زید بن حارثہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی فرزند تہے ایمان لائے انکے بعد
ابوبکر صدیق اور انکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام آشکار کیئے اور لوگون
کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ انہی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن
بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انہون کے بعد عبد اللہ بن مسعود اور ابوعبیدہ
بن الجراح اور ارقم بن ابی الارقم اور ابوسلمہ بن عبد الاسد اور عثمان بن مظعون اور انکے دو بہائی قدامہ اور عبد اللہ

بن مظعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب و چند شخص غرض تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی دعوت کرتے تھے بعد اسکے آیت نازل ہوئی کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ یعنے پھر کھولکر سنا دے جو تجھکو حکم ہوا اور دھیان مکر شرک والونکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہین ہوتے تھے چوتھے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتون کی مذمت اور انکی عبادت کرنیوالون کی حماقت بیان فرمانے لگے قریش اسکے سبب سے حضرت سے مخالفت شروع کئے اور ایذا اسکے درپے ہوئے اور مسلمانون کو عذاب دینا شروع کیے اور ابو طالب حضرت کی حمایت مین آئے تو بنی ہاشم مین اور قریش مین عداوت ہوگئی اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سارے حضرت کے تائید مین تھے مگر ابو لہب حضرتکا چچا دشمنون کے ساتھ موافقت کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ پاس جا کے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤ تو ابو لہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ ای لوگو یہہ تمکو اپنے آبا کا دین چھوڑ کر کہتا ہے سو اسکے نزدیک مت آؤ اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضی کاہن اور بعضی جادوگر ٹھہرائے جب حج کا موسم قریب آیا تب قریش جمع ہوکے مشورت کئے کہ اب عرب کے قبایل اطراف سے جمع ہونگے اور اس شخص کا چرچا لوگو نہین ہوگا تو البتہ لوگ اسکے پاس آوینگے اور اسکا کلام سنکر البتہ معتقد ہو جاوینگے چاہیے سب اتفاق سے اسپر ایک عیب لگا دین تاکوئی اسکے نزدیک نہ جاوے تو بعضے کہے اسکو کاہن ہی بولنا ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی سن والا اور بہت عاقل تھا سو بولا ہم بہت کاہنون کو دیکھے ہین مگر اسکا کلام کاہنون کے سجع وغیرہ سے کچھہ نسبت نہین رکھتا اگر لوگ سنے تو تمکو جھوٹے ٹھہراوینگے اور بعضی کہے اسکو دیوانہ بولنا ولید کہا ہم جانتے ہین کہ وہ دیوانہ نہین اسکا حال دریافت کرنیتو جنون کے سا کچھہ نہین پایا جاتا ہے اور بعضی کہے اسکو شاعر کہنا ولید بولا ہمکو شعر کے بہت اقسام معلوم ہین لیکن اسکا کلام شعر سے کچھہ مناسبت نہین رکھتا اور بعضی کہے اسکو ساحر کہنا ولید بولا ہان اسکی باکی و لطافت شعر سے باہر ہے اور وہ جو کلام لاتا ہے سو اسمین ایک حلاوت اور رونق ہے اور اس کلام کو دلون مین ایسی تہری تاثیر ہے کہ باپ بیٹے مین اور بھائی بھائی مین اور عورت مرد مین جدائی ڈالتا ہے

اسلئے اسکو ساحر کہین تو ممکن ہی پھر تو سب کہتے ہو کر تمام قبیلون مین مشہور کئے کہ وہ ساحر ہے غرض کفار
حضرت کے اور مسلمانون کے درپے ہوئے چنانچہ ایکبار عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ علیہ حضرت کے گلے مین کپڑا
ڈال کے گلا دابا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے اسکو دفع کئے اور ایکبار اونٹ کا پوتھا لا کے حضرت سجدے
مین جاتے ہی پیٹھ پر رکھہ دئے اور فقرا ضعفا جو ایمان لائے تھے انکو لوہے کے بکتر پہنا کے دہوپ مین ڈالتے
اور بلال کو دہوپ مین ڈالکر گرم پتھر انکے سینے پر رکھتے اور انکو جانور کے پوست مین ڈال اوپر سے کوٹتے اور
بلال احد احد یعنے اللہ ایک ہی ہے کر کر پکارتے اور عمار اور انکے باپ یاسر اور انکی ما سمیہ کو
اقسام کا عذاب دیتے یہانتک کہ سمیہ اور یاسر کو جان سے مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ
طلب کئے سو حضرت اپنی انگلی سے اسکے طرف اشارہ کئے تو چاند دو ٹکرے ہو گیا یہہ معجزہ اور اسکے سوائے
دوسرے معجزے معجزون کے بیان مین انشاء اللہ ہم ذکر کرینگے **پانچہوین سال بعثت** کے ایذا از حد زاید
ہوی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم کئے کہ حبش طرف ہجرت کرین بموجب حکم کے رجب کے مہینے
مین گیارہ بارہ مرد اور چار پانچہ عورت حبش طرف روانہ ہوے سب سے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی رقیہ
کو لیکے روانہ ہوے حبش کا بادشاہ مسلمانون کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش مین مشہور ہوا کہ مسلمانون
مین اور کفار قریش مین صلح ہوا ہی یہہ کیفیت سنکے حبش سے پھر مکے کو آئے تو دیکھے کہ وہ خبر غلط تہی پھر
دوسرے بار حبش کو ہجرت کئے تو اور بہی بہت سے مسلمان ہجرت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو ہجرت کئے تک جو مسلمان مکے مین ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا **چہٹوین سال بعثت** کے
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لائے انکی قوت و شجاعت مشہور
تہی اس لئے قریش کو بہت سی ہیبت ہوی چنانچہ ابوجہل لعین کے سر پہ کمان مارکے اسکا سر پہوڑے بعد تین
روز کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے انکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پورے ہوے اور عمر رضی اللہ
عنہ کفر کی حالت مین بہی کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ ایذا نہین پہنچائے ایک روز ابوجہل کہا ای

قریش محمد تمہارے خداؤن کو بدبولتا ہی اور تمکو احمق بنایا ہی اور ہمارے بزرگون کو دوزخ مین جاوینگے کہہ رہا ہے
جو شخص محمد کو مارے تو مین اسکو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ دیونگا یہہ سنکے عمر تلوار لیکے چلدئے ایک شخص بنی
زہرہ کے قبیلے والا راہ مین ملکے بولا ای عمر تو کہان جاتا ہی عمر بولے مین محمد کو مارنے جاتا ہون وہ کہا پھر تو بنی ہاشم
اور بنی زہرہ کے ہاتہہ سے کیسا بچیگا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہی اور اپنا دین چھوڑ دیا ہی وہ شخص کہا
تیرے بہنوئی اور بہن بھی صابی ہوے اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصے سے اپنی بہن کے یہان چلدئے راہ مین
ایک گائی ذبح کرتے تھے سو اسکو دیکھنے واسطے کھڑے ہوے تو اسکے پیٹ مین سے یہہ آواز آیا کہ لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کہو کرکے جو کہتا ہی سو بہتر بات ہی عمر وہان سے ایک بکریون کے
منڈے پر گذرے ہاتف سے آواز آیا کہ ای جسیم لوگو تم خفیف العقل کیا واسطے ہوے احکام کو بتون طرف
کیون نسبت کرتے ہو مین دیکھتا ہون تو تم جانور مین کیا مین روبرو دیکھتا ہون سو تم نہین دیکھتے دیکھو نور
چمک رہا ہی اور تاریکی کو دور کر رہا ہی کیا برا بیٹھا ہی جو کفر کے بعد اسلام اور صلہ رحم کو لایا عمر کہے واللہ یہ
مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمار کر کر ایک بت تہا سو وہان گئے اسکے پیٹ مین سے آواز آیا شعر ترک
الضمار وکان یعبد وحدہ ❋ بعد الصلوٰۃ مع النبی محمد ❋ یعنے متروک ہوا
ضمار جو وہی معبود بنا تہا بعد از نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھہ ان الذی ورث النبوۃ
والھدی ❋ بعد ابن مریم من قریش مھتدی ❋ مقرر وہ جو وارث ہوا نبوت اور
ہدایت کا مریم کے بیٹے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہی سیقول من عبد الضمار
ومثلہ ❋ لیت الضمار ومثلہ لم یعبد ❋ اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تہا ضمار اور اسکے
امثال کو کاش ضمار اور اسکے مثل عبادت نہ کیے جاتے فاصبر ابا حفص فانک امن ❋ یاتیک
عز غیر عز بنی عدی ❋ سو تو صبر کر ای ابوحفص کیونکہ تو ایمان لانیوالا ہی ملیگی تجکو عزت
بنی عدی کی عزت کے سوا لا تعجلن فانت ناصر دینہ ❋ حقا یقینا باللسان

وَبِالسَّيِّدِ * تو جلدی مت کر کیونکہ تو اسکے دین کو مدد کرنیوالا ہی بیشک یقیناً زبان سے اور ہاتھ سے عمر یہ سنکر کہے واللہ میں نے ارادہ کیا ہی پھر اپنے بہن کے یہاں آئے اسکے گھر میں خباب بن الارت رضی اللہ عنہ طٰہٰ کا سورہ پڑھتے تھے سو عمر کا آواز سنکے چھپ گئے عمر گہر میں آکے کہے یہان کچھ آواز آتا تھا سو کیا تھا کہے ہم باتاں کر رہے تہے عمر کہے شاید تم صابی ہوئے انکے بہنوی سعد بن زید کہے ای عمر اگر تیرے دین کے سوائے حق اور میں ہون تو عمر خفا ہو کے انکو مارے عمر کی بہن چھڑانے آئے تو انکو بھی مارے انکا سر بہوت کے خون جاری ہوا انہون رونے لگے اور خفگی سے کہے ہان ہم مسلمان ہوئے اب تو کیا کرتا ہی سو کر پھر عمر کا غصہ کچھ تسکین پایا پلنگ پر جاکے بیٹھے دیکھے وہان ایک جزو دہرا ہوا ہی اسکو لیکے دیکھنا چاہے انکے بہن کہے تو کافر اور ناپاک ہی اس کتاب کو نہ چھونا مگر پاک آدمی پھر عمر وضو کرکر آئے اسمین طٰہٰ کا سورہ لکھا ہوا تھا سو پڑھنے لگے جب اس آیت کو پہنچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ یعنے مقرر میں اللہ ہون کسی کی بندگی نہین سوائے میرے بندگی کر اور نماز کہڑے کر میرے یاد کو تب عمر کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون محمد بندے ہین اسکے اور رسول بعد کہے محمد کہان ہی مجھے بتاؤ خباب جو پوشیدہ تہے نکل کے کہے ای عمر مین تجھے بشارت دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے شبکو دعا مانگے کہ یا اللہ دین کو قوت دے عمر بن الخطاب سے یا ابوجہل بن ہشام سے سو مین سمجہتا ہون کہ وہ دعا تیرے حق مین مقبول ہوی پہر عمر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کئے عمر اپنا ایمان ظاہر کئے اور مسلمانان خوشی سے تکبیر کہے عمر وہان سے نکل کے لوگون کو کہنے لگے کہ مین مسلمان ہوا تو لوگ انکو مارنے لگے انہون بہی لوگون کو مارتے تھے آخر سب پر عمر غالب ہوئے اور لوگ انکا خیال چھوڑے ساتوین سال قریش دیکھے کہ حمزہ اور عمر اسلام لانے سے دین کو قوت ہوی سو حضرت کو قتل کرنا چاہے ابو طالب کا ایک شعب یعنے درا تہا سو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیجا چہوڑے اور تمام بنی ہاشم و بنی مطلب کو وہان جمع کئے

کفار قریش یہہ دیکھہ کے آپسمین ایک عہدنامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین کوی نکاح نکرنا اور انکے ہاتہ
خرید و فروخت وغیرہ نکرنا اور انسے مصالحت نکرنا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے
حوالے نکرین اور محرم کے غرے کو یہہ عہدنامہ لکھہ کے کعبے مین لٹکادئے تو دو برس تک نہایت انہونپر تکلیف تھی
اور انکو کوئی چیز میسر نہین ہوتی تھی مگر چوری چھپے سے دسوین سال قرابتدار بنی ہاشم اور بنی مطلب کے
انکی تنگی دیکھہ کے چاہے کہ وہ عہدنامہ توڑین پر مفسدان اسکو نہ توڑنیگے کرکر اصرار کرنے لگے غرض انہین
نزاع ہوا ابو طالب نے کہے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اس عہدنامہ مین جو ظلم کے اور قطع رحم کے باتان
تھے سوا اسکو دیمک کہا گئی ہی اور اللہ و رسول کے نام کو چھوڑ دئی اگر محمد اس بات مین جہوٹا ہی تو اسکو جو چاہے سو کرو
اگر سچا ہی تو اس عہدنامہ کو توڑ دالو پھر اس عہدنامہ کو لے آکے دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے
تھے ویسا ہی دیمک چر گئی تھی قریش شرمندے ہوئے باین ہمہ ابو جہل اور اسکے تابعدار عہدنامہ توڑنا کر کر
بہت سی سعی کئے لیکن دوسرے جماعتان ہتھیار باندھکے بنو ہاشم و بنو مطلب کو شعب سے نکالے اسکے چند
روز کے بعد ابو طالب کا وفات اور تین روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے وفات سے بڑا غم ہوا پھر بعد تھوڑے دنوں کے بی بی سودہ زمعہ
کی بیٹی کو اور بی بی عایشہ ابی بکر صدیق کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زید بن حارثہ کو ہمراہ لیکے طایف کو تشریف لیگئے اور ایک مہینا وہان رہ کے ثقیف کے قبیلے
کو اسلام کی دعوت کئے وہ ایمان نہ لائے اور انکے نادانان پتھرے مار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاؤن کو زخمی کئے تو حضرت وہان سے نکلے اور راہ مین بطن نخلہ کر کر ایک جگہہ تھی سو وہان اترے تو
نصیبین کے جن آکے ایمان لائے اگیارھوین سال حج کے ایام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عقبے کے پاس کھڑے ہوکے لوگون کو دعوت کرتے تھے تو چند شخص خزرج کے قبیلے والے مدینے کے
باشندے حضرت پاس آئے حضرت انکو دعوت کئے اور قرآن پڑہ کے سنائے اور فرمائے اللہ تعالی

مجھے رسالت دیکے بھیجا ہی اگر میری متابعت کروگے تو تمکو دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہوگی وہ
لوگ مدینے کے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخرالزمان کی بعثت کا زمانہ قریب ہی وہ حضرت کا جمال با کمال مشاہدہ
کر کر قرآن کا طور بشر کے کلام کے سا نہین ہے سمجھ کر باہمدیگر مشورت کیئے اور کہے اللہ کی سوگند یہہ وہی پیغمبر
جو یہود کہا کرتے تھے بہتر ہی کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے ہم پر سبقت نکرین سو ایمان سے مشرف ہوکے
حضرت کی بیعت کیئے اور وے یہے چھے شخص تھے اسعد بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع
بن مالک و قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن عبداللہ بن رباب اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے
ہین یعنے عقبے کی پہلی بیعت بارھوین سال ربیع الاول کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو معراج ہوا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت بیت اللہ مین آرام کرتے تھے جبریل آئے اور حضرت کو ہشیار کرکے
شکم چیرے اور دل نکال کر دھوئے اور ایمان و حکمت سے بھر دیئے پھر اسکے مکان پر رکھکے شکم کو درست
کیئے اور ایک سفید جانور خچر سے کوتاہ اور گدھے سے بلند اور ایک قدم مین نظر کی دور کی مسافت
طی کرنیوالا جسکو براق کہتے ہین لاکے حضرت کو اسپر بٹھا کے بیت المقدس کو لیگئے اور جس حلقے سے کہ
انبیا براق کو باندھا کرتے تھے وہین باندھے اور مسجد مین جا کے دو رکعت نماز پڑھے بعد جبریل دو ظرف
حاضر کیئے ایک مین شراب تہی اور ایک مین دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کا
برتن لیلئے تو جبریل کہے تم فطرت یعنے دین کو اختیار کیئے اگر شراب لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوتی
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آسمان طرف لیگئے اور دروازہ کھلانا چاہے
دربان پوچھا تو کون ہی کہے جبریل ہون پوچھا تیرے ساتھ کون ہی کہے محمد ہی پوچھا کیا
انکو بلانے ہین کہے ہان تب دروازہ کھولا دیکھے کہ وہان آدم علیہ السلام ہین جبریل کہے یہہ تمہارے
باپ آدم ہی انپر سلام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کیئے آدم سلام کا جواب دئے
اور مرحبا کہے اور دعائین دئے پھر دوسرے آسمان پر لیگئے وہان کے دربان بھی ویسا ہی

سوال وجواب کیئے اور ہر آسمان پر جاتے تو دربانون سے ویسا ہی سوال وجواب ہوتا تہا اور ہر آسمان پر
وہان کے مقیم پیغمبر سے ملکے سلام کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور مرحبا کہتے اور دعا کرتے تہے چنانچہ دوسرے
آسمان پر عیسی مریم کے فرزند اور یحیی زکریا کے فرزند علیہم السلام اور وے دونو خلیرے بہائیان ہوتا ہی
اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام اور شطر حسن یعنے آدہا حسن عطا کیئے تہے اور چوتھی آسمان
پر ادریس علیہ السلام اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چھتوین آسمان پر موسی علیہ السلام جب
موسی علیہ السلام حضرت کو دیکھے تو رونے ندا آئی ای موسی کیا واسطے روتا ہی کہے ای رب اس لڑکے
کو تو میرے بعد بھیجا سو میری امت سے اسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت مین جاوینگے اور ساتہوین آسمان
پر ابراہیم علیہ السلام اپنی پیٹھ بیت المعمور کو لگاتے تہے بیت المعمور ایک مسجد ہی جسمین ہر روز ستر ہزار
فرشتے عبادت واسطے جاتے ہین اور نکلے بعد پہر وے نہین جاتے پہر وہان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
سدرۃ المنتہی کے طرف لیگئے وہ بیر کا درخت ہی اسکے پتے ہاتی کے کان کے مانند ہین اسکے پہل ہجر
کے قلے کے برابر اور وہان سے چار ندیان نکلی ہین دو بہشت کو جاتے ہین اور دو دنیا مین بہتے ایک تو نیل
دوسری فرات اور وہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر الہی سے وہ چیز ڈھانپ لئی جسکا بیان
نہین ہوسکتا اور جبریل کا مقام اسی جاپر تمام ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر پہنچے
جو وہان قلمون سے لکہنے کا آواز آتا تہا اور اللہ تعالی حضرت سے جو جو باتان وحی کرنا تہا سو کیا اور حضرت
پر اور انکی امت پر پچاس نماز رات دن مین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پہرکے
جب موسی علیہ السلام پاس پہنچے موسی حضرت سے سوال کیئے کہ اللہ تعالی تمہاری امت پر کیا فرض کیا حضرت
فرمائے رات دن مین پچاس نماز موسی علیہ السلام کہے اللہ تعالی پاس جاکے تخفیف چاہو تمہاری امت
اتنے نمازون کی طاقت نہ رکہیگی اور مین بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الٹ کے گئے اور اللہ تعالی سے تخفیف چاہے تو پانچ نماز کم کیا جب موسی پاس آئے تو

کہے اور تخفیف چاہو پھر حضرت جا کے تخفیف چاہے تو پھر پانچ نماز کم کیا پھر موسی پاس آئے تو موسی کہے اور تخفیف چاہو غرض موسی پاس بار بار آتے اور انکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہاں تک کہ پانچ نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالی فرمایا یا محمد ہر روز رات دن میں پانچ نمازیں ہر نماز کو دس نماز کا ثواب ہے پس ثواب کے روسے پچاس نماز ہوے پھر جب موسی پاس آئے تو موسی علیہ السلام کہے اور تخفیف چاہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں بہت بار جا کے تخفیف چاہا اب مجھے جانیکو شرم آتی ہے میں ان نمازوں پہ راضی ہوں اور انکو قبول کیا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کہہ کے چلے تو منادی آواز دیا میرے فرض کو جاری کر چکا اور میرے بندوں پر تخفیف کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا میں تشریف لائے اور صبح ہوی حضرت بہت متفکر ہوے کہ یہہ کیفیت لوگوں کو کہوں تو جھٹلاینگے اور کنارے جا کے مغموم بیٹھ رہے اسمیں ابوجہل آیا اور مسخری سے پوچھا کیا کچھ تازی خبر ہی سو حضرت یہہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جا کے پھر اب یہاں موجود ہی تب حضرت فرمائے ہاں وہ بولا تیری قوم کو بلاتا ہوں انکے روبرو تو یہہ قصہ کہیگا حضرت فرمائے البتہ کہونگا اس شقی نے پکارا کہ ای کعب بن لوی کی اولاد جلد آؤ سو سب جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمائے کوئی تو مسخری سے تھالیاں بجانے لگا اور کسیے تعجب سے سر پر ہاتھ رکھا اور بعضی بولے وہاں کے مسجد کا نقشہ بیان کر اور اسکو دروازے کتنے ہیں سو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو گئے سو وقت دروازے وغیرہ سو جھنا اور مسجد کا نقشہ دیکھنا اتفاق ہوا تھا متحیر ہوے اس میں جبرئیل علیہ السلام مسجد اقصی کو حضرت کے روبرو لا کے رکھ دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو دیکھے تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان کیا ہی اور بعضی کافراں کہے ہمارا قافلہ کہاں تھا سو بیان کر حضرت فرمائے وہ قافلہ فلانے

مقام مین تھا اور اناج لے آتے ہین اور اُنکے ساتھہ ایک اونٹ پر دو خرجی ہین ایک سفید ایک سیاہ اور ہین جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹان مجھے دیکھہ کے جھجکے اور حلقہ بن گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور ایک اونٹ گم ہوا تہا سو اسکو فلانا شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور مین قافلے کے لوگون کو سلام کیا سو وے کہنے لگے یہہ آواز محمدؐ کا ہی پہر قریش اُس قافلے کے منتظر تہے کہ وہ قافلہ پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرماتے تہے قافلے کے لوگ ویساہی خبر دئے اور جب کیفیت معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پہنچی اُنہون بولے محمد جو کہے سو سچہ کہی اُس روز سے اُنکا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ مین مدینے سے بارہ شخص آئے سو اُنمین پانچہ شخص سال گذشتہ کے آئے ہوے تہے چنانچہ ابو اُمامہ اسعد بن زُرارہ اور عوف بن حارث جسکو عوف بن عفرا بہی کہتے ہین اور رافع بن مالک و رقطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور نئے ساتھہ شخص معاذ بن عفرا اور ذکوان بن عبد قیس اور عبادہ بن صامت اور ابو عبد الرحمن بن یزید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور ابو الہیثم بن التیہان اور عویم بن ساعدہ حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوے اور اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کی تعلیم کو مصعب بن عمیر کنتین روانہ کئے اُنہون نے مدینے کو پہنچکے چالیس آدمی کے ساتھہ جمعہ کی نماز پڑھے اور مدینے والون کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے ایک روز اسعد بن زرارہ مصعب کو اپنے ساتھہ لیکے بنی عبد الاشہل کے ایک باغ مین جا کے بیٹھے اور تلاوت قرآن شروع کئے سعد بن معاذ جو اُسکے قبیلے کے سردار تہے اور ہنوز ایمان سے مشرف نہین ہوے تہے آپ نے بہیجے اُسید بن حضیر کو کہے یہہ شخص ہمارے باغ مین آ کے لوگون کو بگاڑتا ہی تو جا کے منع کر میرا خالیرا بہائی اسعد بن زرارہ اسکے ساتھہ ہونیکے باعث مین منع نہین کر سکتا اُسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ کرنے لگے مصعب کہے تم ذرا

بیٹھ کے میری بات سنو اگر بہتر ہی تو قبول کرو نہیں تو مجھے منع کرو اُسید کہے فوراہ کی بات
بولا پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے مصعب قرآن کے آیتان پڑھکے سنائے اُسید کہے یہہ بہت نیک
بات ہی پھر اسلام لا کے اپنی قوم پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے مین جا کے اس شخص کا احوال
دریافت کیا تو وہ کچھہ خراب بات نہیں کہتا ہی ہان مین اسکو منع کیا ہون لیکن بنی حارثہ اسعد بن
زرارہ کو مارنا چاہتے ہین سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور انکے پاس جا کے غصہ کرنے لگے
مصعب کہے مین جو کہتا ہون سو اسکو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو قبول کرو نہین تو
تمکو جو مناسب معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے اور مصعب
شروع کئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنَاہُ
قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّہٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ اَفَنَضْرِبُ
عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی
الْاَوَّلِیْنَ یعنے قسم ہی اس واضح کتاب کی کہ ہمنے رکہا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو
اور یہہ بڑی کتاب مین ہم پاس ہی اونچا محکم کیا پھر دینگے ہم تمہارے طرف سے نصیحت موڑ کر اس
سے کہ تم ہو لوگ حق پر نہیں رہنے اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین پھر سعد یہ سنتے ہی اسلام
لائے اور اپنی قوم پاس آ کے کہے ای بنی عبد الاشہل مین تمہارے مین کیسا ہون کہے تم ہمارے
سردار ہو اور بڑے عقلمند اور ہوشیار سعد کہے تمہارے مردون اور عورتون سے بات کرنا
مجھہ پر حرام ہی جب تک تم اللہ پر اور اُسکے رسول پر ایمان نہ لاوگے پھر مغرب نہیں ہوی
تک بنی عبد الاشہل کے سب مرد و زن اسلام سے مشرف ہوئے مگر ایک شخص عمرو بن ثابت
بن وقش اُسوقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ مین اُسی روز ایمان لا کے شہید ہوئے پھر مصعب
اسعد بن زرارہ کے یہان رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تھے اکثر لوگ مدینے کے

جنہوں کو اوس اور خزرج کہتے ہیں ایمان سے مشرف ہوئے اور کوئی گہر خالی نہ رہا جس میں چند
مرد وعورت مسلمان نہ ہو روایت کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ کی کتاب میں کہ سعد بن معاذ
اسلام لانیکے چند روز کے آگے مکے میں ہاتف سے آواز آیا شعر فَاِنْ یُسْلِمِ السَّعْدَانِ
یُصْبِحْ مُحَمَّدٌ ؛ بِمَکَّۃَ لَا یَخْشٰی خِلَافَ مُخَالِفِ ؛ یعنے اگر اسلام لاوین دونوں سعد تو
رہیگا محمد مکے میں بے اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد سے قبیلہ سعد ہزیم کا جو
قضاعہ میں تہا اور قبیلہ سعد بن زید مناۃ کا جو تمیم میں تہا سو مراد ہی پہر ہاتف پکارا فَیَا سَعْدُ
سَعْدَ الْاَوْسِ کُنْ اَنْتَ نَاصِرًا ؛ وَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ ؛
یعنے ای سعد اوس کے اور ای سعد جوانمرد خزرجوں کے ہو تم مددگار اَجِیْبَا اِلٰی دَاعِی الْهُدٰی
وَتَمَنَّیَا ؛ عَلَی اللّٰہِ فِی الْفِرْدَوْسِ مُنْیَۃَ عَارِفِ ؛ قبول کرو تم ہدایت طرف بلانیوالے
کو اور چاہو اللہ سے بہشت کے نعمتوں کو جیسا جاننے والا چاہتا ہی تیرہوین سال ماہ
ذیحجہ میں مدینے کے ستر آدمی سے زیادہ حج کو آئے اور مصعب بہی انکے ہمراہ تہے اور تشریق کے
راتوں میں پہاڑ کے درے میں عقبے کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرر ہوا
پہر اس شب کو تمام مدینے والے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کو ہمراہ
لیکے وہاں تشریف لیگئے اور عباس ان ایام میں ایمان سے مشرف نہیں ہوئے تہے لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تہے پہر عباس مدینے والوں کو کہے ای اوس و
خزرج محمد ہمارے قبیلے میں جو ہے سو تمکو معلوم ہی اور ہم اجتک اسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے
شہر میں اپنی قوم میں عزت سے ہی اب وہ چاہتا ہی تمہارے ساتھ رہے ہرچند ہم انکو منع کئے کہ
تمہارے ساتھی نہ ہو پر وہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفاداری اور موافقت کرنا مستحکم اور محکم ہی اور
تمکو اپنی ذات سے اعتماد ہی کہ جو جو وعدہ کر سکیگے سو وفا کر سکیگے تو بہتر ہی نہیں تو ابہی کہہ دیوین

تا آخر کو پشیمان ہووین اور ہمکو اپنا دشمن بکرلین انصار کہے تم جو بولے سو معلوم ہوا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سبب جو جو عہد لینا منظور ہی سو لے لیوے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند آیت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالی کیطرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر ترغیب دیے بعد فرمائے ہین تم سے عہد لیتا ہون کہ تم جیسا اپنی عورت بچون کی محافظت کرتے ہین ویسا ہی میری محافظت کرنا براء ابن معرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر عرض کیے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے سپاہگری چلی آتی ہی اور ہمارے جنگ شہرۂ آفاق ہین ہم آپکی محافظت ویسا ہی کرینگے اسمین ابو الہیثم بن التیہان کہے یا رسول اللہ ہمارے اور یہود مین دوستی و مصالحت ہی اب ہمکو تو اسے قطع دوستی اور مخالفت کرنا ضرور ہوگا پھر شاید آپ فتح و نصرت پانے بعد ہمکو چھوڑ کے اپنی قوم پاس جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے ہین تمہارا ہون اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان اور تن کے ساتھ تن ہی زندگی تمہارے ساتھ ہی اور موت بھی تمہارے ساتھ تمسے جو جنگ کرین تو اسکے ساتھ جنگ کرون اور جو صلح کرین تو اسکے ساتھ صلح کرون القصہ انصار سب بیعت کئے اس بیعت کو بیعت عقبۂ ثالثہ کہتے ہین اور حضرت انہون مین سے بارہ شخص کو قوم کا سردار بنائے جب بیعت تمام ہوی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار سبکے ہاتھ جانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے ہین تمہاری ہجرت گاہ کو خواب مین دیکھا ہون کہ خرمیکا بن ہی مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہی یا ہجر یکایک دیکھا تو وہ یثرب ہی یہہ سبکے اکثر لوگ جو مکے ہین تصدیع پانے تھے یثرب کو یعنے مدینے کو ہجرت کئے کہتے ہین اول جو ہجرت کئے سو ابو سلمہ بن عبد الاسد جو حبش کو جاکے مکے کو آئے تھے انکے بعد عامر بن ربیعہ اور انکی عورت لیلی بعد عبد اللہ بن جحش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھپیرے

بہائی اپنے تمام لوگون سمیت بہراہ لوگون کے تکری کے ٹکریان جانے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
بیس شخص کے ساتہہ ہجرت کئے لہنے ہین کہ لوگ مکے سے جو نکلتے تہے تو مخفی نکلتے جب عمر
رضی اللہ عنہ جانا چاہے تلوار باندہکرا ور ہاتہہ مین تیرکمان لیکر کعبے کا ساتہہ بار طواف کئے
اور مقام ابراہیم پاس دو رکعت نماز پڑہے اور کہے کیا بدلوگ ہین جو پتہرون کو اپنا خدا سمجہتے ہین
اور کعبے کے گرد کفار بیٹہے تہے سو انکو کہے کہ جو چاہتا ہی کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت رانڈ
ہو سو میرے مقابلے مین آوے کسیکو جرأت نہ ہوئی کہ انکو کچہہ کہین بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ بہی ہجرت کے مستعد ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جلدی مت کر امید ہی
کہ مجہے بہی ہجرت کا حکم ہوگا اور تو میرا رفیق رہیگا القصہ قریش جان لئے کہ مسلمانون کو روز بروز
ترقی ہی اور اس کے واسطے انکو ایک ٹہکانا بہی ٹہرا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہی جاوینگے اس لئے کچہہ تجویز کے درپے ہوئے چنانچہ قصی بن کلاب کے گہر مین جسکو دارالندوہ
کہتے اور مشورت کے واسطے وہان جمع ہوا کرتے تہے سب جمع ہوئے ابلیس بہی اپنے تئین بہت ہی
بزرگ کی صورت بناکے آیا اور دروازے پر کہڑے ہوا لوگ کہے تو کون بزرگ ہی بولا مین
نجد کا شیخ ہون سنا کہ تم مشورت کرتے ہو سو مین بہی آیا ہون تا تمہاری مشورت سنون بعضی
کہے محمد کو بیڑیان ڈالکے قید کرنا تا اُس ہی قید مین مرجاوے جیسے سابق مین چند شاعرون کو
ایسا ہی کئے ہتے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اسکو کتنا ہی مخفی قید کرینگے تو اسکے
دوستان اس کا سراغ لگاکے شبخون پرکے اسکو چہڑالیجاوینگے ایک شخص کہا اسکو ہمارے
شہر کے باہر کردینا وہان کچہہ ہی ہو ہمکو کام نہین شیخ نجدی بولا یہہ بہی پکی بات نہین کیونکہ تمکو
تو محمد کی خوش تقریر اور شیرین سخنی اور اسکی تاثیر معلوم ہی جب کسی عرب کے قبیلون مین جاکے اُنسے
کلام کریگا اور وے اسکے تابع ہوجاوینگے تو انکو لیکے تمہارے سے لڑیگا اور تم پر غالب آکے

جو جا ہے سو گذریگا ابوجہل کہا مین ایک تجویز کیا ہون کہ ہر قبیلے سے ایک ایک چالاک جوان
کو جو سب مین بحد بزرہے جمع کرنا اور انہون کے ہاتون مین بہتر تلواران دینا اور وہ سب
اتفاق سے محمد کو قتل کرنا اور مارنے مین سبھو نکا ایک ہی ہاتہہ رہنا اس صورت مین محمد کا خون
سب قبیلون پر ہوتا ہی پس عبد مناف کا قبیلہ تمام قبیلون کے ساتہہ مقابلہ کرنا ممکن نہین
اسکے قرابتی لاچار ہوکے اسکا خون بہا چاہینگے تو ہم سب اسکے دیت دیوینگے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز بہت مناسب ہی تب یہ
لوگ وہان سے نکل کے جمع ہوکر اسکا ارادہ کئے جبرئل علیہ السلام آکے حضرت کو کہے آجکی رات تم اپنے بچھونے پر مت سوو جب
رات ہوی کفار قریش حضرت کے دروازے پر جمع ہوئے اور حضرت کے سونیکا انتظار کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کو کہے تو میری چادر اوڑھکے میرے بچھونے پر سو اور درمت تجھے انسے کچھہ ایذا نہ پہنچیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک مشت مٹی لیکے انکے سرون پر پہینکے اور یسین کا سورہ فہم لا یبصرون تک پڑہے
ہوے دولتسرا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہین دیکہے ایک شخص جو انھون کے ساتہہ نہین تہا سو
آیا اور کہا تم یہان کیا واسطے بیٹھے ہو محمد تو تمہارے سرون پر مٹی ڈالکے چلا گیا تب سرون
پر ہاتہہ پہراکے دیکہے تو مٹی ہے گہر مین جہانکنے لگے اور علی مرتضی کو بچھونے پر دیکھہ کے کہے
کہ محمد بچھونے پر سوتا ہی صبحکو دیکھتے ہین تو وہ علی ہی انسے پوچھے محمد کہان ہی وہ کہے
مجھے معلوم نہین پھر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت
کرا اور ابوبکر کو رفاقت مین رکہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو
اس بات سے اطلاع کئے اور لوگون کی امانتان وغیرہ جو آپ پاس تہے سو اسکو ادا کرو کرکر فرمائے
اور دوپہر کے وقت دہوپ سخت پڑتی تہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گہر کو جا در سر پر اوڑھے
تشریف لے گئے اور فرمائے یہان کوی لوگ ہو تو انکو نکال دیو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض
کئے یہان غیر نہین تمہارے ہی لوگ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے ہجرت

کرنیکا حکم ہوا ہی ابوبکر عرض کئے ہین آپکی رفاقت مین رہونگا حضرت فرمائے بہتر ہے پہر ابوبکر دو اونٹ چارسو درم کو خرید کر چار مہینون سے انکو چارا دال کے پالتے تہے سو حاضر کئے اور کہے یا رسول اللہ ان مین سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین اسکو قیمت سے لیونگا اور نون سو درم کو ایک ناقہ جسکا نام قصوا تہا خرید کئے اور بنی دیل کے ایک شخص جسکا نام عبداللہ بن اریقط اور اپنی قوم کے دین پر اور بڑا امانت دار تھا اور راہون کی خوب شناخت رکہتا تہا نوکر رکہکے اسکو تاکید کئے کہ تین روز کے بعد اونٹون کو ثور کے پہاڑ پر حاضر کرین پہر ابوبکر کے گہر کے لوگ جلد اجلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے توشہ تیار کرکے دئے اور توشہ باندھنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی اسما اپنی دامنی آدھی پہاڑ کے دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثور کے پہاڑ مین ایک غار تہا سو اسمین چہپنے کے روز ربیع الاول کے غرہ کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبداللہ کو جو جوان اور ہشیار تہے تاکید کئے کہ مکے مین دن کیوقت رہکے شبکو آکے قریش کے اخبار بولا کرین اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس پانچ ہزار درم تہے سو اسکو ساتہہ لئے اثناء راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کانٹون سے زخمی ہوے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کو اپنے کاندہے پر بیٹھا کے غار پر لیجا کے چہوڑے اور اول آپ غار مین جا کے اسکو جہاڑے اور ایک بیش قیمت چادر اوڑہے تہے سو پہاڑ کے غار مین کے سوراخون کو بند کئے تو ایک سوراخکو کپڑا بس نہ آیا سو اسکو اپنی ایڑی لگا کے مضبوط کرکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے حضرت اندر جا کے ابی بکر کی مانڈی پر سر رکہہ کے سوئے اس سوراخ مین سانپ تہا سو ابوبکر کو کاٹا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہونیکے خوف سے حرکت نکئے آخر انکہون سے اشک جاری ہو کر چہرہ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ٹپکے حضرت ہوشیار ہو کے پوچھے تو عرض کئے یارسول اللہ میرے ما باپ تم پر سے فدا مجھے سانپ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب اسکو لگائے سو زہر اتر گیا اور اُس غار پر ایک جہاڑ کیکر کا اُگا اور مکڑی اُس کے منہہ پر جالا بنی اور جنگلی کبوتر وانکے اندے ڈالا اور قریش حضرت کو ڈھونڈنے لگے تو ایک قیافے والا پانون کے نشان پر ثور کے پہاڑ تک پہنا نکالا وہان سے نشان گم ہو گیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے کہ غار مین دیکہین اُمیہ بن خلف بولا وہان نہ ہو نگے کیونکہ یہہ جالا محمد کی پیدایش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر غار مین جاتے تو جالا تو ٹہہ جاتا اور انڈے پہوٹتے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگون کو غار پاس دیکہکے گہبرائے اور کہے یارسول اللہ اگر مین مارے جاؤن تو کیا مضایقہ کہ ایک شخص مارے گیا اگر آپ مارے جائین گے تو امت ہلاک ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو غم نکہا اللہ ہمارے ساتہہ ہی پہر اللہ تعالی اُنپر اپنی تسکین اُتارا اور کفار حضرت کو وہان نہین سمجہہ کے پہر گئے اور حضرت اُس غار مین جمعہ شنبہ یکشنبہ تین روز رہے عبداللہ بن ابی بکر شبکو غار پاس انکے رہتے اور سحر کے وقت نکل کے مکے کو جاتے اور مکے کی کیفیت انکے بولتے اور عامر بن فہیرہ ابی بکر کے غلام بکریان چراتے اور شبکو دودھ لاکے پلاتے تیسرے روز وعدے کے موافق عبداللہ بن الاریقط اونٹون کو حاضر کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما اس رہ بتانیوالے کے ساتہہ دوشنبے کے شبکو وہان سے چلے اسنے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیچلا تمام روز اور تمام شب اور دوسرے روز آفتاب گرم ہوئے تک چلتے تہے بعد ایک مقام پر اترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمائے ایک پتھر کے سائے کے نیچے جہاڑ جہوڑ کر بچھونا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر آرام کئے بعد ایک چرویا بکریون کو لایا سو اسکے پاس سے دودھ مول لیے

اور ٹھنڈھا ہونے اس مین پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیئے پھر کوچ کرکر قدید پاس پہنچے ایکعورت جسکا نام ام معبد تہا سو اُسکے ڈیرے مین اترے اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہے وہ عورت کہی قحط ہونے سے اپنے یہان کچہہ نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے کہ خیمے کے کونے مین ایک بکری ہی ام معبد سے پوچھے یہہ بکری کیسی ہی بولی یہہ لاغری کے باعث چرنے نہ جاسکے رہگئی ہی حضرت فرمائے اگر تو اجازت دیوے تو مین اسکا دودھ نچوڑونگا بولی مین صدقے اس مین دودھ کہان ہی اگر ہو تو نچوڑو حضرت بکری منگواکے اسکا پاؤن پکڑے اور اللہ کا نام لیکے اسکے کاس کو ہاتھ لگائے اور ایک برا برتن منگواکے بہت سا دودھ نچوڑے اور تمام خیمے والون کو پلائے بعد اپنے ہمراہیون کو پلائے سب کے بعد آپ پئے پھر دوسرے بار نچوڑے تو خیمے کے تمام باسن بہردئے اور وہان سے روانہ ہوئے بعد ام معبد کا شوہر ابو معبد اپنے دُبلے بکریون کو ہکالتا ہوا آیا اور باسنون مین دودھ بھرا ہوا دیکھہ کے بہت متعجب ہوا اور کہا یہ دودھ کہان سے آیا گھر مین کوی دودھ والی بکری تو نہین ام معبد کہی ایک شخص مبارک قدم کا آیا اور اُسکا چہرا ایسا اور اسکے شمایل ایسے تہے سو انہنے اس بکری سے دودھ نچوڑا ابو معبد کہا یہہ قریش کا صاحب ہی جو اسکو دہونڈہتے ہین اگر مین ہوتا تو اسکے تابع ہوتا کہتے ہین کہ پہر ام معبد اور اُسکا شوہر دونون مدینے کو ہجرت کئے اور اسلام سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹھارہ برس دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جو برا قحط ہوا تہا اور اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہین سو صبح شام اس بکری کا دودھ نچوڑ کر پیا کرتے تھے روایت ہی اسما رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بعد کتنے روز تک کچھہ کیفیت معلوم نہوی بعد ایک روز ہاتف سے آواز آیا شعر جزی اللہ ربُّ النّاسِ خیرَ جزائِہٖ ٭ رفیقَین حلا خیمَتَی اُمِّ مَعبَدِ ٭ یعنے جزا دیوے اللہ

پروردگار لوگون کا اپنی نیک جزا دونون رفیق کو جو اُترے خیمے مین ام معبد کے ھُمَا نَزَلَا
بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا ٭ فَافْلَحَ مَنْ اَمْسٰی رَفِیْقَ مُحَمَّدٍ ٭ وے دونون اترے جو بی کے ساتھ
پھر روانہ ہوے سو مراد کو پہنچا جو ہوا رفیق محمد کا فَیَالَ قُصَیٍّ مَا زَوَی اللّٰہُ عَنْکُمْ ٭
بِہٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازٰی وَسُؤْدَدٍ ٭ پھر ای قصی کی اولاد کیا دور کیا اللہ نے سبب اسکے
نکلنے کے تمھارے سے وے کام اور سرداریاں جو بدل نہین رکھتے تھے لِیَھْنِ بَنِیْ
کَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِھِمْ ٭ وَمَقْعَدُھَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَرْصَدٍ ٭ سو مبارکباد دیا جاوے
بنی کعب کو رہنے سے اپنی قوم کے جوان عورت کے اور اسکے بیٹھنے سے مومنون کے تاک مین
سَلُوْا اُخْتَکُمْ عَنْ شَاتِھَا وَاِنَائِھَا ٭ فَاِنَّکُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاۃَ تَشْھَدٖ ٭
یعنے پوچھو تمھارے بہن سے اُسکی بکری اور برتن کے حال سے پھر تبتک اگر تم پوچھو گے
بکری سے تو گواہی دیگی دَعَاھَا بِشَاۃٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ ٭ لَہٗ بِصَرِیْحٍ ضَرَّۃُ الشَّاۃِ
مُزْبِدٖ ٭ منگوایا اس سے بانجھ بکری سو دوے کاس بکری کے پچھل دودھ کف بھرا ہوا
فَغَادَرَھَا رَھْنًا لَدَیْھَا بِحَالِبٍ ٭ یُرَدِّدُھَا فِیْ مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدٖ ٭
یعنے پھر چھوڑ دے اُس بکری کو اُسی کے پاس اُسی حال سے جو آنے جانے والے کے لیے دودھ
نچوڑتے رہے بی بی اسما کہے یہہ آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے طرف روانہ ہوے اور کفار قریش اشتہار دئے کہ جو کوی محمد کو اسیر کر کر لے آوے
یا اسکو قتل کرے تو اسکو سو اونٹ دینگے سو سراقہ بن مالک بن جعشم اپنی قوم بنی مدلج مین
بیٹھا تہا کہ ایک شخص آکے کہا مین دریا کے ساحل پر چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہی کہ
وہ محمد ہی تہا سراقہ کہتا ہی کہ مین دل مین سمجھا کہ وہ محمد ہی ہے مگر یہہ بات لوگون کو معلوم
ہو تو بہت سے لوگ اسکو لے آنے جاوینگے سمجھ اونٹون کی لالچ سے اُس شخص کو کہہ دیا

کہ وہ محمد نہین بلکہ وے فلان فلان تھے جو ہمارے روبرو سے گئے پھر سراقہ مجلس مین تھوڑا بیٹھکے اُٹھا اور گھر مین جاکے باندی کو کہا میرا گھوڑا لیجاکے فلانی ٹیک کے تلے کھڑا کر اور آپ نیزہ لیکے گھر کے اوپر سے اُترکر نیزہ دبایا ہوا ٹیک پاس جا گھوڑے پر چڑھ دوڑاتا ہوا نکلا اور راہ مین حضرت کو ملا یا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کے نہین دیکھتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر پھر پھر کے دیکھہ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھہ کے عرض کئے یارسول اللہ ہمکو پکڑنے لوگ آچکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ڈرمت اللہ ہمارے ساتھہ ہے جب بہت ہی قریب پہنچا یہانتک کہ اُسکے اور حضرت کے درمیان دو تین نیزونکا فاصلہ رہا حضرت دعا کئے اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ یعنے یا اللہ تو ہمکو اس سے کفایت ہو جیسا تو چاہتا ہی تو گھوڑے کے سامنے کے دونوں پاؤن زمین مین دھسگئے اور اُسنے گھوڑے پر سے گرگیا پھر اُسکے گھوڑے کو ڈانٹ کے نکالا پھر سوار ہوکے حضرت کا قصد کیا گھوڑے کے چارو پاؤن زمین مین دھسگئے سراقہ فریاد کیا اور حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا مین سمجھا ہون کہ تمہاری دعا سے یہہ ہوا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توقف فرمائے اور سراقہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا سراقہ کہتا ہی تب مین دل مین سمجھا کہ عنقریب حضرت کا امر ظاہر ہوگا اور عرض کیا آپ کو جو لاوے سو اسکو سو اونٹ دینا کرکر قریش مقرر کئے ہین اور قریش جو جو تجویز کئے تھے سو بیان کیا اور اپنے پاس کا توشہ اسباب لیو کرکر باعث ہوا حضرت فرمائے کچھہ درکار نہین مگر یہہ ہماری خبر کسی سے مت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ لکھہ دیو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے تو اُدھوری پرامن نامہ لکھہ کے عنایت کئے اور وہان سے روانہ ہوے سراقہ صبح کو جاتے وقت حضرت کے مخالفون سے تھا سو تین پہر کو پھر کے

آنے وقت دوستون مین ہوگیا اور راہ مین جسکو ملا تو اُس سے کہتا تہا مین محمد کو ڈہونڈہ
چکا اور اب تم جانا کچہہ احتیاج نہین اور جانیوالون کو پہر الیجاتا تہا اسی قصے مین سراقہ
ابوجہل سے جسکی کنیت ابوالحکم تہی مخاطب ہوکے کہتا ہی شعر اَبَا حَکَمٍ وَاللّٰہِ لَوْ
کُنْتَ شَاہِدًا ؛ لِاَمْرِ جَوَادِی اِذْ تَسِیْخُ قَوَائِمُہٗ ؛ یعنے ای اباحکم اللہ کی
سوگند اگر تو دیکہتا ہوتا حال میرے گہوڑے کا جب دہسگئے زمین مین اسکے پاون عَلِمْتَ وَلَمْ
تَشْکُکْ بِاَنَّ مُحَمَّدًا ؛ رَسُوْلٌ بِبُرْہَانٍ فَمَنْ ذَا یُقَاوِمُہٗ ؛ تو جانتا اور شک نکرتا
کہ مقرر محمد رسول ہی دلیل کے ساتہہ سو کون اسکا مقابلہ کرے اور سراقہ مکہ فتح ہونے بعد
اپنی قوم کو ہمراہ لے آکے مسلمان ہوے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے
نکلے سو خبر مدینے والون کو معلوم ہوی تو ہر روز مسلمانان صبحکو نکل کے حرہ کر کر ایک مقام ہی
سو وہان منتظر کہڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوے بعد اپنے گہرون کو پہرتے ایک روز بہت
دیر تک انتظار کر کر پہرے تب ایک یہودی اپنے کچہہ کام کے واسطے ٹیلے پر سوار ہوا تہا
سو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین بے اختیار ہوکے پکار
اٹہا ای بنی قیلہ تم جسکی انتظار کرتے تہے سو آتا ہی یہہ سنکے بنی قیلہ یعنے اوس و خزرج
ہتہیار لئے ہوے حضرت کی خدمت مین پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوے اور حضرت
قبا مین بنی عمرو بن عوف پاس کلثوم بن الہدم کے گہر مین اُترے اور مدینے گئے تب سے
بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کر کر خوشی کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے مین دوشنبے کے روز ربیع الاول کی بارہوین کو داخل ہوئے ؛

فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے وفات تک کا بیان

ہجرت کی معنی لغت مین وطن چہوڑنا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چہوڑ کے

مدینے کو تشریف لیگئے سو اسکو ہجرت کہتے ہین بعضے کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکہنا ربیع الاول کے مہینے سے شروع کئے لیکن مشہور یہہ ہی کہ عمر
رضی اللہ عنہ کے خلافت مین سنہ مقرر ہوا اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوی کر کر سنہ
کو ہجرت سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے مہینے مین ہوی پر عرب محرم کو شروع
سال لیتے تہے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بہی تدہی سے تہا اس لئے سال ہجری محرم سے
مقرر کئے پہلا سال ہجری اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین مسجد
بنائے اور جماعت سے علانیہ نماز پڑہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نکلے
بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام امانتان وغیرہ ادا کر ہجرت کئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبا مین اترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین چودہ روز رہکے پھر جمعہ کے روز دن چڑہے بعد وہان سے
نکلے اور راہ مین رانوا کر کر ایک مقام تہا اور اسمین بنی سالم بن عوف رہتے تہے سو
وہان نماز جمعہ پڑہکے پہر سوار ہوے اور مدینے طرف روانہ ہوے پھر انصار کے ہر ہر قبیلے والے
اپنے گہر ومین اترنیکی خواہش کرنے لگے حضرت فرمائے اپنی اونٹنی خدا کیطرف سے مامور ہوی ہے
اسکی راہ پر چہوڑ دیو جہان بیٹھیگی وہی مقام ہی اور حضرت بہی اسکی مہار چہوڑ دئے اور چلنے واسطے
حرکت بہی نہین دیتے تہے وہ اونٹنی سیدہے بائین طرف دیکھہ رہی تہی آخر مالک بن نجار کے گہرون
کے مقابل اگے مسجد کے دروازے پر بیٹھہ گئی اسوقت وہان مسجد نتھی ایک مربد یعنے خرما جمع کرنیکا موضع
تہا ملک سے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام رافع کے فرزندون کے پہر اونٹنی اس مقام سے اٹہکے تہوڑے
دور تک جا جہان اول بیٹھی تہی تہان آکے بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر رکہکے آواز کئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہی مقام ہی اور اسپر سے اترپڑے وہان ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا

گہر بہت قریب تہا حضرت اپنا اسباب انکے گہر مین بہیجکے آپ بہی انہی کے یہان رہے ابوایوب چاہتے
کہ حضرت بالاخانے پر تشریف رکہے لیکن حضرت نیچے کے درجے مین اُترے بعد ایک روز کے ابوایوب
بہت باعث ہوکے عرض کیے آپ بالاخانے پر تشریف رکہنا کیونکہ آپ پر ملایکہ اور وحی اُترتی ہے اور
مجہے اوپر رہنے سے نیند خوش نہین آتی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تشریف فرمائے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس مربد کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیسون سے دس دینار دیکے خرید فرمائے
وہان خرمیکے چند درخت اور مشرکون کے قبور تہے اور جابجا گڑہے بہی سو قبرون کو کہود پہکوا دئے اور
زمین ہموار کرکے خشت تیار کئے اور سارے اصحاب اُسکے بنا کرنے مین کام کرتے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہی خشت سبکے ساتہ اوٹہاتے تہے دیوار تیار ہوی بعد خرمیکے درختون کو
کاٹ کے ستون کئے اور شاخ اور پتون سے چہت بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کئے مسجد کا
پایہ تین گز کا اور بلندی ساتہ گز کی تہی اور مسجد کے بازو سے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کیواسطے
ایک گہر اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک گہر تیار کئے اور مسجد مین مسکینون کو رہنے
ایک صفہ بنائے وہان کے رہنے والون کو اہل صفہ کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے مین تشریف لائے بعد اپنے لوگون کو لے آنے اپنے متبنی زید بن حارثہ کو اور اپنے غلام ابو
رافع کو مکے کیتئن روانہ کئے سو وے جاکے حضرت کے دونو صاحبزادیان فاطمہ زہرا اور ام کلثوم
اور حضرت کا محل بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی اور زید کے فرزند اسامہ کو اور ام ایمن کو لے آئے اور عبد اللہ
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنے لوگون کو بہی انہون کے ساتہ ہی لے آئے پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے گہر سے نکل کے اپنے دولتخانہ مین تشریف لیگئے ابی ایوب کے گہر مین جملہ
سات مہینے رہے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال یہود سے عہد و پیمان لئے
کہ مسلمانون کے ساتہ آشنائی دوستی رکہنا اور مخالفون سے ساخت نہ کرنا اور یوسف علیہ السلام کے

اولاد سے عبداللہ بن سلام کر کر ایک یہودی حضرت سے ملاقات کر کے چند چیزونکا سوال
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دئے تو وہ سنکر ایمان لائے اور کہی یا رسول اللہ
یہود بڑی جھوٹی قوم ہی مین ایمان لایا سو یہین تو چھوتہہ کہینگے آپ میرا اسلام ظاہر ہونیکے پیش از
اُنسے پوچھا کہ مین کیسا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بلوا کے وعظ و نصیحت کئے
اور اسلام لاو کر کر ارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہین جانتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے
عبداللہ بن سلام تمہارے مین کیسا ہی کہے بڑا عالم ہی اور بڑے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور پیشوا
کا بیٹا حضرت فرمائے اگر عبداللہ بن سلام ایمان لاوے تو تم بہی ایمان لاوگے کہے خدا کی پناہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار فرمائے تو ایسا ہی جواب دئے پہر عبداللہ بن سلام کو جو چھپے
بیٹھے تہے بلوائے عبداللہ بن سلام آکے کلمہ شہادتین پڑھے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو
محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے ڈرو اور محمد پر ایمان لاؤ یہود کہنے لگے عبداللہ بن سلام ہمارے
مین بڑا جاہل ہی اور بڑے جاہل کا بیٹا اور ہمارے مین بڑا خراب آدمی ہی خراب آدمی کا بیٹا
اور اُسی سال نماز کے واسطے اذان دینا مقرر پایا حقیقت اسکی یہہ ہی کہ پہلے لوگ نماز کو شمار سے
آتے تہے تو لوگون کو وقت معلوم نہونے کے باعث وقت پر پہنچتے نہ تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صحابہ سے پوچہے وقت معلوم ہونے کیا کرنا بعضے کہے نصاریٰ کے سر کیا ناقوس
بجانا بعضے بولے نرسنگا پہونکنا یہود کے مانند بعضے کہے آتش روشن کرنا لیکن ان سبہون مین
کفار سے مشابہت ہوتی ہی کر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی
جنکا نام عبداللہ بن زید بن ثعلبہ خواب مین دیکہے کہ ایک شخص ناقوس لیجاتا ہی اسکو کہے یہہ ناقوس
مجھے بیچہ اُننے پوچھا تو اسکو لیکے کیا کریگا کہے نماز کیوقت اسکو ہم بجایا کرینگے وہ کہا نماز کیواسطے
اس سے بہتر ایک چیز تجھے سکھاتا ہون اور اذان کہایا اور اقامت بہی سکھایا عبداللہ خواب سے

ہوشیار ہو کے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور یہہ خواب بیان
کئے حضرت فرمائے یہہ خواب حق ہی اور بلال کا آواز بہت بلند ہی تم بلال کے ساتھہ کہڑے ہو کے
اسکو ان الفاظ کی تلقین کرو تو بلال اذان دے اور اسی سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام
سے مشرف ہوے حقیقت انکی یہہ ہی کہ انکی عمر دو سو پچاس کی ہوی تہی اور اپنے ملک سے دین کی
تلاش مین نکلے تھے اور نصاری کے علما پاس نصرانی دین قبول کئے تہے تو انکی زبانی معلوم کئے
تہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہی اور مولد حضرت کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہی سو
دریافت مین نکلے تھے بعضے حرامیان انکو پکڑ کے مدینے کے یہود پاس بیچے تو مدینے مین رہتے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو سلمان حضرت پاس آئے اور ایک طبق
مین خرما ڈالکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی بولے صدقہ ہی حضرت فرمائے
اٹھالے کہ ہم صدقہ نہین کہاتے سلمان اسکو لیگئے اور دوسرے روز پھر طبق مین خرما لاکے حضرت
کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی سلمان کہے یہہ ہدیہ ہی آپکے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اسکو کھأو اور سلمان حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت
تھا سو دیکھکے اسلام لائے حضرت انکو یہود پاس سے مول لیکر آزاد کئے اور اسی سال
ربیع الآخر کی بارہوین کو سشنبے کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوی
اور اسی سال رجب کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار مین بہائی
بنے کی دوستی لگائے سو مہاجرین کے پینتالیس آدمی تہے اور انصار کے پینتالیس آدمی تہے یہہ لوگ
باہمدیگر بہائیون کے سا الفت و دوستی رکہا کرتے تہے اور اسوقت میراث وارثون کو بانٹنے کا
حکم نہین ہوا تہا سو اسی دوستی سے مرے پر وارث ہوتے تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے بعد وہان کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر ہی رہ گئے

اور چند شخص ظاہر مین ایمان لاکے باطن مین منافق بن یہود کے ساتھہ ملکے مسلمانون کی ایذا کے
درپے ہوے اور یہود کو یقین تھا کہ محمد اللہ کا رسول ہی پر بدبختی سے ایمان نہ لائے چنانچہ
حیی اور یاسر فرزندان اخطب یہودی کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے اپنے گھرون کو گئے اور نہایت متفکر و مغموم بیٹھے یاسر نے حیی کو پوچھا
کہ یہہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہی کہ جسکی تعریف ہم توریت مین دیکھے ہین حیی بولا اللہ کی قسم
وہی ہی پوچھا کیا تجھکو یقین ہے بولا واللہ وہی ہی پوچھا اب تیرے دلمین کیا ارادہ ہی
بولا جب تک کہ مین زندہ رہون اُنکی عداوت مین قصور نکرون اور اسی سال کفار سے
جہاد کرنیکا حکم ہوا پھر رمضان کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس آدمیکا سردار کر کر اور سفید نشان دیکر قریش کے ایک قافلہ کو غارت
کرنے کہ جس مین تین سو آدمی تھے اور انکا سردار ابو جہل تہا روانہ کئے پھر صحابہ دریا کے کنارے
انسے مقابل ہو جنگ کے تیئے مین تھے کہ مجدی بن عمرو جہنی دونون جماعتون کے درمیان آکے
جنگ نہ ہونے دیا تو صحابہ جنگ ترک کرکے مدینے کو آگئے اور شوال کے مہینے مین عبیدہ بن حارث
کے ہمراہ سات آدمی کرکے اور مسطح بن اثاثہ کے ہاتھہ مین سفید نشان دیکر رابغ کے طرف کفار کے
دو سو آدمی کے قافلے کو غارت کرنے کہ جسکا سردار ابو سفیان تہا روانہ کئے لیکن قافلہ بڑھگیا
اور جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور اسی شوال مین بی بی عائشہ کا زفاف ہوا انکی عمر اسوقت نون برس
کی تھی بی بی عائشہ کہتے ہین کہ مکے سے آئے بعد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبیب بن یساف کے
گھر مین جو سنح مین تھا رہتے تھے اتفاقاً مین تپ زدہ ہو کے اچھی ہوی بعد میرے سر کے بال جھڑ
جاکے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور مین ایکروز جھولا باندھکے لڑکیون کے ساتھہ جھولتی تھی
میری والدہ آکے جلد مجھے کنگی کئے اور انگ نکالے اور منہہ دھو نے اور جلد گھر کو لیگئے اور دروازے

پر جا کے تہوڑا توقف کئے تو چلنے سے دم جو آتا تہا سو تسکین پایا پہر گہر مین لیگئے دیکہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور انصار کے مردان عورتان جمیع ہین والدہ مجہے لیجا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بٹہائے اور لوگ مبارکباد دینے لگے پہر لوگ نکل گئے اور حضرت میرے سے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہان سے ایک قدح دودہ کا آیا تہا سو اسکو ولیمہ یعنے شادی کا کہانا کئے اور ذی قعدہ کے مہینے مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ بیس آدمی کر کر اور سفید نشان مقداد بن عمر کے ہاتہہ مین دیکر خرار مین روانہ کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کرین سو پانچوین روز وہان پہنچے پر کفار انہون کے اینکے قبل وہان سے جا چکے تہے **دوسرا سال ہجری** اس سال محرم مین بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہوا اور صفر کے مہینے مین وَدّان کا غزوہ ہوا اور اسکو اَبوا بہی کہتے ہین یہہ پہلا غزوہ ہی جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لیگئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتہہ مین دیکر اور مدینے مین سعد بن عبادہ کو نایب کر کر ساٹہ آدمی کے سات نکلے مگر اتفاق جنگ کا نہ ہوا اور بنی ضمرہ صلح کئے اس شرط سے کہ حضرت سے جنگ نکرینگے اور مخالفون کی اعانت مین نہ رہینگے پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پندرہوین روز مدینے کو تشریف لائے **اور** ربیع الاول مین بُواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہی رضوی کے جانب مین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین سایب بن عثمان کو نایب کر کر دو سو آدمی سے قریش کے قافلے کو جسکا سردار اُمیّہ بن خلف تہا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا **اور** جمادی الاولی مین عُشیرہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اَبو سلمہ بن عبد الاسد کو نایب کر کر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین نشان دیکر دیڑہ سو آدمی سے اور ایک قول ہے دو سو آدمی کے ساتہہ روانہ ہوئے تا قریش کے قافلے کے آڑ وا ہووین لیکن پیش از پہنچنے کے قریش کا قافلہ شام طرف روانہ ہوا

اور اسی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشاء اللہ عنقریب اسکا بیان آئیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان بنی مدلج سے صلح کئے اور مدینے کو تشریف لائے اور دس دن وہان نہین رہے کہ کرز بن جابر فہری مدینے کے اونٹون کو لوٹ لیگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو مدینے مین نایب کر کر اور علی مرتضیٰ کے ہاتہہ مین نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر دستیاب نہوا پہر کے مدینے کو آئے اور جمادی الاخری مین قبلہ کعبے طرف مقرر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین تشریف رکھتے تہے کعبے کی ایسی جہت مین کہڑے ہوتے کہ مواجہہ بیت المقدس اور کعبے کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت نہ بن سکی بیت المقدس طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبے کیطرف ہونا کر کر بہت آرزو کرتے اور وحی نازل ہونے آسمان طرف اکثر دیکہتے سو مدینے کو آئے بعد سولہوین مہینے مین یہہ آیت نازل ہوی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ یعنے ہم دیکہتے ہین پہر پہر جانا تیرا منہہ آسمان مین سو البتہ پہیر یگے تجکو جس قبلے کے طرف تو راضی ہے اب پہیر منہہ اپنا مسجد الحرام طرف اور جس جگہہ تم ہوا کرو پہیرو منہہ اُسیکے طرف اور یہہ آیت نازل ہوی سو روز سے نماز مین منہہ کعبے کیطرف کرنا مقرر ہوا اور رجب کے مہینے مین عبد اللہ بن جحش کو آٹھ آدمی کے ساتھ روانہ کئے اور خط لکہہ دئے اور فرمائے کہ یہان سے دو منزل جا کے اس خط کو کہول اور اس مین جدہر جانا لکھا ہے ادہر جا اگر لوگ جانے راضی نہوین تو جبر نکر عبد اللہ بن جحش بموجب حکم کے دو منزل جا کے اُس خط کو کہولے تو اسمین یہہ لکھا تہا کہ موضع نخلہ جو مکے اور طایف کے درمیان ہے سو اسمین قریش کے قافلے کے منتظر رہو اور انکی کیفیت ہمکو اطلاع کرو

خط کا مضمون دیکھکے سب راضی سے چلے جب نجران کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کے سواریمین ایک اونٹ تھا سو گم ہو گیا تو سردار سے رخصت لیکے اونٹ کی تلاش مین رہے دوسرے لوگ رجب کی اٹھائیسوین کو اس مقام پر پہنچے تو وہان قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمانان باہکدیگر مشورت کئے کہ اگر ہم اُنسے جنگ کرین تو شہر حرام کی حرمت تو تتی ہی اگر جنگ نکرین تو قافلہ ہاتھہ سے جاتا رہتا ہی آخر واقد بن عبداللہ تیر چلائے تو قافلے کا بڑا عمرو بن الحضرمی کو جا لگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان اسیر ہوئے اور باقی کفار بہاگ گئے مسلمانان قافلے کا اسباب لے لئے اوسوقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہین آیا تہا پر عبداللہ بن جحش اپنی رائے سے غنیمت کا خمس یعنے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے رکہکے باقی غنیمت اپنے ساتہہ کے لوگون کو تقسیم کئے جب مدینے کو پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنپر ملامت کئے اور فرمائے مین تمکو جنگ کا حکم نہین دیا تہا اور خمس کو اور قیدیون کو قبول نہین کئے اور دوسرے مسلمانان بہی اُنپر طعن و ملامت کرنے لگے اور سریہ والون پر اس حرکت سے بہت ملال ہوا اور اندیشہ مند ہوے کہ اللہ تعالی اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہی اور قریش بہی طعن شروع کئے کہ محمد اور اسکے لوگ حرام مہینے مین خون ریزی کئے اور مال لوٹے اور لوگون کو اسیر کئے مکے کے مسلمانان جواب دینے لگے کہ وہ حرام مہینے مین نہ کئے بلکہ وہ شعبان کا مہینا تہا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنے تجہے پوچہتے ہین حرام کے مہینے کو اس مین لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اسمین بڑا گناہ ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اسکو نہ ماننا اور مسجد الحرام سے روکنا اور نکال دینا اسکے لوگون کو وہان سے اس سے زیادہ گناہ ہی اللہ کے

یہان اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ مسلمانون کو اس آیت کے نازل ہونے سے
خوشی ہوئی اور غنیمت اور قیدیون کو قبول کیے پھر قریش اپنے قیدیون کو چہڑانا چاہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے یہان کے دو شخص ہنوز نہین آئے ہین وے آئے تک ہم
ان قیدیون کو نچھوڑینگے اگر تم انکو قتل کروگے ہم بہی انکے بدلے انکو قتل کرینگے بعد سعد اور عتبہ
خیریت سے آئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونون اسیرون کو چہوڑ دئے ایک
قیدی حکم بن کیسان اسلام لاکے حضرت کی خدمت مین رہا اور بیر معونہ کے جنگ مین شہید
ہوا دوسرا قیدی عثمان بن عبد اللہ مکے کو جاکے کفر پر موا اور شعبان مین حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ رکہنا تم پر فرض ہوا پہی
سب رمضان کا چاند دیکہہ کے روزہ رہے اور رمضان کی سترہوین کو جمعہ کے روز بدر کا جنگ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خبر پہنچی کہ ابو سفیان شام کے ملک کو تجارت کے لئے گیا تہا سو آتا ہی اور اسکے ساتھہ قریش کا مال و متاع
بہت ہی قافلے کے ستر آدمی ہین اور اسباب کے ہزار اونٹ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے اس
قافلے کا قصد کرین تو شاید اللہ تعالی تمکو غنیمت دیگا اور مدینے مین ابو لبابہ انصاری کو نایب کرکر اور
مہاجرین کا نشان علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہاتہہ مین اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو
دیکے جنڈا اون پر قیس بن صعصعہ مازنی کو اور برنغار پر زبیر کو اور جونغار پر مقداد کو مقرر فرماکر
رمضان کی بارھوین کو شنبے کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے مین تہوڑے لوگ رہنے
سے جنگ کی نوبت نہوگی سمجہہ کر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کئے اور ہمراہ حضرت کے ستر اونٹ
اور تین گہوڑے تہے مدینے سے ایک میل پر آکے ابی عتبہ کے کنوے پاس لشکر کی موجودات لئے تو
تین سو تیرہ آدمی تھے اور تہوڑے لوگون کو کم عمر ہونیکے باعث پھیر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنگ کی تیاری کرتے ہین سو سنکر ابو سفیان بہت ہراسان ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری
کو اجرت دیکے مکے کو روانہ کیا تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمہارے قافلے کا متعرض ہونیوالا ہے

تم ہماری جلد کمک کرو اور حضرت بدر کو پہنچنے کے آگے ابو سفیان جا چکا اور ضمضم مکے کو پہنچکے
اونٹ کے کان کاٹا اور اسکی پالان پہرایا اور اپنی قمیص پہاڑ کے پکارا کہ ای قریش تمہارا اسباب
جو ابو سفیان کے ساتہہ تہا سو اسکو محمد غارت کرنیوالا تہا شاید ابتک غارت کرچکا ہوگا تم جلد
اپنے قافلے کی کمک کرو تو قریش جنگ کا ساز و سامان مہیا کرکے جلدی سے روانہ ہوئے جسکو
طاقت نہ تہی سو اپنے عوض کسیکو مزدوری دیکے بہجوایا اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو
نکلے مگر ابولہب اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرۃ کو جو ابولہب کے چار ہزار درم دینا تہا سو
معاف کرکر روانہ کیا جملہ نو سو پچاس آدمی تہے سو انمین ایک سو سوار گہوڑوں کے اور سات
سو اونٹ کے اور امیہ بن خلف جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ ہم اسکو قتل کرینگے تب امیہ کہا تہا کہ محمد جہوٹہہ بات نہیں کہتا ہے
سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلنے ابا کیا ابو جہل کہا تو اس بیابان کا سردار ہی تو نہ آوے
تو اکثر لوگ رہجاوینگے اگر مرضی نہ آئے پر ہو تو ایک دو منزل آکے الٹ جا آخر اسکا اصرار دیکہہ کے
عقبہ بن ابی معیط عود سوز مین آتش اور عود دال کے امیہ کے روبرو جو مسجد الحرام مین اپنی قوم پاس
بیٹھا تہا لا رکہا اور کہا ای ابا علی تو عورت ہی بخور لینا بیٹھ امیہ عقبہ کو گالیان دیکے جنگ کو
نکلا امیہ کی عورت اسکو نکلتا دیکہہ کے کہی کیا تو سعد بولا سو بات بہول گیا تو امیہ کہا مین ایک دو
منزل جا کے الٹ آتا ہون اور ہر منزل مین پہرنیکا ارادہ کرتا تو اسکو بہوند بہانہ کے دوسری منزل
لیجاتے غرض اسکو کشان کشان لیگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روحا کو پہنچے خبر آئی
کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک واسطے نکلے ہین حضرت صحابہ سے مشورت کئے کہ ہم قریش کے قافلے
کے متعرض ہوویں یا کمک آنیوالوں کا مقابلہ کرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھکہڑا ہو حضرت
کو خوش آنیوالی بات عرض کئے پہر عمر رضی اللہ عنہ بہی ویسی ہی کہے پہر مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

انہوں نے عرض کئے یارسول اللہ آپکو اللہ تعالی کو جدہر جانیکا امر کیا ہی ادہر چلیا ہم آپ کے ہمراہ ہین
واللہ ہم موسی کی قوم کے سریکا نہ کہینگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا
قَاعِدُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب یہہ دونوں لڑو ہم یہان بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین ۔
اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب یہہ
دونوں لڑو ہم بہی تمہارے ساتہہ ہوکے لڑتے ہین یارسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت
کو جسے بَرْكُ الْغِمَاد کہتے ہین چلے تو ہم ہمراہ ہین حضرت انکے حق مین دعا دیکے پہر فرمائے
ای لوگو تم کیا مشورت دیتے ہو اس فرمانے سے حضرت کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تہا
کیونکہ بیعت کے وقت کفار سے جنگ کرنیکا عہد نہ ہوا تہا بلکہ یہہ تہا کہ مدینے کو آئے بعد اپنی
زن و فرزند کو جیسا محافظت کرتے ہین ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا پہر سعد بن معاذ انصار
کے سردار عرض کئے یارسول اللہ شاید آپ ہماری مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے
اور رسالت کی تصدیق کئے اور جو جو لائے سو اسکو حق جانے اور آپکی اطاعت کرنے پر عہد کئے
جدہر ارادہ ہی ادہر چلیا ہم آپ کے ہمراہ ہین قسم ہی اسکی جو آپکو رسول برحق کیا اگر آپ دریا مین
کودے تو ہم بہی کودینگے ہمارے سے کوئی شخص پیچہا نہ ہوگا دشمن سے مقابلہ کرنے مین ہمکو
کچہہ اندیشہ نہین جنگ مین ہم بڑے صابر ہین اور مقابلے مین مردانہ اللہ تعالی کی برکت پر روانہ
ہونا ہمکو امید ہی کہ اللہ تعالی ہمسے ایسا دکہاویگا جو آپ کی آنکہہ ٹہنڈی ہو حضرت یہہ سنکے خوش
ہوے اور فرمائے قریش کی دونو جماعتوں سے ایک کا وعدہ مجہہ سے اللہ تعالی کرچکا ہی واللہ
انکے مردے پڑنے کی جگہہ مین دیکہہ رہا ہون پہر وہان سے کوچ کرکر نکلے اور بدر جو ایک قریہ
مدینے سے چار منزل پر تہا وہان پہنچے تو قریش بہی وہان تک آچلے تہے جب قریش مکے سے
نکلے تہے پہلی منزل مین ابوجہل لوگون کے واسطے دس اونٹ نحر کیا دوسرے روز عسفان مین صفوان

بن اُمیہ نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز قدید مین سہیل بن عمرو دس اونٹ نحر کیا قدید سے
ایکطرف دریائی راستہ چلے سو راہ بہول کے ایک روز مقام کئے تو اس روز شیبہ بن ربیعہ
نون اونٹ کاٹا پہر پانچوین روز جحفے کو پہنچے تو عتبہ بن ربیعہ دس اونٹ نحر کیا چہٹوین
روز ابوا کو پہنچے تو مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا ساتوین منزل مین عباس دس اونٹ نحر کئے
آٹھوین منزل مین حارث بن عامر بن نوفل نون اونٹ نحر کیا نوین روز بدر کو پہنچے تو ابو البختری
دس اونٹ نحر کیا اور دوسرے روز مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع ہوا تو
ساتہہ کے توشے کہائی اور ابو سفیان بدر کے قریب پہنچکے راہ چہوڑ ساحل کی راہ لے
قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ بچہہ گیا ہی تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تہے
اب اُلٹ جائے ابو جہل کہا ہم بدر کو پہنچہ کے تین روز وہان رہینگے اور اونٹان نحر کرینگے
اور شراب پی گا بجا وہان سے نکلینگے تا تمام عرب کے قبیلون پر ہماری ہیبت پڑے بنی زہرہ
کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے تہے اب وہان جانا صرف اوقات ضایع کرنا ہی اور
تمام بنی زہرہ اُلٹ گئے اور ابی طالب کے فرزند طالب اور دوسرے مین قضیہ ہو گیا تو
قریش کہے واللہ بنی ہاشم تم اگرچہ ہمارے ساتہہ ہین پر دل تمہارا محمد کے ساتہہ ہی طالب خفا
ہو زہریون کے ساتہہ مکے کو الٹ گیا اور قریش بدر مین پرے کے ناکے پر ریگ تو دے
او رنالے کے نیچے اُترے اور مسلمانان ورے کے ناکے پر جو ریتی کی زمین تہی اترے تو
آدمی اور جانور کے پاون زمین مین دہستے تہے اور کفار سبقت کر کے بدر مین ایک کنوا تہا
سو اسکو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانون کو پانی نتہا سو شیطان بعضون کے دلون مین یہہ
وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے ساتہہ رسول اللہ ہین دیکہو مشرکان
پانی پر غالب آگئے اور ہم پیاسے اور محدث اور جنب ہین اور ہمارے دشمنان انتظار کر رہے

ہین جب ہم تشنگی سے بیطاقت ہوجاوین توجیسا چاہین ویسا ہم حکم کرین تب اللہ تعالیٰ
مینہہ برسایا نالے مین پانی بہنے لگا مسلمانان پانی پیٔے اور وضو بنائے اور غسل کئے اور جانورون
کو پانی پلائے مشکون کو بھر لئے اور زمین ریگ کی سخت ہوگیٔ دلونسے وسوسہ جاتا رہا اور قریش
اُترے سو زمین پانی پڑھنے سے کیچڑ ہوا پاؤن پہنسے لگے اور حباب بن المنذر رضی اللہ عنہ عرض
کئے یا رسول اللہ اس مقام مین جو اُترے ہین سو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی یا اپنی رائے اور جنگ
کے داؤ گہاؤ سے حضرت فرمائے یہہ امرِ الٰہی نہین مین اپنی رای سے اُترا ہون حباب عرض کئے یا
رسول اللہ یہہ موقع مناسب نہین یہانسے بڑھکے کنوے کے قریب اُترنا اور ایک گڑھا کہود کے
اسکو مینڈ باندھنا تا تمام پانی کنوے کا ہمکو ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت
مناسب تجویز کیا اور وہان سے کوچ کر کر پانی کے قریب اُترے اور گڑھا کہود ے تو سب پانی اُس
مین آیا اور سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکہنے ایک مندوا باندھکے دئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو پہنچے سو روز شام کے وقت علی مرتضیٰ اور زبیر بن العوام اور سعد بن
ابی وقاص اور انکی سوا چند شخص کو کیفیت دریافت کرنے روانہ کئے تو قریش کے دو سقے اَسلم اور
یسار گرفتار ہوے سو انکو حضرت پاس حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین مشغول
تہے صحابہ اُنسے کیفیت دریافت کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہین صحابہ انکی بات راست نہ سمجھ کے
کہنے لگے راست کہو کہ تم ابو سفیان کے سقے ہو وے کہے نہین پہر انکو مارنے لگے تو بولے کہ ہان ہم ابو سفیان
کے سقے ہین پہر پوچہے تم کسکے سقے ہو کہے قریش کے پہر انکو مارنے لگے غرض اُنسے پوچہتے تم کسکے سقے ہو
اگر قریش کے ہین کہے تو انکو مارتے اور ابو سفیان کے ہین کہے تو چہوڑ دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز سے فارغ ہو کے فرمائے کہ وے سچ کہین تو تم انکو مارتے ہو اور جہوٹ کہین تو ہاتھ رکہتے
ہو سچ ہی وے قریش کے سقے ہین اور اُنسے پوچہے قریش کہان ہین بولے اس ٹیکے کے نیچے ہین پوچہے

وہ کتنے لوگ ہین کہے ہمکو شمار معلوم نہین مگر جماعت بری ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ نحر
کرتے ہین کہے ایکروز نون اونٹ ایکروز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سو اور ہزار کے مابین ہین
پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہین کہے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابو البختری بن ہشام اور
حکیم بن حزام اور نوفل بن خویلد اور طعیمہ بن عدی بن نوفل اور حارث بن عامر بن نوفل اور نضر بن حارث
اور زمعہ بن الاسود اور ابو جہل بن ہشام اور امیہ بن خلف اور نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج اور سہیل بن عمرو اور
عمرو بن عبد ود یہہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری
طرف پہینکا ہی اور قریش جمکو نکلے سو دیکہہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ
قریش اپنے غرور و تکبر سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہین اب تو نصرت
دینے کا جو وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کر ادہر قریش عمیر بن وہب جمحی کو مسلمان کسقدر ہین سو
دریافت کرنے بہیجے عمیر گہوڑے پر سوار ہوکے مسلمانون کے لشکر کے گرد پہرا اور قریش کو جا کہا
کہ تین سو آدمی سے کچہہ کم و زاید ہونگے لیکن پہر جا دیکہتا ہون کہ کمین مین بہی کچہہ فوج ہی یا نہین
اور اطراف و نواحی سب دیکہکے جا بولا کہ اسکے سوائے کچہہ فوج نہین لیکن مین دیکہتا ہون کہ
بلا موت کو اٹہائی ہی اور یثرب کے اونٹون پر زہر قاتل سوار ہی اور ان قوم کو انکے تلوارون
کے سوائے کچہہ پناہ و قوت نہین ہی انکا ایک ایک آدمی ہمارا ایک دو شخص کو مارے سوائے نہ مریگا
پہر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا پہل پاؤگے آپ اسکی کچہہ تجویز کیجئے حکیم بن حزام یہہ
سنکے عتبہ بن ربیعہ پاس آکے بولا ای ابو الولید تو قریش کا سردار بزرگ ہی اور جنگ کرنے
سے کچہہ حاصل نہین اگر تو قوم کو جنگ نہ کرنے دیکے پہیر لیجاویگا تو ایک مدت تیرا نام نیکی سے
یاد کرینگے تب عتبہ کہڑے ہوکے خطبہ پڑہا اور بولا ای قریش اس جنگ مین تمکو کیا فایدہ سے
اگر تم محمد کو اور اسکے ساتہہ والون کو مارنے تو اپنے ہی بہائی بند کو مارے اور ایک دوسرکا

منہہ دیکہنا پڑجائیگا کیونکہ کسی کا بہتیجا مارے جائیگا کسیکا بہانجا کسیکی بیٹا کسیکا
قرابتی پس ہم الٹ جانا اور محمد کو چہوڑ دینا تا دوسرے عربون کے ساتہہ مقابلہ ہوجاوے اگر محمد
مارے پڑے تو تمہارا مقصود حاصل اگر غالب آجاوینگے تو اُسکی عزت تم سبہون کی عزت ہی پہر
پہر حکیم نے ابوجہل پاس جا کے اسکو بہی ویسا ہی کہا اور عتبہ کے خطبہ پڑہنے اور نصیحت سے بہی اطلاع
کیا ابوجہل غصے سے بولا محمد کو اور اُسکے لوگون کو دیکہہ کے عتبہ کا پہیپسا پہول گیا ہی یعنے وہ
نامردی لیا ہی اور ہم پہا نہ پہر ینگے جب تک اللہ ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نہ کرے لیکن عتبہ
دیکہا کہ محمد اور اسکے ساتہہ والے اونٹون کو کہاتے ہین اور انکے ساتہہ عتبہ کا بیٹا بہی ہی سو تمکو اس
بات سے ڈراتا ہی اور عامر بن الحضرمی کو کہلا بہیجا کہ عتبہ تیرا حلیف لوگون کو پہیرا جاہتا ہی اور
تجہکو اپنے بہائی عمرو مارے جانیکا بدلہ لینا ضرور ہی تب عامر برہنہ ہوکے پکارا واعمراہ واعمراہ
کفار کو اسکے پکارنے سے حمیت دامنگیر ہوی اور جنگ واسطے مستعد ہو گئے اور عتبہ ابوجہل کا کلام سنکے
غصہ ہوا اور بولا کسکا پہیپسا پہولا ہی سو پیلی چوتڑ والیکو اب معلوم ہوجائیگا ابوجہل کو پیلی چوتڑ والا
اس لیئے بولا اُسکی چوتڑ کوڑ کے باعث سفید تہی سو اُسکو زعفران سے رنگا کرتا تہا غرض عتبہ پہننے
واسطے خود منگوایا اسکا سر بہت بڑا رہنے کے باعث لشکر مین کسیکا خود اُسکے سر برابر نہ ہوا آخر
سر پر بردیمانی لپیٹ کے میدان مین نکلا اُسکے ساتہہ اُسکا بہائی شیبہ اور اُسکا بیٹا ولید بہی نکلے
اور کہنے لگے کون آتا ہی سو آوے پہر مسلمانون کے بہادرونمین سے عوف بن عفرا اور معوذ بن عفرا اور
عبد اللہ بن رواحہ انکے مقابلے مین آئے وے پوچہے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار ہین بولے ہمکو تمہارے
سے مقابلہ نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ
کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگون کو بہیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور
حمزہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یے بزرگان گئے تو انہون پوچہے

تم کون ہو کہے فلانے فلانے بولے ہان برابر کے بہائیان ہین پہر عُبَیدہ عُتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے
اور علی ولید کے مقابلے مین آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کئے اور عبیدہ اور
عتبہ دونون کا ہاتہہ چلا سو دونون زخمی ہو گرے اس مین حمزہ اور علی دوڑ کے عتبہ کا کام
تمام کر ڈالے اور عبیدہ کو اٹھا کے اپنے لشکر مین لالئے پہر دونون لشکر باہم قریب ہوے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرماتے تھے کہ مین حکم کئے تک کفار پر حملہ
مت کرو اگر وے تمسے نزدیک ہون تو تیران مار کے ہٹا دیجو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کافرون کی کثرت دیکہہ کے منڈوے مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے سوائے کوی نتھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہو کے ہاتان اٹھا دعا مانگنے لگے اور فرمائے
یا اللہ اگر یہہ ٹکڑی مسلمانون کی مارے جاوے تو پہر زمین پر تیری عبادت کدھی نہ ہوگی یا اللہ تو اپنا
وعدہ پورا کر اور مجھے رسوا مت کر اور یہان تک دعا مانگنے کہ حضرت کے کاندھے پر سے
چادر گر پڑی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھا کے حضرت کے کاندھون پر ڈالے اور کہے
یا رسول اللہ اب دعا بس کرو یقین ہی کہ اللہ تعالی جو آپ سے وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کریگا
اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچہہ جہپکا لگے بیدار ہوے تو تبسم
کرتے چونکے اور فرمائے ای ابوبکر خوش ہو اللہ کے یہان سے نصرت آئی یہہ دیکھو جبریل آیا ہی
اور اسکے دانتون پر غبار ہی اور اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ
لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ یعنے جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا
تمہارے پکار کو کہ مین مدد بہیجونگا تمہاری ہزار فرشتے لگا تار آنیوالے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منڈوے سے یہہ آیت پڑہتے ہوے نکلے سَیُہْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ
یعنے اب شکست کہاویگا میل اور بہاگینگے پیٹھ دیکر اور جبریل علیہ السلام ہزار فرشتے آدمیون کی

صورت سے ابلق گہوڑون پر سوار سر کو سفید شالان باندھے ہوے لیکے نمود ہوے بعد پھر اللہ تعالی جو کمک بہیجا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور اسرافیل ہزار فرشتے بعد اسکے پہر دو ہزار فرشتے آئے سو کل پانچہہ ہزار فرشتے تہے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے نکلے تو انمین اور بنی بکر مین مخالفت رہنیکے سبب سے قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیچہے سے کہین آجاوے تب ابلیس بنی کنانہ کا سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت لیکے آیا اور بولا مین تمہارے ساتہہ ہون تم بنی بکر و کنانہ سے کچہہ اندیشہ نکرو اور شیطانون کی فوج ہمیت جہنڈا لیا ہوا منزل بمنزل آتا تہا اور جنگ کے روز ایک شخص کا ہاتہہ پکڑ کے کہتا تہا آج تمپر کوئی غالب ہوگا کہ مین تمہارا رفیق ہون جب جبرئیل علیہ السلام کو دیکہا ہاتہہ چہڑا کر اپنی ایڑیون پر الٹے پاون پہرا وہ شخص کہنے لگا سراقہ کہان جاتا ہی بولا مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اللہ کا سخت عذاب ہی اور مسلمانون مین عمر کا مولا مہجع تیر لگ کے شہید ہوے تہے اور حارثہ بن سراقہ حوض مین پانی پیتے ہوے تیر کہا جام شہادت پیے تہے ایسے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے لوگون کو حکم فرمائے کہ اب جنگ شروع کرو اور انکو ترغیب دینے لگے عمیر بن الحمام ہاتہہ مین خرما لیے کہاتے تہے سو پہینک دیکے تلوار کھینچے اور کافرون مین دھس کے انکو مار کے شہید ہوئے اور عوف بن عفرا بھی بہت سے کافرون کو مار کے آخر شہید ہوے اور امیہ بن خلف مین اور عبدالرحمن بن عوف مین بڑی دوستی تہی سو عبدالرحمن چاہتے کہ امیہ کو بچاوے لیکن بلال مکے مین اسکے ہاتہہ سے بہت ایذا پائے تہے سو پکارنے لگے امیہ بن خلف کفر کا سر بچے تو مین نہین بچتا تو مسلمانان تلواران لیکے حملہ کئے اور امیہ کو قتل کئے اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اپنے دونو بازو پر انصار سے دو لڑکے جوان معوذ اور معاذ عفرا کے بیٹے کہڑے تہے سو انمین سے ایک پوچہا ابوجہل کون ہی مین انکو کہتا تو

کسلیئے دریافت کرتا ہی کہا مین سنا ہون کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب
مین بڑی بے ادبی کرتا ہی اگر مین اسکو پاؤن تو اسکے سامنے سے نہ ٹلون جبتک کہ وہ یا مین
نہ مرون اور دوسرا لڑکا بھی ویسا ہی پوچہا تہوڑے وقت کے بعد مین ابوجہل کو دیکھا کہ لوگون
مین پہر رہا ہی تو ان دونون لڑکون کو بتلا دیا کہ ابوجہل یہی ہے تب وے دونو شاہین شکار
پر ٹوٹتے سرکیا اسپر حملہ کیئے اور اسکو گھایل کرکے خاک پر گرا دئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو آکے عرض کیئے ہم ابوجہل کو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ
بن مسعود کو فرمائے کہ ابوجہل کا کیا حال ہے سو دیکہہ آئیو عبد اللہ بن مسعود جاکے دیکھے تو اسکا
جان حلق مین کہیل رہا ہی عبد اللہ بن مسعود جو مکے مین اسکے ہاتہہ بڑی ایذا دیکھے تہے سو
اسکو کہے کیا اللہ تعالی تجہے رسوا نہین کیا بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مار ڈالے اور تو کچہہ
زیادہ نہوا لیکن مجہے بڑا افسوس ہی کہ ان کنبیون کے ہاتہہ سے مین مارا گیا کاش دوسرا
کوی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چہاتی پر چڑھ کے سر کاٹ ڈالے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لا رکہے حضرت اللہ کا شکر کیئے اور فرمائے اس امت کا
فرعون تہا سو موا اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن عفرا کے ہاتہہ پر تلوار کا ایک ہاتہہ
جہاڑا کہ انکا ہاتہہ کٹ کے تسما باقی رہگیا معاذ حضور مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گئے حضرت انکے ہاتہہ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو انکی ہاتہہ اچھا ہوگیا پھر
جنگ مین شریک ہوگئے اور لڑائی مین عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو ایک لکڑی دئے سو وہ تلوار ہوگئی پھر عکاشہ جئے تک اسی تلوار سے جنگ
کرتے تہے اور ملایکہ جو حاضر ہوئے تہے سو انکو آدمیون کے قتل کا ڈھب معلوم نتہا اس لیئے اللہ تعالی
اس آیت سے انکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے

پھر تم مارو انکے گردنون کے اوپر اور کاٹو انکے پور پور پھر فرشتے جسکو مارتے تھے اسکی گردنون پر
اور ساندھون پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو پیش از انکی تلوار لگنے کے
فرشتے کے مارسے اکثر کفار مر کے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا یکایک
آواز آیا اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ یعنے ای حیزوم تو بڑھ پھر ایک کوڑا ماریکا آواز آیا تو وہ کافر گرکے
گر پڑا اور اسکا منہہ اور ناک کوڑے کے مارسے پہٹ جا وہان کا رنگ سیاہ ہوگیا تھا جب جنگ
گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت کنکر اٹھا کے قریش طرف پھینکے اور کہے
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنے منہہ برے ہوا اور صحابہ کو حکم کئے کہ ان پر حملہ کرو تو کفار کو ہزیمت ہوئی
ستر شخص مارے گئے اور ستر شخص بند ہین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید
فرماتے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل مت کرو کیونکہ وے جبر سے آئے ہین سو عباس اور ابی طالب کے فرزند
عقیل اور حارث بن عبد المطلب کے فرزند نوفل بہی بند ہین آئے اور عباس کو ابو الیسر اسیر کئے تھے
لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابو الیسر ایسا دبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اسکو ایک ہاتھہ مین اٹھا
لیتے کہے کیا کرون مین اور وہ ملتے ہی وہ میرے آنکھون مین خندمہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا
اور قیدیون کو باندھ کے لاتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کئے تو عباس کو بہت جکڑ کے باندھے
تھے سو شبکو انکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنے حضرت کو نیند نہ آئی اور
انصار یہہ سنکے انکو کہولدئے پھر فتح کے بعد حضرت حکم کئے کہ کافرون کے مردون کو بدر کے
کنوے مین ڈالو تو سب کو کہینچ کے اجاڑ کنوے مین ڈالدئے مگر امیہ بن خلف پہول گیا تھا اسکو
اسمین نہ ڈالکے مٹی مین داب دئے اور مسلمانون سے چودہ شخص شہید ہوئے انمین مہاجرین چھے
تھے اور انصار آٹھہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگون کو خوشخبری سنانے عبد اللہ
بن رواحہ اور زید بن حارثہ کو روانہ کئے مدینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ انکے دفن سے فراغت پا پھرے تھے کہ زید
مدینے مین پہنچکے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک
بدر مین مقام کر مدینے طرف پھرے اور بندیوانون کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلئے مگر وادی صفرا
مین پہنچکے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الضُّبَیعَہ مین پہنچکے عقبہ بن ابی مُعیط قیدی کو قتل
کئے باقی دوسرے اسیرون کو مدینے مین لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیرون کو کیا کیا
چاہیئے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبہون کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے انہون
سے پیسے لیکے چہوڑ دینا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چہوڑ دئے تو یہہ آیت
عتاب کی اُتری لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
یعنے اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے تو تمکو آپڑتا اس لینے مین بڑا عذاب اور عباس سے
سونے کے سو اوقیئے فدیہ لئے عباس کہے مین مسلمان تہا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم سچ کہتے ہو تو تمکو اللہ تعالی جزا دیگا لیکن
ظاہر مین تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنے ساتھ سونے کے سو اوقیئے لائے تھے سو جنگ مین
اُن پاس سے جو چہین لئے تھے تو عباس چاہے کہ ان پیسون کو بہی فدیہ مین شمار کرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے دشمنون کی اعانت کیواسطے پیسے لائے سو اسکو ہم
اسمین نہ گنینگے عباس کہے کیا میرے سے اتنے پیسے لیکے مجھے قریش پاس بہیک مانگنے لگاتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا اُم الفضل کے
حوالے کئے تھے سو کیا ہوا عباس کہے تمکو وہ پیسے ہین سو کیا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مجھے اللہ تعالی خبر دیا عباس کہے مین گواہی دیتا ہون کہ تم صادق ہو کیونکہ
یہ پیسے جو مین دیا سو کسیکو اُس پر اطلاع نہ تہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ ایک ہے اور

تم اُسکے رسول ہو غرض عباس دل سے مسلمان تہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُنکو مکے مین رہکے اخبار لکہنے کی تاکید فرماتے تہے سو مکے مین رہا کرتے تہے اور سہیل بن عمرو جو
قریش کا خطیب تہا وہ بہی قیدیون مین تہا اُس سے بہی پیسے لیکے چہوڑ دئے عمر عرض کئے
یا رسول اللہ سہیل خطبہ پڑھکے آپ پر لوگون کو طیش دلاتا ہی حکم ہو تو مین اسکے دانت
اکہاڑتا ہون تا پہر کدہی خطبہ نہ پڑھے حضرت فرمائے مین مُثلہ نہ کرونگا کہین اللہ تعالیٰ
مجہے بہی مُثلہ نہ کرے اور مجھے امید ہی کہ ایک روز وہ کہڑے ہو کے خطبہ پڑہیگا تو پہر تم اُسکے
مذمت کدہی نہ کروگے اور اس روز کا بیان گیارہوین سال ہجری مین آئیگا غرض جب کفار
مارے گئے سو خبر مکے کو پہنچی تو مکے مین عورات ایک مہینے تک نوحہ کرتے رہے اور ابو سفیان بن
حارث جب مکے کو پہنچا ابو لہب آکے پوچہا کیا خبر ہے بولا ہم انسے مقابلہ کئے تو وے ہمارے
مالک ہوئے سو ہمکو جیسا چاہے تو مارتے تہے جاہے تو پکڑ لیتے تہے اللہ کی قسم لوگونکا کچہ قصور نہین پر گورے
گورے آدمیان ابلق گہوڑون پر بیٹھکے آسمان زمین کے بیچ مین الگ کہڑے تہے سو یہہ سب
کیا کرتے تہے اور انکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا تہا عباس کے گہر والے دل سے سب مسلمان تہے
سو عباس کا غلام ابو رافع کہا واللہ وہ فرشتے تہے یہہ سنتے ہی غصہ سے ابو رافع کو طمانچہ
مارا عباس کی عورت ام الفضل غصے مین آکے موسل اٹہا کے ابو لہب کے سر پر مارے اور کہے
کیا اُسکا صاحب نہین کرکے تو اُسکو بے زور سمجہا اور ابو لہب اِسکے بعد ایکہفتہ نہین جیا
کہ اسکو برا پہوڑا ہوا اور اس پہوڑے کی بو جسے لگے تو اسکو بہی وہی پہوڑا ہوتا کرکے
عربونکا اعتقاد تہا اُسکے بچے وغیرہ سب کے سب اُسکے نزدیک سے دور ہو گئے اور وہ
موا اور تین روز تک میت پڑی رہی آخر گڑا کہود کے دور دور سے اسکو لکڑیون سے
اسمین دکہیلے اور دور دور سے پتہرے پہینک کے گاڑ موچے اور رمضان کی چبیون کو

عصما بنت مروان کے قتل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی سو عمیر بن عدی کو روانہ کئے تو وہ صاحب جا کے شب کے وقت اسکو قتل کئے اور اسی مہینے کے آخر کو زکوۃ فطرہ دینا مقرر ہوا اور عید الفطر کی نماز پڑہنا مقرر ہوا اور شوال کے مہینے مین ابو عفک یہودی جو حضرت کا دشمن تہا اسکو قتل کرنے سالم بن عمیر کو روانہ کئے تو وہ صاحب جا کے اسکو قتل کئے اور اسی مہینے مین بعضون کے قول سے قرقرۃ الکدر کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہی مدینے کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے آئے بعد مدینے مین سات روز رہکے سباع بن عرفطہ کو وہان کا نائب کرکر اور علی مرتضی کے ہاتہ مین نشان مرحمت فرماکر بنی سلیم کے واسطے روانہ ہوئے وہ قوم حضرت کے آنے پر اطلاع پاکر بہاگ گئے سو انکے پانسو اونٹ کی غنیمت ملی اور یسار چرویا گرفتار ہوگیا اور حضرت اس مقام مین تین روز رہکے پہر مدینے کو تشریف لیگئے اور اسی مہینے کی پندرہوین کو بنی قینقاع کرکر جو یہود تھے انکا غزوہ ہوا وے لوگ سابق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مصالحت کئے تہے جنگ بدر کے بعد ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو نصیحت کئے اور ایمان لانے پر ترغیب دئے تو وے لوگ کہے تم قریش پر غالب آنے سے مغرور مت ہو انکو جنگ کرنیکا سلیقہ نہا اگر ہمسے مقابلہ ہو تو معلوم کروگے کہ مرد کون ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے اغماض کئے اتفاقا ایک عورت مسلمانون کی بنی قینقاع کے بازار مین جا کے سنار کے یہان کچہہ زیور تیار کرواتی بیٹھی یہود یاں چاہے کہ اسکا منہہ دیکہیں پر وے عورت منہہ نہ کہولی سنار آہستہ اٹھکے اسکا تہبند پیٹھہ پر باندہ دیا وہ عورت اٹھی تو ننگی نظر آئی یہود ہسنے لگے اور وہ لگی رونے ایک مسلمان وہان تہا سو سنار کو جان سے مارڈالا اور یہودیان اس مسلمان کو قتل کئے تو یہود مسلمان مین جنگ کا

نقشہ ٹھہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کو نایب
کر کر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین نشان دیکر اُنسے لڑنے نکلے یہودیان خوف
سے قلعے مین جاکے دروازے بند کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ
کیئے پندرہ روز تک محاصرہ تھا بعد اللہ تعالی اُنکے دلون مین مسلمانونکا رعب ڈالنے سے وہ
عاجز ہوکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین عرض کیئے آپ جیسا فرماتے ہین ویسا
ہمکو قبول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبکو قتل کرنا چاہے تب عبد اللہ بن اُبی
بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش کرنے لگا حضرت اُنکا اسباب اور ہتھیار چھین
لیکے اُنکو زن و فرزند سمیت شہر سے بدر کیئے اور اسی سال ذی الحجہ مین غزوۂ سویق ہوا سبب
اسکا یہہ ہی کہ بدر کے جنگ کے بعد ابو سفیان قسم کیا تہا کہ جب تک محمد سے بدلا نہ لیوے
تب عورت پاس نہ جاوے اور سر کے بالون کو تیل نہ لگاوے اس لئے دو سو آدمی کے ساتھہ آکے
مدینے سے تین کوس پر عریض پاس اُترا اور خرمے کے چند درخت جلا دیا اور ایک انصاری کو
قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوی کر کر روانہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے آنے پر اطلاع
پاکے مدینے مین بشیر بن عبد المنذر کو نایب کر کر دو سو آدمی کے ساتھہ اسکا پیچھا کیئے کفار
کو حضرت کے نکلنے سے ہیبت ہوی سو بوجا کم ہونے کیواسطے ستو کے توڑے وان ڈالکے
بھاگ گئے تو وہ ستو مسلمانان کے خرچ مین آیا اسی لئے اس غزوے کا نام غزوۃ السّویق
کرکے مشہور ہوا کہ عربی مین ستو کو سویق کہتے ہین پھر حضرت اُنکا تھوڑے دور تک پیچھا کر کر
پانچوین روز مدینے مین داخل ہوے اور اسی مہینے مین عید الاضحی کی نماز اور قربانی مقرر ہوی
اور علی مرتضی حضرت بی بی فاطمہ سے ملے تیسرا سال ہجری ربیع الاول کے مہینے مین
محمد بن مسلمہ کے ساتھہ چند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کیئے وہ یہودی

بدر کا جنگ ہوئے بعد مکے کو جا کے وہان کے لوگون کو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا
اور مسلمانون کی عورتون کے حق مین بیتان بنانا ہجو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کعب بن اشرف کو کون ماریگا محمد بن مسلمہ کہے کہ مین مارتا ہون لیکن
اس سے کچھہ بنا کے کہنا ضرور ہوگا اسکی اجازت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جو دلمین آتا ہی سو کہہ پھر محمد بن مسلمہ اور ابو نایلہ اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس
اور ابو عیس بن جبر ملکے روانہ ہوئے اور اسکے یہان جا کے اخلاص سے باتان کرنے لگے
باتون باتون مین اسسے کہے کہ محمد کے آنے سے ہمارے شہر مین بری بلا ہوی کہ تمام عرب سے
ہمکو عداوت ہوگئی اطراف سے اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگون کا قوت چلنا دشوار ہے
کعب یہہ سنکے کہا مین تمکو اول ہی جتا دیا تہا پر تم نہ مانے یہہ تو کیا آیندہ اس سے زیادہ تم
ملول ہوگے پھر یے لوگ کہے کہ ہمکو کچہہ اناج ضرور ہی قرض دے کہا قرض دیتا ہون لیکن
کچھہ چیز گرو رکہو کہے کیا رکہنا بولا تمھارے بچون کو گرو دیو کہے بچون کو گرو مین ڈالنا بہت
عیب ہے کہ لوگ کہینگے تم وہی ہین جو من دو من اناج کے لئے گروی پڑے تہے بولا تمہارے
عورتون کو گرو رکہو کہے تو بہت حسین ہی تیرے پاس عورتون کو کیا رکہنا یہہ بہت فضیحتی
کی بات ہی لیکن ہم ہتہیار گرو رکہتے ہین کہا بہتر ہی پہر یہہ صاحبان شب کو ہتہیار لیکے
اسکے یہان گئے اور گھر پر جا کے پکارے اتہکے اینکا قصد کیا اسکی عورت کہی اتنی شب کو کہان
جاتا ہی کہا وہ میرا دودھہ بہائی ابو نایلہ اور فلانے فلانے شخص ہین عورت کہی تو مت جا
کہ انکے آواز سے لہو ٹپکتا ہی کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلائین تو قبول کرنا چاہیے
پھر اُسنے باہر آکر باتان کرنے لگا اسمین ابو نائلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبوئی ہی کہا میری
عورت عطر بنانے آتا ہی سو اُسنے بنائی ہے کہے مجہے سونگنے دے کہا کیا مضایقہ سونگو سو

سو نگے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سو نگا چاہتا ہون تو اُنہنے سر جھکایا بالون کو اسکے مضبوط
پکڑ کے لوگون کو اشارہ کئے تو تلواران کھینچکے اُس پر تا تان چلائے اور اسکا سر کاٹ لئے اور
حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لار کیے یہہ پہلا سر ہے جو اہل اسلام کے ہاتہہ سے
کٹکے حضور مین آیا اور اسپر تلواران چلاتے وقت آپسمین سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو
لگی تو وے چلنے سے عاجز ہوے سو انکو اٹھا کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکے زخم پر پھونکے تو وہ زخم درست ہو گیا اور اسی مہینے مین غطفان کا غزوہ ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ اور محارب کی قوم ذی امر مین جمع ہوتے ہین تب حضرت مدینے
مین عثمان رضی اللہ عنہ کو نایب کر کر چار سو پچاس آدمی سے بارھوین کو نکلے جب اس مقام پر
پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہو کے بہاگ کے پہاڑون مین چھپگئے پھر وہان مینہہ برسا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے نکالکے سوکنے ڈالے اور آپ جہاڑ کے سایہ
مین آرام کئے ایک شخص کافرون سے دعثور نام تلوار کہنچ کے حضرت کے سرانے آیا اور بولا تجہے آج
کون بچائیگا حضرت فرمائے اللہ بچائیگا سو جبرئیل علیہ السلام اُسکے سینے پر مارے تلوار اسکے
ہاتہہ سے گر گئی حضرت وہ تلوار اٹہالیکے فرمائے تجہے اب کون بچائیگا اُس نے کہا کوی بچانیوالا
نہین تو حضرت اُسکی تقصیر معاف کیئے اور اُنہنے اسلام لایا اور حضرت بارھہ روز کے بعد
مدینے مین داخل ہوے اور جنگ ہنوا اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ربیع الآخر مین بحران کا
غزوہ ہوا اسکو بنی سلیم کا غزوہ بہی کہتے ہین حضرت کو خبر پہنچی کہ بحران کے قریب فرع مین بنی
سلیم جمع ہوتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوب کو نایب
مقرر فرماکے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی خبر سنکے کفار بہاگ گئے جنگ نہ ہوا

حضرت دسوین روز مدینے مین تشریف لائے اور جمادی الاخری مین زید بن حارثہ کا سریہ روانہ کئے کیونکہ قریش بدر کا جنگ ہوے بعد مارے اندیشے کے شام کو اس راہ سے جانا موقوف کرکر عراق طرف سے جانا اختیار کئے سو تجارت کو جاکے آتے ہین کرکر خبر سنچی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو سو آدمی کے ساتھہ روانہ کئے سو قردہ مین پہنچکے قافلے پر گرے کفار اسباب چھوڑ کے بہاگے تو وہ اسباب مسلمانون کے ہاتہہ لگا روپے کے باسنون کا وزن فقط تیس ہزار درم تہا مدینے کو لاکے سب اسباب کی قیمت کئے اور خمس بیس ہزار درم نکالے باقی جنگ کو گئے سو لوگون مین تقسیم کئے اور شعبان مین حضرت عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرہوین کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوے اور شوال مین احد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ مین قریش کی ہزیمت ہوی اور انکے اکثر عمدہ لوگ مارے گئے سو ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبداللہ اور ان کے سوائے دوسرے لوگ جمع ہو کے تجویز کئے کہ محمد سے جنگ کیا چاہیے اور ابوسفیان کے ساتھہ تجار کا مال جو محافظت سے آیا تہا سو اسمین سے کچھہ لشکر کے اخراجات کیواسطے دینا تب سب اتفاق کرکر اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ کے ساز و سامان کیواسطے دئے تجارت کے ہزار اونٹ تہے اور مال پچاس ہزار دینار کا تہا اور دینار کو دینار نفع آیا تہا غرض قریش اور بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوکے تین ہزار جنگی آدمی نکلے ان مین سات سو بکتر پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورت تہے اور حضرت عباس یہہ اخبار لکہہ کے جلد مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو جنگ کی تیاریکا حکم فرمائے پھر کافرون کی فوج مدینے کے قریب عینین پہاڑ پاس آکے اتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کی دسوین کو

جمعہ کے دن لوگون کو فرمائے مین خواب دیکہا ہون کہ گایان ذبح ہوتے ہین اور ایک
نکر بکری کو مارا ہون اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جہڑا ہی اور مین اپنا ہاتہہ مضبوط
بکتر مین ڈالا ہون سو گایان ذبح ہونیکی تعبیر میرے طرف کے چند لوگ شہید ہو گئے اور
تلوار کا دانت جہڑنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہوگا اور نکر بکرے کو مارنا سو
مخالفون کا کوئی بڑا لڑ ویا مارے جایگا اور ہاتہہ مضبوط بکتر مین ڈالنا سو مدینہ ہی کہ
ہم شہر مین رہنا جب دشمنان شہر کے اندر داخل ہووین تو گہرون پر سے انکو تیر و پتہر
سے مارنا عبداللہ بن اُبَی بن سلول جو منافقو نکا پیشوا تہا یہی بات پسند کیا لیکن صحابہ
مین چند جوانمرد جو بدر مین حاضر نہین ہوئے تہے سو اپنی جوانمردی معلوم ہونا کرکے عرض کرنے
لگے کہ ہم شہر مین رہین تو کافران کہینگے کہ ہم سے ڈرکے میدان مین نہ آئے بہتر ہی کہ
میدان مین نکلکے مقابلہ کرنا اور حضرت کے نکلنے پر بہت باعث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پاکے لوگون کو نصیحت کئے اور جنگ کے وقت صبر کرنا
اور بہت سی کوشش کرنا کرکے تاکید کئے اور یہہ بہی فرمائے کہ اگر تم صبر کروگے تو تمکو فتح
ہوگی اور جنگ کو نکلنے کے واسطے تیار رہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے پڑھ کے محل
مین تشریف فرمائے پہر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر لوگون
کو کہے کہ تم نکلنے واسطے جو جد ہوئے سو بہت بیجا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی جیسی مرضی تہی ویسا ہی کرنا غرض لوگ منتظر تہے کہ اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بکتر پہنکے تلوار باندہکے نکلے لوگ نادم ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو آپکی مخالفت
کرنا کسی وقت مین روا نہین حضور کی مرضی مبارک جیسی ہی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ نبی کو نہین پہنچتا کہ پہنے سو بکتر کو پہر نکالے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُسکے

اور دشمن کے بیچ فیصلہ نکرے پھر مہاجرین کا نشان مُصعب بن عُمیر کے ہاتھ مین اور اسکا نشان اُسید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان حباب بن منذر کے پاس دئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کئے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تہا کہا میری بات نہ سُنے ہم مفت مین جان کیا واسطے دین اور اپنے تین سو تابعدار کو لیکے پھر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر کیوقت اُحد پہاڑ کے دامن مین جا اترے اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کر کر مکتر پر دوسرا مکتر پہنے اور سر پر خود رکہے اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہ پچاس تیرانداز دیکے پہاڑ کے جانب مین ایک موقع پر کھڑا کر کر فرمائے تمکو مین جبتک نہ بلواؤن تم یہان سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارے جاوین یا ہمکو جانور لیکے پرواز کرین یا ہم غالب ہو کے دشمنون کو کہندل دین بعد صفان آراستہ کر کر مقابلے مین آئے اور کفار بھی عینین پہاڑ کے پاس مدینے کے مقابل اُترے تہے سو نشان طلحہ بن ابی طلحہ کے حوالے کیئے اور برنغار پر خالد بن ولید کو اور جرنغار پر عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر مقابلے مین کہڑا رہے کفار کیطرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے والا تہا جو پیش از بعثت کے عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین کر کے کہا کرتا اور بعد حضرت پر ایمان نہ لاکے قریش کی رفاقت اختیار کیا تہا اور حضرت اسکو فاسق کر کے سو اوسکے پچاس غلام لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ کرنے پر ترغیب دیا اور [illegible] کہ میری قوم سے جب ملاقات کرون تو اُن سبہون کو میری طرف پہیر لیوُن جب صفان کہڑے سو دیکہا تو پکارا ای اوسیو مین ابو عامر ہون اوسیان کہے ای فاسق اللہ تیری انکہہ ٹہنڈی نہ کرے یہہ سنکے کہا میری بعد میری قوم بگڑ گئی اور وہ اور اُسکے ساتہہ کے غلامان تیرون سے اور پتھرون سے مسلمانون کو مارنے لگے مسلمان بھی اُسکو تیران لگے مارنے ابو عامر جنگ

کی تاب نہ لا کے بھاگا ہند عتبہ کی بیٹی اور دوسری عورتان دف بجا کے دلیر ہونے کے بیتان پڑھنے لگے پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک تلوار تھی سو فرمائے اس تلوار کو لیکے کون اسکا حق ادا کریگا کئی شخص اسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے حوالے نہین فرمائے بعد سماک بن خرشہ جو ابو دجانہ کر کے مشہور تھے عرض کئے یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دشمنون کے مقابل ہو کے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے انہون نے عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکا حق ادا کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو انکے حوالے کئے وہ بڑے جوانمرد تھے ایک سرخ پٹکا نکال کے اپنے سر پر باندھے یہہ دیکھ کے انصار کہنے لگے ابو دجانہ موت کے واسطے مستعد ہوا ہی پھر یہہ صاحب کافرون کے مقابل ہو کے لڑنے لگے قریش کا نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ پکارا میرے سے کون مقابلہ کرتا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نکلکے اسکو قتل کئے اور حضرت خواب مین تکر بکرے کو مارے تھے سو اوس سے یہی شخص مراد تھا پھر کافرون کا نشان اسکا بھائی عثمان لیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسکو تلوار کا ایک ہاتھ لگائے سو اسکا ہاتھ اور بازو اور پسلیان کٹکے پھیپسا نظر آنے لگا اور نشان ابو سعد بن ابی طلحہ لیا اسکو سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ تیر مار کے قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اسکو تیر مار کے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر حارث بن طلحہ نشان لیا تو اسکو بھی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر جلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر ارطاۃ بن شرحبیل لیا اسکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر شرحبیل بن ابی قارظ لیا اسکو کسینے مارا پھر صواب کر کر ایک غلام تھا سو لیا تو اسکو قزمان قتل کیا کافرون مین بڑا ایک شجیع تھا سو ابو دجانہ کے مقابلے مین آیا ابو دجانہ اسکو قتل کئے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے مقابلے مین آئے شداد

بن اوس کمین سے اگے انکو شہید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حنظلہ کو فرشتے
غسل دیتے ہین انکی عورت سے انکا احوال دریافت کئے تو کہے وہ جب نہا جنگ ہوتا ہی سو
سنکے غسل نہ کرکے جلدی سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسی واسطے فرشتے
اسکو غسل دیتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ چند شخص کو مار کے عبد العزیٰ کا بیٹا سباع جسکی ماں ملکے مین
عورتون کی ختنہ کیا کرتی تہی سو اسکو بولے بظر کا تننے والی کا بیٹا ادہر آ اون نے مقابل ہوا حضرت
حمزہ اسکو قتل کئے وحشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام تہر کے پیچہے چہپ کے حمزہ کو تکتا بیٹہا تہا
سو اپنے داو مین آتے ہی حضرت کو حربہ پہیک کے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض حضرت
حمزہ اور علی مرتضی اور طلحہ اور ابو دجانہ اور نضر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ مین
بہت کوشش کئے شجاعت کا داد دئے آخر اللہ تعالی مسلمانون کو فتح دیا کافرون کی ہزیمت
ہوئی اور بہاگنے لگے بعضی لوگ غنیمت لوٹنے طرف متوجہ ہوے وے تیر اندازان کہ جنکو حضرت درے
سے کافران نہین آنے واسطے کہڑے کروائے تہے اور دو تین بار کافران ادہر سے آنیکا قصد کیے
تو وے انکو تیران مار کے ہٹا دئے تہے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوا ہم یہان کیا واسطے رہنا
چلو ہم بہی انکے شریک ہووین عبد اللہ بن جبیر انکے سردار کہے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیا تاکید کئے تہے تم یہان سے نکلنا مناسب نہین وہ لوگ نہ مان کے نکلے اور عبد اللہ
بن جبیر دس آدمی سے رہگئے اور وے تیر اندازان قریب ہوئے سو دیکہہ کے ابلیس پکارا پیچہے
سنبہالو مسلمانان انہون کو غنیم کے لوگ سمجہہ کے مارنے لگے اتنے مین پہاڑ کا راستہ
خالی دیکہہ کے خالد بن ولید مشرکون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ جو رنغار کی فوج لیکے ادہر سے
آئے اور اس دس شخص کو قتل کرکے سر پہ پہنچے دونون لشکر مخلوط ہو گئے اور اپنا شعار بہول
گئے اور مصعب بن عمیر جو مسلمانون کا نشان اتہائے تہے انکو ابن قمئہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہین سمجھ کے مارا اور پکارا ہین محمد کو مارا ہون لوگون ہین نہایت اضطراب ہوا
ایک جماعت بہاگ کے مدینے کی راہ لیے چنانچہ حضرت عثمان بہی انہین ہین تھے اور بعضی
لوگ کہے اب ہمارا یہان کیا کام ہی اپنی قوم پاس جاکے انکی وساطت سے قریش سے
امان لیا اور جنکا ایمان قوی تہا وہ کہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو
کیا ہوا تاہم ہمارے دین واسطے لڑنا ضرور ہی کرکر جنگ سے ہاتھہ نہ رکھے اور عمر فاروق اور چند
مہاجر و انصار ایک مقام پر اکہٹا ہو کے مقابلہ کرتے ہوے کہڑے رہے اور ابوبکر صدیق
اور ابوعبیدہ اور چند صحابہ اپنے اپنے مقام پر ثابت قدم رہکے جنگ کرنے لگے اور ایک
فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جھنڈا اٹھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ مہاجرین سے دو شخص تھے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابودجانہ
اور حباب بن المنذر اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید
بن حضیر اور سعد بن معاذ پہر ابوبکر اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور ابوعبیدہ
اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ستر
زخم لگے اور عتبہ بن وقاص پتہر پہینکا سو حضرت کو لگکے روبرو کا دندان مبارک ٹوٹ
گیا اور عبداللہ بن شہاب زہری کے مار سے حضرت کی پیشانی پہوٹ کے خون جاری
ہوا حضرت فرمائے کیون بہلائی پاوگی قوم جو اپنے نبی کے ساتھہ یہہ کام کیئے سو اللہ تعالی
حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہہ آیت نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یعنے تیرا اختیار کچھہ نہین یا انکو توبہ دیدے یا انپر
عذاب کرے کو وے ناحق پر ہین پہر بعد حضرت خون کو پونچتے تھے اور فرماتے تھے خدایا میری
قوم کو بخش کیونکہ وے جانتے نہین اور فرمائے خون اس لیے پونچتا ہون کہ اگر زمین پر میرے

خون کا کوئی قطرہ پڑے تو آسمان سے انپر عذاب پڑیگا اور ابن قمئہ کے مار سے رخسار
مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو کڑیان اسمین دہنسگئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ
کے گڑہے کہود دیا تہا اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر گئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ
حضرت کا دست مبارک پکڑنے اور طلحہ پیچہے اگے اتہانے سے حضرت سیدہے ہوکے کہڑے ہوے
مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کا لہو چوسے سو حضرت انکو فرمائے
میرا لہو جس کے خون کے ساتہہ ملیگا تو اسکو آتش دوزخ نہ لگیگی اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ وہ دونون کڑیون کو اپنے داتون سے کہینچ کے نکالے سو انکے دو دانہت
گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ بہی جنگ کئی اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ
حضرت کے روبرو کہڑے ہے تھے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لے لیتے اور حضرت سعد بن
ابی وقاص کو تیران اتہا کے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مار میرے ماباپ تیرے پر سے
فدا ہین اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ مار سے نکل پڑی اسکو لیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اس آنکہہ کو لگا دئے پہلے اول سے بہتر آنکہہ آئی
اور کلثوم بن الحصین کی حلق مین تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف
لگائے تو وہ درست ہوگیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو سمجہے سو کعب بن مالک تہے رضی اللہ عنہ دیکہے کہ چشم مبارک خود کے نیچے سے چمک رہے
ہین سو خوشی سے پکارے ای مسلمانان خوش ہو دیکہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زندہ ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے خاموش رہنا پہر مسلمانان حضرت کو دیکہہ کے
جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتہہ پہاڑ پر چڑہنے
واسطے چلے ابی بن خلف حضرت زندہ ہیں سنکے حضرت طرف چلدیا اور کہتا تہا

کہ محمد کہاں ہے اُن بچا تو مین نہین بچتا چند صاحبان اُسکو مارنیکا قصد کیئے حضرت
انکو منع کیئے اور فرمائے اسکو آنے دیو جب قریب پہنچا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کے
پاس سے حربہ لیکے اُسکے ہنسلی کے ہار پر جو خود بکتر کے درمیان سے دستا تہا مارے وہ ملعون گہوڑے
پرسے گر گیا اور بہت بیقراری کرنے لگا بولنے لگا مین مرتا ہون لوگ کہے زخم تو کچہہ زیادہ نہین لگا
اتنی بیقراری کیون کرتا ہے کہا محمد مجہے مکے مین کہتا تہا کہ تجہے مارونگا اللہ کی قسم اگر مجہہ پر
تہوکتا تو مین مرجاتا اور اس زخم کا درد ذوالمجاز کے تمام لوگون پر بانٹتے تو سب مرجاوینگے
اس ہی درد سے سرف کو پہنچکے مرگیا اور کافرون کی ایک جماعت پہاڑ پر چڑہنا چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین
کی ایک جماعت ساتہہ لے انکو مار اتارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑہنا چاہے
تو بکترون کے بوجہہ اور زخمون کے تعب سے چڑہہ نہین سکے آخر طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے سے
حضرت انکی پشت پر پاؤن رکھکے سوار ہوئے اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کرلیا اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بیٹھکے ادا کیئے اور ابوسفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی ہند
اپنے ساتہہ کے عورتون کو لیکے مسلمانون کی ناک کان کاٹ کے ہار پہرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ کا پیٹ چیر کے کلیجا چابی اور ابوسفیان نمودہو کے پوچہا کیا ان لوگون مین محمد ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب مت دیو پہر پوچہا کیا انہون مین ابی قحافہ کا بیٹا ہے حضرت
فرمائے جواب مت دیو پہر پوچہا کیا انہون مین خطاب کا بیٹا ہے حضرت فرمائے جواب کہو
پہر کوی جواب نہ دینے سے کہا کہ یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ
عنہ خاموش نہ رہ سککے کہے اے عدو اللہ تو جہوٹا ہے کہ جنکے نام لیا سو وے سب جیتے ہین
تجہے رسوا کرنیوالون کو اللہ باقی رکہا ابوسفیان اپنی دیو کی تعریف مین بولا اُعلُ ھُبل

اُعلُ هُبَلْ یعنے ہبل دیو انچا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب کیون نہین دیتے عرض کئے ہم کیا جواب دین فرمائے کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ اللہ بہت اونچا اور بڑا ہی پہر بولا لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ یعنے اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہین اور ابوسفیان کہا یَوْمٌ بِیَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ یعنے یہہ روز بدر کے روز کے درعوض ہی اور جنگ کے نوبت ہین اور تم دیکہو گے مردون کے ناک کان کٹے ہوے حالانکہ مین اسکا حکم نہین کیا اور وہ کام مجہے برا بہی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تمسے کچہہ کہنا ہون ذرا ادہر آو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جاکے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچہا سچہہ کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتی سے ہین اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے ہین ابوسفیان کہا کہ ابن قمئہ کہا تہا کہ محمد کو مارا ہون لیکن مجہے اسکی بات سے تیری بات کا اعتبار ہی بعد ابوسفیان وہان سے پہرا اور جاتے جاتے یہہ کہہ دیا اب تمہارا ہمارا مقابلہ بہی اگلے سال ہی حضرت فرمائے کہو بہتر ہی جب کفار وہان سے نکلنے کا تہیہ کئے مسلمانون کو اضطراب ہوا کہ شاید مدینے کو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمائے تم جاکے دیکہو کہ اگر وے اونٹون پر سوار ہوکے گہوڑون کو کنارے کرتے ہین تو مکے کا قصد ہی اگر گہوڑون پر سوار ہوکے اونٹون کو چہوڑ دیتے ہین تو مدینے کو جاتے ہین قسم ہے اسکی جو میرا جان اسکی قدرت مین ہی اگر مدینے کو جاینگے تو مین بہی جاکے انکا مقابلہ کرونگا علی مرتضی رضی اللہ عنہ دیکہہ کے آکر عرض کئے کہ اونٹون پر سوار ہین اور گہوڑون کو بازو سے رکہے ہین اور مکے کا راستہ لئے ہین جب جنگ سے فراغت ہوی لوگ اپنے مردون کی تلاش کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہی سو دریافت کرو ایک صاحب انصار کے انکو دیکہنے گئے تو کیا دیکہتے ہین کہ زخمان لگے پڑے ہین اور کچہہ

جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجے ہین سعد کہے میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرکے کہو
اللہ تعالی اپکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمہارا ایک شخص بہی زندہ رہی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن حملہ کرے سو اسکو دفع نکرے تو اللہ تعالی کے
یہان اُسکا عذر مقبول نہ ہوگا یہہ کہے سو تہوڑے وقت مین انکا روح قبض ہوا اور وہ
کیفیت حضور مین حضرت کے وہ صاحب عرض کیے حضرت انکو بہت دعا دئے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو دیکھنے واسطے نکلے سو انکا پیت چیرے ہوے اور ناک
کان کاتے ہوے دیکہے اور فرمائے مجھے کسی مقام مین اتنا غصہ نہ آیا جو یہان آیا ہی اللہ کی
قسم اگر قریش پر دستیاب ہوگا تو اسکے درعوض انکے ستر آدمی کو مثلہ کرونگا اللہ تعالی یہہ
آیت نازل کیا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِّلصّٰبِرِيْنَ یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اُس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ
بہتر ہی صبر والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین صبر کیا اور انکے بدلے سے
درگذرا اور شہیدون کو دیکہہ کے فرمائے یا اللہ مین گواہ ہون انکا اور فرمائے یہہ سب
لوگون کے واسطے قبران علاحدہ علاحدہ کہودنا دشوار ہی دو دو شخص کو ملاکے ایک
قبر مین دفن کرو اور جسنے قرآن زیادہ پڑہا ہی اسکو آگے کرو اگر صفیہ کا غم زیادہ ہونیکا
اور لوگون مین سنت جاری ہونیکا اندیشہ نہوتا تو مین حمزہ کو دفن نہ کرتا ویسا ہی اُسکو
چہوڑ دیتا تا پرندون اور درندون کے پیت سے اُسکا حشر ہووے پہر حضرت حمزہ کو اور انکے
بہنجے عبد اللہ بن جحش کو ایک ہی قبر مین دفن کیے اور انس بن النضر پر اتنے زخم لگے تہے کہ وہ
پہچانے نہین جاتے تہے مگر انکی بہن انکے انگلیون کو دیکہہ کے پہچانی اور مصعب جنکا باپ عمیر تہا اور الدار

انکا نام یہان ہے (margin)

سو دنیا کا خیال نہ کر کے وہ سب مال ترک کر مسلمان ہوئے تھے سو اِسی جنگ مین شہید ہوئے
اُنکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نہ تہا سر ڈہانپے تو پاؤن ڈستے پاؤن ڈہانپے تو سر ڈستا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا یہہ حال دیکہہ کے انکہون مین اشک بہر لائے اور فرمائے چادر
سر پر اُوڑاؤ اور پاؤن پر گہانس ڈالو اور مدینے مین خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مارے گئے بی بیان سکے وہان سے دیکہنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بہی تشریف لائے اور
اور حضرت کے زخمون کو دہونے لگے علی مرتضی رضی اللہ عنہ ڈہال مین پانی لے آتے تھے لہو بند نہین ہوتا
سو دیکہہ کے بی بی حصیر جلا کے اسپر ڈالے اور کفار کے تیئیس آدمی جہنم مین داخل ہوے اور ایک شخص
ابو عزہ اسیر ہوا وہ مردود بدر کے جنگ مین اسیر ہوا تہا تو اسکو دوسرے بار جنگ مین نہ آنا کر
شرط لیکے چہوڑ دئے تھے آخر شرط پر نہ رہ کے پہر آیا تہا سو اسیر ہو کے کہنے لگا یا محمد میرے بیٹیون
کو پالنے مجہے چہوڑ دے حضرت فرمائے کیا تجہے اسلئے چہوڑون کہ مکے کو جا کے موچہون پر تاؤ دیکر
لوگون مین بولتا پہرے کہ مین محمد کو دو بار دغا دیکے آیا ہون مومن ایک سوراخ سے دو بار نہین
کٹا لیتا پہر اسکو قتل کر ڈالے اور ابن قمئہ حضرت کو مارتے وقت یہہ کہا تہا خُذ ھا وانا ابن
قمئہ یعنے یہہ مار لے مین قمئہ کا بیٹا ہون حضرت اسکو کہے اقماک اللہ یعنے اللہ تجکو ذلیل کرے
جنگ سے گئے بعد ابن قمئہ اپنے بکریون کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اسکو ٹکر مار کے پہاڑ پر سے
گرا دیا تو اسکے اعضا ٹوٹ کے مر گیا القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہیدون کو دفن
کر کے پہرے راہ مین حضرت کی پہوپہی بہن جحش کی بیٹی حمنہ ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُس بی بی سے کہے تیرا بہائی عبد اللہ مارا گیا کہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ اسکو بخشے
بعد حضرت فرمائے تیرا ماموں حمزہ بہی شہید ہوا تد بہی ویساہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارے
گیا یہہ سنتے ہی صبر نہ لا کے بی اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکہو عورت کو

مرد سے کیا الفت رہتی ہی بھائی اور ماموں مرے سوسکے صبر کئی پر مرد موا سو سکے صبر نہ کر سکی اور حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر اگے کہڑے ہوئی اور لوگان تکہ بان باندہکے اتے سو دیکھہ کے اپنے والد بزرگوار کو تا لاش کئی تو نہ دیکھی اور صدیق رضی اللہ عنہ کو پوچھی میرے باپ کہان ہین کہ دستے نہین صدیق کی آنکھہ اشک سے بھر آئی پر اسکو جواب ایسا کہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے باپ نہین سو دیکھہکے جانور کی باگ پکڑی اور عرض کئی یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہی حضرت فرمائے ہین تیرا باپ رہونگا وہ کہی اس بات سے خون کی باس آتی ہی اور رونے لگی صحابہ بہی اسکو دیکھہکے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ کیا شہید ہوا سو بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹی اگر مین اسکا احوال بیان کرون تو تجھے برداشت نہ ایگا اس غریب کا رونا اور بلبلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے قبیلے والی ایکعورت راہ مین منتظر کہڑی تہی لوگ اسکو اطلاع کئے تیرا باپ اور بہائی اور مرد شہید ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین سو مجھے کہو لوگ جواب دئے حضرت خیریت سے اتے ہین سو حضرت کو دیکھہ کے کہی یا رسول اللہ تمہاری سلامتی کے اگے دوسرے مصیبتان کچھہ نہین جب حضرت عبد الاشہل کے گہرون پر سے گذرے تو عورتون کے رونے اور بلبلانے کا آواز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہی روکے فرمائے مگر حمزہ پر کوی رونے والا نہین سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر یہہ بات سنکے اپنی قوم کی عورتون کو تاکید کئے کہ تم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا پر روؤ بلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد کے دروازے پر اکے حضرت حمزہ پر بلبلانے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا آواز سنکے پوچھے کیا ہی وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دیکے رخصت کئے اور اس روز سے مردے پر بلبلانے سے منع فرمائے اور اس جنگ کے دوسرے روز حمراء الاسد کا غزوہ ہوا اس کا سبب یہہ تہا کہ قریش کے کفار جنگ

سے پہر کر چلے تو راہ مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ فتح ہمکو ہونے ہوے انکو چہوڑ کے آنا
بہت نادانی ہے انہون کے سب سردار موجود ہین آیندہ بہی جنگ واسطے مستعد ہوکے آینگے ہم انکی
بستی مین جاکے بار ثانی سبہون کو قتل کرنا یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
حضرت یکشنبے کے روز صبح ہی لوگون کو حکم کیئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہوکے جلد نکلنا اور کلکے
روز جو شخص جنگ مین حاضر تہا وہی آنا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود قلت کے اور زخمی رہنیکے
جنگ کو نکلنے جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر
نکلے کا نشان جو اسکو ہنوز کہولے نہ تہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ دیکر ستر آدمی سے جو
کل کے روز جنگ کیئے تہے نکلے طلحہ رضی اللہ عنہ کو ستر زخم لگے تہے اور انگلیون پر زخم تہے
اور ہاتہہ ضایع ہوا تہا اور عبد الرحمان بن عوف کو بیس زخم سے زیادہ تہے اور ایسے ہی اکثر
لوگ زخمان کہائے تہے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ ٹال کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہوے اور حمراء الاسد جو مدینے سے ساتہہ میل پر تہا جاکے اترے اور تاکید کیئے شب کو چولے
بہت سلگاؤ تا کافرون پر رعب پڑے سو پانسو چولا سلگائے پہر خزاعہ کی قوم کا ایک
سردار معبد بن ابی معبد اسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا تہا باپ ان اور اسکی تمام قوم حضرت
کی دوستی مین تہی سو حضرت سے ملاقات کرکر ابو سفیان پاس گیا اور روحا مین اس سے
ملاقات کیا دیکہا تو انکا ارادہ پلٹ کے آنیکا ہے اسنے کہا مین دیکہا محمد کو بڑی جمعیت سے
آتا ہے انکے جو لوگ جنگ مین حاضر نہین ہوے تہے سو وہ بہی پشیمان ہوکے بدلا لینے آتے ہین
ابو سفیان کہا کیا سچہہ ہے تو بولے واللہ سچہہ کہتا ہون تو یہان سے نکلے نہین تگ انکے
گہوڑے نمود ہونگے ابو سفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہان سے کوچ کرکر آگے روانہ
ہوا اور اپنے اس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام مین تین روز

رہکے چوتھے روز مدینے کو تشریف لائے **چوتھا سال ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
کو معلوم ہوا کہ خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ حضرت سے جنگ کرنے لوگون کو جمع کرتے ہین سو محرم کے
غرے کو ابو سلمہ بن عبد الاسد کے ساتھہ دیڑہ سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید فرمائے تم راہ
کترا کر جاکے انکو غارت کرو یہہ لوگ ویسا ہی جاکے انکے جانورون کو لوٹ لئے تین شخص انکے اسیر
ہوے باقی بہاگ گئے اور محرم کی پانچوین کو دوشنبے کے روز عبد اللہ بن اُنیس کو روانہ کئے اور
فرمائے تم عرنہ کو جاؤ وہان خالد ہذلی کا بیٹا سفیان لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے جمع
کر رہا ہی اسکو قتل کرو عبد اللہ بن اُنیس عرض کئے اُسکی نشانی کیا ہی حضرت فرمائے نشان یہی ہے
کہ تو اُسکو دیکہتے ہی تجھہ پر اسکی ہیبت ہوگی عبد اللہ نکلکے اس مقام کو پہنچکر اس سے ملاقات کئے
عبد اللہ کو کسیکے دیکہنے سے خوف نہین ہوتا تہا سو اسکو دیکہتے ہی انکو خوف ہوا غرض سفیان
نے انکو دیکہکے پوچہا تو کون ہی کہے مین خزاعہ کے قبیلے والا ہون سنا ہون کہ تو محمد سے جنگ
کا ارادہ رکہا ہی سو مین آیا ہون تا تیرا شریک ہون انکے باتان اسکو خوش لگے سو انکو اپنے
پاس رکہا فرصت کا وقت دیکہکے اُسکا سر کاٹ لیکے بہاگے اور ایک غار مین جاکے چہپے مکڑی
اُسکے منہہ پر جالا باندہی لوگ جستجو کر کر گئے بعد عبد اللہ نکلکے مدینے کو آئے اور اُسکا
سر حضرت کے روبرو رکہے اور صفر کے مہینے مین عضل اور قارہ کے قبیلے والے چند شخص آکے
عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوی ہی انکی تعلیم واسطے کسی کو روانہ کرنا سو حضرت عاصم
بن ثابت کے ساتھہ نون شخص کو روانہ فرمائے عسفان کے نزدیک پانی جسکا نام رجیع تہا پہنچے
ہذیل کے قبیلے والون کو انکے آنے پر اطلاع ہوئی سو سو شخص تیرانداز دہونڈنے نکلے اور مدینے
کے خرمے کے تخم کو دیکہکے کہے یہہ یثرب کے خرمے کے تخم ہین وہ لوگ یہان ہی ہونگے اور صحابہ
ایک غار مین چہپکے تہے سو انکو گہیر لے کے کہنے لگے ہم تمکو مارتے نہین تم ہمارے پناہ مین آؤ

عاصم اور چہہ شخص کہے ہم کافرون کی پناہ مین نہین آتے کفار انکو سمجہانے لگے آخر راضی نہین ہوتے
سو دیکہہ کے انکو تیرون سے قتل کیے باقی کے تین شخصکو عہد کرکے نکالے غار سے نکلے بعد کمانون
کے چلے اتار کر انکو باندہنا چاہے ان تینون صاحبون مین سے ایک صاحب کہے یہہ پہلی دغا ہے اب
ہین تمہارے پناہ مین نہین آتا اسکو بہی مارے خبیب اور زید بن الدثنہ دو شخص رہگئے سو انکو لیجاکے
مکے مین بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت دعا کیے یا اللہ میرے بدن کو کافرونکا ہاتہہ مت
لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو پہنچا جبریل آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع
کیے حضرت لوگون کو اسیوقت انکے احوال پر اطلاع دیے اور عاصم کافرون کے بڑے سردار کا سر
کاٹے تہے تو اس کافر کی ماں نذر کی تہی کہ اگر وہ ہمارے دستیاب ہو تو اسکی کہوپری مین شراب
پیونگی اور اسکا سر جسنے لادیا تو اسکو سو اونٹ دیونگی اس لیئے کافران چاہے کہ انکا سر کاٹ
لین لیکن اللہ تعالی شہد کے مکہیون کو بہیجا تا عاصم کے گرد آکے جمع ہووے اور انکے پاس کوئی
نہ جاسکا کہے کہ پہر آکے لیجا دینگے سو اللہ تعالی پانی کی سیل بہیجا اور انکا جسد پانی کے ساتہہ
جاتا رہا اور خبیب بن عدی بدر کے جنگ مین حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تہے سو انکو
مکے مین لیجاکے حارث بن عامر کے بچون پاس بیچے اور زید بن الدثنہ امیہ بن خلف کو مارے
تہے سو اسکا بیٹا صفوان خرید کیا اور ان دونون کو قید مین رکہکے حرام مہینے گذرنے بعد
انکو قتل کیے حارث کی بیٹی کہا کرتی تہی مین خبیب سے بہتر قیدی نہین دیکہی لوہے کے بیڑیون مین
تہا اور انگور کہایا کرتا تہا حالانکہ وہ انگور کا موسم نہین تہا مگر اللہ اسکو غیب سے دیتا تہا
الغصہ خبیب کو مارنے مکے کے حرم سے باہر نکالے تو خبیب رضی اللہ عنہ کہے مجہے چہوڑو مین
نماز پڑہتا ہون پہر دو رکعت نماز پڑہکے کہے مین زیادہ نماز پڑہتا لیکن تم سمجہنگے کہ موت سے
ڈر کر نماز پڑہتا ہے اس لیئے نہ پڑہا اسکے بعد کافرون کے حق مین یہہ بددعا کیے اللّٰھم احصھم

عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنے یا اللہ تو انکو گن اور انکو جدا جدا مار
اور انسے کسیکو مت چہوڑ بعد بہہ بیان کہے فَلَسْتُ اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ؛ عَلٰی
اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ ؛ یعنے مجھے پروا نہین جب مین مارا جاؤن مسلمان کسی
پہلو پر رہون تو ہی اللہ ہی کے واسطے میرا مرنا وَ ذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْءُ ؛
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ ؛ اور یہہ موت اللہ کی رضا مندی مین ہی اگر چاہے تو
برکت دیوے جسد کے کٹے ہوے ٹکرون مین اور کہے یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع
کر کافران انکو دار پر چڑہاتے وقت کہے کیا تجہے خوب لگتا ہی کہ تیرے عوض مین محمد کو ہم
دار پر کہینچے اور تو اپنے گہر مین رہتا خُبیب رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر مین گہر مین
رہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبہے تو مجہے خوب
نہ لگیگا یہہ سنکے ابو سفیان کہا مین کسیکے اصحاب کی نہین دیکہا جو اُسکو دوست رکہین
جیسا محمد کے اصحاب اُسکو دوست رکہتے ہین اور موے بعد انکا جسد ویسا ہی دار
پر تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیہ ضمری کو روانہ کئے سو انہون
آکے دار پر چڑہکے خُبیب کو اُسپر سے اُتارے اور زمین پر رکہکے تہوڑے وقت کے
بعد دیکہے تو خبیب کا جسد غیب ہو گیا اور اسی مہینے مین منذر بن عمرو کا سریہ روانہ
ہوا انکی روانگی کا باعث یہہ ہوا ابو براء جس کا نام عامر مالک کا بیٹا اور مشہور ملاعب
الاسنہ مدینے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ایمان لانے پر ترغیب دئے
اُسنے ایمان نہ لاکے عرض کیا آپ کے طرف سے چند لوگ کو نجد کیطرف روانہ فرماوے تو
مجہے امید ایسی ہی کہ وہان کے لوگ مسلمان ہوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
مجہے اندیشہ ہی نجد والون سے ابو برا کہا آپکے طرف سے جانیوالون کو کچہہ اندیشہ نہین مین

انکا حمایتی ہوں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر قاری کو منذر بن عمرو کے ہمراہ روانہ
کیئے وہ لوگ مکلکے گئے اور عُسفان کے درمیان بیر مُعونہ مین جا کے اتر کر عامر بن طفیل عامری پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایت نامہ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے ہات مین دیکر روانہ کیئے وہ شقی
بدبخت حضرت کا عنایت نامہ نہ دیکھکے حرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ اِن تمام لوگون کو مارنے
چلو بنی عامر کہے انھون کو ابو برا اپنی پناہ مین لیا ہی ہم انہونکو نہ مارینگے پھر عامر عُصَیَّہ اور رِعْل کے
قبیلے والون کو جمع کرکر اُن سَتَّر آدمی کو گھیر لیا یہہ بہی تلواران کھینچ کے سیدھے ہوے اور جنگ مین
سب شہید ہوے مگر کعب بن زید بخاری رضی اللہ عنہ زخمی ہوکے پڑے تہے سو بچ گئے اور عمرو بن اُمیہ
ضمری اور منذر بن محمد اونٹون کو چرانے گئے تہے سو بہی بچ گئے اور دیکہے کہ لشکر کی طرف پرندے
اُڑ رہے ہین کہے یہہ جانور اڑنا آفت سے خالی نہین جا کے دیکھنا اُنکا کیا حال ہی اور آکے دیکھے
تو سب مر کے لہو مین تڑپ رہے ہین منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جا کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو مقام مین نہ مرکے
جینا مجھے آرزو نہین سو آپ بہی جنگ کرکے شہید ہوا اور عَمرو بن اُمَیّہ اسیر ہوا عامر اسکی پیشانی
کے بال کترکر آزاد کیا عمرو وہان سے نکل کر قرقرہ کو پہنچے وہان بنی عامر کے قبیلے والے دو شخص آکے
اُترے تہے سو عمرو انہون کو قتل کیئے بعد معلوم ہوا کہ اُن دونون شخص کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امان دئے تہے پہر عمرو بہت نادم ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اُنہون
کی کیفیت معلوم ہوئی فرمائے یہہ ابو برا کا کام ہی مجھے اول ہی اندیشہ تہا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک مہینے تک نماز مین رِعْل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عُصَیَّہ کی قوم پر بددعا کرتے
تہے اور اسی جنگ مین عامر بن فہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو عامر بن
طفیل نے عَمرو بن اُمَیَّہ ضمری سے پوچھا یہہ کون شخص تہا جو مرے بعد مین دیکھا اسکی لاش کو

آسمان پر لیجا پھر اُتار لائے کہتے ہین کہ شہیدون کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو
ڈہونڈہے تو نہ ملی کیونکہ ملائکہ انکو دفن کئے جب یہہ کیفیت ابو برا کو معلوم ہوی بہت نادم ہوکے
ربیعہ بن عامر بن مالک کو جاکے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو قتل کر سو ربیعہ عامر کے ران مین
نیزہ مارا عامر گہوڑے پر سے گر گیا اور اپنے لوگونکو کہا یہہ ابو برا کا فتنہ ہی اگر مین مرجاؤن تو
میرا خون میرے چچا کو بخشدیا تم اس سے بدلا نہ لیو اگر مین جیون تو میرے رای مین جو آویگا سو کرونگا
اور ربیع الاول مین بنی نضیر کا غزوہ ہوا اسکا سبب یہہ تہا کہ وے دو شخص جنکو عمرو بن امیہ نے
مین مارے تہے سو انکو امان تہا کر کے حضرت دیت دلانا چاہے دیت تو قبیلے والے دیتے تہے اگر قبیلہ
نہو تو حلیفان دیتے کا دستور ہی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر یہود پاس تشریف
لیگئے اور انکو فرمائے عمرو بن امیہ دو شخص کو خطا سے مارا اور اُن تمہارا حلیف ہی دیت دینے
مین تم اسکی اعانت کرو یہود اسکو قبول کئے اور باہم جمع ہوکے کہنے لگے محمد دیوار کے نیچے بیٹھا ہی
ایسا قابو پہر نہ ملیگا اب گہر پر چڑہکے اُن پر بڑا سا پتھر ڈالنا تا ہمکو انکے ہاتھ سے نجات ہو
سلام بن مشکم جو یہود کا بڑا تہا کہا اللہ تعالی اسکو اس ہمارے ارادے پر مطلع کریگا پہر ہمارے
اور اسکے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو ٹوٹ جایگا ہرگز یہہ کام مناسب نہین سب اُسکی بات نہ مانکے
عمرو بن جحاش کو گہر پر چڑہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے اللہ تعالی
خبردار کیا تو وہان ابوبکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تہے انکو حضرت فرمائے مین
قضاء حاجت واسطے جاتا ہون اور وہان سے نکل کر مدینے کو تشریف لائے صحابہ حضرت کا
انتظار دیر تک کر کر بعد حضرت کو ڈہونڈنے نکلے ایک شخص راہ مین ملکے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کے خدمتمین حاضر ہوے حضرت
فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تہے اس لئے مین وہان سے نکل آیا اور محمد بن مسلمہ کی زبانی انکو کہلا بھیجے

تم ہمارے ساتھ باوجود عہد رکھنے کے بہارادہ کئے سو تم نہایت دغا کئے مین تمکو دس روز کی مہلت دیتا ہون اسمین تم اپنے معاملے صاف کر کر نکل جاو نہین تو مین تمکو قتل کرونگا یہود جانے وا سکے مستعد ہوئے لیکن عبداللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تہا انکو دم دیا کہ مین دو ہزار آدمی کے ساتھ تمہاری کمک کرتا ہون سو اسکے بل سے حضرت کو جواب کہے ہم یہان سے نہین نکلتے تمہارے ہاتھ سے کیا ہوتا ہے سو کر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کر کر فوج لیکے نکلے اور چھے روز انکو محاصرہ کئے اللہ تعالی یہود کے دلونمین رعب ڈالا اور منافقون کی کمک سے ناامید ہوئی تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ اونٹون پر جس قدر اسباب اٹہانے جانا ہی سو لے جانا باقی اسباب اور ہتھیار نہ لیجانا یہود اس حکم پر راضی ہو کے چھے سو اونٹ اسباب لیگئے تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ تہا باقی اسباب زمین باغان پچاس بکتر پچاس خود تین سو تلوار حضرت کے خالصہ مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند قطعے زمین کے اپنے اخراجات واسطے رکہکے باقی زمینات مہاجرین مین بانٹ دئے اور انصار اپنے گھر ان زمینات جو مہاجرین کو دئے تہے پھر وہ انہون کو پھیر دئے اور انصار پر مہاجرین کی اخراجات سے تکلیف تہی سو دفع ہوی اور یہود کے دو شخص یامین بن وہب اور ابو سعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کر کے ایمان لائے حضرت انکے اسباب کو ہاتھ نہ لگائے اور اسی مہینے مین شراب حرام ہوی اور جمادی الاولی مین بی بی رقیہ کے فرزند حضرت عثمان سے عبداللہ نام انکی عمر چھے برس کی تہی انتقال پائے اور اسی مہینے مین ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور ثعلبہ کے قبیلے والے فوجان جمع کرتے ہین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر غفاری کو مدینے مین نایب کر کر چار سو آدمی کی جمعیت سے نجد کیطرف متوجہ ہوئے اور غطفان کی زمین مین نخل کر کر ایک موضع تہا وہان پہنچے تو جنگ نہوا کافران ڈر کے بہاگ گے انکے چند عورتان اسیر ہوے

مسلمانون کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑہتے وقت کافران یورش کرتے ہین سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی نماز پڑہے اور پندرہوین روز حضرت مدینے مین داخل ہوے اور
راہ مین ایک شخص کافر جسکا نام غورث تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے
دیکہکے حضرت کے سرہانے آیا اور جہاڑ پر حضرت کی تلوار لگی تہی سو اسکو کہینچکے کہا اب تجہے
کون بچاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ بچاویگا تو تلوار اسکے ہاتہ سے گر گئی
حضرت اسکو اٹہا لئے وہ شخص عاجزی کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوہ سے
آتے وقت جابر بن عبد اللہ کا اونٹ سست ہوا تہا سو حضرت اسکو چہڑی سے مارے
پہر جلد ہوکے سب اونٹون کے آگے رہنے لگا اور لوگون کے پاون کو پیادہ چلنے کے باعث زخمان
لگے تو اسپر چیندیان باندہتے تہے چیندیون کو تو رقاع کہتے ہین اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع
ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا مالا گم گیا تو اسکو ڈہونڈنے
مقام کئے وہان پانی نہ تہا وضو کی حاجت ہوی سو تیمم کرنا کر آیت اتری بعد اونٹ کو اٹہانے مین
اسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا مالا نکلا اور شعبان مین بدر الموعد کا غزوہ ہوا اس کا
سبب یہہ ہی کہ احد کے جنگ مین ابو سفیان کہا تہا کہ سال آیندہ بدر مین ہم مقابلے کو آوینگے
اور حضرت بہی اسکو قبول کئے تہے جب وعدے کے دن قریب ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے مین عبد اللہ بن رواحہ کو نایب کر کر اور نشان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین
دیکر ایکہزار پانسو آدمی کی جمعیت سے نکل کے بدر کو پہنچے اور ابو سفیان قریش کو لیکے مر الظہران
کیطرف سے مجنہ کو پہنچا اور مسلمانون کا رعب اسکے دلمین پڑنے سے قریش کو کہا اس سال خشک
سالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے ایام مین جنگ کو جانا مناسب نہین اب پہر جاو آیندہ مقابلہ
ہووینگا تب پہر کے چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹہہ روز انکی انتظار فرما کر

بعد مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوی ۃ
اور رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو
نکاح کیے اور شوال مین ابی امیہ کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح کیے اور ذی القعدہ مین حجش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح کیئے اُنکے نکاح کی دعوت مین لوگ کھانا کھاکے باتان کرتے ہوے حضرت کے
دولتخانے مین بیٹھے سو عورتون کو چھپنے کا حکم ہوا اور اسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ
عنہا والدہ علی مرتضیٰ کی انتقال پائے اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال بہی اوسی سال
ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ زنا کرے تہے سو انکو حضرت کے خدمت مین حاضر کیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے پوچھے توریت مین زنا کا کیا حکم ہے کہے منہہ کالا کر اونٹ
کے دم طرف منہہ کئے بٹھلا کر شہر مین پھرانا حضرت فرمائے تم جھوٹہ کہتے ہو توریت مین یہ حکم
نہین اور توریت منگوا کے دیکھے تو اُسمین لکھا ہے کہ رجم کرنا پھر تب اُن دونون کو سنگسار
کرکے مارے اور اُسی سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت وخواند کا
اتفاق ہوتا ہے اور اُنکے سخن کا اعتماد نہین تم انکا خط لکھنا سیکھو بموجب حکم کے زید نے
پندرہ روز مین وہ خط لکھنا سیکھے پانچوان سال ہجری ربیع الاول مین دُومَۃ الجندل
کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی دُومَۃ الجندل جو مدینے سے
پندرہ روز کے راہ پر ہے اور دمشق مین اور اُسمین پانچ روز کا فاصلہ ہے سو وہان
لوگ جمع ہوکے راہ زنی کرتے ہین اور مدینے کا بھی قصد رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے مین سباع بن عرفطہ کو نایب کر کر ہزار آدمی سے پچیسوین کو نکلے شب کو چلتے
اور دن کو راہ چھپا کے جنگل مین اترتے دومہ کے قریب پہنچکے اُنکے جانورون کو جو وہان

خبر تنے تھے سو غارت کیئے تو کفار بھاگ گئے حضرت دومہ مین مقام کرکر لوگون کو انکی تلاش مین اطراف روانہ کیئے پر کفار کی سراغ نہ لگی سو وہان سے نکل کے ربیع الآخر کی بیسوین کو مدینے مین داخل ہوے اور جمادی الاخری مین چاند گران ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑہے اور شعبان مین مریسیع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق کے قبیلے والے مسلمانون سے جنگ کرنے مستعد ہوتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین زید بن حارثہ کو نایب کرکر سات سو صحابی سے روانہ ہوئے لشکر مین تیس گھوڑے تھے قدید کے قریب ایک چشمہ جسکا نام مریسیع تھا پہنچے بنی مصطلق کا سردار حارث بن ضرار جنگ پر مستعد ہوا حضرت مہاجرین کا نشان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کے ہاتھہ مین عنایت کیئے اور جانبین سے تیر چلنا شروع ہوا حضرت حکم کیئے کہ انپر یورش کرو مسلمانان انپر یورش کیئے دس شخص انکے مارے گئے باقی تمام اسیر ہوے اور اونکا اسباب غنیمت آیا سو دو ہزار اونٹ پانچہ ہزار بکریان اور لوگ دو سو گھر والے تھے اور حارث کی بیٹی جویریہ بہی بند مین آئی اور ثابت بن قیس بن شماس کے حصے مین گئی ثابت اوس سے پیسے لیکے آزاد کرنا مقرر کیئے وہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پیسون کی اعانت واسطے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیسے دیکر آزاد کروائے اور آپ نکاح کیئے حضرت نکاح کیئے سو سنکے تمام صحابہ سب قیدیون کو جو انکے بند مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال کے لوگ ہوئے کرکر آزاد کیئے اور وہ سارے قوم کی قوم مسلمان ہوئی اور رمضان غرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین داخل ہوئے اسی غزوے سے پھر کر آتے وقت جہجاہ اور سنان مین قضیہ ہوا جہجاہ مہاجرین کو اپنی اعانت واسطے پکارا اور سنان انصار کو پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سنکے منع کیئے اور فرمائے کیا

جاہلیت کے وقت کے اسباب بیکار رہے ہین پھر یہہ کیفیت عبداللہ بن ابی بن سلول جو بڑا
منافق تھا پہنچی سنکے کہا مہاجرین کو ہمارے سبب سے تقویت ہوی سو ہمارے ساتھہ ہمسری
شروع کئے کوی مثل کہا تھا سو ویسا ہی کُتّے کو موٹا کرنا تجہی کو پھاڑ کھاوے واللہ ہم مدینے
کو جاوینگے تو زور والا بے قدر لوگون کو وہان سے نکال دیگا اور اپنے دوستون کو کہا یہہ
بلا تم اپنے ہاتون سے کئے جو انکو اپنے شہر مین بلوائے اور اپنے مالون مین سے انکو تقسیم
کردئے اب بہی کچہہ نہین گیا مدینے کو گئے بعد تمہارا دیا ہوا انسے چہین لیو تو نکل کے اور کہین
جائینگے اس مجلس مین زید بن ارقم بیٹھے تہے سو سنکے صبحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو آکے اطلاع کئے حضرت کی خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تہے عرض کئے آپ عباد بن البشر کو
فرماؤ تا اس منافق کو قتل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قتل کرے تو لوگ کہا
کرینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو مارتا ہے لیکن لوگون مین ندا کردیو اسی وقت یہان سے کوچ کرین
عبداللہ بن ابی کو معلوم ہوا کہ زید اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدیا سو حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوکے قسم کھایا کہ مین کچہہ نہ بولا وہ منافق لوگون پاس بڑی اعتبار تھا اس لیے
انصار عرض کئے عبداللہ بن اُبی یہہ نہ کہا ہوگا وہ لڑکا نہ معلوم کیا سنا ہے اور کچہہ بے سمجہی
سے کہا ہے غرض زید کو جہوٹا ٹھہرائے جب حضرت کی سواری نکلی اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ
آکے عرض کئے یا رسول اللہ کیا واسطے آج بیوقت خلافِ عادت تشریف فرماتے ہین
حضرت فرمائے کیا تم نہین سُنے جو تمہارا صاحب کہا اُسید پوچہے وہ کون صاحب حضرت
فرمائے عبداللہ بن اُبی بن سلول اُسید کہے وہ کیا بات حضرت فرمائے ایسا کہا اُسید
عرض کئے یا رسول اللہ اب چاہے تو اسکو نکال دیتے ہین کہ آپ ہی کو زور ہے اور بیقدر وہی
ہے اور اُسکی قوم چاہی تہی کہ اسکو اپنا سردار بناوے لیکن اللہ تعالی آپکو ہمارا سردار بنایا

سواسکو اپنے تین ریاست نہوئی سو جلاپے کے سبب سے ایسا کہتا ہی آپ اُسکی بات کا
خیال نہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلکے دوسرے
روز دھوپ خوب گرم ہوی بعد اُترے بہت چلکے ماندے ہوے تھے زمین پر اُترتے
ہی سو گئے اتنا کچھہ زیادہ محض اسواسطے چلے تا لوگون کے دلون سے قضیئے کی بات دفع
ہوجاوے پہر وہان سے نکل کے حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر جا اُترے باد اتنا بہت
شدت سے چلا لوگ کو گھبراہٹ ہوئی حضرت فرمائے کچھہ اندیشہ مَتکرو ایک بڑا کافر مرنے
کے واسطے چلا ہی جب مدینے کو آئے تو معلوم ہوا کہ اس روز رفاعہ بن زید بن تابوت جو
مسلمانونکا بڑا دشمن تھا سو موا اور عبداللہ بن اُبی جو زید کو جھٹلایا تھا انکو سچا کرنے
اللہ تعالی سورہ منافقون نازل کیا عبداللہ بن اُبی کے فرزند پکے مسلمان تھے سو یہہ کیفیت
سنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہو کے عرض کئے یا رسول اللہ مین سنا ہون
کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہین اگر مرضی مبارک اُسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد
فرمانا مین اُسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہون اگر دوسرا کوہی میرے باپ کو قتل کرین تو
میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپ کو قتل کیا سو شخص لوگون مین پہرتا رہے پہر کافر کے لئے
ایک مسلمان کو قتل کرون تو مین دوزخمین جاونگا حضرت فرمائے ہین تیرے باپ کو نہ مارونگا
بلکہ جب تک وہ زندہ ہے اُسکے ساتھہ ملایمت کرتا رہونگا یہہ معاملہ ہوئے بعد عبداللہ
بن اُبی کچھہ نالایق بات بولا تو اسکی قوم ہی اُس پر لعن طعن کیا کرتی یہہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کہے سو روز ہم اُسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگ
مین اضطراب ہوتا اب اگر اسکی قوم کو کہون تو وہی اسکو مار یگی اور جب حضرت
مدینے کے نزدیک پہنچے عبداللہ بن اُبی کے فرزند اکے اپنے باپ کو مدینے مین نہ جانے دیکے

روک دے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دیگے مین تجہے نہ چہوڑونگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکے اجازت دئے تب اُسکو چہوڑے اور اسی سفر مین لوگ بی بی عائشہ پر بہتان کئے سو اللہ تعالی انکی پاکی اور برات مین سورۂ نور کے دس آیت نازل کیا اور شوال مین خندق کا غزوہ ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سلاّم بن مِشکَم اور حُیی بن اخطب وغیرہ مکے کو جاکے قریش کو ترغیب دئے اور کہے کہ اِسدفعہ تم ہم ملکے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانان کا بیخ و بنیاد باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والون کو بہی جاکے ترغیب دئے ابوسفیان قریش کے چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا اُنکے ہمراہ تین سو گہوڑے دیڑہزار اونٹ تہے جب مَرّ الظہران کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے سات سو آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلحہ بن خُویلد بنی اسد کو لیکے ملا اور عُیَینہ بن حِصن بنی فزارہ کے ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن رُخیلہ بنی اشجع کے چار سو آدمی کے ساتہہ ہمراہ ہوا اور حارث بن عوف بنی مُرّہ کے چار سو آدمی سے کمک کیا اور متفرق قبیلون کے لوگ بہی جمع ہوے غرض ابوسفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانون کا قصد کرکے چلدیا یہی جماعتان جنگ کے لئے آنے سے اِس جنگ کو غزوۂ احزاب بہی کہتے ہین کیونکہ احزاب کا معنی عربی مین جماعتان ہین پہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے اس ارادے پر مطلع ہوکے مسلمانون کو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہوجاوین اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارثہ کے ہاتہہ دئے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت کئے اور سلع پہاڑ پاس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ادہوڑی کا خیمہ دئے کافرون کی جمعیت بڑی رہنے کے

باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم مین دستور ہی کہ مخالف بہت رہین
تو شہر کے گرد خندق کھودتے ہین چونکہ مدینے کے اطراف مین اکثر عمارتان تہے مخالفون کو
اس جانب سے گذرنا ممکن نہ تہا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تھا سو اسطرف خندق کہودنا شروع
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی پیمایش کر کر دس آدمی ملکے چالیس ہاتہہ کہودنا مقرر کئے
اور آپ بہی انکے ساتہہ کھودا کرتے ہتے اور مٹی اٹھاتے ایک روز بڑا پتھر آیا اسکو پہوڑنے سے
سب عاجز ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُترکے اُسپر سبّل مارے تو بالو کے سا
ہو گیا اور مسلمانون کو قوت سے نہایت تصدیع تہی ایکروز بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے باپ
اور ماموکے واسطے ایک لپ خرما لیکے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکہہ کے فرمائے
کہ وہ کیا ہی سو یہان لے آ وہ بی بی خرما لاکے حضرت کے ہاتہہ مین ڈالی وہ بہت ہی تہوڑا تہا جو
حضرت کا دست مبارک اُس سے نہ بھرا بعد کپڑا اچھا کے اسکو اسمین ڈالے اور لوگون کو کہے
ناشتا کرنے آؤ سو تمام کھانیکو جمع ہوئے اور سب پیٹ بھر کے کھائے پھر وہ جتنا تہا سو ویسا ہی
باقی تہا اور ایکروز جابر رضی اللہ عنہ ایک بکری کاٹ کر اور تہوڑا سا آٹا روٹیان پکانے اپنی
عورت کے حوالے دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہوئے اور عرض کئے ہین کچہہ
کہانا پکایا ہون آپ اور ایک دو شخص آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین ندا کئے
جابر ضیافت کیا ہی جلد آؤ اور انکی عورت کو کہلا بہیجے مین آنے تک روٹیان مت پکاؤ اور
آپ تشریف لاکے اُسپر دعا پڑھے اور روٹیان پکانیکا حکم کئے پھر تو دس دس آدمی کو کھلا کے
روانہ کرتے تہے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کہلوائے کہانا جیسا تہا سو ویسا ہی تہا القصہ
بیس پچیس روز کے عرصے مین خندق طیار ہوئی بعد ابو سفیان قریش کو لیکے مجمع السیول پاس
جرف اور زغابہ کے مابین دس ہزار کی جمعیت سے اُترا اور غطفان آکے اُحد کے جانب مین

ذہب ثقفی پاس اترے اور حیی بن اخطب بنی قریظہ پاس جاکے ورغلانا تو وہ بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عہد کئے تھے سو توڑے مسلمانون کو نہایت تشویش ہوئی
دم ناک مین آیا عورتون کو مدینے کے گڑیون مین مضبوط جگہہ رکھے اور بنی قریظہ کے اندیشے سے
سلمہ بن اسلم کے ہمراہ دوسو آدمی اور زید بن حارثہ کے ساتھہ تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت
کے واسطے روانہ کئے اور اُنکو تاکید فرمائے کہ تکبیر پکار کے کہا کرو تا کافرون پر رعب ہووے اور عباد
بن بشر کے ساتہہ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے وقت لشکر کی محافظت کیا کرین مسلمانونکا یہہ حال
دیکہہ کے منافقان بولی ٹھولی شروع کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کسریٰ اور
قیصر کے خزانے ہمکو ملینگے اب تو ہمارا یہہ حال ہو گیا قضاء حاجت واسطے جانا دشوار ہگیا اور بنی قریظہ
عہد توڑے سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو اُنکے
پاس بھیجے سو آکے عرض کئے کہ بنی قریظہ عہد توڑے اور عضل و قارہ کے لوگ رجیع مین خبیب کے
ساتہہ جیسا دغا کئے تھے ویسا ہی یہہ بی دغا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر چادر
اوڑھکے دیر تک لیٹے لوگون کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اُٹھکے فرمائے اب خوش ہو اللہ تعالیٰ
ہمکو فتح دیگا دوسرے روز صبحکو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہی بہت
متعجب ہو کے کہے کہ ہمکو معلوم نہین سو یہہ نیا داؤ نکالے جنگ تو نہین ہوا مگر جابنین سے
تیر پتھر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تہا ایکروز نوفل بن عبد اللہ بن مغیرہ خندق
پر سے گھوڑا اڑا کے آنا چاہا سو خندق مین گر کر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اُسکی لاش ہمکو دیوین
تو ہم دس ہزار درم دیتے ہین حضرت فرمائے وہ بھی نجس تھا اور اسکی قیمت بھی نجس ہی ہمکو اُس
سے کچھہ کام نہین تمہارے مردے کو تم نکال کے دفن کرو اور ایک روز عمرو بن عبد ود اور عکرمہ
بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑون کو اڑاکے آئے عمرو بن عبد ود ابرا شجیع تھا

ہزار آدمی پر بھاری اور بدر کے جنگ مین بہت زخم کھایا تھا سو احد کے جنگ مین نہ آیا تھا اس دفعہ اپنی شجاعت بتانے پکارا کہ کوئی مقابلے واسطے نکلو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ مین جاتا ہون حضرت فرمائے بیٹھو وہ عمرو ہی پھر اُسنے پکارا حضرت علی کھڑے ہوکے حکم چاہے حضرت فرمائے بیٹھو تیسرے بار پکارا پھر علی رضی اللہ عنہ عرض کئے مین جاتا ہون حضرت فرمائے وہ عمرو ہی علی مرتضی کہے عمرو ہو تو کیا ہو تا مین جاتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دستار مبارک نکالکے علی کے سر پر باندھے اور اپنی تلوار انکو حمایل کئے اور دعا مانگے یا اللہ تو اسکی اعانت کر علی رضی اللہ عنہ اسکے مقابل ہوئے پوچھا تو کون ہی کہے علی ہون کہا کیا عبد مناف کا بیٹا تو فرمائے ابو طالب کا بیٹا ہون وہ کہا میرے ہاتھ سے تیرا خون ہونا مجھے خوب نہین لگتا تیرے چچایون مے کوئی آتا تو بہتر ہوتا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے مجھکو خوب لگتا ہی کہ مین تجھے قتل کرون عمرو غصہ ہو کے گھوڑے پر سے اُترا اور اُسکے تانچے مار کے چھوڑ دیا اور تلوار کھینچ کر آتش کے بگولے سا آیا پھر دونون کا مقابلہ ہونے لگا آخر ایک ہاتھ علی رضی اللہ عنہ پر مارا حضرت اُسکو ڈھال پر اور لئے ڈھال کٹکے زخم سر پر پہنچا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ اُسکے گردن پر مارے تو سر جدا ہو کے گر گیا اور علی مارتے وقت تکبیر جو کہے سو اُسکا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنکے خوش ہوئے اور سمجھے کہ اِس کافر کا کام تمام کیا دوسرے کافران اسکا یہہ حال دیکھکے بھاگ گئے اور ایکروز کافران ایک جماعت کو جنگ کے لئے بھیجے سو صبح سے شام تیر پتھر چلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ظہر اور عصر کی نماز کی فرصت نہ ہوی تو نماز کو قضا کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگو نکا ہراس اور مخالفون کی کثرت دیکھہ کے عُیَینہ بن حصن اور حارث بن عوف کو کہلا بھیجے تمکو اگر مدینے کے پھلون کا تیسرا حصہ دیوین تو تم اپنی جمعیت کو لیکے نکل جاؤ گے تو وے اس بات سے راضی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کے مشورت کئے وے کہے اگر امر الہی انسے

صلح کرنیکا ہوا ہی تو ہمکو دم مارنے کی جگہہ نہین اگر حکم نہین اور محض ہماری بہتری کے واسطے
ہی تو اسمین سخن کی گنجایش ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے امر الٰہی نہین مگر دیکھتا ہون
کہ تمام عرب ایکہتا ہوکے ہر طرف سے ہجوم کئے ہین اس لئے انسے صلح کرنا چاہا تا کافرون کی شوکت گہٹجائے
سعد بن معاذ کہے یا رسول اللہ ہم کفر کے ایام مین ہمارے شہر کے پہلون سے انکو ایک دانہ کی
آس نتہی اب کیا ہم مسلمان ہوکے انکو ہمارا مال اتہاکے دینا ہم انکو تلوار ہی کا پہل دینگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تمکو اگر اسقدر مضبوطی ہی تو صلح کی کچہہ حاجت نہین ایکروز تیران چل رہی تہے
کہ ایک تیر سعد بن معاذ کو لگی تو سعد دعا کئے یا اللہ کسی قوم سے جنگ کرنا مجہے دوست نہین مگر
اس قوم سے جو تیرے رسول کو جہٹلائے اور ایذا دیکر شہر سے نکالی اگر قریش سے جنگ باقی ہی تو
مجہے زندہ رکھہ اگر باقی نہین تو اسی زخم سے مجہے شہادت نصیب کر اور بنی قریظہ سے میرے
آنکہہ تہنڈے نہین ہوے تک مجہے موت مت دے القصہ اصحاب شدت اور محاصرے مین تہے
کہ ایکروز نعیم بن مسعود اشجعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ
مین ایمان لایا ہون لیکن ہنوز میری قوم کو اسکی اطلاع نہین حضرت کی مرضی مبارک مین جو ہی
سو مجہے اطلاع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہی ہمارے مین کا ایک آدمی ہے
لیکن کچہہ داؤ ہوسکا تو کر کیون کہ جنگ داؤ ہی نعیم بنی قریظہ پاس جاکے انکو کہے میری تمہاری
دوستی ظاہر ہی تمہاری بہلائی کی ایکبات کہتا ہون اسکو غور کیجیے تم یہان کے باشندے
ہین اسکو چہوڑ کے کہین نہین جاسکتے قریش اور غطفان کو قابو ملا تو جنگ کرینگے نہین تو
اپنے ملک کو چلا جاینگے وہ گئے بعد تمکو محمد سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہین تم انکے چند عمدہ لوگ کو
اپنے پاس گردی رکہو تا وے جنگ سے باز نہ آوین بنی قریظہ انکی بات پسند کئے پہر نعیم ابو سفیان
پاس جاکے اسکو کہے میری تمہاری دوستی ظاہر ہی بولنے کی حاجت نہین محض تمہاری خاطر سے

ہین محمد سے جدا ہوا ہین ایک کیفیت سنا ہون اگر میرا نام نہ بتاوینگے کر کر شرط کرین تو کہتا ہون
ابوسفیان سجدہ ہو کے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ
اپنے کئے پر پشیمان ہو کے محمد کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت بیجا کئے لیکن اس تقصیر کے
درعوض ہم قریش کے چند عمدہ لوگون کو پکڑ کے تمہارے حوالے کرتے ہین تم انکو قتل کرو باقی
لوگون کو تم ہم ملکے مارینگے چنانچہ محمد بہنا ور بہو دین اس بات کا قول و قرار ہو چکا ہی مین تمکو جتا دیتا
ہون اگر یہود تم سے لوگون کو گرو مانگینگے تو تم ہرگز مت دیو اور وہان سے غطفان پاس جا کے قریش
کو بولے سو کہا انہون کو بہی کہے قریش اور غطفان سُننے کی شک عکرمہ بن ابی جہل اور چند عمدہ لوگ کے
تئین بنی قریظہ پاس بھیجے کہ ہمکو یہان رہنے سے نہایت تصدیع ہی سردے سے جانور ضایع ہوتے ہین
دانہ اناج ہم پہنچا دشواری صبح ہی جنگ کے واسطے نکلتے ہین اور انکے ہمارے بیچ فیصلہ کر دیتے ہین تم
بہی مستعد ہو کے اُس جانب سے نکلو بنی قریظہ کہے سبان سُننے کا روز ہی ہم جنگ نہین کر سکتے اسکے
سوائے تمہارا اعتماد ہمکو نہین چند عمدہ شخص کو ہمارے یہان گرو رکھو قریش سنکے کہے نعیم سچ کہا تھا اور
انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہین دیتے تمھاری اگر مرضی ہو تو شریک ہو نہین تو ہمارا تمھارا عہد و پیمان باقی
نہین غرض انہین مخالفت ہو گئی بحمد اللہ تعالی قریش پر باد صبا بہیجا انکے خیمے گر ناد یگان اوندہے ہونا
آتش بجہنا شروع ہوا اور اللہ تعالی انکے دلون مین رعب ڈالا جبرئیل علیہ السلام آکے حضرت کو اطلاع
کئے کہ اللہ تعالی اُنپر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہین سکتے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اسوقت جا کے قریش کی خبر کون لائیگا شب بہت تاریک تہی ہوا نہایت سرد اور سر پر غنیم
کا اندیشہ کوئی جانے واسطے جرأت نہ کیا تین بار فرمائے لیکن کوی جواب نہ دیا آخر حذیفہ بن یمان
کو پکار کے فرمائے تم جاؤ حذیفہ عرض کئے سرما بہت ہی اور مخالف کے لوگ مجھے دیکہین تو اسیر کرلین
حضرت فرمائے تجھے اسیر نہ کرینگے جاؤ اور انکے واسطے دعا کئے حضرت کی دعا کی برکت سے انکو سرما اور

باریکا کچھہ آسیب نہ ہوا گویا حمام مین چلے جاتے تھے قریش کے لشکر مین پہنچکے دیکھے کہ ابو سفیان
لوگون کو کہتا ہی کہ جانور ضایع ہوئے بنو قریظہ پھر گئے اب اس بارے سے بچنا دشوار ہی مین
روانہ ہوتا ہون تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر آ جہل کے بیٹھا اسقدر اسکو ہیبت ہوگئی بیٹھے بعد
اونٹ کا بندن کہولا یہہ دیکھکے خدیفہ رضی اللہ عنہ پھرے تو راہ مین انکو سواران ملکے کئے تمہارے
صاحبکو جاکے کہہ دیو اللہ تعالی انکو کفایت کیا اور قریش بھاگے سو سنکر غطفان بھی بھاگ گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آیندہ سے ہم قریش پر جاوینگے وے ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی
ہوا اس جنگ مین مسلمانون کے چھے شخص شہید ہوئے کافرون کے بھی پانچ چھے آدمی موے ذی القعدہ
کی تئیسوین کو چہارشنبے کے روز حضرت مدینے مین داخل ہو کے ہتھیار کھول کر غسل کئے کہ اس عرصے
مین جبریل علیہ السلام استبرق کی پگڑی باندھکے اور خچر پر دیباج کا زین پوش ڈال کے دحیہ کلبی کے شکل
سے آئے اور حجرۂ شریف کے دروازے پر پکارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اضطراب سے
دوڑے بی بی عایشہ بھی کون ہی سو دیکھنے پیچھے گئے سو حضرت خچر پر تکیا لگا کے اس شخص کا سخن سنے
اُسنے بات کر کے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا ہین تشریف لا کے جنگ کا سامان پہنکے
مستعد ہوے بی بی عایشہ پوچھے یہہ کون تھا حضرت فرمائے تم کیا اسکو دیکھے بی بی عرض کئے ہو دیکھی
حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہے دحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبریل تھا آکے کہا تم ہتیار کھولے ہم تو ہنوز
نہین کھولے حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہی تو کہا بنی قریظہ سے جنگ کو چلئے خدا کی قسم مین جاکے انکو چکنا چور
کرتا ہون جیسا انڈا پتھر پر ہوتا ہی یہہ کہکے حضرت باہر تشریف لائے اور لوگونمین منادی کردئے جو کوئی
خدا و رسول کے حکم کا مطیع و منقاد رہو تو عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین اور علی مرتضی کے ہاتھ نشان
دیکر ہراول پر روانہ کئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نیابت دئے اور آپ بھی روانہ ہوئے راہ مین دیکھے تو لوگ تیار ہو کے جاتے ہین انھونسے پوچھے
تمہین کیسا معلوم ہوا کہے دحیہ بن خلیفہ سفید خچر پر بیٹھکے گیا اور ہمکو جانیکا حکم کیا حضرت فرمائے وہ دحیہ نہتھا جبریل علیہ السلام تھا

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما کے بنی قریظہ کے کنوے پاس اُترے عصر کی
نماز کا وقت ہوا تو بعضے صحابہ نماز نہ پڑہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ مین پھر اُس نماز کو عشا کی نماز پڑھکے قضا کئے اور بعضی صحابہ نماز
راہ مین وقت پر پڑھلئے کیونکہ حضرت کا ارادہ اس مقولے سے جلد نکلنے کا اشارہ تہا القصہ حضرت
تین ہزار آدمی کے ساتھہ انکو محاصرہ کئے لشکر مین چھتیس ۳۶ گھوڑا تھا اور یہود قلعے کے دروازے
بند کر کے بیٹھے اور حیی بن اخطب جو یہہ فساد برپا کیا تھا اسی قلعہ مین سپتر گیا یہود محاصرے سے
تنگ آئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد سب یہودیون کو جمع کر کر کہا مین تین ۳ بات بولتا ہون
اُسمین سے ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہی کہ محمد سچے رسول اللہ کا ہے توریت مین ایک
نبی کا آنا ضرور ہے کر کر جو لکھا ہے سو وہ یہی ہے اُسپر ایمان لاؤ امن پاؤ گے کہے ہم توریت کو کدہی
نہ چھوڑیکے اُس نے کہا اگر یہہ بات نہین سنتے ہو تو عورت بچون کو مار کے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم
سب مارے جاوین تو بہتر ہے کہ عورت بچونکی کچھ فکر نہین اگر ہم غالب آئین تو نئے عورتین کرلینگے
کہے یہہ سب غریبون کو ناحق مار کے بعد ہم جینا کچھہ لطف نہین کہا یہہ بہی نہ مانے تو آج شب شنبہ ہی
اور ہم آج جنگ نہ کرینگے کر کر محمد اور انکے اصحاب بیفکر ہین سو ہم انپر شبخون کر کے انکو مارنا کہے اگلے
لوگ شنبے کی حرمت توڑے سو انکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اسکی حرمت توڑین تو
کدھی سہلانہ ہوگا کعب بولا تمہارے مین کا کوئی شخص ماجنی سو روز سے کیا ایک شب بہی ہوشیار
رہا غرض اسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجے ابو لبابہ
بن عبد المنذر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اُس سے مشورت کرینگے پھر ابو لبابہ جاتے ہی انکے مردان عورتان
بچے سب ملکے رونے لگے اور کہے ہم محمد کے حکم پر اُترنا کیا مناسب ہی ابو لبابہ کو انکے حال پر نہایت رقت
آئی سو کہے اترو اور اپنے ہاتھہ سے گلے طرف اشارہ کئے یعنے محمد کے حکم پر جب تم اُترینگے تو تم سمجھو نکا

ذبح ہوگا ابولبابہ کہتے ہین مین تو یہہ بولا لیکن ہنوز میرے پاؤن زمین سے اٹھے نہین کہ مین سمجھا خدا اور رسول کی مین خیانت کیا سو ابولبابہ وہانسے نکل کے سیدھا مدینے کو گئے اور اپنے پاؤنین بیریان سنگین ڈالکے تھام سے مسجد کے اپنے تئین باندھے اور کہے یہان سے مین نہ جاؤنگا جب تک کہ میرا توبہ خدا تعالی پاس مقبول نہ ہووے اور یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک انتظار کھینچکے دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ ابولبابہ مسجد مین اسطور سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے پاس آتا تو مین اسکے لئے مغفرت مانگتا اب وہ ایسا کر چکے بعد مین اسکو چھوڑ نہین سکتا اللہ تعالی ہی اسکی تقصیر معاف کرنا ابولبابہ کھانا پینا چھوڑ دئے انکے انکھہ سے بینائی کان سے سماعت جاتی رہی نماز کے وقت انکی لڑکی اکے زنجیر کھولتی بعد پھر ویسا ہی باندھتے سو پندرہ سولہ روز کے بعد انکا توبہ مقبول ہوکے اللہ تعالی کے یہان سے تقصیر معافی کا حکم آیا القصہ بنی قریظہ کو بارا روز کا محاصرہ رہا لاچار ہوکے حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول کئے بنی قریظہ اوسیون کے حلیف تھے سو اوسیان حضرت کی خدمت مین سفارش کرنے لگے کہ خزرج کے حلیف بنی قینقاع کے ساتھہ جیسا کئے ہمارے حلیفون کے ساتھہ بھی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین ایک شخص کو مختار کرو اسنے جو کہا سو ویسا ہی کرنا سب کا اتفاق اوسیون کے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور انہون غزوۂ احزاب مین زخمی ہونے سے اسوقت حاضر نہین تھے سو انکو بلوائے جب سعد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے کہ تمہارے سردار طرف اٹھو پھر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمھارے حلفا ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مختار کئے سعد کہے تم کیا خدا سے عہد اسبات کا کرتے ہو کہ جو مین کہون سو اسپر عمل کرینگے انصار کہے ہمکو قبول ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جانب مین تھے ادھر ادب سے نہ دیکھکے سعد کہے ادھر کے لوگون کو بھی قبول ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے قبول ہے سعد کہے ہین حکم کرتا ہون کہ تمام مردون کو قتل کرنا اور عورت بچے مال متاع باندھ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی سات آسمان کے اوپر سے جو حکم کیا سو وہی حکم تو کیا پھر سب قلعے پر سے اتار کے ذی الحجہ کی پانچوین کو مدینے مین لاکر حارث کی بیٹی کے گھر مین قید کئے اور بازار مین گڑے کہود کے اُنہین کے جوانون کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہان قتل کئے جب اُنکے تھوڑے تھوڑے لوگ کو بُلا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے تو یہود اپنے بڑے کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہمکو کسواسطے لیجاتے ہونگے بولا کیا ہر جگہہ تم نہین سمجھتے کیا دیکھتا نہین بلاتا سو اُن چھوڑتا نہین جاتا سو وہ آتا نہین بس واللہ یہہ قتل کرنے لیجاتے ہین جب اُن سبھون کے قتل سے فراغت ہوئی بعد حیی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا تھا اور مرے بعد اسکو کوئی نہ لیتا کر کر پھاڑ کے دھجیان کردیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ کے کہا تیری عداوت سے میرے جی پر مین ملامت نہین کرتا لیکن اللہ جسکو ذلیل کرنا چاہے تو وہ خوار ہوتا ہے پھر لوگون کو دیکھہ کے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی تھا مقدر مین بنی اسرائیل پر لکھہ چکا تھا اس مین کچھہ مضایقہ نہین پھر گردن دیکے بیٹھا تو اسکی گردن مارے اور اُنکے اسباب مین ڈیڑھ ہزار ۱۵۰۰ تلوار تین سو ۳۰۰ بکتر پانسو ۵۰۰ ڈھال اور عورتان بچے اونٹان بکریان بہت سے تھے سب مین سے خمس نکال کر باقی ہراج کر کر جنگیون مین تقسیم کئے اور ریحانہ شمعون کی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکے اپنی تصرف مین لائے بعضی روایتون مین آیا ہے اُسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کئے اور ذی الحجہ مین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا زخم سوکھ گئے تھے سو اُنہون اپنے کو شہادت ہونا کر کر پھر دعا مانگے تو زخم پھٹ کے وفات پائے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکی موت کے واسطے اللہ تعالی کا عرش اہتزاز کیا اور ستر ہزار فرشتہ اُنکے جنازے کے ساتھہ جانے کے لئے اُترے اور اُنکے جنازیکو فرشتے

کسیکی تعظیم اتنی کرتے نہین دیکھا جیسا کہ محمد کے لوگ اسکی تعظیم کرتے ہین اور جو جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمد بہتر
بات کہتا ہی اسکو البتہ ماننا پہر قریش کیطرف سے حلیس بن علقمہ آیا حضرت وہ آتا سو دیکھکے فرمائے یہہ شخص ہدی کی
بہت تعظیم کرتا ہی کی اونٹونکو اسکے روبرو کرو اور تلبیہ کہو وہ بہی یہہ احوال دیکھکے گرگیا بعد مکرز بن حفص آیا لیکن
لوگ آنے سے صلح کا کچہہ طور نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش پاس اپنے طرف سے عمر کو بہیجنا چاہی عمر عرض کئے
کہ میرا وہان کوئی قرابتی نہین میری سختی انکے دلو نہین نقش ہی سب میرے دشمن ہین میرے سے عزیز کلے والون پاس
عثمان ہی انکے قرابتی بہی وہان بہت ہین انکو بہیجنا مناسب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ
عنہ کی زبانی کہلا بہیجے کہ ہم طواف واسطے آئے ہین تمہارے سے جنگ کرنے نہین آئے عثمان روانہ ہوئے راہ
مین انسے ابان بن سعید بن العاص ملکے انکو امان دیا اور اپنے ساتھہ بٹھاکے مکے کو لیگیا عثمان جاکے حضرت کا
پیام قریش کو پہنچائے ابوسفیان کہا تم چاہتے ہو تو کعبے کا طواف کرو عثمان کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طواف نہین کئے تک مین طواف نہ کرونگا قریش عثمان کو بجہور کرکے اپنے پاس رکھے یہان لشکر مین شہرت ہوی
کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہین تو مین جنگ کئے سوائے
یہان سے نجاونگا اور لوگون کو بیعت کرو کرکر فرمائے تو سب لوگ ببیر درخت کے نیچے بیعت کئے یعنے انسے عہد لیے
کہ جنگ گہتی کے کرنا اور جنگ مین اپنا جان دینا اول بیعت ابوسنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کئے سب
بیعت سے فراغت پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ اٹھاکے سیدہے ہاتہہ پر مارے اور فرمائے یہہ عثمان کے
طرف سے بیعت ہی اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین کیونکہ اللہ تعالی یہہ بیعت کرنیوالون کے شان مین یہہ آیت
نازل کیا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنے اللہ تعالی
خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھہ ملانے لگے تجہہ سے اس درخت کے نیچے
پہر جانا جو انکے جی مین تہا پہر اتارا انپر چین اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک قریش

اس بیعت پر مطلع ہوکے سہیل بن عمرو کو صلح واسطے روانہ کیئے اُن انا سو دیکھکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے سہیل آتا ہے اب تمہارا کام سہل ہوگا وہ آیا تو بہت جواب سوال ہوا آخر صلحنامہ لکھنا
مقرر پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو فرمائے تم صلحنامہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سہیل کہا رحمن کو ہم نہین جانتے سابق کے دستور کے سر لکھا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اب بھی لکھنا حضرت فرمائے
اونہی لکھو پہر یہہ نوشتہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہو کر ہمکو یقین ہوتا
تو ہم جنگ کاہیکو کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو حضرت فرمائے ویسا ہی لکھو علی مرتضی کہے مین لکھہ چکا اب بدلاؤنگا
اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نوشتے کو لیکے اپنے دست مبارک سے متائے پہر تو
اسمین محمد بن عبد اللہ لکھے سو صلح دس برس کا ٹھہرا اسطور پر کہ ایکدوسرے پر لکیا منحرف ہونا مسلمانون کا
کوئی شخص بھاگ کے قریش کے یہان جاوے تو اسکو پکڑ نہ دینا اور قریش کا کوئی آدمی اپنے والیون کے بی اذن آوے
تو اسکو پکڑ دینا اسبات پر بہت تکرار چلی اس بیچ مین ابو جندل سہیل کا بیٹا بھاگ کے بیڑیون کے ساتھ آیا
سہیل اسکو طمانچہ مار کے اپنی طرف کھینچا اور بولا پہلا شرط یہی کہ اسکو پہیر دینا آخر حضرت اسکو پھیر دئیے
اور صلحنامے مین اسکے کہے موافق لکھے ابو جندل پکارنے لگا کیا مین مسلمان ہوکے آیا ہون سو مجھے بھی کافرون
کے حوالے کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چند صبر کرو اللہ تم لوگون کی کچھہ راہ کر دیگا اور یہہ
بھی صلحنامے مین لکھے کہ دلونسے صاف رہنا بایکدیگر حسد و بغض عداوت نہ کرنا اور جو چاہے محمد کے ذمے مین
رہے اور جو چاہے قریش کے ذمے مین یہہ سنکے خزاعہ کہے ہم محمد کے ذمے مین رہینگے بنو بکر کہے ہم قریش کے ذمے مین
اور یہہ بھی لکھے کہ اس سال تم پھر جانا سال آئندہ آوین تو ہم شہر خالی کر دینگے تم اپنے لوگون کو لیکے آنا اور تین روز
سے زیادہ نہ رہنا اور بجز تلوار کے دوسری ہتہیار نہ لانا یہہ عہد تمام ہوئے بعد اسکے گواہی ابوبکر صدیق کی اور
عمر فاروق اور علی مرتضی اور عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن سہیل اور سعد بن ابی وقاص اور محمد بن
مسلمہ کی رضی اللہ عنہم اور مکرز بن حفص کی مشرکون کیطرف سے لکھے گئی بعد سہیل کو اور اسکے ساتھہ کے

مشرکون کو جانے ندیتے رہیے اور فرمائے عثمان نہ آئے تنگ تمکو نہ چھوڑونگا اور عثمان آیکے بعد انکو چھوڑ نے
صلح سے فراغت ہوی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے احرام کہول دیو لوگ اندیشنے لگے
اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پر ملال آیا محل سر ا مین سدہارے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
حضرت کا ملال دیکہہ کے عرض کئے یارسول اللہ آپ اول احرام کہولو حجامت کروا ونٹون کو نحر کرو آپکو دیکہہ کے
لوگ بہی احرام کہولینگے تب آپ باہر تشریف لاکے اونٹون کو نحر کئے اور حجامت لئے حضرت کو دیکھکے تمام
لوگ احرام توڑے حدیبیہ مین اٹھارہ انیس روز کا مقام ہوا بعد وہان سے پہر کے مین داخل ہونیسے صحابہ
کو نہایت رنج ہوا کراع الغمیم کو جب پہنچے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ آنکے خاطر تسلی واسطے اترا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے بعد چند روز کے بعضے عورتان بہاگ کے مدینے کو آئے سو کافران انکو
طلب کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایسا جواب دئے کہ صلح مردونکو پہیر دینے کا تہا عورتون کو
پہیر دینا صلح مین داخل نہین بعد مردون سے ایک شخص اسکا نام ابو بصیر بہاگ کے آیا اسکے والیان
خط لکہہ کے دو شخص کو روانہ کئے کہ اسکو پہیر دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بصیر کو بلا کے کہے ہم جو
صلح کئے سو تمکو خوب معلوم ہی صلح کا خلاف کرنا درست نہین اب تم آنکے ہمراہ جانا آیندہ اللہ تعالیٰ
تم لوگون کی کچھہ راہ کر دیگا اور انکو اون دونو آسامیکے ذمے کر دئے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے ابو بصیر ان دونون
شخصون کے ساتھہ دوستی باتان کرتے کرتے کہے کہ تمہاری تلوار بہتر ہے وہ بولا ہان بہتر ہی اور اسکی کاٹ بہت
خوب ہے ابو بصیر تلوار کو کھینچکے دیکھتے دیکھتے اسمین سے ایک ہاتھ چلا کے اسکو جانسے مارے دوسرا بہاگ کے مدینے
کی راہ لیا حضرت دور سے اسکو دیکھکر فرمائے یہہ گھبراہٹ سے آتا ہے حاضر ہوکے بیان ماجرا عرض کرتا تہا
اس عرصہ مین ابو بصیر بہی آئے اور عرض کئے یارسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوے اور اللہ تعالی مجھے نجات دیا
حضرت فرمائے اسکے ساتہہ چند لوگ ہو تو جنگ کی آتش خوب سلگا یگا ابو بصیر اندیشہ کئے دیکھے کہ مین اگر یہان
رہون تو مجھے کافرون کے حوالے کر دینگے سو مدینے سے نکلکر قریش کی آمد ورفت کی راہ مین ساحل پاس عیص مین جا رہے

کافرون سے بچاؤ کا ادھر نکلا تو اسکو لوٹ لیتے اور مکے مین مسلمانان جو قریش کے قید مین تھے سو بھاگ نکل کے
ابو بصیر پاس جمع ہونے لگے اور سہیل کا بیٹا ابو جندل بھی بھاگ کر ستر آدمی کے ساتھ آگے انکا شریک ہوا
اور اسلم اور جہینہ اور غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہو کر انھو مین جا ملے تین سو آدمی تک ہوے اور شام کو جاتے سو
قریش کے قافلون کو غارت کرنے لگے قریش تنگ ہو کر ابو سفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنے بھیجتے تھین روانہ
کیئے کہ تمکو خدا کی اور قرابت کی قسم عہدنامہ مین وہ شرط جو لکھے تھے سو اسکو توڑنا لوگ مختار ہین جسکا جی چاہے
مدینے کو جاوے ہم اسکو طلب کرینگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خط لکھکے طلب فرمائے ابو بصیر نزع
کیحالت مین تھے ویسے وقت خط پہنچا تو اسکو لیکے آنکھہ کو لگائے ہنوز پڑے تھے کہ انکا انتقال ہوا ابو جندل وغیرہ
انکے جنازے پر نماز پڑھکے دفن کیئے اور اپنی جماعت کے ساتھہ مدینے مین آئے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہون
کو نامے ایلچیون کے ہاتھہ سے روانہ کیئے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے
بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ کیئے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس دحیہ بن خلیفہ
کو روانہ فرمائے اور فارس کے بادشاہ کسری پاس عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجے اور یمامے کے حاکم ہوذہ بن علی پاس سلیط بن عمرو
کو اور حبش کے بادشاہ نجاشی پاس عمرو بن امیہ ضمری کو اور اسی سال حج فرض ہوا اور اسی سال اوس بن صامت
اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا سو انکے جھگڑے مین سورہ مجادلہ اترا اور آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ جماعت سے نماز پڑھے اور اسی سال اونٹون اور گھوڑون مین
مسابقت کیئے اور اسی سال بی بی عائشہ کے والدہ ام رومان کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ قبر مین اتر کر انکو دفن کیئے اور اسی سال ابو ہریرہ ایمان لائے + **ساتوان سال ہجری**
محرم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو اطلاع کیئے کہ ہم خیبر کے جنگ کو نکلتے ہین لوگ جنگ
کو نکلنے کی تیاری کرنا اور جسکو دنیا غرض ہے وہ ہمارے ہمراہ نہ آنا سو کسی منافق کو ہمراہ نہ آنے دئے اور مدینے مین
نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو نائب مقرر فرمائے اور دو سو سوار ایکہزار چار سو پیدل سے نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محصن

کو کھے اور عصر نامی ایک موضع تہا سو وہان جا اُترے اور وہان ایک مسجد بنائے پھر وہانسے نکلکر صہبا پر سے
ہوتے ہوے رجیع مین اگر اُترے غطفان کے قبیلے والے یہود کی کمک واسطے نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت
کرنے آئے ہین سمجھہ کر مارے خوف کے کمک کر اپنے مقامون کی محافظت واسطے پھر اگئے رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہان سے نکلکر خیبر طرف متوجہ ہوے خیبر بڑا شہر تھا مدینے سے بتیس ۳۲ کوس پر شام کے
جانب ہین اور اسمین دس قلعے تہے کُتَیْبَہ ۱ نَاعِم ۲ صَعَب ۳ شِق ۴ قَمُوص ۵ وَطِیح ۶ نَطَاۃ ۷ بَرا ۸ سلالم ۹ ابی ۱۰
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رات کے وقت وہان پہنچے یہود کو اطلاع نہتی صبح ہی پھاوڑے ٹوکرے
لیکر نکلے لشکر کو دیکھکے قلعے مین جاکر دروازے بند کئے سَلَّام بن مِشْکَم یہود کا سردار لوگون کو جنگ کیلیے
تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اس مین مال ذخیرہ بہت سا ہاتہہ لگا
بعد اُبی الحُقَیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اس مین عورتان تھین چنانچہ صَفِیَّہ حُیَیّ بن اخطب کی لڑکی بھی
اسی مین تھی سو دحیہ کلبی کے حصے مین گئی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم آپ اسکو لیکے دحیہ کو اسکے عوض
دو باندیان دئیے اسکے بعد نطاۃ کا قلعہ فتح ہوا لوگون کو رسد نہونیکے باعث تکلیف ہوی سو گدھون کو
کاٹ کے پکانے لگے کسینے آکے حضور مین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللّٰہ گدھون
کو کھانے کے لئے پکاتے ہین حضرت خاموش ہوے دوسرے بار بھی آکے عرض کیا کہ گدھون کو کھا جاتے ہین پھر
بھی خاموش ہوگئے تیسرے بار آکے عرض کیا یا رسول اللّٰہ گدھے سب فنا ہوگئے تب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم تاکید کئے کہ گدھون کو مت کھاؤ تو لوگ تمام پھینکدئے القصہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا
قلعہ فتح ہونیکے قبل بنی سہم کے قبیلے والے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کنےذمتہین آکے عرض کئے یا رسول اللّٰہ
ہمپر بہت سختی گذرتی ہے ہمارے ہاتھہ مین کہانیکو کچہہ نہین آپ کچہہ عنایت فرما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کے پاس بھی کچہہ نہتہا سو دعا مانگے یا اللّٰہ تو ان لوگونکا حال خوب جانتا ہے اور انمین کچہہ طاقت نہین اور انکو
دینے واسطے میرے پاس بھی کچہہ نہین سو جس قلعے مین کھانا چربی بہت ہے فتح کروا حضرت کی دعا کی برکت سے

دوسرے روز منذر بن الحباب کے ہاتھ سے صعب کا قلعہ فتح ہوا اور ذخیرہ اسباب وہانکا تمام مسلمانون کے ہاتھ آیا
اور براکا قلعہ بہت قلب تھا یہود اسپر سے تیر آمارنے لگے یہانتک کہ ایک تیر لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کپڑے کو لگی حضرت کنکر ایک مشت اٹھا کے قلعے پر پہیکے قلعے کو زلزلہ ہوا اسکا حصار زمین مین دہس
گیا تو مسلمانان اسکو فتح کئے مرحب یہودی ترا شجیع تہا اپنے مقابلے واسطے بلایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اسکے مقابلے مین کون جاتا ہے تو علی مرتضی جا کے اسکو قتل کئے اسکے بعد مرحب کا بھائی
یاسر نکلا اسکے مقابلے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کے والدہ بی بی صفیہ پھپھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آکے عرض کئے یارسول اللہ میرا اکلوتا مارا جائیگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے
کہ نہین بلکہ اس یہودی کو وہ ماریگا ویساہی زبیر اسکو قتل کئے اور بہی ایک قلعہ فتح کرنے ابوبکر صدیق
کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہوگئی دوسرے روز عمر کو روانہ کئے اس روز بہی جنگ ہوتا رہا بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے صبا ایک شخص کو روانہ کرونگا کہ جسکو اللہ اور اسکا رسول
دوست رکہتا ہے اور وہ اللہ کو اور رسول کو دوست رکھتا ہے تو وہ فتح کریگا صبح ہوئی تو لوگ سب
منتظر تہے کہ کسکے حوالے فرماتے ہین حضرت پوچھے علی کہان ہے لوگ عرض کئے انکی انکھہ کو آشوب ہے
اسلئے حاضر نہین ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو بلوا کے انکی انکھہ مین اپنا لعاب لگائے
تو اوسیوقت انکھہ درست ہوگئی اور انکے ہاتھہ مین نشان دیکے فرمائے تم جاؤ اول انکو ایمان لاؤ کر کر دعوت کرو
اگر قبول نکرین تو جنگ کرو علی مرتضی قلعے کے پاس جا کے پتھر و مین نشان گاڑدے اور یہود بھی مقابلہ مین آئے
لڑتے لڑتے آخر ڈھال علی مرتضی کی ضایع ہوی سو قلعے کے دروازیکا ایک پاٹ اکھاڑ لیکے اسکو ڈھال
بنائے بعد فتح کے اس پاٹ کو آٹھہ شخص لوٹانا چاہے سو لوٹا نہ سکے تمام قلعے فتح ہوگئے وطیح اور سلالم باقی
رہے انکو پندرہ سولہہ روز کا محاصرہ رہا آخر یہود کہنے لگے ہمکو جان سے چہوڑو ہم قلعے تمہارے سپرد کرتے
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسے ایسا عہد لئے کہ سونا روپا ہتھیار ہمکو دیڈالنا اور اونٹ اٹھائے

اتنا اسباب ہر ہر شخص لیجانا اور اسباب کچھہ نہ چھپانا اگر اسکا خلاف کرین تو عہد و امان باقی نہین پھر یہود قلعے مسلمانون کے حوالے کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنانہ بن ابی الحقیق اور ربیع بن ابی الحقیق سے پوچھے ابو الحقیق کا خزانہ زیور تہا سو کیا ہوا کہے جنگون مین تمام خرچ ہوا حضرت فرمائے اگر وہ خزانہ نکلے تو تمہارا امان باقی نہین اور فرمائے فلانے ویرانے مین گاڑھا ہی اسکو لے آؤ وہ خزانہ وہان نکلا تو اُن دونون کو قتل کیے اور دوسرے یہودیون کو وہان سے نکالنا چاہے تو عرض کیے اس زمینون کی زراعت کا ڈھب ہمکو معلوم ہی اگر ہمارے سپرد کرین تو آدہا محصول تمکو دیا کرینگے حضرت اسکو قبول فرما کے انہین کو باقی رکھے اور یہہ فرمائے کہ ہم جبتک چاہین تمکو رہنے دینگے بعد نکال دینگے خیبر کے قلعونکا یہہ حال سنکر فدک کے یہود صلح کا پیغام مُحَیّصَہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وساطت سے کیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنسے صلح کیے کہ آدہا محصول ہمکو دینا اور ہم جب چاہین تو تمکو نکال دینگے ان جنگون مین مسلمانون سے پندرہ شخص شہید ہوئے اور یہود کے ترانوے ۹۳ آدمی مارے گئے اور جب جنگ سے فراغت ہوی مسلمانونکا ضبط و نسق ہوا حارث یہودی کی بیٹی زینب سَلّام بن مِشکم کی عورت بکرے کے گوشت مین زہر ڈالکر حضرت کو بھیجی حضرت ایک ٹکڑا نگلے اور فرمائے یہہ گوشت کہتا ہی کہ اپنے مین زہر ہی اسکو کوی مت کھاؤ لوگ یہہ کہید ئے مگر بشر بن البراء جو فرمانے کے اول ہی کہا چکے تہے سو اوسی وقت موئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام یہودیونکو جمع کرکر پوچھے تو پہلے انکار کیے پھر حضرت انکو غیب کی دوسری بات پر اطلاع دئے سو سبھلکے اقرار کیے پھر اُنسے پوچھے تم کیا واسطے زہر ڈالے تو عرض کیے کہ اگر تم جھوتے ہو تو ہمکو نجات ہوگی اگر نبی ہو تو اسکا کہانا تمکو ضرر نہ دیگا پھر اس عورت کو بشر کے درعوض قتل کیے اور غنایم لوگون مین تقسیم کیے سوار کو دو حصے پیدل کو ایک حصہ دئے اور بی بی صفیہ کو حضرت اپنے نکاح مین لائے اور اُسی جنگ مین کونچلی والے درندون کو کھانیسے منع کیے اور تاکید کیے غنیمت تقسیم ہونے تک اسکو نہ بیچنا اور سبی باندیون کو استبرا ہونے تک وطی نہ کرنا اور جعفر بن ابی طالب اور انکی کشتی والے حبش سے حضرت کی خدمتمین اسی مقام مین آکے ملے

اور ابوہریرہ اور انکی قوم دوس بھی اسی مقام مین اکے ملے اور حجاج بن علاط سلمی بھی اکے اسلام لائے اور عرض
کیئے یا رسول اللہ میرا مال اسباب لوگ تمام مکے مین ہین وہان کے لوگون پر تجارت کا مال رہگیا ہی مین اسکو وصول
کرنے جاتا ہون کچھہ بات بنا کے کرونگا آپ مجھے اجازت فرمانا حضرت فرمائے مضایقہ نہین کہہ پھر حجاج
مکے کو گئے ثنیۃ البیضا پاس قریش کے لوگ حضرت کی اخبار دریافت کرنے اکے رہے تھے اور انہون مسلمان ہوے
سو انکو اطلاع نہین سو انسے دریافت کئے محمد خیبر کو جو گیا تہا سو کیا ہوا حجاج کہے اسکی کیفیت مجھکو خوب
معلوم ہی تم سننے تو بہت خوش ہوگے پھر یے سب انکے اونٹ کے ہمراہ ہو حجاج کہے محمد کے تمام لوگ مارے
پڑے اور محمد اسیر ہوا وہان کے لوگ اسکو آپ نہ مارکے تمہارے پاس بھیجنا ارادہ کئے ہین تا اسکو تمہارے روبرو قتل کرین
قریش سنکے بہت خوش ہوے اور تمام مکے مین اسکی منادی کئے پھر حجاج انکو کہا میرا مال لوگون پر ہی سو جلد
وصول کرکے میرے حوالے کرو مین خیبر کو جلد جاکے محمد کا مال وہان ہراج ہوتا ہی سو خرید کرونگا تا میرے قبل دوسرے
تاجران نہ لیوین پہر سب ملکے انکا مال دئے یہہ خبر کہین عباس کو معلوم ہوی سو انکو نہایت غم ہوا بیٹھے جگہہ سے
اٹھنا انکو دشوار ہوگیا عباس اپنے غلام کو حجاج پاس بھیجے حجاج کہا میرا مال وصول کرکر تمہارے سے تخلیہ مین
ملاقات کرکے مفصل کیفیت بیان کرونگا سو جاتے وقت عباس سے ملاقات کرکے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کو فتح کئے تمام غنیمتان انکے حضرت کے ہاتہہ لگے اور انکے سردار کی بیٹی اپنے نکاح مین لائے اور میرا مال
یہان تہا سو وصول کرنیمین حضرت سے اجازت لیکے آیا ہون مین گئے بعد تین روز تک تم یہہ کیفیت کسی سے
مت کہو حجاج مدینے کو گئے سو تیسرے روز حضرت عباس بہتر کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر ہاتہہ مین عصا لیکر
کعبے کا طواف کرنے آئے قریش دیکہہ کر کہنے لگے ابوالفضل کیا مصیبت کا غم نہ معلوم ہوتا کر کر اسطور سے نکلے ہو
عباس کہے تم جہوٹہہ بولتے ہو محمد خیبر کو فتح کئے اور وہانکا سب اسباب غنیمت ملا اور خیبر کا تمام ملک انکے اختیار مین
آیا اور وہانکے حاکم کے بیٹی کو نکاح کئے قریش پوچہے تمکو یہہ کون کہا فرمائے تمکو جسنے خبر دیا تہا وہی شخص مجھکو
کہا اور وہ مسلمان ہوکے اپنا مال لینے آیا تہا سو لیکے محمد کے ساتہہ ملنے گیا قریش سنکے کہے دیکھو ہمسے کیا دغا کیا

انتھا لیکے چلے اور اسی سال بلال بن حارث مزنی بنی مزینہ کے چار سو آدمی کے ساتھ آکے اسلام لایا
چھٹا سال ہجری محرم کی دسوین کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس سوار دیکے بنی ابی بکر بن کلاب کا قرطا
قبیلہ جو مدینے سے سات منزل پر تھا سو وہان روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر انکو غارت
کئے چند شخص مار گئے باقی بھاگے تین ہزار بکری دیڑ سو اونٹ غنیمت ملی پھر اوسی مہینے کی انتیسوین کو
مدینے مین داخل ہوے راہ مین ثمامہ بن اثال سردار یمامی کا جو اسیر ہوا تھا اسکو لا کے تھام سے باندھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پوچھے تیرا کیا ارادہ ہی اگر میرے تئین مارو گے تو خون والیکو مارے
اور اگر بخشدو گے تو احسان فراموش نکرونگا اگر مال چاہتے ہو تو جو مانگئے سو مانگو دیتا ہون دوسرے
روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب دیا تیسرے روز بھی سوال کئے ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو چھوڑ دیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع الاول مین بنی لحیان کا غزوہ
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کر کر دو سو آدمی کی جمعیت
سے نکلے ہمراہ بیس گھوڑے تھے عسفان کے قریب پہنچتے ہی کفار بھاگ گئے حضرت وہان دو روز
مقام فرما کر اطراف وجوانب مین لوگ روانہ کئے انکا سراغ نہ لگا وہان سے نکلکر عسفان مین
اترے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سوار دیکے قریش پر رعب پڑنے روانہ کئے
اور خود آئے کراع الغمیم تک جا کے آئے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھوین روز مدینے
مین داخل ہوے اور اسی مہینے مین ذی قرد کا غزوہ ہوا اسکو غابہ کا غزوہ بھی کہتے ہین اس
کا سبب یہہ تھا عیینہ بن حصن چالیس آدمی سے مدینے کے قریب پہنچکر دو شخص کو قتل کیا اور بیس
اونٹ پکڑ کے لیگیا وہان کہین سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ جا نکلے دیکھے تو یہہ لوگ اونٹان لیجاتے
ہین سلمہ غنیم آیا کر کر چلائے اور خود انکا پیچھا کئے اور تیرون سے انکو مارنا شروع کئے سلمہ تیرے
دوڑیال تھے کافران انکا قصد کرین تو بھاگتے اور وہ پھرے تو انکا پیچھا کرتے غرض تمام اونٹون

کو اون سے چھین لیئے اور انکے کچھہ نیزے اور کپڑے بھی انکے ہاتھہ لگے اسی عرصے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار روانہ کیئے سو وہ بھی کمک کو پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کو جمع ہونے منادی کیئے یا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِیْ یعنے ای خدا کی جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود بکتر
پہنکے تلوار کھینچکے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہین کے نیزے پر نشان
باندہکے ہراول پر روانہ کیئے اور سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت
واسطے مقرر کیئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر چہارشنبے کے روز نکلے اور ذی قرد کو پہنچکے
ایکرات دن مقام کیئے سات سو شخص حضرت کے شریک ہوئے سو سو آدمی مین ایک ایک اونٹ کہانے
کو دیئے سعد بن عبادہ لوگون کے کہانے کیلیئے دس اونٹ اور خرمیکے چند بستے روانہ کیئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قاصد ونکو اطراف مین روانہ کیئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بہاگ گیئے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پانچوین روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین عکاشہ بن محصن کو چالیس
آدمی کے ساتہہ غمر کو بنی اسد پر روانہ کیئے تو کفار بہاگ گیئے دو سو اونٹ انکے ہاتھہ لگے اور اسی مہینے
مین محمد بن مسلمہ کے ساتہہ دس آدمی دیکے مدینے سے بیس میل پر ذی القصہ کو روانہ کیئے انکے آنے پر کفار مطلع
ہوکے سو آدمی انکو گہیر لیئے اول تیرون سے مارے بعد نیزہ لیکے حملہ کیئے محمد بن مسلمہ زخمان کہا کے گر گئے باقی مسلمان
شہید ہوئے ایک مسلمان راہ کا جانیوالا محمد بن مسلمہ مین جان ہے سو دیکہہ کے مدینے کو اوٹہا لایا اور ربیع الآخر
مین حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پھر ذی القصہ کو روانہ کیئے تو جاکے شبخون مارے
کفار بہاگ گیئے انکا اسباب اور جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید بن حارثہ کو بنی سلیم پر
جموم کیطرف روانہ کیئے تو کفار بہاگ گیئے انکے عورتان اور جانور جو اسیر ہوے سو لیکے مدینے کو آئے
اور جمادی الاولی مین زید بن حارثہ کے ساتہہ ستر سوار دیکے مدینے سے چار روز کی راہ پر عیص کو بہیجے
تو وہان پہنچکے قریش کا قافلہ جو تجارت کرکے جاتا تہا سو اسکو غارت کیئے تمام اسباب ہاتہہ آیا انکے ساتہہ بہت

تہا اور اس قافلے کے چند لوگ اسیر ہوے چنانچہ ابو العاص بن الربیع جو داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا تہا بہی اسیر ہو کے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا سو
زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑہے بعد پکار کے کہے مین ابو العاص کو امان دئی ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو امان دئی سو مجہے اطلاع نہ تہی تو جسکو امان دئی ہم بہی اسکو امان دے
پہر اسکو چہوڑ دئے اور اسکے اسباب کو پہیر دئے ابو العاص مکے کو جاکے سبکے امانتان ادا کیا اور آب
آکے ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کئے اور جمادی الاخری
مین زید بن حارثہ کے ہمراہ پندرا آدمی دیکے مدینے سے چہتیس ۳۶ میل پر بنی ثعلبہ پر بہیجے ایک حصمہ پہ
جسکا نام طرف تہا پہنچکے انکو غارت کئے تو کفار بہاگ گئے بکریان اور بیس اونٹ انکے ہاتہہ لگے اور
چو تہے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید کو وادی القری طرف حسمی کو روانہ کئے سبب اسکا یہ تہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحیہ بن خلیفہ کو قیصر روم پاس روانہ کئے تہے سو قیصر انکو خلعت وغیرہ
دیکے بہت سلوک کیا حسمی کو جب پہنچے بنی خدام انکا اسباب لوٹ لیکے بدن پر ایک کپڑا چہوڑ دئے بنی ضبیب کو
معلوم ہوتے ہی وہ اسباب انسے چہین کر دحیہ کو دئے دحیہ مدینے کو پہنچکے حضرت کو اطلاع کئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کے ہمراہ پانسو آدمی دیکے انپر روانہ کئے اور انکے سات دحیہ کو بہیجے تو شبکو چلتے
دنکو چہپتے پہر وہان پہنچکے انپر شبخون کرے تو چند لوگ انکے مارے گئے باقی بہاگ گئے اور انکی سو عورت اور ہزار اونٹ پانچہزار
بکری ہاتہہ لگی سو انکو مدینے کو لائے زید بن رفاعہ اور چند لوگ بنی جذام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیچہ مدت مین حاضر
ہوکے اسلام لائے اور اپنا اسباب درخواست کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو زید پاس بہیجے تا
انکا اسباب واپس کردین زید بموجب حکم کے تمام اسباب پہیر دئے اور رجب مین زید بن حارثہ لوگون کا مال
لیکے تجارت واسطے نکلے وادی القری مین بنی فزارہ کے ساتہہ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانون کے شہید ہوے زید
زخمی ہوے سو لوگ انکو اٹہا کے لے آئے زید نیت کئے مین اس قوم سے بدلا نہ لیئے تک عورت پاس نجاونگا اور شعبان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف کو اپنے روبرو بیٹھا کے اپنے دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے
اور دومۃ الجندل کو بنی کلب پر روانہ کئے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان لاوین تو انکے سردار کی بیتی تو نکاح کر
عبدالرحمن دومہ کو پہنچکے تین روز رہے اور انکو اسلام کی دعوت کئے انکا سردار اصبغ بن عمرو کلبی جو نصرانی
تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے مگر چند شخص ایمان نہ لا کے جزیہ دینا قبول کیے اور اصبغ کی لڑکی تماضر
کو عبدالرحمن نکاح کر کے مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ
فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھے روز کی راہ پر تھے اور خیبر کے یہودیون کی کمک واسطے تیاری
کر رہے تھے روانہ کیئے سو فدک کے قریب عمج کو پہنچکے انکے جانورون کو غارت کیئے بنو سعد بھاگ گیئے انکے پانسو
اونٹ دو ہزار بکری غنیمت ملی اور رمضان مین زید بن حارثہ کے زخمان درست ہوئے بعد پھر وادی القری کو روانہ
کیئے تو شکو چلتے دنکو چھپتے آخر وہان پہنچکے انکو گھیر لیئے انکی سردار ایک عورت نہایت بوڑھی جسکا نام ام قرفہ اور
اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی سو اسیر ہوی تو اسکو قتل کر کے دو اونٹون کے بیچ باندھے
چروا دئے اور ام قرفہ کی لڑکی کو بند مین لائے اور اسی مہینے مین عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چار
شخص کو دیکے ابو رافع یہودی کو جو مسلمانونکا برا دشمن تھا قتل کرنے روانہ کیئے وہ خیبر کے قلعے مین رہتا تھا یہہ
لوگ پوشیدہ جا کے شہر کے قریب اترے عبداللہ بن عتیک اپنے ساتھہ والون کو کہے تم یہان رہو مین قلعے مین
جانیکی کچھہ تدبیر کرتا ہون سو قلعے کے پاس گئے قضا را انکا گدہا گم ہو گیا تھا سو اسکی تلاش مین یہود مشعلے
لیکے نکلے قلعے مین الٹ کر جاتے وقت عبداللہ بیشاب کو بیٹھے سا بیٹھگئے وہ لوگ سمجھے یہہ بھی ہمارے ساتھ والا ہے
سو پکار کے کہے دروازہ بند ہوتا ہی جلد آؤ غرض بھیس بدلا کے قلعے مین گئے اور کنجیان رکھنیکا موقع دیکھہ لیئے
بعد سب لوگ کو سوئے دیکے آپ نکل کر کنجیان اٹھا لیئے اور دروازون کو اندر سے موچتے ہوئے اس کے مکان پر
پہنچے تو وہ بہت رات تک باتین کر کر سو رہا تھا اور گھر مین اندھیری تھی اس لیئے اسکو پکارے جواب دیتے ہی
آواز کے شمار پر جا کے اسکو مارے دہشت تو ہتی ماریوانہ لگا اور وہ ملعون پکارنے لگا دیکھو مجھے کسینے مارا

عبد اللہ آواز بدل کے گویا اسکی کمک واسطے آئے سرکا پوچھے ابو رافع کیا ہی بولا دیکھ کسینے اگے مجھے مارا پھر
آواز کے شمار پر جا کے اسکو مارے اور تلوار اسکے پیٹ پر رکھہ کے اتنا دبائے کہ اسکے ہڈیاں ٹوٹے سو آواز آیا
وہانسے پھر کے آتے وقت سیڑیاں ہو گئے سمجھہ کے پاؤں دھرنا چاہے سو گر گئے پاؤں ضایع ہوا پگڑی نکالکے
اسکو باندہے اور قلعے کے نیچے جا کے بیٹھے اور کہے اسکی موت متحقق ہوئی تک ہین یہانسے جاؤنگا صبح ہی اسکا
بلانے والا پکارا حجاز کا تاجر ابو رافع موا یہہ سنکے عبد اللہ اپنے لوگون پاس آئے اور جلد وہانسے روانہ ہوے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاؤں پر اپنا
دست مبارک پھیرے تو درست ہو گیا اور رمضان میں قحط ہوا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا
مانگنے سے مینہہ برسا اور شوال میں عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ کئے سبب یہہ تھا کہ ابو رافع مارے
گئے بعد یہود سب اتفاق کر کر اسیر بن رزام کو سردار بنائے سو اسنے لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
جنگ کرنے پر ترغیب دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہان جا کے انسے کمک چاہا یہہ کیفیت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ دو شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہان جا کے کیفیت
دریافت کر کر آؤ عبد اللہ وہان جا کے مفصل احوال دریافت کر کر حضرت سے آکر اطلاع کئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ تیس شخص دیکے روانہ کئے سو اسکے یہان جا کے کہے ہم تیرے پاس کچھہ کیفیت
کہنا ہی ہمکو امان دے اُس نے انکو امان دیا سو کہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے یہان بھیجے
ہیں تو اگر انکی متابعت کرے تو تجہی کو خیبر پر مقرر فرمائنگے اسیر اسکو قبول کر کر تیس یہودیون کو لیکے نکلا ہر یہودی
کے ساتھہ ایک مسلمان بیٹھا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر اُنکے ساتھہ آنے سے نادم ہوا اور اپنا ہاتھہ عبد اللہ بن انیس
کی تلوار پر ڈالا عبد اللہ اپنے اونٹ کو سرکا لیکے کہے ای عدو اللہ کیا تو ہمارے ساتھہ دغا کرنے پر ہی دوسرے
بار بہی انکے تلوار پر ہاتھہ ڈالا عبد اللہ اسکو قتل کئے اور اسکے سب ساتھہ والون کو بہی مارے مگر ایک شخص اُنکا
بچکے بھاگ گیا اور مسلمانون سے کوئی نہ موا اور اسی مہینے میں کرز بن جابر کو عرنین پر بھیجے سبب اسکا یہہ تھا

کہ عرنیہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آکے اسلام لائے اور مدینے کی ہوا اپنے مزاج کیموافق نہین کر حضرت کی اجازت سے نکلے حضرت انکو اونٹونکا دودہ پینے اجازت فرمائے سو سرکار کے اونٹ مدینے کے باہر چرتے تھے انکا دودہ پینا شروع کئے تو بیماری دفع ہو گئی بدن مین قوت آگیا چرواہے کو مار کر اونٹان لیکے بہاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بکڑ لانے کرز کے ساتہ بیس سوار دیکے روانہ کئے پہر سب آ یہ ہو کے آئے انکے انکہون مین سلائی پہیر ہاتان پاوان کاٹ حرے کیجانب مین ڈالدئے وے اسی حالت سے موے انکو اسطور پر مارنیکا سبب یہہ تہا کہ وہ مردودان اُن چرویے ساتہ ایساہی سلوک کئے تھے اور اسی ایام مین عمرو بن امیہ ضمری کو ابو سفیان کے قتل واسطے روانہ کئے کیونکہ ابو سفیان ایک شخص کو خرچ دیکے روانہ کیا تہا کہ تو مدینے کو جاکے محمد کو قتل کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین حاضر ہوا اسکو دیکہہ کے حضرت فرمائے یہہ شخص دغا کرنے آیا ہی اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اُسکی لنگ پکڑ کر کہینچے تو اسمین سے خنجر نکلی گھبرا کے کہا میری تقصیر معاف کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو فرمائے اگر تو سچ کہا تو تجہے چہوڑ دیتا ہون اُسنے اپنے آنیکا سبب کہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو چہوڑ دئے اُن نے ایمان لایا اور عمرو بن امیہ اور سلمہ بن اسلم کو کہے تم مکّے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابو سفیان کو قتل کر دیے دونو صاحبان مکّے کو گئے عمرو بن امیہ کعبہ کو طواف واسطے نکلے معاویہ انکو دیکہہ کے لوگونکو اطلاع کیا کفار اندیشے سے جمعیت کرنے لگے یہہ دونو صاحبان وہان سے بہاگے اور راہ مین تین کافرونکو قتل کئے اور ایک کو اسیر کرکے لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی کیفیت سنکے تبسم کئے اور ذوالقعدہ مین حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اپنا خلیفہ کو نایب کر کر پندرہ سو آدمی کی جمعیت سے ذوالقعدہ کے غرّہ کو دوشنبے کے روز عمرے کے ارادے سے نکلے اکثر تلوار کے سوا دوسری ہتہیار رکھہ لئے اور ذوالحلیفہ کو پہنچکے عمرے کا احرام باندہے اور اونٹون کے گلونمین نعل لٹکا کے ہدی کا نشان کئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس مکّے کو روانہ کئے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا کہ قریش بہت قبیلون کو جمع کر کر جنگ کا ساز و سامان مہیا کر دی طوی مین اترے ہین اور حضرت کو

مکے مین نہ چہوڑ نے پر عہد کئے ہین اور خالد بن ولید دو سو سوار سے کراع الغمیم پاس اترا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورت کئے اور فرمائے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والون کے عیال و اطفال پر جاکے انکو غارت کرنا مناسب ہے یا نہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم مکے کو طواف واسطے عمرے کی نیت باندھ کے نکلے ہین کسی سے جنگ کرنے نہین آئے ہم سیدہا مکے کو جانا اگر کوئی مانع ہوئے تو اس سے جنگ کرنا حضرت فرمائے بہتر اور وہان سے چل دیے پھر حضرت فرمائے خالد جو راہ مین اترا ہی اسکو چہوڑ کے دوسری راہ چلو سو دوسری ایک راہ جو بہت ویران تہی چلے لوگون کو بہت تصدیع ہوئی قریش کے ہراول لشکر آنے پر بالکل خبردار نہوئے مگر لشکر کا غبار دیکہنے سے انکو معلوم ہوا پھر چل جاکے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب ثَنِيَّةُ الْمِرَار کو پہنچا حضرت کی سواری کی اونٹنی قَصْوَا بیٹھ گئی لوک کہنے لگے قصوا ماندی ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قصوا ماندی نہین ہوی اسکو یہہ عادت ہی نہین لیکن اصحاب الفیل کو جسنے روکا تہا اس نے قصوا کو بہی روکا ہے میر جی جسکے دست قدرت مین ہے اسکی قسم اللہ تعالی کے حرمتون کی تعظیم کی جو بات قریش کہین تو مین اسکو مانونگا اور قصوا کو ڈانٹے اتہہ کے جلدی مکے سے لوٹ سبل پر حدیبیہ پاس اترے وہان پانی نہونے سے لوگ شکایت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے ایک تیر نکال کے دیے اور فرمائے کنوے مین اتر کر اسکو چبہو دیو سو چبہاتے ہی پانی جوش کہاکے ابلنے لگا تمام لوگ فراغت پائے اس عرصے مین بُدَیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے چند شخص کو لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہین سو بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم کسیکے جنگ واسطے نہین آئے مخصوص عمرہ کر کر جانا منظور ہے اور ہمارے جنگلون کے باعث قریش بہت لاغر ہوے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیتا ہون اور دوسرے لوگون کے ساتہہ مقابلہ کرتا ہون اگر مین غالب آون تو تمہاری مرضی چاہے تو میرے تابع ہوئین تو آرام پاوینگے اگر یہ بات نہ مانے تو میرے بدن پر سر رہنے تک مین اس دین کیواسطے جنگ کرونگا اللہ تعالی

اپنے امر پر غالب رکھیگا بدیل جا کے قریش کو کہا مین محمد کے پاس جا کے آیا ہون وہ ایکبات کہا ہے اگر تمہاری
مرضی ہو تو کہتا ہون احمقان کہنے لگے اسکی کچھہ بات ہم نہین سنتے عقلمندان پوچھے وہ کیا بات ہے سو بدیل
جو کچھہ سنا تہا سو بیان کیا عروہ بن مسعود ثقفی بولا یہہ بہت خوب بات ہے اسکو قبول کرنا اور مجھے
اجازت دین تو مین انکے پاس جاتا ہون غرض وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمائے عروہ کہا ای محمد اگر
تو اپنی قوم کو مستاصل کریگا تو ایسا کوئی نہ کیا تہا سو تو کیا اگر دوسرا کچھہ ہو تو اقسام کے لوگ تیرے
پاس جمع ہین سو تجھے چھوڑ کے بھاگینگے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خفا ہو کے کہے لات کی فلان جنگ کیا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے بھاگینگے سمجھا ہے عروہ پوچھا یہہ کون ہے کہے ابوبکر ہے بولا
اسکا احسان میرے پر ہے سو اسکا بدلہ مین نہین کیا ہون والا مین اسکو جواب دیتا اور عروہ باتین کرتے
وقت بعضے عربون کی عادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑنا چاہتا عروہ کا چچیرا
بھائی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لئے ہوئے خدمتمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھڑے ہوئے تھے سو اُسکے ہاتھہ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھہ سرکا عروہ پوچھا یہہ کون ہے
کہے مغیرہ ہے بولا ارے دغاباز تو دغا کیا سو ابتک اسکا مین بھیہ دے رہا ہون مغیرہ چند کافرون کو
مار کر انکا مال لیکے بھاگے تھے اور مدینے مین آکے مسلمان ہوئے سو اسکا اُلٹھا دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مین اسکا اسلام قبول کیا ہون مال سے ہمکو کچھہ کام نہین بعد عروہ صحابہ کو کوری
آنکھہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھوکے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پڑنے نہین دیتے جسکے ہاتھہ مین پڑا تو اُسنے اپنے بدن پر منھہ پر ملیا ہے
اور کچھہ کام فرمائے تو اُسکو کرنے دوڑتے اور وضو کیئے تو اُس پانی کو پینے ایک پر ایک گرتے اور بات
پکار کے نہین کرتے اور تعظیم سے حضرت کیطرف نظر جماتے نہین غرض انکا طریقہ دیکھکر عروہ گیا اور
اپنے لوگون کو جا کے کہا مین بادشاہون کے دربار گیا ہون کسریٰ قیصر نجاشی کی مجلس دیکہا ہون لیکن

اگر وہ نبی تھا تو اسکو اسکا مزہ بتا دیگا بعد پانچ سات روز کے فتح کی خبر عباس کے کہنے موافق آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کا بندوبست کر کر وہان سے نکلے جب صہبا کو پہنچے تو بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا پاک ہوئے سو حضرت اُنسے ملے اور لوگون کو کھانے
دعوت کئے اور اُس مقام مین حضرت تین روز مقام کئے جب صفیہ کے ساتھ ملکے حضرت خیمے مین رہے تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تلوار
لیکے خیمے کے گرد شبکو حضرت کی محافظت کرتے رہے صبحکو حضرت ابو ایوب کو دیکھ کے فرمائے کیون تم یہان ہو ابو ایوب
عرض کئے یا رسول اللہ آپ اس عورت کے مرد اور باپ اور قوم والون کو قتل فرمائے اور یہ تازہ ایمان لائی تھے شاید اُس عداوت سے کچھ
بیوفائی کرے اس لئے مین آپکے محافظت واسطے یہان رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دئے یا اللہ ابو ایوب جیسا
میری محافظت کیا تو اسکی محافظت کر غرض بعد اس مقام سے نکلکے روانہ ہوئے اور اُسی جنگ سے آتے وقت راہ چلکے پچھلی
شبکو اُترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگا دینے مقرر کئے سو اللہ تعالی سبون پر نیند بھیجا جگنے نہین پائے مگر
آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور جمادی الاخری مین وادی القری کو پہنچے اور وہان کے لوگونکو اسلام کی دعوت کئے
اسلام نہ لائے جنگ کرنے پر مستعد ہوے اور چند لوگ انہون کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے پڑے چار روز انکو محاصرہ کر کر بیٹھے
یہود خوف و ہراس سے عاجز ہو کر قلعہ مسلمانان کے حوالے کئے سو خیبر کے لوگون کے ساتھ جو معاملہ کئے سو انہون کے ساتھ بھی ویسا ہی کئے
اور عمرو بن سعید بن العاص کو وہان کی عملداری دئے خیبر وغیرہ کا احوال سنکر تیما کے یہود حضرت سے مصالحت کر کر جزیہ دینا قبول
کئے سو انکا مال و اسباب بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور شعبان مین عمر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ تیس آدمی دیکر تربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلتے اور دنکو چھپتے جب وہان پہنچے ہوازن کی قوم خبر پاکے
بھاگ گئے اور اسی مہینے مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج دیکے بنی فزارہ پر روانہ کئے سو وہان پہنچکے انکو
غارت کئے اور ایک عورت انکی نہایت خوبصورت تھی سو اسکو سلمہ بن الاکوع کو بخشش دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُس عورت کو اُنسے مانگ لیکر مکے کو بھیجے اور چند مسلمان کافرون کے یہان اسیر تھے سو انکو چھڑوائے اور اسی مہینے مین بشیر بن
سعد انصاری کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کے جانب مین بنی مرّہ پر روانہ کئے سو جاکے اُنکے جانورونکو غارت کر کے مدینے
کی راہ لئے کافران اطراف کے قبیلے والونکو جمع کر کر مسلمانونکی پیٹھ پڑے بشیر بھی اپنی تکریں لیکے مردانگی سے انکا مقابلہ

گئے آخر مسلمانوں کے پاس کے تمام تیر آ گئے اور تمام لوگ شہید ہوئے بشیر بھی زخمی ہو گرے کافران انکے جانوروں کو
لیکے گئے بعد بشیر وہان سے اٹھ کر فدک کو یہود پاس آئے، وہان دم لیکے مدینے کو پہنچے اور رمضان مین غالب بن عبداللہ
لیثی کے ہمراہ ایکسو تیس جوان دیگر نجد کے طرف میفعہ کو روانہ فرمایے ہرگاہ جا کے انکے جانور غارت کر کر مدینے کو لائے اور اسی جنگ مین
زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص لا الہ الا اللہ کہنے پر اسکو مارے سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سنکر نہایت خفا ہوئے اسامہ وہ ڈر کر بولا تھا حضرت فرمائے کیا تو اسکا دل چیر کر دیکھا اور شوال مین بشیر بن
سعد کے ہمراہ تین سو جوان دیگر یمن اور جبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہان پہنچے تو معلوم ہوا کہ غطفان مدینے پر
دھاوا کرنے کے واسطے جمع ہو رہین ہیں اور عیینہ بن حصن بھی انکی کمک کو آنیکا ارادہ رکھا ہی سو یہ لوگ جا کے
انکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے اور ذوالقعدہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو رہم غفاری
کو نائب کر کر دو ہزار کی جمعیت سے انہین ایکسو سوار گھوڑوں کے تھے عمرۃ القضیہ یعنے سال آیندہ آکے عمرہ کرنا کر کر جو صلح ہوا تھا
اسکو ادا کرنیکے لئے نکلے اور جنگ کے تمام ہتھیار خود بکتر سپر وغیرہ ہمراہ لئے اور ہدی کے ساٹھ اونٹ تھے جب ذوالحلیفہ کو پہنچے
سواروں پر محمد بن مسلمہ کو مقرر فرما کے قبل روانہ کئے اور ہتیاروں کو بھی انہی کے ہمراہ کئے اور آپ صحابہ کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھکے
تلبیہ کہتے چلے اور محمد بن مسلمہ سواروں کو لیکے مرالظہران کو پہنچے قریش وہان رہتے تھے سو حضرت کے آنیکو سنکر مکے والوں کو
اطلاع کئے انکو نہایت گھبراہٹ ہو گئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران کو پہنچے اور بطن یاجج مین جو مکے سے
نہایت قریب ہے اور کعبے کے نشان وہان سے نظر آیا کرتے تمام جنگی اسباب رکھے اور اس پر اوس بن خولی انصاری کو داروغہ مقرر کئے
اور اسکی محافظت واسطے دو سو آدمی کو متعین کئے قریش مکہ خالی کر کر پہاڑوں پر جا بیٹھے حضرت عمرہ کے مراسم ادا کر کر دو سو
آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی محافظت واسطے روانہ کئے تا وہان تھے سو لوگوں کی بدلی کر دین غرض تین روز
تک حضرت مکے مین رہے بعد قریش حویطب بن عبدالعزی اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
روانہ کئے کہ تمہارے وعدے کے ایام تمام ہوئے صلح کے بموجب نکلنا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سرف مین
پہنچکے بی بی میمونہ کو نکاح کئے اور ذی الحجہ مین ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس دیکے بنی سلیم پر روانہ کئے

کافرون کو اطلاع ہوئی سو وہ بھی جمع ہوکے جنگ کو آئے دونون فوجکا مقابلہ ہوا کافر بہت تھے اکثر لوگ مسلما
کے شہید ہوے اور بہت لشکر زخمی ہوئے سو انکو اٹھا کے لے آئے اور صفر کے غزے کو مدینے مین پہنچے اور اسی سال حبش مین ابو سفیان
کی لڑکی ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی تشریف لائے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے آئے بعد انسے ملے ٭ **آٹھوان سال ہجری** محرم مین خالد بن ولید اور عمرو بن
العاص مدینے کو آکے اسلام سے مشرف ہوے عمرو بن العاص کے اسلام کا باعث یہہ ہوا کہ اسنے غزوہ احزاب سے گئے بعد اپنے
دوستون کو جمع کر کے کہا محمد کا کام روز بروز عروج پر ہے میرا ارادہ ہے کہ یہان سے نکلکے حبش مین نجاشی پاس رہنا
اگر محمد غالب ہوا تو اسکے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہان رہنا بہتر ہے اگر ہماری قوم غالب آوے تو میری عزت و مرتبہ
جو ہے سو ہے اسکے دوستان اس بات کو پسند کئے غرض یہان کے تحفے بہت سے لیکے حبش کو گیا اس ایام مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس روانہ کئے تھے سو اسکو ابن العاص دیکھا اور اسکو انکا بہت رشک ہوا ابن العاص
اپنے ساتھ والونکو بولا مین نجاشی پاس جاکے اسکو قتل کرواتا ہون سو بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوکے عادت موافق اسکو
سجدہ کیا اور تحفے سب گذرانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص ذریعہ پاکے عرض کیا آپکے حضور جو فلانا شخص ہوا تھا سو
ہمارے بڑے دشمن کے یہان کا ایلچی ہے ہمارے اکثر اشراف و عمدہ لوگون کو قتل کیا ہے بادشاہ اگر اس شخصکو میرے
حوالے کئے تو مین اسکو قتل کرونگا نجاشی غصہ ہوا ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی مکی مارا کہ سمجھا ناک ٹوٹ پڑی اور کہا
اللہ کے یہان سے جسن ناموس اکبر آتی ہے اسکے ایلچی کو تو مارو کہتا ہے عمرو بن العاص گھبرا کے کہا کیا سچ وہ پیغمبر ہے
بادشاہ کہا اسمین کیا شک ہے موسی جیسا فرعون پر غالب آئے ویسا اہنون غالب آوینگے ابن العاص عرض
کیا مین آپکے پاس اسلام لاتا ہون اور اسکے ہاتھ مین ہاتھ دیکے اسلام لائے اور اپنا اسلام لوگون مین ظاہر نہ کرکے چند روز وہان
رہکر حدیبیہ کے صلح کے بعد وہان سے مدینے کے ارادے سے نکلے راہ مین خالد بن ولید جو مکے سے آتے تھے ملاقات ہوئی
انکے آنیکا باعث یہہ تھا کہ جب حدیبیہ کا صلح ہوا خالد اندیشہ کر کر دیکھے کہ قریش مین اب کچھہ قوت و قدرت باقی نہین اور
نجاشی پاس جانا بھی مناسب نہین کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع بن گیا ہے قیصر پاس جاکے نصرانی ہونا پھر کیسے کہ بر شہر کو جانے سے

اپنے ہی شہر مین رہنا بہتر ہے یہہون غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے
مکے کو تشریف لائے خالد شہر چہوڑ کے نکل گئے انکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوے تھے سو انہنے بھائی خالد کو مکے مین
دہونڈھے تو نہ پائے پھر خالد کے نام سے خط لکہے اسکا مضمون یہہ تھا بھائی جان تجہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے
ہین اور فرماتے ہین خالد ایسا شخص نہین جسکو اسلام کی حقیقت اب تک پوشیدہ رہے اگر مسلمان ہوکے اپنی شجاعت دین کی تقویت
مین خرچے تو اسکے حقمین بہتر ہے او رہم اسکو دوسرون پر مقدم رکھینگے بھائی اب تو جلد آنا اُس دولت کو اپنے ہاتھ سے جانے
مت دے اُس خط کا مضمون دیکہنے سے خالد کو اسلام لانے کی رغبت ہوئی خالد مدینے کو جانیکا ارادہ مصمم کرکر صفوان بن امیہ
پاس گئے اور اسکو کہے اب ہم ایک لوالے کے سا ہوگئے اور محمد کا اقتدار بہت بڑھ گیا انکی خدمتمین جاکے اسلام لائین تو دنیا
و آخرت کی خوبی حاصل ہوتی ہے اور انکی عزت سو وہ ہماری عزت ہے صفوان نہایت انکار کیا اور بولا قریش سب مسلمان ہو گئے
مین اکیلا باقی رہون تو بھی ایمان نہ لاؤن بعد عکرمہ بن ابی جہل کے پاس جاکے اسکو بھی بلائے اسنے بھی انکار کیا خالد جی
مین کہے چند روز مین مکہ فتح ہوجایگا اور یہہ لوگ لاچار ہوکے آخر ایمان لاینگے ابھی مین کیون نہ جاؤن غرض ہجرت کرکے
مکے سے نکلے ہدے کو پہنچے تو وہان عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی ابن العاص پوچھے کہان جاتے ہو خالد کہے راہ
سیدہی ہے اور وہ شخص نبی برحق ہے ہم کب تک کفر مین پڑے رہین مین مسلمان ہونے جاتا ہون ابن العاص کہے مین بھی
مسلمان ہونے جاتا ہون اور یہہ دونون ملکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہوے اول خالد جاکے اسلام لائے بعد عمرو بن
العاص اسلام لائے کہتے ہین کہ عثمان بن طلحہ حجبی بھی انہین کے ساتہہ آکے ایمان لائے اور بہی لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑون کو تمہاری طرف ڈالا اور صفر مین غالب بن عبد اللہ لیثی کے ساتھ بیس
آدمی کے شمار دیکر بنی الملوح پر کدید کو روانہ کیے سو انکے جانورون کو پکڑ لیکے پھر آئے صبح مین کفار سب متفق ہوکے انکا
تعاقب کیے وہ موسم نہ بارش کا تھا اور آسمان پر ابر بھی نہ تھا لیکن اللہ تعالے پانی کی ایک سیل بھیجا دونون قوم کے
درمیان پانی حایل ہوا کفار اتنک پر کے مسلمانا چین سے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زبیر بن العوام کے ہمراہ دوسو
آدمی دیکر فدک کو جہان بشیر بن سعد کے ساتھہ والے مارے پڑے تھے روانہ کرنا چاہے تھے اور نشان بھی انکے نام سے باندھے

کہ اس عرصہ مین غالب فتحیاب ہو کے آئے سوانہین کو میر لشکر کرکے روانہ فرماے تو وہان پہنچکے انپر شبخون کرے
سو انکے بہت لوگ مارے گئے اور چارپاؤ غنیمت ملے اور ربیع الاول مین شجاع بن وہب اسدی کے ہمراہ چوبیس آدمی دیکے
مدینہ سے پانچ روز پر ہوازن کی قوم طرف جو کسبی پر رہتے تھے روانہ کیئے تو جاکر انپر شبخون کرے وہ لوگ بھاگ
گئے انکے اونٹان بکریان غنیمت ملے پھر پندرہ دین روز مدینہ مین داخل ہوئے اور غنیمت تقسیم کیے سو فی نفر پندرہ اونٹ ملے
اور اسی مہینے مین کعب بن عمیر غفاری کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے وادی القری پرے شام کے علاقہ مین ذات اطلاح کو
روانہ کیئے دیکھے کافروں کی جمعیت بڑی ہی انکو اسلام کی دعوت کیئے وے قبول نہ کرکے جنگ پر مستعد ہوئے اور انکو تیر مارنے لگے
مسلمانان بھی سینے کو سپر کرکے انکا مقابلہ کیئے اور سب شہید ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہوکے بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر اطلاع کیا حضرت پر بہت شاق ہوا اُن پر بڑی فوج روانہ کرنا چاہے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اس
مقام کو چھوڑکے دوسرے طرف جارہے ہین سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور جمادی الاولی مین موتہ کا سریہ روانہ کیئے اسکا سبب یہ
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیر ازدی کو خط دیکے روم کے بادشاہ کے یہان روانہ کیئے شام کے علاقے مین موتہ کو
جب پہنچا شام کا حاکم شرحبیل بن عمرو غسانی پکڑکے اسکو قتل کیا چونکہ ایلچی کو قتل کرنا قانون نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تین ہزار آدمیکو اُنسے جنگ کرنے روانہ کیئے اور لشکر کی سپہ سالاری زید بن حارثہ کو دیئے اور فرمائے اگر زید کام آوے تو
جعفر سردار ہے وہ بھی کام آوے تو عبداللہ بن رواحہ ہے اگر وہ بھی کام آوے تو مسلمانان کسیکو دیکھکے اپنا سردار کرنا اور سفید نشان
باندھکے زید کے حوالے کیئے اور انکو تاکید کیئے کہ حارث جس مقام پر مارا پڑا وہان جاکے کافروں کو اسلام طرف دعوت کرو اگر ایمان
نہ لاوین اور جزیہ دینا بھی قبول نکرین تو اللہ تعالی سے مدد مانگکر جنگ ڈالو اور انکو رخصت کرنے آپ ثنیۃ الوداع تک
تشریف لیگئے پھر صحابہ سب لشکر کے امرا کو رخصت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تمہارا نگہبان رہے اور تمہاری بلا دفع کرے
اور خیریت سے لاکے ملاوے عبداللہ بن رواحہ انکو جواب مین کہے لٰکِنَّنِیْ اَسْئَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً ؛ وَضَرْبَةً ذَاتَ
فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا ؛ یعنے لیکن مین مانگتا ہون اللہ سے بخشش اور مارہت کشادہ جو پھینکتا ہی کف
اَوْ طَعْنَةً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً ؛ بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا ؛ یعنے یا زخم جو ظاہر کرتی ہے

تشنگی وہ جو کاری ہے نیزہ ایسے جو ہستا ہے پیت اور جگر مین حتی یقال اذا مروا علی جدثی ؛ ارشدہ
اللہ من غاز وقد رشدا ؛ یعنے یہانتک کہ کہے جاوے جب گذرینن میری قبر پر کہ حق کی راہ بتایا اسکو اللہ کیا
غازی تھا کہ مقرر نیک راہ پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اون لوگون کو فرمائے کہ فلانے کے بعد فلانا امیر ہے تو اسوقت
حضرت کے مجلس مین نعمان بن رمطی یہودی حاضر تہا سو کہا بنی اسرائیل کے انبیا جب کہین لشکر روانہ فرماتے اور کہتے فلانا
مارے جاوے تو امیر فلانا ہے وہ مارے جاوے تو فلانا ہے سو وہ سب مارے جاتے اگر محمد سچ اللہ کے رسول ہین تو یہ سب امیر ان
مارے جاوینگے القصہ لشکر مسلمانون کا شام کے علاقہ مین معان کو پہنچا جاسوسون خبر لائے کہ نصاریکا بادشاہ ہرقل دو لاکھ آدمی
سے جنگ کے واسطے بلقا کی سرحد پر ماب مین اترا ہے اور غستانی لخم اور جذام وغیرہ قبایل کے لوگ جمع کر کر لاکھ آدمی
کی جمعیت سے جنگ کرنے پر مستعد ہے یہہ سنکر مسلمانان دو روز معان مین مقام کیے اور یہہ ٹھہرائے کہ کافرون کی جمعیت اسقدر
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھہ بھیجنا یا کمک روانہ فرماوینگے یا کچھہ دوسرا حکم کرینگے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہے
واللہ جسکو تم مکروہ جانتے ہو اسی کو طلب کرنے نکلے ہو یعنے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہین سو ہمکو قوت ہے ہم پاس فوج بہت سی کر
نہین کرتے محض دین کی قوت سے جو ہمکو اللہ تعالی کرامت کیا ہے لڑا کرتے ہین ایسا ہی کیا چاہیے آگے روانہ ہونا اور اونسے مقابلہ
کرنا دو خوبیون سے ایک ملیگی غالب آوینگے یا شہید ہونگے غرض سبکو ہمت دیکے لیچلے اور عبد اللہ بن رواحہ راہ مین یہی آرزو کرتے
تھے کہ آپ شہید ہونا چنانچہ ایکشب اونٹ پر بیٹھکے جاتے تھے سو ناقے کو خطاب کرکے یہ بیان کہنے لگے اذا ادنیتنی
وحملت رحلی ؛ مسیرة اربع بعد الحساء ؛ جب تو مجھے پہنچا یگی اور اٹھا یگی میری سواری چار روز
کی راہ حسا کے بعد فشانک انعم وخلاک ذم ؛ ولا ارجع الی اهلی ورائی ؛ پھر تیرا حال بہتر ہے اور
چھوٹ جاویگی تیرے سے مذمت اور پھر کر نہ اون مین اپنے لوگون پاس پیچھے وجاء المسلمون وغادرونی ؛
بارض الشام منتهی الثواء ؛ اور آگے مسلمانان اور چھوڑ دینگے مجھے شام کی زمین مین جو نہایت دور ہے
وردک کل ذی نسب قریب ؛ الی الرحمن منقطع الاخاء ؛ اور چھوڑ دیگی تجھے تمام نزدیک کے
قرابت والے اللہ کیطرف دوستی قطع کر کر ھنالک لا ابالی طلع بعل ؛ ولا نخل اسافلها رواء ؛ اس

جگہہ مین پروانہ کرونگا خرمیکے درخت کے پھولکا اور نہ خرمیکے درختکا جو اسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہین عبداللہ ابن ارقم
جو انکے ساتھہ سوار مین بیٹھے تھے اور یتیم رہنے کے باعث عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے سنکے رونے لگے عبداللہ بن
رواحہ انکو دانت کے غصہ کئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کریگا اور تو اونٹ پر بیٹھکے جائیگا القصہ لشکر جب
بلقا کی سرحد مین داخل ہوا تو رومیونکا لشکر مشارف مین جمع تھا مسلمانان جاکے موتہ مین خیمہ دئے اور رومیان زربفت و حریر
کا لباس پہنکے گھوڑون پر سوار رہنے کا سازو الکے اقسام کے ہتھیار لئے ہوئے صفا باندہکر اسکثرت سے آئے کہ جسکو انتہا نہین
مسلمانان بھی اپنی فوج آراستہ کرکر برنغار قطبہ بن قتادہ غدری کو رکھے اور جو نغار پر عبایہ بن مالک کو مقرر کرکر انکے
مقابلے مین گئے اسقدر جنگ ہوا آخر زید بن حارثہ نیزون کے مارون سے شہید ہوئے اور نشان کتین جعفر بن ابیطالب لیکے جنگ کے
مستعد ہوئے دونون لشکر جب باہم خلط ہو جعفر گھوڑے پر سے اترکر اسکے ٹانچے مار جنگ شروع کئے سیدھا ہاتھہ اڑگیا
بائین ہاتھہ مین نشان لئے وہ بہی کٹ گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوئے انکے بدن پر نوے زخم سے زیادہ لگے تھے بعد عبداللہ
بن رواحہ نشان لئے اور گھوڑیکو آگے بڑہاکے اترنا چاہے تو دلمین اترون یا نہ کرکر کچھہ تردد ہوگیا انہون اپنے نفس پر
ملامت کئے اور گھوڑے پر سے اترے امین انکے چچیرے بھائی کچھہ گوشت لاکے کہے تم ان ایام مین کچھہ کھائے نہین ہوا گر
اسکو کھائین تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکرا توڑکے کھائے کر اسمین لوگونمین اضطراب ہوا وہ گوشت پہینک کے
اپنے کو آپ کہے افسوس کہ تو ابھی دنیا مین ہی اور تلوار کھینچکے آگے ہوئے اور جنگ کرکے بھی شہید ہوگئے انکے بعد ثابت بن اقرم عجلانی
نشان لئے اور لوگونکو کہے تم کسی امیر کو تجویز کرو لوگ کہے تمہین ہوؤ مین نہین ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے
اتفاق سے خالد بن ولید کو سردار کئے لیکن کافران کی بڑی جمعیت رہنے اور سرداران مارے جانے کے باعث لوگ کے پاؤن اکھڑے
دوسرے روز خالد بن ولید فوج جمع کر اور ہراول کو خیدہ اول خیدہ اول کو ہراول اور جونغار کو برنغار اور برنغار کو جونغار
کرکر پھر جنگ کے واسطے آئے بڑا جنگ ہوا خالد بن ولید کے ہاتھہ مین آٹھہ تلوار ٹوٹے کافران ہزیمت پاکے بھاگے مسلمانان
انکا کچھہ اسباب غنیمت ملا سو وہان رہنا مناسب نہ جان کوچ کئے آتے وقت راہ مین ایک قلعہ فتح کئے اور موتہ مین جس روز
جنگ ہوا او امرا شہید ہوئے اوسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ممبر پر سوار رہے ہوئے اور حضرت کے انکھون سے

اشک جاری تھے اور فرمائے تمہارے لشکر کی مین خبر دیتا ہون زید نے نشان لیا اور حق کو پہنچا اسکے بعد جعفر نے لیا سو وہ بھی پہنچا
بعد عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی پہنچا اسکے بعد اللہ تعالے کے تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے لیا سو اللہ تعالی اسکو
فتح نصیب کیا اس روز سے خالد بن ولید کا خطاب سیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے حق مین فرمائے
کہ اللہ تعالے اسکو دونون ہاتھون کے درعوض دو پر دیا کہ اس سے بہشت مین جہان جی چاہے وہان اڑتا ہے اس روز سے انکو جعفر طیار
کہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گھر مین تشریف لیگئے انکی بی بی اسما بنت عمیس آٹا گوندھ
کر اور بچون کو نہلا پاک کپڑے پہنا اور انکے بالون مین تیل ڈال انکو عطر لگا بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جعفر کے بچون کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھون مین اشک
بھر آئے اسما کہے کیا جعفر کے یہان سے کچھ خبر آئی جو آپ روتے ہین حضرت فرمائے ہان آج ہی کے روز مارے گئے اسما چلا کے رونے
لگی اور تمام عورتان جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتسرا کو سدھارے اور اپنے لوگون فرمائے جعفر کے
لوگون کو یاد سے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت مین ہین غرض چند روز کے بعد خالد کے یہان سے یعلی بن منیہ فتح کی
بشارت دینے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکے فرمائے کہ لشکر کی کیفیت تم بیان کرتے ہو یا مین بیان کرون
یعلی عرض کئے آپ ہی بیان فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلی کہے قسم ہے اسکی جو آپکو
رسول برحق کرکے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے اسوقت زمین کا
پردہ اٹھا دیا اور مین تمہارا جنگ دیکھ رہا تھا جب لشکر مدینے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے استقبال
واسطے آپ تشریف لیگئے اور جمادی الآخری مین عمرو بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ روز پر ذات السلاسل
کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہان خزاعہ قبیلے کے والے مدینے پر دھاوا کرنیکو جمع ہو رہے تھے روانہ کئے اور انکے حوالے سفید
نشان کئے اور عمدہ مہاجرین اور انصار کو انکے ساتھ روانہ فرمائے چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عامر بن
ربیعہ اور صہیب بن سنان رومی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ انہین تھے وے شب کو چلتے دن کو اترتے
جب قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری ہے جلد رافع بن مکیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

روانہ کیئے حضرت اسکی کیفیت سنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار کے دو سو آدمیکو روانہ فرمائے تو انمین بھی
اکثر عمدہ صحابہ چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابوعبیدہ کو تاکید فرمائے عمرو بن العاص پاس جاؤ اور دونو
اتفاق سے ہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابوعبیدہ جاکے لشکر مین داخل ہوئے اور نماز کا وقت پہنچا تو امامت کرنا چاہے عمرو بن
العاص کہے مین امیر لشکر ہون اور تم میرے معین ہو مین امامت کرونگا پھر انہی کو امام کیئے اور وہان سے کوچ کر کر اس مقام پر پہنچے
اور انکی ایک جماعت شہر کے آخیر مین تھی سو اسپر حملہ کیئے تو کفار سب بھاگ گئے اور لشکر سلامتی سے مدینے کو آیا اور رجب مین
ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار تین سو شخص دیکر مدینے سے پانچ روز پر جہینہ کا قبیلہ جو دریا کے ساحل پر
رہتا تھا روانہ کیئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی انکے ہمراہ تھے راہ مین کھانا آخر ہوگیا سو خبط یعنے کیکر
کا پتا کھائے اسلیئے اس سریہ کو سریہ خبط کہتے ہین یہہ تصدیع دیکھکر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے ۹ نو اونٹ
نحر کیئے بعد اونکے قرض لیکے نحر کرنے لگے سو ابوعبیدہ انکو اس سے منع کیئے کیونکہ تمام اونٹ کٹ جائیں تو بوجھا
کاہے پر اٹھایگے بعد ایک مچھلی اسکا نام عنبر دریا سے نکل آئی لوگون نے اسکو پندرہ روز کھائے اور اسکا روغن بدنکو
لگائے سب کے بانو مین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار مین بڑی تھی کہ اسکے پھنسلی ہاڑ کے نیچے سے آدمی اونٹ پر بیٹھکے گیا
اور شعبان مین ابی قتادہ بن ربعی کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکر ایک مقام پر جسکا نام خضرۃ تھا اور بنی غطفان وہان رہتے تھے
روانہ کیئے سو انکو چلتے دن بھر چھپے رہتے آخر ان پر شبخون کر کے مارے تو انکے چند عمدہ لوگ مارے پڑے اور دوسرے بھاگ گئے
انکو چند عورتان اور جانوران غنیمت ملے سو خمس نکالکے جنگ کو گئے سو لوگو مین تقسیم کیئے تو فی نفر پندرہ اونٹ ملے + اور رمضان
مین بھی ابی قتادہ بن ربعی کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اضم کو روانہ کیئے وہان پہنچے تو کوئی نہتھا پھر آتے وقت
ذی خشب کو جب پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہین وہین سے پھر کر سقیا
مین حضرتکی ملازمت حاصل کیئے اور اسی مہینے مین ابن ابی حدرد کے ہمراہ دو شخص دیکے غابے طرف روانہ کیئے
اور وہان بنی جشم کا سردار رفاعہ بن قیس اپنی قوم کو جمع کر کر غابے مین اترا ہی اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت واسطے
بلاتا ہی سو تم جاکے اسکی کیفیت دریافت کر کر آؤ انھون وہان پہنچکے اپنے ساتھ والے دو نو شخص کو ایکجگہ چھپاکے بٹھائے

اور بولے ہین تکبیر بولکے دوڑونگا تو تم بھی دوڑو اور اب انکے گھرون کے نزدیک جاکے چھپ رہے قضا را چرویا جانورونکو
لیے نہین آیا سو اسکو دیکھنے رفاعہ آپ ہی نکلا ہرچند لوگ منع کیئے پر نہ مانا اور اپنے ساتھہ بھی کسیکو نہ لایا ابن ابی حدرد کے
مقابل جو ہی آئے اسکے دل برابر ناک کے تیر لگائے تو بات نہ کر کر وہین مرگیا اسکا سر کاٹ لیکے تکبیر بولکر قوم پر حملہ کیئے تب انکو
بھاگنے کے سوا اور کچھہ سوجھا نہین عورت بچون کو لیکے مال متاع ہاتھہ لگا سو اٹھا لیکے بھاگ گئے اور یہہ تینو صاحبان
انکے بہت سے اونٹ بکریان پکڑ لیکے مدینے کو آئے + اور اسی مہینے مین مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھہ دس برس کا
صلح ہو چکا تھا لیکن اسکے توڑنے کا سبب یہہ ہوا بنی بکر جاہلیت مین خزاعہ قوم والون سے ایک شخص کو قتل کیئے تھے سو
وہ دونو قبیلے والے آپس مین دشمنی اور جنگ تھا اس مین کہبین اسلام کا غلغلہ ظاہر ہوا اور کفار مسلمانون کے جنگ مین
مشغول ہوکر وہ خیال چھوڑ دیا اور حدیبیہ کے صلح مین بنو بکر قریش کے پیچھے مین گھسنا اور خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ
مین آئے غرض ایکروز بنو بکر اپنا پیرانا بدلا لینا کر کر خزاعہ کے ایک شخص کو قتل کیئے خزاعہ بھی جمع ہوکر بنو بکر کو اتنا مارے
کہ وہ بھاگ کے حرم مین پناہ لیئے قریش بنو بکر کو ہتھیار وغیرہ سے اعانت کیئے اور شب کے وقت صفوان ابن امیہ اور حویطب
بن عبد العزیٰ اور مکرز بن حفص اپنے تابعدارون کو لیکے بنو بکر کی کمک کیئے اور جنگ کر کے خزاعہ کے بیس آدمیکو قتل کیئے
خزاعہ عاجز ہوکے چالیس آدمیکو فریاد کیلیئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیئے عمرو بن سالم
خزاعی انکو لیکے مدینے کو آئے اور قریش کی بدعہدی عرض کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری ذات کیواسطے جیسی
حمایت کرتا ہون ویسا ہی تمہارے واسطے نہ کرون تو مجھے نصرت مت ہوا اور فرمائے یہہ ابر کا ٹکڑا بشارت دیتا ہے کہ بنی کعب
کی مدد مین فتح ہوتی ہے پھر خزاعہ روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا ہوگا کہ ابو سفیان نیا عہد کرنیکے
واسطے آئیگا القصہ قریش اس بدعہدی سے اندیشمند ہوکر ابو سفیان کو نیا عہد کرنے مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیئے ابو سفیان مدینے کو آگے اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہان گیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ اسکو اسپر بیٹھنے نہ دیکر لپیٹ دیئے ابو سفیان کہا اس
بچھونے کو کیا تو میرے سے دریغ کری ام حبیبہ کہے یہہ بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تو ناپاک کافر ہے اسپر

بیٹھنے کا لایق نہین خفا ہوکے کہا میرے یہان سے گیئی بعد تو بگڑ گئی بعد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکے
نیا عہد کرنا کر عرض کیا حضرت اسکو کچھہ جواب نہ دیے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جا کے کہا تم محمد
پاس نیا عہد کرنے سفارش کرو صدیق کہے مین اس مقدمہ مین کچھہ نہ کہونگا بعد عمر رضی اللہ عنہ کے یہان حاضر ہوکے کہا
تم بھی سفارش کرو عمر کہے ای ابو سفیان تو سفارش کیا کرو کہتا ہے مین تو دیکھتا ہون کہ اگر مجھے چیونٹی برابر قدرت ہو تو تمسے
جنگ کرون پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا وہان بی بی فاطمہ بھی تھے اور امام حسن رضی اللہ عنہ
کھیلتے بیٹھے تھے اور انکو کہا ای علی یہان والون مین مجھے تمہی سے قرابت قریبہ ہے مین جس کام کے واسطے آیا ہون وہ کام
نہ کر کر جانا نہایت میری رسوائی ہے تم رسول اللہ پاس میری سفارش کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے ای ابو سفیان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات کا عزم کر چکے بعد مین عرض کرنا ہمکو طاقت نہین یہہ سنکے ابو سفیان نے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین عرض کیا تم اپنے اس لڑکے کو کہو کہ لوگون کو پناہ دیوین پھر تو زمانہ آخر
ہونے تک عربون کا سردار رہیگا فاطمہ کہے میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین جو لوگو نکو پناہ دینا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر پناہ دینا کسیکو مقدور نہین ابو سفیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابو الحسن مجھے حال بہت
مشکل معلوم ہوتا ہے تم کچھہ تجویز بتاؤ حضرت فرمائے کچھہ تجویز نہین پڑتی جو تجھے فائدہ بخشے مگر تو بنی کنانہ کی قوم
کا سردار ہے تو جا کے لوگون کو پناہ دے اور اپنے شہر کو چلے جا ابو سفیان کہا کیا یہہ مجھے فائدہ دیگا تو فرمائے فائدہ
تو نہین دیگا پر اسکے سوا تیرے واسطے دوسرا راہ نہین یہہ سنکے ابو سفیان مسجد مین جا کے اور لوگون کو پکار کے
کہا مین لوگون کو پناہ دیا ہون اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکے مکے کی راہ لیا جب مکے کو پہنچا قریش پوچھنے لگے تم گئے
سو کیا کر کے آئے ابو سفیان کہا واللہ مین محمد سے نیا صلح کرنا چاہا تو کچھہ جواب نہ دے بعد ابن ابی قحافہ پاس گیا تو
وہان کچھہ اپنا بھلا نہ دیکھا بعد ابن الخطاب پاس گیا تو بڑا دشمن ہمارا وہی ہے بعد علی پاس گیا تو سب سے نرم اسیکو دیکھا
مجھے کچھہ تجویز بتایا تھا سو مین تو کیا ہون معلوم نہین فائدہ کرتا ہے یا نہین قریش پوچھے وہ کیا تو کہا علی مجھے کہا تو
جا کے لوگونکو کہہ دے کہ مین تمکو پناہ دیا ہون پھر مین وہ نہین جا کے پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ دیئے سو اسکو محمد قبول کیے

یا نہین بولا نہین قریش کہے تو پناہ دینا کیا فایدہ کریگا علی نے ایسے مسخری کیا ابو سفیان کہا واللہ اسکے
سوائے دوسری کوئی راہ نہی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو تاکید کئے کہ جنگ کو نکلنے تیار ہون
لیکن کہان جانے سو کسیکو نہ فرمائے یہانتک کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہین فرمائے سو ایکروز صدیق
رضی اللہ عنہ اپنی لڑکی ام المومنین بی بی عایشہ کے یہان گئے تو تیاری کر رہے ہین فرمائے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسباب تیار کرو کر کر فرمائے ہین کہے ہان پوچھے کہان جاتے ہین بی بی کہے واللہ مجھے اطلاع نہین اور
حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہہ تہیہ دیکھہ کے قریش کو خط روانہ کیا تھا سو اللہ تعالے اپنے رسول کو اس سے
مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو
فرمائے کہ ایکعورت اونٹ پر سوار ہو کے جاتی ہے اور روضہ خاخ مین اتری ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
تم تینون شخص وہان جلد جاکے وہ خط چھین لائیے پھر تو یہے تینون صاحبان گھوڑونپر بیٹھکے دوڑے اور وہان ایکعورت
تھی سو اسکو کہے تیرے پاس خط ہے سو وے کہی میرے پاس خط نہین اور قسمان کھانے لگی علی مرتضی فرمائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جھوٹ نہ فرماینگے تو خط دئی تو خوب ہے نہین تو تیرے کپڑے اتار کے ہم جھڑتی لینگے آخر لاچار ہو کے
خط بالونکے جوڑے مین چھپا کے رکھی تھی سو نکال کے دئی اس خط کو لا کے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گذرانے اسمین لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تہیہ کر رہے ہین اور بنی الاصفر کے جنگ کا موسم
نہین جو وہان جائیگے کر کر گمان ہوتین سمجھتا ہون کہ قصد تمہین کا ہے تم اپنے جگہہ پر ہوشیار رہو یہہ مضمون دیکھہ کے
حاطب کو جو وہان حاضر تھے پوچھے تم یہہ کیا کئے ہو حاطب عرض کئے یا رسول اللہ مین مرتد ہو کر یا کفر پر راضی ہو کر
یہہ کام نکیا لیکن تمام لوگون کے قرابتی مکے مین ہین سو انکے مال اسباب وغیرہ کی محافظت کیا کرتے ہین میرا وہان کوئی
قرابتی نہین سو مین محض اتنے ہی واسطے لکھا کہ قریش پاس میری جگہہ ہووے اور میرے مال و اسباب کی محافظت بخوبی کرین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو اس منافق کی مین گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ای عمر کیا تجھے معلوم نہین حاطب بدر کے جنگ مین حاضر تھا اور اللہ تعالی بدر کے جنگ مین حاضر تھے

مسلمانوں پر مطلع ہو کر فرمایا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنے جو چاہے سو کرو مقربین تمکو
بخشدیا ہوں القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد لوگونکو ظاہر کیئے کہ ہم مکے کو جاتے ہیں سب جلدی سے تیاری کرو
اور دعا مانگے کہ یا اللہ قریش کو ہماری اس طیاری سے واقف مت کر غرض انھونکو اطلاع بالکل نہین ہوی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن مکتوم کو نائب کر کر چار شنبے کے روز رمضان کی سولھوین کو عصر کی نماز پڑھکر
دس ہزار کی جمعیت سے نکلے اور رمضان ہونے کے باعث روزہ بھی رہا کرتے تھے جب کدید کو پہنچے روزہ افطار کیئے اور عباس بن
عبد المطلب رضی اللہ عنہ جو مکے مین آپکے سقایہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل و عیال
کو لیکے جحفے مین آکر حضرت سے ملے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی
اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ حضرتکا پھوپھیرا بھائی اور سالا ابوا مین آکے حضرتکی ملازمت کرنا چاہے لیکن
ابو سفیان بن الحارث حضرت کی ہجو کیا کرتا تہا اور عبد اللہ بن ابی امیہ حضرتکا بڑا دشمن تھا اور کہا تھا
لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا یعنے ہم نمانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا
نکالے ہماری واسطے زمین سے ایک چشمہ اسلیے حضرت انسے ملاقات نکیئے اور ام المومنین ام سلمہ بنت ابی امیہ
رضی اللہ تعالے عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیجہ مہین ان دونونکیواسطے سفارش کیئے اور عرض کیئے یا رسول اللہ
آپکے چچا حارث کے اور آپکی پھوپھی عاتکہ کے فرزند آئے ہین آپ انکو روبرو حاضر ہونیکی پروانگی دیںا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے انسے مجھے کچھہ کام نہین چچا کا بیٹا میری ہجو مین بہتان بولا کرتا تھا اور پھوپھی کا بیٹا وہی ہے جو مجھے مکے مین کیا کچھہ
کہا تھا یہہ کیفیت انکو معلوم ہوئی سو ابو سفیان کہے مجھے اجازت دین تو خوب ہی نہین تو ان بچونکو لیکے جنگل بھٹکتا چلے
جاتا ہون کہ سب وہ نہین بھوک پیاس سے مرین یہہ سنکے حضرتکو انپر رحم آیا انکی تقصیرین معاف کر کر انکو آنیکی پروانگی دیئے القصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدید کو پہنچکے جہنڈا اور بیرق ان قبیلے والونہین بانٹے اس غزوے مین مہاجر اور انصار کا
کوئی شخص باقی نرہا سب حضرت کے ہمراہ تھے انصار کا جہنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتہین تھا اور مہاجرین کا جہنڈا زبیر پاس جب
مر الظہران کو پہنچے اور وہان مکہ چار کوس کے فاصلے پر تھا تب لوگونکو حکم کیئے ہر ایک آدمی تسکو ایک چولہا سلگانا سو دس ہزار

جو لشکر کو سنبھالے اور پاسبانی واسطے لشکر کو عمر رضی اللہ عنہ کے تئین مقرر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے قریب آئے
پہنچ چکے لیکن ہنوز قریش کو اطلاع نتھی اور حضرت کا ارادہ کیا ہی سو معلوم نہوا سو ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن
حزام اور بدیل بن ورقا اخبار دریافت کرنیکے ارادہ سے نکلے دور سے دیکھے تو بہت سے لشکر ہیں ابو سفیان کہا یہہ کون ہو گئے تو آتش
عرفہ کے روز جو ہوتی ویسی ہی دستی ہیں بدیل کہا شاید بنی عمرو اترے ہیں ابو سفیان کہا بنی عمرو اتنی کثرت سے نہیں
یہی باتان کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے پاسبانان انکو اسیر کیے بعضی سیر والے لکھے ہیں کہ عباس کو مکے کے لوگوں کے حال پر رقت
آئی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال سے مکے میں تشریف فرما ہیں تو شاید قریش جنگ پر مستعد ہو اور بہت
لوگ کٹ جاینگے بہتر یہہ ہی کہ انکو اطلاع کرنا کہ آکے حضرت سے امان لیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کے
نکلے اور ابو سفیان باتان کرتا سو سنکے آواز پہچان پکارا اے ابا حنظلہ اسنے بھی عباس کا آواز سنکے کہا کیا
ابو الفضل ہے کہے ہاں ابو سفیان کہا میرا ماں باپ تجھ پر فدا ہوئے اسوقت کہاں آئے عباس کہے تو کس خیال میں ہے دیکھہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوجان لیکے آتے ہیں اگر لوگ تجھے دیکھیں تجھے زندہ نچھوڑینگے میرے ساتھہ سوار ہو کے چل میں تیرے
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لیتا ہوں ابو سفیان عباس کے پیچھے سوار ہوا اسکے ساتھی بھی لشکر میں پہنچے تو لوگ پوچھتے کون ہی
عباس کو اور خچر کو دیکھکے کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر انکے چچا آتے ہیں جب عمر پر سے گذرے عمر اٹھکے دیکھے تو عباس کے
پیچھے ابو سفیان ہی کہے آہا خدا کا دشمن ابو سفیان ہے الحمد للہ اسنے بغیر امان کے ہمارا ہاتھہ گرفتار ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دوڑے اور عباس بھی خچر کو دوڑا کے آگے چلے اور اسوجہ سے کو دونوں آنحضرت کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور عمر بھی انکی پیچھے سے لگتے آئے اور
اور عرض کیے یا رسول اللہ یہہ ابو سفیان بغیر امان و عہد کے ہاتہہ لگا ہی حکم ہو تو میں اسکو قتل کرونگا عباس کہے یا رسول اللہ میں ابو سفیان کو امن دیا ہوں پھر عمر
رضی اللہ عنہ اسکو قتل کرنیکے لیے بہت سا عرض کیے اور عباس اسکے واسطے سفارش کرتے تھے آخر حضرت فرمائے ای عباس تم ابو سفیان کو لیجاکے شبکو اپنے
پاس رکھو اور صبحکو حاضر کرو پھر صبحکو آکے حاضر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھہ فرمائے ای ابو سفیان وای تجھپر کیا ابھی وقت نہ پہنچا کہ تو سمجھے
معبود بحق کوئی نہیں سوا اللہ کے ابو سفیان بولا میرا ماں باپ تجھپر فدا ہیں آپکو کیا حلم اور بزرگی اور قرابت کا ملاپ ہی میں اب جانا کہ اللہ تعالے
کے سوائے دوسرا کوئی خدا ہوتا تو اسوقت مجھے نفع دیتا اور کچھہ کمک کرتا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا میں خدا کا رسول ہوں سو تو سمجھیگا

وقت نز آیا تو جواب دیا ہیرے دل مین اس بات کا شک ہنوز باقی ہی عباس کہے ای ابو سفیان تیرا برا ہوا اسلام لا نہیں تو
تجھے قتل کرنے کے سوا ابو سفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ عنہ عرض کیے ابو سفیان عزت چاہتا ہی اسکو کچھ عزت دینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گیا تو اسکو امان ہی اور جسنے اپنے گھر کا دروازہ
بند کرے تو اسکو امان ہی اور جسنے مسجد الحرام مین داخل ہووے تو اسکو امان ہی بعد ابو سفیان جانے لگے اپنے مکانکو
جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابھی جاؤ اور عباس کو فرمائے ابو سفیان کو لیجاکے پہاڑون کے بیچ تنگ راستے
پر بٹھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے پھر ابو سفیان کو لیجاکے حضرت جہان فرمائے تھے وہان بٹھائے ایک ایک قبیلہ
بیرق لیکے وہان سے گذرنے لگا ابو سفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہہ کون قبیلہ ہی کہے یہہ غفار ہی بولے
مجھے غفار سے کیا کام بعد جہینہ گذرے وہان سے سلیم پھر مزینہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بڑی جماعت کہ اسکے مقابل
کوئی نہتی گذری بولے یہہ کون ہی کہے یہہ انصار ہین اور جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین ہی سعد کہے ای ابو سفیان
آج جنگ کا روز ہی آج حرام تھا سو حلال ہوتا ہی آج قریش ذلیل ہوا ابو سفیان کہے حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَار
یعنے ہلاکی کا دن خوب ہے بعد مہاجرین کی جماعت گذری جھنڈا زبیر بن العوام کے حوالے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی قصوا پر سوار ہوا سی مین تھے اور إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ کا سورہ پڑھتے تھے اور سپاہ لوہے مین غرق حضرت
کے گرد تھے ابو سفیان کہے یہہ کون ہی کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابو سفیان کہے ای ابو الفضل تمہارے
بھتیجے کی بڑی سلطنت ہوئی اب انسے مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین عباس کہے یہہ سلطنت نہین نبوت ہی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے مقابل ہوے عرض کئے کہ سعد بن عبادہ ایسا کہے حضرت فرمائے سعد غلط بولے آجکا روز
رحمت کا دن ہے اور آج اللہ تعالے قریش کو عزت دیتا ہی اور آج کعبے حرم کی تعظیم ہوتی ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سعد کے پاس سے جھنڈا انکا لیکے انکے فرزند قیس کے حوالے کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طوی مین
پہنچکے خالد بن الولید کو حکم کئے تم بنغفار کی فوج لیکے مکے تلاتے سے جاکر اپنا علم گھرون کے قریب نصب کرو
اور زبیر بن العوام کو فرمائے تم جو بنغفار کی فوج سے مکے کے اوپر تے سے جاکر حجون پاس نشان گاڑ رہو اور سعد بن عبادہ کو

فرمایا ہراول کی فوج لیکے کدا کے طرف سے چلو اور تمام فوج والون کو تاکید کئے کہ جنگ مت کرو اگر کفار ابتدا کرین
تو جن نے مارنا ہی اسکو مارو اور حکیم بن حزام اور ابو سفیان کو روانہ کئے کہ تم مکے مین جا کے ندا کردو جو ابو سفیان
کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہی اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین
جاویگا تو اسکو امان ہے اور جو حکیم بن حزام کے گھر مین جاویگا تو اسکو امان ہی ابو سفیان مکے مین جا کے چلائے ای قریش محمد
اتنی فوج لیکے آئے ہین کہ اب تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہین اور ابو سفیان کے گھر مین جو جا کے پناہ لیوے تو اسکو امان
ہی ابو سفیان کی عورت ہند بنت عتبہ اٹھکے ابو سفیان کی داڑھی پکڑ کر کہی اس موٹے موتلے پاجی بدذات کو قتل کرو
کیا بیہودی خبر لایا ہی ابو سفیان کہے اس کی بات سنکر ندامت کہاؤ محمد اتنی فوج سے آئے ہین کہ انکے مقابلے کی
کسیکو طاقت نہین اور ابو سفیان کے گھر مین جو رہے تو اسکو امان ہی قریش کہے ار ملعون تیرا گھر ایسا کہان ہے جو اتنے
لوگ اسمین آرہین تو کہا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کریگا تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین جارہے تو اسکو
امان ہے یہہ سنکے لوگ متفرق ہوئے کوئی تو گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد مین جا کے پناہ لیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر بجا لا کر عاجزی سے سر مبارک اسقدر جھکائے کہ اونٹ کے پالان کو لگنے لگا اور زبیر
اپر اتے سے آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پیادون کو لیکے صف باندھے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون پاس حضرت کے واسطے جو خیمہ دئے تھے اس مین اترے اور خالد
بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ وغیرہ قبایل کے ساتھ مکے کے تلاتے سے آئے سواد ھر
خندمہ پہاڑ پاس صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو یزید سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبد
مناف اور بنی کنانہ وغیرہ چند قبیلے والونکو جمع کرکر جنگ مستعد ہوئے خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ
نہو پر کفار جنگ ڈالے تب انھون بھی لاچار ہو کے مقابلہ کئے تھے کافرون کے چوبیس شخص مارے پڑے اور حزورہ تک مارتے ہوے
پیچھے کفار تاب نلا کے بھاگے تھوڑے تو گھر و نمین جا کے دروازے بند کئے اور تھوڑے پہاڑ پر چڑھگئے اور ابو سفیان آگے
کہنے لگے جو دروازہ بند کرلیگا تو وہ بچیگا اور جو ہتھیار ڈالدیگا تو وہ بچیگا اور حماس بن قیس بن خالد بکری نبی صلی اللہ

علیہ وسلم مکے مین داخل ہونیکے قبل ہی ہتھیار درست کرتا تہا اسکی عورت پوچھی تو ہتھیار کیا واسطے تیار کر رہا ہی
بولا محمد اور انکے لوگون کے واسطے تیار کرتا ہون عورت کہی مین سمجھتی ہون کہ محمد کا مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین بولا
اللہ چاہے تو انکے ساتھ والونکو پکڑ لا تیری خدمت کرنے دونگا غرض خندمہ جنگ مین جاکے صفوان وغیرہ کے ساتھ شریک ہوا
آخر بھاگ کے گھر مین جاکر چھپا اور عورت کو بولا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو بڑائیان کرتا تھا سو کیا
ہوے بولا اِنَّكِ لَوْ شَهِدْتِ يَوْمَ الْخَنْدَمَةْ، اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَةْ، بیشک تو اگر ہوتی
خندمہ کے روز جبکہ بھاگا صفوان اور بھاگا عکرمہ وَاَبُوْ يَزِيْدَ قَائِمٌ كَالْمُؤْتَمَةْ، وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسُّيُوْفِ
الْمُسْلِمَةْ، اور ابو یزید کھڑے ہوا رانڈ کے سا اور انکے روبرو ہوے تلوار اپنی مسلمانان يَقْطَعْنَ كُلَّ سَاعِدٍ
وَجُمْجُمَةْ، ضَرْبًا فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا غَمْغَمَةْ، کاٹتے ہوے پونچھے اور سران مار ایسا جو سنے نہین جاتا تھا
مگر آواز پہلوانونکا لَهُمْ نَهِيْتٌ خَلْفَنَا وَهَمْهَمَةْ، لَمْ تَنْطِقِيْ فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَةْ، انکو
آواز تھا ہمارے پیچھے اور پکار تو نہ کہتی ملامت مین ذری بات اور اس جنگ مین مسلمانون سے ایک شخص شہید ہوا اور دو
شخص خالد کے ساتھ والون سے جو راہ چہوڑ کے دوسری راہ سے گئے سو دونون شہید ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خالد کیطرف تلوارونکی چمکاٹ دیکھکے فرمائے یہہ کیا ہے مین تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے
شاید کافران تقدیم کئے ہونگے غرض جب خالد حاضر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے تم جنگ
کئے خالد عرض کئے یا رسول اللہ مین ہرچند چاہا کہ جنگ نہو پر کافران تقدیم کئے لاچار ہوکے تلوار چلایا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کی قضا بہتر ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فوج والونکو تاکید فرمائے تھے کہ جو تمسے جنگ کے نئے ایگا تو اسی کو مارو دوسرونکا خیال متکرو مگر چند شخص
کے حق مین یہہ تاکید کئے کہ انکو جہان پاو وہان ہی قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون مین چھپے رہین وے
لوگ یہہ ہین۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبد العزی ابن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل
اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور ہبار بن الاسود اور ابن خطل کے دو باندیان اور سارہ بنی مطلب کی

باندی ان لوگون سے چند شخص مسلمان ہوئے اور تھوڑے قتل ہوئے چنانچہ عبد اللہ بن سعد کو عثمان رضی اللہ عنہ
چھپا کر لائے سو مسلمان ہوا اسابق بن ایمان لا اور دو مسلمان کو قتل کر کر مرتد ہو کے بھاگا تھا اور عبد العزی بن خطل
مسلمان ہو کے پھر مرتد ہوا اور ایک انصاری کو قتل کر کر بھاگا تھا سو کعبے کے پردے مین چھپا تھا اسکو قتل کیے اور عکرمہ بھاگ
کے یمن طرف نکل گیا اسکی عورت ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہو کے اپنے مرد واسطے حضرت سے امان لیکر اور
یمن جا کر اسکو پھر لائی عکرمہ حاضر ہو کے اسلام لائے اور حویرث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین بہت ایذا دیتا
تھا اسکو علی مرتضی قتل کیے اور مقیس اسلام لا کر مرتد ہوا تھا اور ایک انصاری قتل کر بھاگا تھا سو اسکو
نمیلہ بن عبد اللہ قتل کیے اور ہبار مسلمانونکو سخت ایذا دیا کرتا تھا اور بی بی زینب بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے
سے ہجرت کر کر آتے وقت درپے ہو کر ہودج کو اونٹ پر سے گرا دیا تھا سو انکا حمل وضع ہو کے بیماری چلے جاتی نہی آخر اوسی بیماری سے وفات
پائے سو وہ بھاگ جا کے بعد چند روز کے آکر اسلام لایا اور ابن خطل کی دو باندیاں حضرت کی ہجو گایا کرتیاں تھیاں اور ایک کا نام فرتنا اور
دوسری کا نام قریبہ تھا سو ان مین سے ایک اسلام لائی اور دوسری کو قتل کیے اور سارہ بھی اسلام لائی الغرض جب کفار تمام
اپنے گھرون کے دروازے بند کیے اور بعضی مسجد مین جا کے پناہ لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کے کعبے پاس تشریف
لا کر طواف کیے کعبے گردو پیش تین سو ساٹھ بت کفار بٹھائے تھے اور انکو پتھر سے مضبوط کیے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دست مبارک مین چھڑی تھی سو اس سے بت کو مارتے اور فرماتے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا یعنے آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹھ بیشک جھوٹھ ہی نکل بھاگنے والا فی الفور وہ بت اوندھا گر پڑتا بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن طلحہ حجبی کو بلا کے حکم کیے کہ کعبے کے کنجیان حاضر کر کنجیان انکی والدہ پاس تھے سو جا کے مانگے
وہ بولی مین نہ دیونگی عثمان تلوار کھینچ کے کہے کنجیان دے نہین تو مین تجھے قتل کرونگا لاچار ہو کے انکے حوالے کیے اسکو حضور مین
حاضر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاتھ سے کنجیان لیکے دروازہ کھولے دیکھے کعبے کے اندر ابرھیم اور اسمعیل
علیہما السلام کے تصویران بنائے ہوئے ہین اور انکے ہاتھ مین بانٹنے کے پانسے دیے ہین حضرت دیکھ کے فرمائے اللہ تعالی کافرون
پر لعنت کرے ابرھیم کے ہاتھ مین پانسے کیا واسطے دیے ہین حالانکہ جانتے تھے ابرھیم پانسون سے بانٹتے نہین تھے اور کعبے

اندر بتان اور تصویران ہونے کے باعث آپ اندر تشریف نہ لیگئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے بتون کو توڑ کے نکالو
اور تصویرونکو پانی سے دہو ڈالو بعد حضرت اندر تشریف لیگئے اور نماز پڑہی اور دعا کئے اور وہان سے نکل کر مسجد مین آکے
تشریف رکھے کنجیان دست مبارک مین تھے سو علی مرتضیٰ یا عباس عرض کئے یا رسول اللہ کعبے کی آبدار خانے کی خدمت ہمکو ہے
کنجیان بھی ہمکو عنایت فرمانا تو انکی دربانی بھی ہمکو ہووے حضرت انکو نہ دیکے عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجیان حوالے کئے اور
فرمائے یہہ کنجیان ہمیشہ تمہارے مین رہینگے تمہارے پاس سے کوئی لیگا مگر ظالم عثمان خوشی سے کنجیان لیکر پھرے کہ انکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے اور انکو کہے ای عثمان مین جو کہا تھا سو سچ ہوا یا نہین عثمان کہے آپکا فرمانا راست آیا
اور مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک خدا کے رسول ہو اِسکا قصہ یہہ ہے جاہلیت مین عادت ایسی تھی کہ کعبے کو دوشنبے اور
پنجشنبے کے روز کہولا کرتے پیش از ہجرت ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہوجانا چاہے
عثمان بہت بی ادبی کیا اور باتان سخت بولا حضرت برداشت کر کر فرمائے ای عثمان تو دیکھیگا یہہ کنجیان ایکروز میرے ہاتھہ
مین آجائینگے مین جسکو چاہون اُسکے حوالے کرون تو عثمان کہا قریش اُس روز ہلاک و ذلیل ہو چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو کہے ایسا نہین بلکہ اُس روز قریش آباد ہو گئے اور انکی عزت بڑہ جائیگی عثمان کہتے ہین یہہ بات میرے دلکو لگی تھی اور
مین سمجھہ چکا تہا کہ محمد جیسا کہے ویسا ہی ہوگا الغرض کنجیان عثمان کے پاس تھے اور انکو اولاد نہ تھی سو مرتے وقت اپنے بھائی
شیبہ کے حوالے کئے آجتک اُنہی کے اولاد مین باقی ہے اور انکو شیبی کہا کرتے ہین القصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑہے اور جاہلیت مین جو بیجا کام کیا کرتے تھے اُس سے منع فرمائے بعد قریش سے پوچھے مین تمکو کیا کرونگا سمجھتے ہو
عرض کئے آپ ہماری بھلائی کرینگے کہ بہتر بھائی ہو اور بہتر بھائی کے فرزند ہو حضرت فرمائے اِذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ
یعنے جاؤ تم سب آزاد ہو جب نماز کا وقت آیا بلال کو فرمائے اذان دیو سو اذان دئیے وہان ابو سفیان بن حرب اور
عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام بیٹھے تھے اذان کا آواز سنکے عتاب کہا میرے والد اسید اول ہی انتقال پائے سو خوب ہوا نہین تو
اگر یہہ سنتے نہایت غصہ ہوتے حارث کہا واللہ مین جانون کہ یہہ حق پر ہین تو انکی متابعت کرون ابو سفیان کہا مین کچھہ
نہ کہونگا اگر ذرا بات کہون تو یہہ کنکرے میرے طرف سے بولن بیٹھینگے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت پاکر انھون

پاس تشریف لائے اور فرمائے تم بہہ بات کیا نہین بولے حارث او غاب کہیے ہم باتان کیئے سو کسیکو اطلاع نہین جو وہ کہا ہوگا جانین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر سوار ہو دعا مانگنے لگے تو انصار حضرت کے گرد کھڑے تھے سو بعضے آپسمین کہنے لگے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پیارا لگیگا ہمارے شہر مین کاہیکو رہینگے حضرت دعا سے فراغت پاکر سوال کیئے تم کیا باتان کیئے لوگ کہے کچھہ نہین جب بہت بجد ہوئے تو عرض کیئے ہم ایسا کہے حضرت فرمائے معاذ اللہ جینا تمہارے ساتھہ ہی اور مرنا تمہارے ساتھہ جب حضرت نماز وغیرہ سب اداکئے اور بنی کنانہ کے خیف مین جہان کہین کفار بنی ہاشم کو اپنے قوم سے باہر کیئے تھے جاکے اترے اور یہہ فتح رمضان کی بیسوین ۲۰ کو ہوئی بعد ازاں اسکے حضرت مکے مین پندرہ روز مقام کیئے اور اطراف و جوانب مین فوجان روانہ کیئے چنانچہ رمضان کی پچیسوین ۲۵ کو خالد بن ولید کے ہمراہ تیس آدمی دیکر بطن نخلہ کو روانہ کیئے کہ تم وہان جاکے عزی کو توڑو جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے ہین توڑ ڈالو خالد وہان پہنچکے اسکو توڑے اور حضرت کو آکے اطلاع کیئے حضرت فرمائے تو اسکو توڑا سو کیا دیکھا خالد عرض کیئے کچھہ نظر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو نہ توڑا اب جاکے توڑ خالد جاکے غصے سے تلوار کھینچے تو ایک عورت بہت ہی سیاہ رنگ ننگی سر کے بال کھولی ہوی اسمین سے نکلی اور پوجاری اسکو بولنے لگا تو خالد کو مار ڈال خالد اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیئے اور حضور مین آکر عرض کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عزی وہی تہی سو مار گئی اور اسی مہینے مین عمرو بن العاص کو مکے سے تین روز کا پر ہذیل کے بت سواع کو توڑنے روانہ کیئے وہان پہنچے جب بت پاس تو پوجاری بولا تجھے کیا مقدور ہے کہ اس بت کو توڑے اگر توڑیگا تو تجھے معائنہ ہوگا عمرو کہے ہنوز تو گمراہی پر ہے کیا وہ بت کچھہ سنتا دیکھتا ہے پھر نزدیک جاکے اسکو توڑدئے اور پوجاری کو کہے تو دیکھا جو تیرے بت کا کیا حال ہوا پوجاری بولا خدا تعالی ایک ہے کرمین اقرار کیا اور اسی مہینے مین سعد بن زید اشہلی کے ہمراہ بیس سوار دیکے بھیجے کہ مشلل کے جانب مین اوس اور خزرج اور غسان کا بت ہے اسکو توڑکے آو وہان جب پہنچے اسکا پوجاری بولا تمکو اسکے توڑنے کی مقدور ہو تو توڑو مختار ہو جب بت کے نزدیک ہوئے ایک عورت برہنہ بالان کھولی ہوی نکلی سعد اسکو قتل کیئے اور بت کو توڑکر حضرت کے حضور مین عرض کیئے اور شوال مین خالد بن ولید کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر اور انصار اور بنی سلیم کے دیکر بنی جذیمہ کو دعوت کرنے مکے سے ایکروز کی راہ پر روانہ کیئے وہ لوگ

اسلام لائے کر کر یون نہ سکے صبانا صبانا بولنے لگے صبانا کا معنی یہہ ہے کہ ہم دوسرے دین مین ائے کفار مسلمانون کو
نیا دین اختیار کرنے کر کر صابی کہا کرتے تھے اُس سے وہ لوگ کہے ہم صابی ہوے خالد اسکو قبول نہ کرکے حکم کئے کہ ان تمام لوگون کو
قید کرو سبھون کو قید مین رکھے رات کو سحر کے وقت خالد حکم کئے تمام قیدیون کو قتل کرو بنی سلیم انکے حکم پر اپنے پاس کے قیدیونکو
قتل کئے مہاجر و انصار کہے ہم انکو قتل نہ کرینگے اسی بات پر عبد الرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبد الرحمن کہے
تو جاہلیت کا کام کیا خالد کہے وہ قوم تیرے باپ کو ماری تھی سو مین اسکا بدلہ لیا عبد الرحمن کہے ایسا نہین میرے باپ کا بدلا مین اول ہی
لیچکا تھا پر تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلا لیا لیا غرض خشونت کے باتان دونون مین ہوئے جب یہہ کیفیت حضور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوی حضرت خالد پر بہت خفا ہوکے غصہ کئے اور ہاتھان اٹھا جناب باری مین دعا کرنے لگے کہ یا اللہ مین خالد کو
ایسا امر کیا تھا اور انھون جو کام کئے ہین اُس سے مین بیزار ہوا اور خالد جو عبد الرحمن سے جھگڑ لئے تھے سو اس مقدمہ مین خالد کو
فرمائے میرے صحابہ کو کچھہ مت کہا کرو اگر تم احد پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کرو تو انکے ایکروز کی صبح و شام کا ثواب پاؤگے غرض
اُن قوم کے پاس علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے تا لوگ جو مارے گئے تھے انکے وارثونکو راضی کر کر سرکار کی طرف سے دیت دیو
اور انکا کچھہ اسباب وغیرہ ضایع ہوا تھا سو انکی پامالی عنایت فرمائے اور شوال مین حنین کا غزوہ ہوا حنین ایک میدان
کا نام ہے طایف سے قریب ہے مین اور سہین تین روز کا فاصلہ ہے اس جنگ کا سبب یہہ تھا کہ ہوازن کی قوم مکہ فتح ہوا سنکر
حضرت سے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور ثقیف کے قبیلے والے بھی تمام انکے شریک ہوئے اور نصر اور جشم اور سعد بن بکر کے قبیلے
والے بھی تمام کمک کئے اور بنی ہلال لوگون مین سے بھی چند شخص داخل ہوئے اور ہر ہر قبیلے کے سردار ان سب حاضر ہوئے اور سبھو نکا بڑا مالک
بن عوف نضری ہوا مگر ہوازن قبیلے کے دو سردار کعب اور کلاب آئے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطاس مین اترا اور لوگونکو
تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب عورت بچے سب ہمراہ لیو سو لوگ تمام اپنے اسباب سے اکے اترے اور
درید بن الصمہ کو جو بڑا شجیع اور بہت جنگون مین رہکے تجربہ حاصل کیا تھا اور ایکسو بیس برس یا ایکسو سات
برس کی عمر ہوی تھی اور انکھونکا اندھا تھا تجویز و مشورت کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو بچون کا
رونا اور عورتون کا پکارنا اور اونٹون کا بلبلانا اور گدہونکا رینگنا سنکے کہا یہہ آواز کیا ھے

بولے مالک بن عوف حکم کیا تھا کہ اپنے ساتھ جورو بچے مال اسباب لانا سو لوگ لے آئے ہین درید کہا مالک کہان ہے پھر مالک آیا سو درید کہا تو آج اپنی قوم کا سردار بنا ہے لوگون کے ساتھ یہہ سب کچھ کیا واسطے لے آیا ہے مالک کہا اس لیے کہ لوگ اپنے عورت بچے مال اسباب اپنے پیچھے جی کر کہ ٹھکے لڑینگے درید کوٹ لیکے کہا واللہ یہہ بکریان چرایا سو آدمی ہے اپنی عقل کیموافق کیا بھاگنے والے کو کیا یہہ سب چیزان آڑ ہوتے ہین جنگ مین اگر تو غالب آیا تو تجھے کام آویگا مگر جو تلوار اور نیزہ لیا ہوا ہے اور اگر تجھے ہزیمت ہو تو عورت بچونکو دشمن کے حوالے کر کر فضیحت ہو ا بعد پوچھا کعب اور کلاب کہان ہین وے نہ آئے بولا کہ وے لڑنے نہ آئے اگر غلبے اور عزت کا دن ہوتا تو کعب اور کلاب گھر مین نہ رہتے وے دونون جبار ہیں تم بھی رہتے تو بہتر ہوتا بعد پوچھا پھر کون آئے ہین کہے عمرو بن عامر اور عوف بن عامر آئے ہین بولا وہ کیا جھیلون کے مانند ہین انسے فائدہ ہے نہ نقصان ای مالک ہوازن کے مجمع کو تو لا دشمن کے منہہ پر کیون لگاتا ہے ان سبھونکو دور لیجا مضبوط قلعون اور پہاڑون پر رکھو اور گھوڑون پر بیٹھکے مقابلہ کرو اگر تم غالب آوگے تو تمہارے پیچھے جو لوگ ہین سو آکے تمسے ملینگے اور اگر تم مغلوب ہوگے تو عورت بچون کو کچھہ آفت نہ ہوگی مالک بولا واللہ ای درید یہہ تجویز میرے پسند نہین تو بوڈھا ہوا اور تیری عقل بھی بوڈھی ہوی ای ہوازن کی جماعت تم اگر میری بات سنوگے تو مین اپنے تئین تلوار سے مار لیتا ہون وہ کہے ہم تیرے تابع ہین مالک کہا جب دشمن کو تم دیکھو تو تلوارون کو نیام سے نکال ایکبارگی سب حملہ کرو اور چند لوگ کو روانہ کیا کہ تم جاکے محمد کا لشکر کہان ہے دریافت کر کے آو پھر جاسوسان جاکے بہت ہی بدحال راہ سے پھر آئے اور کہے ہم راہ مین دیکھے گورے گورے آدمیان ابلق گھوڑون پر بیٹھکے راہ مین ہین انکو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھہ پاون ٹوٹ گئے اور ہمکو ٹھہرنیکی طاقت نرہی یہہ احوال دیکھنے پر بھی وہ لوگ باز نہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ارادے پر واقف ہو کر مکے مین عتاب بن اسید کو نایب کر کر شوال کی چھٹوین کو بارہ ہزار آدمی سے نکلے مدینے سے ساتھہ آئے سو دس ہزار آدمی اور مکے سے ساتھہ ہوے سو دو ہزار آدمی تھے اور حضرت نے صفوان بن امیہ سے سو بکتر طلب کیے اور صفوان مکہ فتح ہوتے ہی بھاگ کر یمن کو جانے واسطے نکلا تھا سو عمیر بن وہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین عرض کر کہ اسکے لیے امان لیئے اور جاکے اسکو راہ سے پھیر کر لائے صفوان حاضر ہو کے کہا مجھے دو مہینے کی مہلت دیو حضرت فرمائے تجھے چار مہینون کی مہلت دیا ہون غرض اسنے ہنوز ایمان نہ لایا تھا حضرت ہتھیار مانگے

تو کہا کیا میرے پاس سے چھین لیتے ہو تو حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ ہم عاریت لیتے ہین اگر ہلاک ہوے تو ہم اسکا عوض تجھے
دینگے پھر اسنے سو بکتر اور اسکے ساتھ کے ہتھیار اور اسکو اٹھانیکے اونٹ کردیا اور اخبار دریافت کرنیکے لئے عبد اللہ بن ابی حدرد
کو روانہ کئے انہون تمام کیفیت دریافت کر کر آکے حضرت سے عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر اللہ چاہے تو وہ سب اسباب
مسلمانون کو غنیمت ملیگا اور بعضی صحابہ لاف سے کہے ہماری اتنی بڑی جمعیت ہے ہم کفار سے مغلوب نہ ہوگے
یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کیطرف سے ہے قلت و کثرت پر موقوف نہین القصہ
جب حضرت حنین بیابان مین پہنچے صبح ہی دو بکتر پہنے اور سر مبارک پر خود رکھے اور دلدل خچر پر سوار ہو کے چلے ہنوز روشنی خوب
نہین ہوئی تھی اور راہ بہت نشیب و فراز تھی اور لشکر کا عبور نالونکے اندر سے تھا سو لشکر متفرق ہو گیا کفار اول ہی آکے
وہان کمین مین بیٹھے تھے ایکبارگی سب حملہ کئے اور ٹیکون پر سے تیر و تنکا مار کئے ہراول پر خالد بن ولید اور انکے ہمراہ بنی سلیم گھوڑون
پر سوار تھے سو گھوڑے بھاگے اور نو مسلم جو مکے سے ساتھ آئے تھے سو بھی بھاگ گئے اور چند مسلمان جن کے بدن پر کپڑے تھے سو وہ
بھی ٹھہر نہ سکے انہون کو دیکھ کے باقی تمام فوج سرک گئی اور حضرت کے ہمراہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور
زبیر اور عباس اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور انکے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل بن عباس اور اسامہ
بن زید اور ایمن بن ام ایمن رہ گئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا دراز نیزے پر باندھکے ایک شخص سرخ اونٹ پر لیا ہوا
بیٹھا تھا ہوازن اسکے پیچھے تھے قابو ملا تو وہ شخص مارتا نہین تو جھنڈا اٹھا کے چلتا اور مکے کے نو مسلم جنکا
اسلام ضعیف تھا دلونکے کینے ظاہر کئے اور خوشیان کرنا شروع کئے ابو سفیان بن حرب کہا یہہ بھاگتے ہین سو دریا کے کنارے تک
دم نہ لینگے اور بانٹنے کے پانسے جو ساتھ تھے سو نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن حنبل جو صفوان بن امیہ کا اخیافی بھائی
تھا سو کہنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہہ سنکے صفوان کہا تیرا منہہ توڑو چپ، قریش مین کا ایک شخص
مجھے پرورش کرنا بہتر ہے ہوازن کی قوم والون سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہے کہ مین مکے سے نکلتے وقت
یہی گانٹھہ کر آیا تھا کہ اب مین اس لشکر کے ساتھ ہو رہتا ہون جب جنگ مین لوگ گڑبڑ ہون تو غفلت مین محمد کو مار ڈالتا
ہون اسوقت اتنے سمجھونگا گویا مین نے بدلا لیا غرض اس روز کمال فرصت کا وقت دیکھ کے تلوار کھینچکر مین حضرت کے

نزدیک ہوا تلوار اوتھا کے مارنا چاہا کہ اسمین ایک آتش کا شعلہ بجلی کے مانند چمکا قریب تھا کہ مین جلجاؤن اور اسکو
دیکھنے کی طاقت نرہی سو ہاتھونکو آنکھون پر رکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر دیکھے اور فرمائے اے شیبہ میرے نزدیک آ
پھر مین نزدیک ہوتے ہی اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیرا اور فرمائے یا اللہ اسکو شیطان سے پناہ دے بمجرد یہہ کہنے
ہی میرے دلمین ایک محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوی اور میری ذات سے انکی ذات میرے پاس عزیز ہوی بعد
فرمائے اے شیبہ جا اور کافرون سے جنگ کر سو مین نے تلوار لیکر کافرونکو مارنے لگا اور میرے دلمین یہی ہوا کہ مین مرجانا
بہتر ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ آسیب پہنچا اگر اس وقت میرا باپ بہی آتا تو اسکو قتل کرتا القصہ حضرت
لوگونکو دیکھے کہ ٹھہرتے نہین عباس کو فرمائے انصار کو اور حدیبیہ مین بیعت کئے سو لوگونکو پکارو عباس کا آواز بہت
بلند تھا سو پکارے اے انصار اور اے شجرہ کے جہاڑ پاس بیعت کیے سو لوگ کہان ہین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاد فرماتے ہین تب وے لوگ لبیک لبیک کہتے ہوے ایسا دوڑے گویا اونٹنی پکاری تو بچہ دوڑتا ہی اور اونٹون پر
سوار تھے سو لوگ اونٹ پھیر نہین سکتی کئے تو اپنا بکتر گلے مین ڈال کر اور ڈھال تلوار اوتھا لیکر اونٹ پر سے
کود پڑے اور دوڑ کے حضرت پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنے مین ہون نبی جھوٹ نہین مین ہون فرزند عبد المطلب کا اور عباس خچر کی باگ پکڑے تھے اور
ابو سفیان بن حارث رکاب پکڑے ہوئے تھے اور حضرت خچر کو آگے بڑھاتے جاتے تھے جب سو آدمی تک حضرت کے پاس جمع ہو حضرت انکو
حکم کئے جاؤ اور کافرون سے جنگ کرو پھر یہہ لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکے فرمائے
اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ یعنے اب چولا گرم ہوا اور ایک مشت بالو لیکے کافرون کیطرح پھیکے اور فرمائے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
یعنے منہہ برے ہو کافرونمین کوئی شخص نہ رہا جو اسکی آنکہہ مین بالو نہ پڑے سو کافران بھاگنے لگے اور کافران کا جھنڈا
لیکے اونٹ پر جو شخص بیٹھا تھا اسکے پیچھے علی مرتضی جا کے اونٹ کا پاچے مارے اونٹ اور اُن دونون ملکے گر پڑے
اور ایک انصاری تھے سو دوڑ کے اسکو مار دیئے اور انکے ستر آدمی تک قتل ہوے اور مسلمانون کے چار شخص شہید ہوئے
ہنوز مسلمانان سب جمع نہین ہوئے تھے کہ کافرون کے مشکیان باندھہ لانے لگے اور انکا تمام اسباب عورت بچے سب غنیمت

ملا تو چھے ہزار آدمی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار اوقیہ روپے کے تھے اور کفار بھاگ
کے بعضے طایف کو گئے مالک بن عوف بھی انہیں کے ساتھ تھا اور بعضے بطن نخلہ طرف گئے اور بعضی اوطاس میں جا بھی
جمع ہو نیکا قصد کئے پھر سو ان حضرت کے بطن نخلہ طرف جو لوگ بھاگے تھے سو انکا پیچھا کئے چنانچہ ربیعہ بن رفیع درید کو
قتل کئے اور اسکے سوائے بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضی اسیر ہوئے اور اوطاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج دیکے روانہ کئے
پھر انہوں اوطاس کو گئے کفار مقابلے میں آئے سو انکے چند لوگ مار پڑے چنانچہ مشرکین سے دس بھائی تھے ابو عامر سے مقابلے
واسطے ایک ایک آتا تھا اور انہوں انکو تھکانے لگاتے تھے نو شخص مار پڑے دسواں بھاگ گیا اور بعد اسکے مسلمان ہوا
سو حضرت اسکو شرید ابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مارکے شہید کیا پھر لوگ نشان انکے بھتیجے ابو موسی
اشعری پاس دیئے سو انہوں فتح کئے اور انکی عورت بچوں کو اسیر کر کے لائے اسی سیروں میں حلیمہ کی بیٹی شیما بنت حارث
بن عبد العزی بھی سو مسلمان اسکو لاتے وقت سختی کرنے لگے وہ کہی واللہ میں تمہارے پیغمبر کی دودھ بہن ہوں لیکن لوگ
اسکو سچ نہ سمجھے جب حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کی یا رسول اللہ میں تمہاری دودھ بہن ہوں
حضرت فرمائے اسکی کیا نشانی ہے عرض کی میں آپکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز گود میں میرے تھے تو مجھے دانت کاٹے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشان سمجھے اور آبدیدہ ہوئے اور اپنی چادر بچھوکے انکو بٹھلائے اور فرمائے اگر مرضی ہے تو میرے یہاں خوشی اور
عزت سے رہو نہیں تو اپنی قوم پاس جانیکا ارادہ ہو تو عزت سے میں روانہ کر دونگا وہ کہی میں قوم پاس جاونگی حضرت انکو
رخصت کیے اور ایک باندی غلام دئے شیما مسلمان ہو کے اپنی قوم پاس گئی القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا اسباب
روانہ کئے اور فرمائے اسکو لیجا کے جعرانے میں رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذو الکفین بت کو توڑنے روانہ کئے اور تاکید کئے اسکو
توڑ کر اپنی قوم کو لیکر طائف میں آؤ طفیل جاکر اسکو توڑے اور اپنی قوم کے چار سو آدمی سے اگر طائف میں حضرت پاس حاضر ہوئے القصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلة الیمانیہ پر سے ہوتے ہوئے قرن کو پہنچے بعد ملیح کو آئے بعد لیتہ میں مقام کرکر مسجد بنائے
وہاں بنی لیث قبیلے والا ایک شخص ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اس سے قصاص لئے اور وہاں مالک بن
عوف کا ایک قلعہ چھوٹا سا تھا سو اسکو توڑوادئے بعد ایک راہ جسکا نام ضیقہ تھا سو اس راہ سے چلے حضرت پوچھے

اس راہ کا کیا نام ہے لوگ عرض کیے ضیقہ حضرت فرمائے وہ نہین بلکہ اسکا نام یسریٰ ہے وہان سے نکلکر ثقیف کے
ایک شخص کے باغ پاس گئے اترے اور اسکو کہے تو یہان سے نکل جا نہین تو ہم باغ کو ویران کردینگے سو وہ نہ مانا پھر اسکے
باغکو خراب کردئے بعد اسمقام سے کوچ کر کر طایف کے قریب آگئے اترے ثقیف قلعے مین ایک برس کا ذخیرہ جمع کر رکھے تھے دروازے
بند کیے اور تیران مارے سو چند صحابی شہید ہوئے پھر وہان سے سرک کر ورے آکر اترے اور حضرت کے ہمراہ ازواج مطہرات سے
دو بیبیان تہین وو دونوکیلیے دو خیمے دیے تھے سو انکے بیچمین حضرت نماز پڑہا کرتے تھے ثقیف ایمان لائے بعد اس ہی مقام مین
مسجد بنائے آجتک مسجد وہان موجود ہے الغرض انکو سخت محاصرہ کیے اور ثقیف بھی تیرونکا برسات برساتے تھے اور دوس کی
قوم اپنے ہمراہ منجنیق اور دبابہ لائے تھے سو منجنیق کو لگا دیے اور دبابہ کے نیچے چھپکے قلعے کے دروازہ پر پہنچکر آتش لگانا
چاہے ثقیف لوہے کی میخ گرم کر کر اسپر ڈالے لوگ دبابے کے نیچے نہ رہ سککے نکلے پھر ثقیف انکو تیرون سے مارے بعد حضرت
حکم کیے انکے باغونکو ویران کرو ثقیف خدا کا اور رحم کا واسطہ دیکر کہنے لگے ان باغونکو مت کاٹو اگر راضی ہو تو تم ہی لو یہہ سننے سے حضرت
اسکو موقوف کیے اور ایک پکار قلعے والون کو کیے جو غلام اتر ہمارے پاس آکر ایمان لاوے تو وہ آزاد ہے تیس آدمی کے قریب اتر کر ایمان لائے الغرض اٹھارہ
روز انکو محاصرہ کیے بعد نوفل بن معاویہ دیلی سے تجویز پوچھے انھون عرض کیے یہہ لوگ لومڑی کے مانند ہین جو سوراخ مین
چھپتے ہین اگر چند روز زنگ کرین تو پکڑ جاوے اگر چھوڑ دین تو کچھ اندیشہ نہین بعد حضرت خواب دیکھکر ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو فرمائے خواب مین دیکھا کہ قعب بھر کے مسکہ کسو نے مجھے بھیجا مرغ اسکو ٹھکور کے گرا دیا ابوبکر عرض کیے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ بالفعل یہہ قلعہ فتح نہوگا حضرت فرمائے مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون بعد خولہ بنت حکیم آکے عرض کی اگر طایف فتح ہوگا تو مجھے غیلان
کی بیٹی بادیہ کا زیور دیو یا اسکا نہین تو عقیل کی بیٹی فارعہ کا زیور دیو حضرت فرمائے کیا قلعہ فتح ہونیکا اذن نہو تو تمکو کیسی
بھی دیون غرض خولہ جا کے عمر کو یہہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آکے عرض کیے کہ خولہ ایسا مذکور کرتی
حضرت فرمائے سچ ہے مین اسکو کہا تھا عمر کہے کیا حکم اسکے فتحکا نہین ہوا تو حضرت فرمائے نہین عمر کہے مین لوگونکو کہدیتا ہون
سب کوچ کرین حضرت فرمائے کہدیو سو عمر رضی اللہ عنہ ندا کیے علی الصباح کوچ کرنا لوگ عرض کرنے لگے فتح نہ کرکے کیسا
کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو بسم اللہ جنگ کو جاؤ پھر صبح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے سبان کوچ کرنا شب میں کے کوچ کیئے یہہ حال دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کیئے اور لوگون
کو جاتے وقت فرمائے تم یہہ کہا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ یعنی کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے جو ایک ہے سچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے بندیکو اور بھگا دیا
جماعتونکو اکیلا اور جب روانہ ہوئے تو فرمائے یہہ کہو اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ خدا طرف
رجوع ہوتے ہین توبہ کرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضے صحابہ عرض کیئے یا رسول اللہ ثقیف پر بد
دعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور انکو میرے پہان لے آ الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکل کر
ذی القعدہ کی پانچوین کو پنجشنبے کے روز جِعِرّانہ کو پہنچے اور غنیمت تقسیم کیئے پھر بعد ہوازن کی قوم مسلمان ہو کے
آئی اور عرض کیئے یا رسول اللہ ہم گھردار قبایل والے ہین اور ہمکو جو بلا پہنچے سو روشن ہے اب ہمپر احسان فرماؤ اور ایک
شخص ہوازن کا جو بی بی حلیمہ کے قرابت مین تھا عرض کیا یا رسول اللہ اس بندیوانو مین آپکے پھپیان اور
خالوان اور کھلانے تھے سو انہیں مین اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے بادشاہ تھین دودھ
پلاتے اور وہ آگے ہمکو ایسا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے آپ انھون سے بہتر ہین ہمپر منت رکھئے
بولکے بعد بیان کہا شعر اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَرَمٍ ؛ فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْہُ وَنَنْتَظِرُ ؛ ہمپر منت
دہرو یا رسول اللہ بخشش کرنہین کیونکہ آپ وہ مرد ہین جو ہم انکی امید اور انتظار کرتے ہین اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَۃٍ
قَدْ عَاقَہَا قَدَرٌ ؛ مُمَزَّقٌ شَمْلُہَا فِیْ صَفْوِہَا کَدَرٌ ؛ منت رکھ ایک جماعت پر کہ بیشک باز رکھے انکو تقدیر
شکستہ ہوئی انکی جمعیت اور انکی صفائی مین کدورت آگئی اَبْقَتْ لَنَا الدَّہْرُ ہَتَّافًا عَلٰی حَزَنٍ ؛ عَلٰی قُلُوْبِہِمُ
الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ ؛ چھوڑ دیا ہمکو زمانہ پکارنے واسطے غم پر انکے دلون پر اداسی ہے اور شدت اِنْ لَّمْ تَدَارَکْہُمْ
نَعْمَاءُ تَنْشُرُہَا ؛ یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ ؛ اگر نہ پہنچیگی ان قوم کو نعمتان جو آپ اسکو پھیلاتے
ہو اے گران شخص لوگون مین از روئے حلم کے جبکہ آزمایش کیا جاتا ہے اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَۃٍ قَدْ کُنْتَ تَرْضَعُہَا ؛ اِذْ
فُوْکَ تَمْلَؤُہٗ مِنْ مَحْضِہَا الدُّرَرُ ؛ منت رکھ عورتون پر جو تو انکا دودھ پیتا تھا جبکہ تو اپنا منہہ بھرتا تھا

انکے خالص دودھ سے الخ اِذْ اَنْتَ طِفْلٌ کُنْتَ تَرْضِعُهَا ؛ وَاِذْ يَزِيْنُكَ مَا تَاْتِيْ وَمَا تَذَرُ ؛ و
عورت جو تو جب طفل تھا تو اسکا دودھ پیا کرتا تھا اور جبکہ تجھے خوب بستا تھا وہ جو کرتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی لَا تَجْعَلَنَّا
كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ ؛ وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرٌ ؛ ہمکو مت کر اہون کے مانند جو متفرق ہوئی انکی
جماعت اور باقی رکھ ہمکو کیونکہ ہم بیشک جماعت ہیں روشن اِنَّا لَنَشْكُرُ الْآلَاءَ وَقَدْ كُفِرَتْ ؛ وَعِنْدَنَا بَعْدَ
هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرُ ؛ بیشک ہم البتہ شکر کرینگے نعمتونکا جسوقت ناشکری کیا جاوے اور ہمارے پاس اچھے روز کے بعد
ذخیرہ ہی فَالْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضِعُهُ ؛ مِنْ اُمَّهَاتِكَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهِرٌ ؛ سو پہنا معافی
انکو جو دودھ پیا تھا انکا تیرے ماؤن سے اور معاف کرنا تیرا مشہور ہے اِنَّا لَنَأْمُلُ مِنْكَ الْعَفْوَ نَلْبَسُهُ ؛
هَادِي الْبَرِيَّةِ اِذْ تَعْفُوْ وَتَنْتَصِرُ ؛ اور ہم امید رکھتے ہیں تیرے سے معافی کی جو پہنے ہم اسکو اے رہنما خلق کے
جبکہ عفو کرتا ہے اور مدد کرتا ہے يَا خَيْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُوْدٍ وَمُنْتَجَبٍ ؛ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا مَا حُصِّلَ النَّشَرُ ؛
اے نیک طفل اور نیک فرزند اور اے پسند کیا ہوا مومنون کے لئے جبکہ حاصل کیا جاتا انتشاری فَاعْفُ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا اَنْتَ رَاهِبُهُ ؛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذْ يُهْدٰى بِكَ الظَّفَرُ ؛ سو معاف کر معاف کرے اللہ اس سے
جو تو اسکو ڈرتا ہے قیامت کے دن جبکہ بتائی جاویگا تیرے واسطے فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں غنیمت تقسیم کرکر
تمہاری اتنی روز انتظار کیا لیکن تم اسوقت نہ آئے لاچار ہوکے تقسیم کردیا اب تمکو اپنا مال و اسباب ہونا یا عورت بچے
ہونا سو بیان کرو پھر وہ کہے ہمکو عورت بچے ہونا حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ جو تھا سو میں تمکو دیگا باقی
اور لوگون کے حصے دلانے واسطے میں ظہر کی نماز پڑھے بعد تم اگے کہو ہم رسول اللہ کو ہمارا سفارشی کرتے ہیں مسلمانون پاس
اور مسلمانون کو اپنا سفارشی بناتے ہیں رسول اللہ پاس سو ہمارے عورت بچون کو ہمارے تئیں لوا دیو پھر حضرت نماز پڑھے بعد
وہ لوگ کھڑے ہوکے ویسا ہی عرض کیے حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ میں نے تمکو دیا مہاجرین کہنے
ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئیے انصار کہنے ہمارا بھی حصہ ہم حضرت کو دئیے اقرع بن حابس بولا میں
اور بنو تمیم اپنا حصہ دیگے عیینہ بن حصن بولا میں اور بنو فزارہ اپنا حصہ نہیں دیتے عباس بن مرداس بولا میں اور

بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہین دیتے اتنے مین بنی سلیم پکار اُٹھے ہم ہمارا حصہ دیچکے عباس بن مرداس انکو بولا اپنے لوگون
مین تم مجھے خفیف کئے غرض حضرت فرمائے جس نے جب دینیکو راضی نہین ہوتا ہے تو ہم اسکو آیندہ ایکے عوض مین چھے اتنا
دینگے پھر تمام لوگ راضی سے باند غلام کو پھیر دیے مگر عُیَینہ بن حصن ایک بوڑھی عورتکو اپنے حصہ مین لیا تھا
اس گھمنڈ پر کہ قبیلے مین اسکے قرابتی بہت رہینگے مین اسکو لیا تو بہت سے پیسے لیکر میرے پاس سے لینگے جب سب لوگ دیدئے
اسنے نہ دیا ہوازن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو کہا بہت بہتر تو اس بوڑھی کو لیلے واللہ اسکا منہ
نہ ٹھنڈا ہی اور نہ اسکے چھاتیان اٹھے ہوے ہین اور نہ اسکے پیٹ مین بچہ تھہرنیکی امید ہے اور نہ اسکو مرد ہے
اور نہ اسکو دودھ ہے پھر عُیَینہ شرمندہ ہوکے چھے حصون پر راضی ہوکر اسکو دیدیا جب تمام بندیوانکو انکے حوالے کئے تو
انسے پوچھے مالک بن عوف کہان ہے لوگ کہے اُسنے طایف مین ثقیف کے یہان ہے حضرت فرمائے تم اسکو اطلاع دیو
کہ تو اگر مسلمان ہوکے آیگا تو مین تجکو تیرے عورت بچے مال اسباب سب دیونگا اور تجھے سو اونٹ انعام دیونگا سو مالک یہ بات
سنکر طایف سے بھاگ کر حضرت پاس آگئے ایمان لایا حضرت اسکو وعدے کے موافق سب دئے اور اسکی قوم والے جو ایمان لائے انکا
سردار کئے اور وہان پانچ بعد خمس حضرتکا حصہ تھا اس مین سے بڑے بڑے عمدہ لوگ جو نو مسلم تھے انکا دل اسلام پر مضبوط ہونا کر کر انعامات
دئے چنانچہ ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور حویطب
بن عبد العزی اور علا بن حارثہ ثقفی اور عُیَینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف اور صفوان بن امیہ
ایک ایک کو سو سو اونٹ مرحمت کئے اور بھی لوگون کو سو سے کم دئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو اور دوسرے قبیلے
والون کو دئے اور انصار کو کچھ نہ دئے تو بعضے انصاریان دلگیر ہوکے کہنے لگے کام کے وقت ہمکو بلواتے ہین اور انعامات
دوسرونکو ملتے ہین سو حضرت یہہ کیفیت سنکے انصار کو جمع کئے اور خدا تعالی کا حمد و ثنا کرکر فرمائے مین سنا ہون تم
دلگیر ہوے ہو سو کیا تم گمراہ نہتھے جو تمکو اللہ تعالی ہدایت دیا اور فقیر نہتھے جو اللہ تعالی غنی کیا اور تمہارے بیچ دشمنی نہتھی
جو اللہ تعالی تمہارے دلون مین دوستی ڈالا انصار کہے درست خدا کا اور رسول کا ہمارے پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے
کیون تم اسکا جواب کہو انصار عرض کئے ہم کیا جواب دین خدا کی اور رسول کی ہم پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے اگر تم

یون کہو گے تو سچ کہے تو جہوٹا بن کے آیا سو ہم تیری تصدیق کیے اور کم زور ہو کے آیا ہم مدد کیے اور بھاگ کے آیا ہم جگہہ دیے اور محتاج ہو کے آیا ہم سلوک کیے انصار کہے ایسا نہین بلکہ اللہ و رسول کی منت ہمپر ہے بعد فرمائے ای انصار یہہ لوگ نو مسلم تھے انکے دلونمین الفت پڑے کہ اسلام قوی ہو وے یا کر کر مین نے دیا اور تمکو تمہارے اسلام پر چہوڑا تمکو کیا اس بات کی خوشی نہین لوگ اونٹان بکریان لیجاینگے اور تم اپنے ساتھہ رسول اللہ کو لیجاتے ہین قسم ہے مجکو اسکی کہ نفس میرا اسکی قدرت مین ہے اگر ہجرت نہوتی تو مین بھی انصار مین کا ایک مرد ہوتا اگر لوگ ایک راہ سے جاینگے اور انصار ایک راہ سے جاینگے تو مین بھی انصار کی راہ سے جاونگا لوگ میرے ظاہر کا لباس ہین تو انصار میرے باطن کا لباس ہین میرے بعد تمکو حصہ نہین گہٹتا ہوگا سو تم صبر کرو یہان تک میرے پاس حوض کوثر پر تم ملاقات کرو بعد فرمائے یا اللہ رحم کر انصار کو اور انصار کے بچونکو اور بچون کے بچون کو پھر انصار اسقدر روئے کہ انکے داڑیان اشک سے تر ہوئے اور سب کہے یا رسول اللہ ہم راضی ہوے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانی مین تیرہ روز رہکے ذی القعدہ کی اٹھارہوین چہارشنبے کی شبکو عمرہ کا احرام باندہکے نکلے اور مکے کو جاکے عمرہ بجا لائے اور مکے کی نظامت عتاب بن اسید کے نام سے مقرر کیے اور معاذ بن جبل کو لوگونکی تعلیم واسطے مقرر کیے اور مدینے کو سدہارے حضرت مدینے سے نکلے سو دو مہینے سولہہ روز کے بعد داخل ہوے اور ذی الحجہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوا انکا نام ابراہیم رکھے اور اسی سال بی بی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اسی سال مدینے مین منبر بنائے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہے وہ بی بی عرض کیے یا رسول اللہ اب میرے دلمین مرد کی خواہش نہین لیکن مجھے یہہ منظور ہے قیامت مین میرا حشر آپکی بیبیون مین ہووے اور آپکے عورتونمین میرا نام داخل رہنا سعادت بس ہے اور مین میرا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو چہوڑ دیتی ہون یہہ سنکے حضرت اس ارادے سے درگذرے اور انکا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو دئیے اور اسی سال کفار اپنے طریق پر حج کے مناسک ادا کیے اور عتاب بن اسید مسلمانون کے ساتھہ حج کیے ؛ نوان سال ہجری محرم مین عیینہ بن حصن کے ہمراہ پچاس سوار کر کر بنی تمیم پر روانہ کیے دنکو چہپتے شبکو چلتے آخر انکے مقام پر پہنچکے انکو غارت کیے اور انکے جانور اور گیارہ مرد اور اکیس عورت اور تیس بچے غنیمت ملی وہ قوم تائب ہو کر حاضر ہوئے اور اسلام لائے سو حضرت انکا اسباب وغیرہ انکو پھیر دئیے اور اسی مہینے مین صدقات وغیرہ وصول کرنے واسطے

عاملونکو اطراف مین روانہ کیا اور صفر مین قطبہ بن عامر کے ہمراہ بیس آدمی دیکر بنی خثعم پر روانہ کیے انپر شبخون کرکے چند شخص
انکے مارے پڑے اور انکے عورتان اور جانور وغیرہ غنیمت ملی سو مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین بنی عذرہ کے لوگ آکے ایمان لائے
اور ربیع الاول مین ضحاک بن سفیان کے ہمراہ لوگون کو دیکے بنی کلاب پر روانہ کیے پھر انکو اسلام کی دعوت کیے تو وہ قبول نکرکر جنگ
پر مستعد ہوئے سو مقابلہ ہوا اور کافرونکو ہزیمت ہوئی انکا اسباب غنیمت ملا اور ربیع الآخر مین علقمہ بن مجزز مدلجی کے
ہمراہ تین سو آدمی دیکر حبشیون پر جو جدہ مین ہنگامہ کررہے تھے سو روانہ کیے اور انکو ٹھکانا ایک جزیرہ مین تھا سو دریا
پھیر کے وہان گئے اور وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی مہینے مین علی مرتضی کے ہمراہ ڈیڑھ سو آدمی انصار کے دیکر بنی طی کا بت فلس کو
توڑنے واسطے روانہ کیے اور انکی سواری وغیرہ کو پچاس گھوڑے سو اونٹ کردیے سو وہان پہنچکے انپر شبخون کرکے اور فلس
بت کو توڑے عدی حاتم طی کا فرزند شام طرف نکل گیا اور انکا اسباب وغیرہ لیکے مدینے کو آئے حاتم طی کی لڑکی بھی اسیرون
مین تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو آزاد کیے اُس نے اسلام لائی اور شام طرف جاکے اپنے بھائی عدی کو لائی اور
اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محصن کو جناب طرف روانہ کیے اور رجب مین تبوک کا غزوہ ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی ہرقل شام مین فوج کشی کرتا ہے اور انکو یکسال کا درماہہ پیشگی دیا ہے اور لخم اور جذام اور عاملہ
اور غسان کے قبیلے جو عرب مین ہین سو بھی انکی موافقت کیے ہین اور انکی ہراول بلقا تک پہنچ چکی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کو حکم کیے روم کے بادشاہ سے جنگ کرنیکے لئے تیاری کرنا عادت شریف ایسی تھی جنگ ایکطرف جاتے تو دوسری طرف
کی شہرت دیتے لیکن یہہ سفر دور دراز کا تھا اور مخالف بڑی قوت والا تھا اور قحط تھا اسلئے سبکو کہدئے لوگونکو معاش کی
تنگی تھی اور دھوپ کالا بہت شدت سے تھا اور راہ مین اناج پانی کی قلت تھی اور مدینے مین میوے پکنے کا ہنگام شروع تھا
لوگونکو سفر کرنا نہایت شاق ہوا منافقان اور جنگلی لوگ بہانے کرکر رخصت لیے اور چند منافقان جاسوم یہودی کے
گھر مین جمع ہوکر لوگونکو نہ جانے واسطے ورغلانا شروع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ چند لوگ
دیکے روانہ کیے کہ تم جاکے اُس گھر کو جلادو سو یہہ جاکے جلادیے اور لوگونکو جلدی سے تیاری کرو کر بہت تاکید فرمائے اور توانگرون
سے اعانت چاہے سو عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑا اور دس ہزار دینار نقد اپنی طرف سے دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

انکے حق مین فرمائے عثمان اس کے بعد کچھہ بھی کرو اسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق مدد کیے چنانچہ ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اساساجو کچھہ تہا سو دئیے اور عمر فاروق اپنی آدہی زندگی دئیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے مین محمد بن مسلمہ انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضی کو مدینے مین اپنی اہل و عیال کی محافظت واسطے چھوڑ دئیے سو منافقان
کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تہا اس لیئے انکو یہان ہی چھوڑ دئیے علی مرتضی بھی یہہ گندہ باتان منافقون کے سنکر شہر سے
نکلے اور جرف مین جاکر حضرت سے ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا احوال سنکے فرمائے منافقان جھوٹ بولے لیکن مین تمکو یہان
رکہا ہون سو ہمارے لوگون کی محافظت واسطے رہو کیا تم راضی نہین ہوتے ہارون جسے منزلہ موسی سے تہے ویسا ہی تم میرے لیے
ہو لیکن میرے بعد نبی نہین پھر علی کو مدینے طرف روانہ کئے اور آپ تیار ہے العقصہ حضرت ثنیۃ الوداع مین لشکر کا موجودات
لئے سو تیس ہزار آدمی جنگی تہے اس مین دس ہزار گھوڑا تہا اور قبیلو مین نشانان بیرقان بانٹتے اور جھنڈا ابوبکر صدیق کے
حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت پاس عنایت کیئے اور ہراول پر خالد بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو
برنغار پر معین فرمائے اور عبدالرحمن بن عوف کو جرنغار پر رکھے پھر حضرت وہان سے تبوک روانہ ہوا اور عبداللہ ابن ابی
سلول منافقون کی ایک جماعت کے ساتہہ عذر ان بہانے بنا کر نکل آئے اور ابو خیثمہ بھی حضرت کے ساتہہ نہ جا کر رہ گئے
تہے سو ایکروز گرمی کے وقت گہر کو آئے تو انکو دو عورتان تہین سو باغ مین دو منڈوے ڈال اسمین آب پاشی کر
اور پانی چھنک کر اور کہانا تیار کر کر رکہین مین ابو خیثمہ آکے یہہ دیکہے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہوپ
مین بار مین جاتے ہین اور ابو خیثمہ ایسے ناز و نعمت مین رہنا یہہ تو انصاف نہین واللہ مین اس منڈوے مین نہ جاؤنگا جب تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملون پھر اسباب تیار کر کر نکلے اور عمیر بن وہب بھی راہ مین جاتے تہے سو دونون
ملکے گئے جب تبوک کے نزدیک پہنچے ابو خیثمہ عمیر کو کہے مین تقصیر مند ہون تم بعد آؤ مین اکیلا حضرت پاس
جاتا ہون غرض دور سے انکو دیکہہ کے صحابہ کہے کوئی شخص آتا ہے حضرت فرمائے ابو خیثمہ ہو سو ابو خیثمہ جا کے اپنا
قصہ عرض کئے حضرت فرمائے تو آیا سو خوب کیا القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا
گذر حجر پر جو ثمود کا ٹھکانا تہا ہوا اصحابہ کو تاکید کئے کہ انکی بستی کا پانی مت پیو اور اس سے وضو نکرو اور

کھانا مت پکاؤ اور آپ منہہ پر چادر اوڑھ کے سواری وہان سے جلد چلائے اور فرمائے یہہ ظالم لوگون کے گھرونمین تم
مت جاؤ مگر روتے مبادا تمکو کچھ آسیب پہنچے اور جب منزلگاہ مین پہنچے لوگون کو تاکید کیئے آجکی شب کوئی آدمی اکیلا
نہ نکلنا سو دو شخص بنی ساعدہ کے نکلے ایک تو بے جا ضرور واسطے نکلا اور دوسرا اونٹ گم گیا سو ڈھونڈنے نکلا پہلے کا تو گلا
گھونٹے گیا اور دوسرا باد لیجاتے گیا حضرت سے عرض کرنین فرمائے مین تو اول ہی تمکو جتا دیا تھا پھر جسکا گلا گھونٹے گیا تھا
اسپر دعا کرکے پھونکے سو درست ہوا اور دوسرا شخص بنی طی کے پہاڑون مین جا پڑا طی کے لوگ اپنے ساتھ اسکو لائے اور
ایکروز راہ مین پانی نہ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگے مینہہ برسا لوگ سیراب ہوئے اور ایکروز حضرت کا اونٹ
گم ہوا لوگ ڈھونڈنے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم کے اسباب کے ساتھ تھا سو کہا محمد آپ نبی ہونکے کہا کرتے
ہین اور آسمان پر کی خبر دیتے ہین کیا اپنا اونٹ کہان ہے معلوم نہین ہے کہتے وقت عمارہ وہان نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر تھے سو حضرت فرمائے ایک شخص ایسا کہا خدا کی قسم مجھے غیب کے باتون کی خبر نہین وہی بات معلوم
ہوتی ہے جو اللہ تعالی معلوم کروایا اور اب اس اونٹ کی خبر دیا وہ فلانے مقام پر فلانی جگہہ ہے اسکی مہار درخت مین اٹکی
ہے سو جا کے وہان سے لاؤ عمارہ وہان سے اٹھ کر اپنی جگہہ مین آئے اور اپنے پاس کے لوگون کو کہے حضرت ایسا کہے انکے لوگ
بولے وہ بات ابھی فلانہ بولا عمارہ اسپر غصہ ہو کر اپنے پاس سے نکال دئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ
آئے تھے راہ کی سختی دیکھہ رہ جاتے تھے اور بعضون کے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہ جاتے حضرت کو انکا احوال
کہے تو فرماتے اگر اسکے نصیب مین خوبی ہو تو لگے ملیگا اور اگر نہین تو اسکا نہ آنا ہی بہتر ہے سو ایکروز ابوذر رضی اللہ
عنہ چھوٹ گئے حضرت کو عرض ہوئی ویساہی فرمائے پھر ابوذر جو رہے تھے سو اونٹ انکا چل نہین سکا ابوذر اونٹ کو چھوڑ
کر اپنا اسباب پیٹھ پر اٹھا لیکر حضرتکو ملانے چلے آتے تھے کہ دور سے ایک شخص دیکھ کے کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آتا ہے
حضرت فرمائے ابوذر ہو پھر انہین تھے حضرت فرمائے اللہ ابوذر پر رحم کرے اکیلا چلتا ہی اکیلا مریگا اکیلا حشر ہوگا غرض
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابوذر ربذے مین رہا کرتے تھے سو اسی جگہہ مرے وہان سوائے انکی عورت اور غلام کے
کوئی نہ تھا سو انھون کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر راہ پر رکھو پہلا قافلہ راستے سے جو گذریگا اسکو بولو یہہ

ابوذر صحابی ہے اسکو دفن کرو پھر ویسا ہی انکو کفن پہنا کر راستے پر رکھے پھلا قافلہ جو گذرا اسمین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو یہ کیفیت بیان کئے عبد اللہ بہت روئے اور انکو دفن کیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول یاد کیئے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو پہنچے وہ ایک مکان کا نام ہے بیچ مدینے اور شام کے بیچا بیچ ہے بعضے کہتے ہین مدینے
سے چودہ روز راستے پر ہے غرض لشکر جب وہان اترا تو پانی نہ تھا مگر ایک چشمہ کہ اسمین سے پانی کی ایک باریک جھیل نکلتی
تھی حضرت لوگون کو تاکید فرمائے تھے تم وہان پہنچیگے تو مین آنے سوائے اسکا پانی خرچ مت کرو باوجود تاکید کرنے پر بھی
منافقان اون ہی آگے پانی خرچ کئے حضرت تشریف لائے دیکھے تو اسمین پانی نہین حضرت انپر لعنت کیئے اور چشمے مین اُتر کر
پتھرون کے درمیان سے جو جھیل باریک نکلتی تھی وہان اپنا دست مبارک رکھکر دعا مانگے اور وضو کیئے پھر اسمین سے پانی کا
بگتا نکلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرمائے اگر تمہارا کوئی شخص زندہ رہا تو دیکھیگا یہان اس پانی سے
بہت دور تک سبز رہیگا سو وہی ہوا غرض حضرت تبوک مین مقام کئے ایلہ کا حاکم یحنہ بن روبہ آکے صلح کیا
اور جزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بھی جزیہ دینا قبول کئے اور دومۃ الجندل تبوک کے قریب تھا اور وہان
کا حاکم اکیدر بن عبد الملک نام ایک شخص تھا اسکا مذہب نصرانی اور بڑی قوت و اقتدار رکھتا تھا سو حضرت
خالد بن ولید کے ہمراہ چار سو بیس سوار دیکے روانہ کئے اور فرمائے ان شب کو جنگلی گائی کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو
اسیر کرکے یہان لیے آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے جب اسکے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب تھی اکیدر بالاخانے پر اپنی
عورت کے ساتھ بیٹھا تھا سو جنگلی گائی آکے حویلی کے دروازے کو سینگون سے گھسنے لگی اکیدر عورت سے کہا دیکھو کیا نادر
اتفاق ہے ہمیشہ ہم دو تین روز کی راہ پر جاکے بہزار مشقت شکار کرتے ہین آج آپہی آیا ہے عورت کہی ایسے شکار کو کیا
چھوڑ دیتے ہین تو کہا اسکو کہان چھوڑتا ہون وہین جاکر جلد گھوڑے کو زین بندوا کے اور چند قرابتیان رفقا کو لیکے نکلا
خالد تو اسی کے شکار واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لیئے اسکا بھائی حسان مارے پڑا لوگ ساتھ کے بھاگ گیئے اور
اکیدر کو پکڑ کر حضور مین حاضر کیئے حضرت اسکو امان دیئے اور اسپر جزیہ مقرر کیئے اور دو ہزار اونٹ اور آٹھ سو گھوڑا اور چار سو
بکتر اور چار سو نیزے لیکر اسکو چھوڑ دیئے اور ہرقل روم کا بادشاہ حمص مین اترا تھا اسکو نامہ لکھے اور اسلام کی دعوت کیئے اس نے

جواب مین لکھا ہین مسلمان ہون حضرت فرمائے عدو اللہ جھوٹ بولتا ہی غرض تبوک مین بیس روز کے قریب رہے
سو نماز قصر سے پڑھا کرتے تھے اور رومیون پر ہیبت ہوی سو جنگ کا خیال نہ کئے اور حضرت بھی جنگ کئے
مدینے کو چلتے جب مدینے کے قریب پہنچے ذی اوان مین اترے مدینے سے ایک گھڑی کے فاصلے پر تھا اور وہان منافقان
ایک مسجد بنا کے تبوک کو جانیکے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ آپ وہان تشریف لا کے ایکبار نماز پڑھنا کہ
ہم اپنے معذور لوگون کے ساتھ نماز پڑھا کرین حضرت انکو جواب دئے ابتو جنگ کو رہے ہین لیکن پھر آنے وقت وہان نماز
پڑھونگا اور منافقان وہان مسجد جو بنائے تھے سو محض مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور دشمنون کو وہان جمع کر کر
منصوبے کرنا جب حضرت یہان مقام کئے تو اللہ تعالی انکے ارادے پر آگہی دیا حضرت اسکو تڑوا کے جلا دئے جب مدینے مین داخل
ہوئے منافقان آ کے عذران ظاہر کر توبہ کر کر جانے لگے اور کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ کہے ہمکو کچھ عذر
نتھا جو کہین اگر ہم آج جھوٹ کہین تو سبحان اللہ تعالی ہمکو رسوا کریگا حضرت فرمائے تمھارے حق مین خدا تعالی کے یہان
سے حکم آنے تک تم صبر کرنا اور حضرت لوگون کو تاکید کئے ان تینون شخصون سے کوی بات کرنا پھر بستی مین پھرنے تو انسے
کوی بات نہین کرنا ہین انہون پر تنگ آئی کھانا پینا چھوڑ دئے کعب جوان تھے مسجد کو نماز واسطے جاتے اور بازار کو نکلتے
دوسرے دونون صاحبان ضعیف تھے سو نکلنے کی طاقت باقی نہ رہی چالیس روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے
آدمی آکے حکم پہنچایا اپنی عورتون سے پرے رہو کعب اپنی عورت کو کہے تو جا اپنے لوگو نمین رہ بعد اللہ جو حکم کرنیکا
ہی سو کریگا ہلال بن امیہ کی عورت جا کے حضرت سے عرض کئے اپنا مرد بہت بوڈھا ہی اسکے پاس خدمتکو آدمی نہین ہین
اسکی خدمتمین رہنا بھی کیا منع ہی حضرت فرمائے خدمت کرنا مضایقہ نہین پر عورت سے صحبت نکرنا ان کہی اسمین
چلنے کی طاقت نہین سو عورت پاس کیا جایگا اس روز سے آجتک روتا ہی سو انکھ اسکی سکتی نہین جب پچاس روز ہوا اسکا
توبہ خدا تعالی کے یہان مقبول ہوا اور یہہ آیت اتری وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا الآیہ اور حضرت جو
تشریف لائے سو رمضان مین مدینے کو پہنچے اور اسی مہینے مین طایف کے لوگ ثقیف اپنے یہان سے چند لوگ کو روانہ
کئے تا ایمان سے مشرف ہووین لیکن شرط کرنے لگے کہ ہمکو نماز معاف کرنا اور تین سال تک لات جو بت ہی اسکو

نہ توڑنا اور دوسرے بتوں کو ہم ہمارے ہاتھ سے نہ توڑینگے حضرت فرمائے جس دین میں نماز نہو وہ دین خوب نہیں اور لات
کو ہیں باقی نہ رکھونگا لیکن ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھیجتا ہوں وہ اُسکے توڑینگے اور دوسرے بتوں کو تم اپنے ہاتھ سے مت
توڑو ہم تڑوائینگے غرض بہت تا ہیں کر کر آخر قبول کئے اور اسلام لا گئے اور تمام قوم مسلمان ہوئی اور وہ دونوں شخص
کو بت توڑنے بھیجے سو اُسکو توڑے اور ذی القعدہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کیواسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو امیر حاج کر کر روانہ کئے جب ضجنان کو پہنچے علی مرتضی کو حضرت اپنے اونٹ پر بٹھا کے روانہ کئے تا لوگوں کو برات
سنا دیں انہوں کو برات سنانے بھیجے کیونکہ عادت عرب کی ایسی تھی کہ قرابت والا برات سنا دیتا ابوبکر صدیق سے
جب ملے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہیں یا تابع تو علی مرتضی کہے امیر نہیں ہیں تمہارا تابع ہو کے
آیا ہوں پھر دونوں صاحبان ملکر مکے کو گئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ حج کو قایم کئے اور کفار
اپنے طریقے پر مناسک ادا کئے اور نحر کے روز جمروں کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکوں کو سنا دئے کہ اس سال کے بعد اگلے
سال سے کوئی مشرک حج نہ کرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرنا اور جن مشرکوں کے ساتھ صلح ہوا ایام مقرر ہو چکے ہیں انکو وہ ایام تمام
ہونے تک عہد و ذمہ باقی ہے اور جن کے لئے ایام معین نہیں انہوں کو چہار مہینوں کا میعاد ہے کہ اس عرصہ میں اپنے کو جہاں
کہیں کہ امن ہے وہاں پہنچاو جب مناسک وغیرہ سے فراغت ہوئی دونوں صاحبان مدینے کو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا چودھری تھا موا
اور اسی سال حضرت اپنی بیبیوں پاس ایک مہینے تک نہ جاونگا کر کر ایلا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس
آئے سو اس سال کو وفود کا سال کہتے ہیں وفد اسکو کہتے ہیں کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ کے تیں حاکم کی خدمت میں
بہر سوال و جواب کرنے روانہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعوت کرنے لگے اور جنگوں میں اکثر
مسلمانوں کو غلبہ ہوتا تھا اور اسلام حقیقت اور حضرت کی سچوتی سبھوں پر معاینہ ہونے لگی تو عربوں کی قوم کہتے تھے
قریش سب عرب کے پیشوا ہیں اور محمد کے احوال سے خوب واقف ہیں اگر قریش تابع ہو گئے تو ہم بھی تبعیت قبول کرینگے جب
قریش کا حال دیکھ چکے حضرت کی خدمت میں انکی طرف سے وفود آکر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم کی وفد آئی چنانچہ

اسکا ذکر اچکا اور اسی سال ثقیف کی وفد ائی انکا احوال بھی گذر چکا اور اسی سال بنی عامر کی وفد ائی انمین عامر
بن الطفیل اور اربد بن قیس بن جزء بن خالد بن جعفر اور جبار بن سلمی بن مالک بن جعفر تھے یہی تینوں ان
کے برے شیاطینوں مین تھے اور عامر ابا تھا سو مردود حضرت کو دغا سے مارنا کر کر ارادہ کیا تھا اور اربد کو کہا
تھا مین محمد کو باتوں مین لگاتا ہوں اور تو اسکو قتل کر غرض حاضر ہوکے حضرت کو کہنے لگا ای محمد مین کچھہ کہنا ہوں
خلوت مین چلو حضرت فرمائے مین نہ اونگا جب تک تو ایمان نہ لاوے مکرر اسیکو کہنے لگا اور اربد مارنیکا انتظار
کر رہا تھا اور حضرت اسکو وہی جواب فرماتے تھے آخر عامر بولا تیرے پر سوار اور پیدل لا بھر دونگا جب اسنے پھرا
حضرت فرمائے اللھم اکفنی عامرا ای اللہ تو بس ہے میری طرف سے عامر کو پھر یہہ لوگ حضرت پاس سے نکلے
عامر اربد کو پوچھا تو کیا کیا اربد کہا کیا کرون جب مارنیکا ارادہ کرتا تھا میرے اور اسکے بیچ تو آجاتا تھا اور
تو ہی دستا تھا ان نہین دستا سو مین تجھے کیون مارون غرض وہ لوگ جاتے تھے راہ مین عامر بن الطفیل کو گلے
مین طاعون لگی سو مر گیا اور اربد اپنی قوم پاس گیا لوگ پوچھے کیا حال ہے بولا محمد نے مجھے ایک خدا کی عبادت کو کہا
اگر اب وہ یہان ہوتا تو مین اسکو تیرون سے مارتا یہہ بول کے دو روز کے بعد اپنے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بجلی پڑ کے
اون اور اسکا اونٹ دونو جل گئے اور عامر بن الطفیل یہہ وہی مردود ہے جو بیر معونہ مین ستر قاری جنکو ابو برا امان دیکے
لیگیا تھا سو انکو قتل کیا تھا اور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنے طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو بھیجے سو آکے اونٹ کو مسجد مین
بٹھایا اور اسکے پاؤن کو باندہا اور لوگون سے پوچھا محمد کون ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سو
لوگ حضرت طرف اشارہ کئے اسنے عرض کیا مین باتون کو قسم دیکے پوچھونگا میرے سبب خفا ہونا حضرت فرمائے جون
پوچھنا ہے پوچھ بولا تمکو تمہارے رب کی قسم ہے کیا تمکو رسول کر کر بھیجا حضرت فرمائے ہو بھی قسم دیکے پوچھا کیا اللہ
تمکو پانچ نماز پڑھنا کر کر امر کیا حضرت فرمائے ہو پھر روزہ رہنے کا پوچھا بعد زکوۃ کا پوچھا حضرت اسکو ہو کر کر
جواب دیتے تھے سو اسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام قوم ایمان لائی اور اسی سال عبد القیس کی
وفد آئی اور یہہ لوگ اول ہی ایمان لائے تھے اور حدیث کے روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ عبد القیس کے قبیلے والے دو بار

آئے تھے پہلے بار تیرہ شخص آئے تھے اور اس سال چالیس مرد آگے ایمان کے ارکان وغیرہ پوچھکے گئے اور اسی سال بنی حنیفہ کی وفد آئی اسمین مسیلمہ کذاب تھا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھے ولیعہد کرتے تو مین تابع ہوتا ہون پھر حضرت اسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین خرمے کی چھڑی تھی سو فرمائے اگر تو یہہ چھڑی مانگے تو مین تجھے ندونگا اور اللہ کا حکم تجھپر جو ہے سو نہ ٹلیگا اور تو منہہ پھیر جایگا تو اللہ تیرے تائین مار یگا اور مین جو خواب مین دیکھا تھا وہ تو ہی ہے اور انھون ثابت بن قیس میری طرف سے تجھے جواب دینگے اور آپ پھر کے آئے غرض اسنے اسلام نہ لایا اور یمامے کو جاکے آپ بھی نبوت کا دعوا کیا سو آخر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مارا گیا اور خواب دیکھے تھے سو یہہ تھا کہ حضرت کے ہاتھ مین سونے کے دو کڑے تھے اس سبے حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خواب مین وحی ہوئی کہ انکو پھوک دے پھر پھوکے سو دونون اڑ گئے اس کی تعبیر یہہ سمجھے کہ اپنے بعد دو جھوٹے نبی نکلینگے سو ایک تو یہی مسیلمہ تھا اور دوسرا اسود عنسی جو صنعا مین نکلا تھا اور اسی سال بنی طی کی وفد آئی زید الخیل انکے سردار تھے سو اسلام لائے اور حضرت انکو زید الخیر کر کر نام رکھے اور فرمائے عرب کے سردارون کی مین تعریف سنتا جبکہ آتے جیسا سنتا ویسا نہین پاتا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے تھے اس سبے بڑھکے پایا اور اسی سال بنی کندہ کی وفد آئی اسّی یا ساٹھ سوار تھے اور انکے جبّون کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت پوچھے کیا تم مسلمان نہین ہوئے تو کہے ہو چکے حضرت فرمائے پھر حریر کیا واسطے تمہارے گلون مین ہے پھر وے اسکو پھاڑ دئیے اور اسی سال یمن سے حمیر کی وفد آئی اور اسی سال ازد کی وفد آکے اسلام لائی انکا سردار صرد بن عبد اللہ تھا اسیکو حضرت انکا بڑا بنا دئیے اور تاکید فرمائے کہ جو لوگ ایمان نہین لائے ہین انسے تم جہاد کرو یہہ لوگ جاکے جرش پاس اترے اور وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کیے وہ قبول نہ کیے یہہ لوگ انکو ایک مہینہ محاصرہ کر کر پھر کفار کے خیال مین یہہ بات گئی کہ وہ ہم سے عاجز ہو کر بھاگے ہین سو انکا پیچھا کیے ازدیان انکو دوامین آنے دیکر گشر پہاڑ پاس جرش کے بہت لوگون کو قتل کیے القصہ جرش کے لوگ یہہ جنگ ہونے کے قبل اپنے یہان سے دو شخص کو روانہ کیے تھے کہ تم مدینے کو جاکر مسلمانون کا کیا طریقہ ہے سو دریافت کر کر آؤ غرض دونو شخص ایکروز حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے حضرت انسے پوچھے شکر پہاڑ کہان ہے وے کہے ہمارے ملک مین ایک پہاڑ ہے اسکا نام کشر حضرت فرمائے اسکا نام فی الحقیقت شکر ہے کشر نہین وہ کہے خوب لیکن وہان کیا ہے حضرت فرمائے اس گھڑی اللہ کے اونٹان

وہان بحر ہو رہے ہین وہ دونون حضرت کے پاس سے اٹھکر ابوبکر صدیق و عثمان رضی اللہ عنہما پاس گئے مجہ صاحبان انکو
کہنے تم سمجھے حضرت کیا فرمائے کہے نہ تو حضرت جبر دئے کہ تمھاری قوم کا وہان قتل ہو رہا ہے تم حضرت سے اپنی قوم کیلئے دعا
چاہو وہ دونون جلد حاضر ہو کے حضرت سے دعا چاہے حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اب قتل انکا موقوف کر جب وہ دونون اپنے
شہر کو آئے تو معلوم ہوا اسی وقت وہان جنگ ہو رہا تھا پھر بعد جرش کے لوگ آکر ایمان لائے اور اسی سال بنی حارثہ کے
چارسو آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال نجران کے نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہان کے نصاری کو خط روانہ کئے سو
انکے اسقف ہائیکہ بگر مشورت کر کر اپنے یہان کے ساٹھ آدمی حضرت پاس روانہ کئے اور انکا ایک بڑا اسقف بہی اس جماعت
کے ہمراہ تھا اسکا نام ابوحارثہ غرض راہ مین ایکروز ابوحارثہ کا خچر ٹہوکر کھایا ابوحارثہ کا بھائی کرز جناب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے بات کچھہ بے ادبی کی کیا ابوحارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا نبی امی کو ہم جسکا انتظار کرتے تھے
وہ یہی ہے اسکو تو کچھہ بدبت بول کرز کہا اگر نبی موعود وہی ہے تو تو ایمان کیا واسطے نہین لاتا ابوحارثہ بولا
نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہین اور ہمکو بہت سے انعامات جاگیرات دئے ہین سو انکے خلاف پر ہین اگر ہم
ایمان لاؤن تو یہہ سب فاید جاتے رہینگے اسلئے مین ایمان نہین لاتا القصہ وہ جماعت مدینے کو آئی جب نماز کا وقت
آیا چاہے مسجد شریف مین نماز پڑہین صحابہ انکو منع کرنا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے منع کیا واسطے
کرتے ہو سو وہ مشرق طرف منہہ کر کر نماز پڑہے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت کئے وہ لوگ اسلام
نہ لائے اور حضرت سے سوالات کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے جواب دئے آخر پوچھے عیسی حق مین تم کیا کہتے ہین حضرت
نے مسیح کا شان کہے وہ نہ مانے مسیح خدا کا بیٹا ہی کر جھگڑنے لگے اور بیہودہ تقریران شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا
نہو تو کہو وہ کیسا پیدا ہوا سو یہہ آیت اتری اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا
وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم

کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا حق بات ہی تیرے رب کے طرف سے پھر تو مت رہ شک مین
پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجکو علم تو تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے
بیٹے اور اپنے عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون
پر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے
چلے نصاری کا اسقف ابو حارثہ یہہ دیکھکے کہا مباہلہ کرنا مناسب نہین اگر ہم مباہلہ کرینگے تو روی زمین پر کوئی نصرانی
باقی نہ رہیگا صلح کرنا بہتر ہی پھر جزیہ قبول کر کر روانہ ہوئے اور اُس اسقف کا بھائی کرز چند روز کے بعد آکے ایمان لایا
اور اُسی سال طارق بن عبد اللہ اور اسکی قوم ربذہ سے آکر ایمان لائی اور اُسی سال تجیب کی وفد تیرہ آدمی یمن سے
لئے اور اپنے مال کی زکوۃ حضرت کے حوالے کئے حضرت انکا بہت اکرام کئے اور انکی ضیافت تکلف سے کئے دوسرے لوگون کی
نسبت انکو جاتی وقت انعام بڑھکے دئے اور اُسی سال بنی سعد ہذیم کی وفد آکے اسلام لائی اور اُسی سال بنی
فزارہ کی وفد بیس آدمی کم کے قریب آکے اسلام لائے اور اپنے ملک مین قحط ہوا ہی کرکے شکایت کئے حضرت دعا مانگے سو
سینہہ برسکے قحط دعا مانگے سو سینہہ برسکے قحط دفع ہوا اور اُسی سال بنی اسد کی وفد دس آدمی آکے ایمان
لائے اور اُسی سال پھر اکی وفد مین سے تیرہ شخص آکے مقداد رضی اللہ عنہ کے یہان اُترے مقداد انکو حلوا جسکو حیس کہتے
ہین تیار کر کر کھلائے اور کچھہ حلوا اُسمین کا رہ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بھیجے حضرت نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے گھر مین بھیجے سو اُسمین ہاتھہ ڈالکے تناول کئے اور محل سرا مین جو لوگ تھے سو سب اسکو کھاکے سیر ہوئے اور باقی
بھی مقداد کے یہان بھیجے وہ مہمان رہے تک اسیکو کھاتے تھے سو ایک روز پوچھے کیا تم اسکو ہر وقت پکاتے ہو کیونکہ
ایسا خوب کھانا ہمکو ہر روز میسر نہین ہوتا مقداد کہے پہلے روز تم جو کھاکے رہ گیا تھا سو اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے یہان ہدیہ بھیجا حضرت کا ہاتھہ اس مین پڑنے سے اسقدر اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگو نکا ایمان قوی ہوا اور
فرایض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ ہوئے اور انکو حضرت انعام دئے اور اُسی سال بنی مرہ کی وفد تیرہ آدمی آکے ایمان
لائے اور اپنے شہر مین خشک سالی ہی کرکے شکایت کئے حضرت دعا مانگے بعد جب اپنے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت

حضرت دعا مانگے اسی روز مینھہ برسا اور اسی سال صدا کی قوم کے پندرہ شخص آکے اسلام لائے اور اسی سال بنی عبس کی قوم
کی وفد آکے ایمان لائی اور اسی سال ازد کی وفد آئی سات شخص تھے حضرت سے باتان کرنے لگے
سو انکے باتان حضرت کو پسند آئے حضرت فرمائے کہو تم کون ہین عرض کئے ہم مومن ہین حضرت فرمائے تم مومن ہین تو ایمان
کی کیا حقیقت ہے سو بیان کرو کہے پندرہ خصلت ہین انمین پانچ خصلت تو آپکے یہان کے ایلچیان جو آئے تھے سو ہمکو تاکید
کئے اور پانچ خصلتان کا آپ ارشاد کئے اور پانچ خصلت ہم جاہلیت مین انکو کیا کرتے تھے اب اسکو پسند کرین تو اسکو
باقی رکھو نہین تو سو موقوف کرو حضرت فرمائے وہ کون سے پانچ خصلت ہین جو میرے ایلچیان کہے وہ عرض کئے اللہ پر اور اسکے
فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور مرے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا حضرت فرمائے ہین جو کہ سو پانچ چیز کیا ہین
عرض کیے کہنا لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا طاقت ہو تو حضرت
فرمائے جاہلیت مین جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہے عرض کئے فراغت پر شکر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور ملاقات کی جگہہ
پر راست کہنا اور دشمنونکی برائی پر خوشی نکرنا حضرت فرمائے تم لوگ بڑی حکمت اور علم جانتے ہو اپنے فقہ جاننے کے رو سے قریب ہے کہ انبیا
ہونے بعد فرمائے بھی ہین پانچ خصلت کہہ دیتا ہون سو پورے بیس ہوتے ہین اگر تم ایسے ہین تو آپ نہ کھا سکے سو اسکو جمع مت کرو اور نہ رہینگے
سو گھر نہ بناؤ اور اپنے ہاتھ سے جانیوالی چیز پر مت دوڑو اور خدا جو اسکے طرف جانا ہے ڈرو اور جہان کہ ہمین آخر
جاکے بسنا ہے اسکو حاصل کرنےمین رغبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد کیے اور اسپر عمل کئے اور اسی سال بنی المنتفق کی وفد آئی
اور اسی سال فروہ بن عمرو جذامی جو معان مین رہتا تھا اور بادشاہ روم کیطرف سے عربون پر جو روم کے تابع تھے حاکم تھا سو
اسلام لایا اور اپنے طرف سے ایلچی بھیجا اور ایک سفید خچر پیشکش کیا روم والونکو معلوم ہوا سو انکو قتل کئے اور
اسی سال یا آتے سال عدی بن حاتم طائی آکے ایمان لائے سابق مین حضرت کی فوج بنی طی کے ملک مین جب گئی تو حاتم طائی
کا فرزند عدی اپنی جورو بچونکو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اسیر ہوئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو
عورتونکو چھوڑ دئے اسنے شام کے ملک کو اپنے بھائی کے یہان جاکے اسکو خوب گالی گلوچ کی اور بولی تو اپنے لوگونکو لیکے بھاگا اور اپنے
باپ کے ناموس کا پاس نکیا عدی بولے میرے تئین قصور ہوا مجھے جواب دینیکا کچھ منہہ نہین غرض بہن جاکے انکے یہان اتری عدی بولے مجھے

یهه شخص جو نکلا ہی اسکے تابع ہونا کیا نہین اُسنے کہی جلد جاکے اُسکے تابع ہونا اگر سچه نبی ہی البته جلدی جانیوالے
کو فضیلت ہے اگر بادشاه ہی تجهے بہتر ہے کیونکه شخص کو اُسکے یہان ذلت نہوگی پهر عدی اسبات کو پسند کرکر مدینے کو آئے اور مسجد
مین جاکے حضرت پر سلام کئے حضرت انکو لیکے اپنے دولتخانے طرف چلے راه مین ایک بوڑهی عورت حضرت سے ملکر اپنی
حاجت دیر تک بیان کی حضرت کهڑے ہوکے اُسکا تمام احوال سُنے عدی نصرانی تهے اپنے دلمین کہے یهه شخص بادشاه نہین اسکے
اخلاق انبیا کے اخلاق کے مانند ہین بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجاکے انکو تکیه دیکے بجد ہوکر اسپر بٹهائے اور آپ زمین پر بیٹهے
عدی اپنے دلمین کہے یهه اخلاق بادشاہون کے نہین ہین بعد حضرت فرمائے ای عدی تو کیا نصاری مین رکوسی مذہب نہین
رکهتا تها تو بولے درست بعد فرمائے تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تهی اُسکی چوتهائی نہین لیا کرتا تها تو بولا لیتا تها
حضرت فرمائے تیرے دین مین تجهه پر وه حلال نتها عدی کہے درست اور دلمین سمجهے که یهه نبی ہین بعد فرمائے شاید تو ایمان نہین
لاتا ہی اسواسطے که مسلمان محتاج ہین عنقریب تو دیکهیگا اسقدر مالدار ہوجاوینگے که صدقه لینے والا نه رہیگا اور سمجهتا ہوگا
انکو قلت ہی اور دشمن بہت ہین دیکهیگا عورت اکیلی قادسیه سے اونٹ پر بیٹهکے آویگی اور کعبے کا طواف کریگی راه مین کسیکا
خوف نه رہیگا اور سمجهتا ہوگا که سلطنت اورون کو ہی دیکهیگا کسری کے سفید حویلیون کو فتح کرینگے اور اسکے
گنج کو تقسیم کرینگے سو عدی ایمان لائے عدی کہا کرتے تهے دو چیزین دیکهه چکا اور تیسری بهی ہوگی کسری کا ملک فتح ہوا
اور مین بهی اُسمین شریک تها اور اکیلی عورت کو دیکها بلا اندیشه قادسیه سے مکے کو جاتی ہی تیسری بات بهی عنقریب ہوگی سو وه
بهی عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین ہوئی ؛؛ **دسوان سال ہجری** اس سال ربیع الاول کی دسوین [illegible] نبی صلی الله
علیه وسلم کے فرزند ابراہیم انتقال پائے اور اس روز آفتاب کو گہن لگا لوگ کہنے لگے ابراہیم کی موت [illegible]
پهر حضرت نماز پڑهے اور خطبه کہے اور فرمائے آفتاب و چاند خدا کے نشانیون سے دو نشانی ہین کسیکی موت و حیات سے
انکو گہن نہین لگتا اور ربیع الاول یا جمادی الاول مین خالد بن ولید کے ہمراه فوج دیکے نجران کو روانه کئے اور
فرمائے جاکر بنی الحارث و بنی عبد المدان کو تین روز تک دعوت کرو اگر اسلام لاوین تو بہتر نہین [illegible] سو
خالد وہان پہنچکے اطراف مین سوار بهیجکے اعلام کرنے لگے که اسلام لاؤ سلامت رہینگے سو سب لوگ اسلام [illegible]

لکھکے حضور مین حضرت کے روانہ کیے حضرت انکو خط کا جواب لکھے کہ تم اپنے چند لوگونکو ساتھ لیکے آؤ سو قیس بن الحصین
اور یزید بن عبد المدان وغیرہ چند لوگ کو ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہان رکھکے انعامات دیکر روانہ کیے اور قیس بن الحصین کو
انکا امیر بنا دیے اور اسی سال شعبان مین خولان کی وفد دس شخص آکے اسلام لائے اور کہے ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوئے پھر انکو
انعامات دیکے روانہ کیے سو جا بتون کو توڑ دیے اور اسی سال رمضان مین سلامان کی وفد آئی سات آدمی تھے جاتے وقت ان کو
انعامات دیکے روانہ کیے اور انکے ملک مین مینہہ نہ تھا حضرت دعا مانگے سو اسی وقت مینہہ برسا اور اسی مہینے مین غامد کی وفد دس
شخص آئے اور بقیع الغرقد مین اترے اور اپنے ساتھ کے لڑکے کو اسباب پاس چھوڑ رکھے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لائے
حضرت انکو دین کے چند احکام لکھہ دیے بعد فرمائے تمہارے اسباب پاس کسکو چھوڑ آئے کہے ایک ہمارا لڑکا ہے اسکو رکھکے آئے ہین حضرت
فرمائے وہ لڑکا سو گیا اور چور آکے تمہاری ایک گٹھری لیگیا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری تھی حضرت فرمائے کچھ مضائقہ نہین
تم کو مل جاویگی پھر یہہ لوگ جلد اپنے مقام پر آئے اور کیفیت دریافت کیے اسنے کہا مین سو گیا کہ اسمین چور آکے گٹھری لیگیا
لیکن ایک میری نیند ہوشیار ہوئی دیکھا تو گٹھری نہین پھر مین اٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بھاگنے لگا
مین اسکا پیچھا کیا اُن جہان کھڑا تھا اُس جگہہ پہنچا تو گڑا کھودا تھا سو معلوم ہوا مین اسکو کھودا تو گٹھری نکلی
یہہ دیکھنے سے انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کیموافق انکو انعامات دیکے روانہ کیے اور اسی رمضان مین علی مرتضی کے
ہمراہ تین سو سوار دیکر یمن طرف روانہ کیے جاتے وقت اپنے دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے اور نشان مرحمت کیے سو
یمن طرف جاکے اول بنی مذحج کے قریون مین داخل ہوئے وہ لوگ بھاگ گئے اور غنیمت ہاتھہ لگی بعد انکی تمام قوم جمع
ہوکر مقابلے پر آئی اسلام کی دعوت کیے سو قبول نہ کر کر جنگ شروع کیے تیران مارنے لگے مسلمانان بھی جنگ پر مستعد ہوئے دیکھے کفار
مقابلے کا تعب لا سکے بھاگے آخر انکے سرداران آگے آکر ایمان لائے یہہ کیفیت حضرت کو لکھکے روانہ کیے حضرت معاذ کو اور
ابو موسی اشعری کو یمن کا حاکم بناکر دو صوبون پر دونون کو بھیجے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو حضور مین یاد فرمائے
سو مکے مین آکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور ذو القعدہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے واسطے تیاری شروع کیے اور
لوگون کو بھی نکلنے کا حکم فرمائے اور مدینے مین ابا دجانہ کو نائب کیے اور چوبیس مین کو پنجشنبے کے روز ظہر کی نماز پڑھکے

نکلے اور عصر کی نماز جا کے ذو الحلیفہ مین پڑھے جب سرف کو پہنچے لوگون کو ایسا حکم کئے کہ جسکے ساتھہ ہدی ہے تو وہ حج
کا احرام باندھین اور جن نے ہدی نہین لایا اُس نے احرام عمرہ کا باندھے اور منزلان طی کرکے ذی طوی مین اُترے ہوئے اور یکشنبے کا
دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہان پڑھکے کوچ کئے اور ضحی کیوقت ابر اتے سے مکے مین داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کئے
اور پانچ روز تک احرام باندھکے رہے اور جمعے کے دن عرفہ تھا سو عرفات مین وقوف کئے غرض یہان کے مناسک جب
ادا ہوئے اور منی کو جس روز گئے خطبہ پڑھے اور حج کے تمام احکام بیان کئے ازانجملہ یہہ بھی کہے لوگون مین جو احکام حج کے بیان کرتا ہون
اسکو خیال رکھکے سنو ایک سال کے بعد بھی تم مجھے یہان نہ دیکھیگے الغرض حضرت چہار شنبے کو ذی الحجہ کی چودہوین
تھی مکے سے نکلے اور معرس کی راہ سے مدینے کو سدھارے اور راہ مین ایکروز خطبہ پڑھے اس مین فرمائے لوگون مین تمہارے سا ایک بشر
ہون عنقریب اللہ کے یہان سے مجھے بلاوا آئیگا تو مین جاؤنگا اس سفر مین حضرت کے ہمراہ جو لوگ مدینے سے نکلے انکے سوا
تمام اطراف و اکناف کے لوگ آ کے راہ مین شریک ہوئے سو نود ہزار و بقولے ایک لاکھہ چودہ ہزار آدمی سے زیادہ تھے اور اس
سال کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کیا اور کوئی قریشی و ثقفی کافر باقی نہ رہا ؛ **گیارھوان سال ہجری** اس سال
محرم مین نخع کی وفد دو سو شخص آئے اور مہمانون کے واسطے جو گھر تھا اُس مین اُترے بعد اُسکے حضرت کی ملاقات لیئے اور وہ مسلمان
اول ہی ہو چلے تھے پھر انکو معمول کے موافق انعام دئے یہہ آخری وفد ہے جو حضرت پاس آئی **اور** اسی ایام مین اسود عنسی
یمن مین نبوت کا دعوی کیا اور لوگ اُس پاس جمع ہوئے مسلمانان امرا کو درہم و برہم کیا حضرت کے وفات کے تین
چار روز پیشتر فیروز دیلمی اسکو قتل کئے **اور** صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز لوگون کو تاکید کئے رومیون کے جنگ کی تیاری
کرو اور اسامہ بن زید کو یاد فرمائے کہے مین تمکو اس لشکر کا سردار کیا ہون سو بلقا کی طرف جا کے انکے لوگ جو تمہارے
باپ کو مارے ہین سو اُنسے بدلا لیو اور صبح کیوقت پہنچکے انکو غارت کرو اور راہ جاننے والونکو ہمراہ رکھو اور جاسوسونکو
آگے روانہ کرو اور تمکو فتح ہوئے بعد وہان مت رہو لوگ تیار ہونے لگے کہ چہار شنبے کی شبکو حضرت دو پہر شب کے وقت بقیع کو
جا کے مردگون کے واسطے دعا مانگے صبحکو حضرت کے سر مین درد ہوا اور تپ آئی اور ایک انصاری کے جنازے پر نماز پڑھکے حضرت
محل مین تشریف لائے تو بی بی عائشہ کے سر مین درد تھا سو وا راساہ وا راساہ کہہ رہے تھے حضرت فرمائے

میرا دل تم مرتے تو تمکو کیا تھا مین رہتا کفن پہناتا نماز پڑہتا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے واللہ تم میرا مرنا دوست رکھتے ہین اگر مین مروں گی تو دو نہین دوسری شادی کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے میرے سر مین درد ہی سوہین وا راساہ کہتا ہون میرے دل مین آیا کہ ابوبکر کو اور اُسکے فرزند کو بلا کے عہد و وصیت کرون تو بولنے والے بولا کرین یا آرزو کرنے والے آرزو کیا کرین لیکن مین بولا قبول نہین رکھتا ہی اللہ تعالی اور دفع کرتے ہین مومنان یا دفع کرتا ہی اللہ تعالی اور قبول نہین رکھتے ہین مومنان مگر ابوبکر کو اور پنجشنبے روز حضرت نشان اپنے دست مبارک سے باندھکے اُسامہ کے حوالے کیے اُسامہ اُسکو بریدہ بن الحصیب کے ہاتھ دیکر مدینے کے باہر جرف مین جا کے اُترے اور مہاجرین اولین اور انصار کے عمدہ لوگ اُنکے ساتھ دیے چنانچہ عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر مین شامل تھے بعضے کہتے ہین کہ اس لشکر مین ابوبکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو امامت واسطے لشکر سے بلوا لیے بعضے نادانون نے طعن کرنے لگے کہ اس لڑکے مہاجرین اولین اور انصار پر کیسا سرداری دئیے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور منبر پر سوار ہوکے فرمائے یہہ کیا ہی جو تم اسامہ کی سرداری پر طعن کر رہے ہین اول بھی اسکے باپ کی سرداری پر طعن کرتے تھے خدا کی قسم اس نے سرداری کے لایق تھا اُسکے بعد اُسکا بیٹا سرداری کے لایق ہی اور میرے بہت پیارا کا ہی اُس سے امید بہی کی ہی تم اُسکے ساتھ سیدہے چلو اور اُن تمہارے نیک لوگو مین داخل ہی غرض روز بروز حضرت کی بیماری سخت ہونے لگی اور لوگ آتے تھے اور حضرت سے رخصت لیکر جرف مین اُترتے تھے سو ہو تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر جو ناخواہ روانہ کرو اور اُسکے ساتھ جا یہین کچھہ قصور نکرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون کے محل مین نوبت تشریف فرمایا کرتے تھے سو بیماری زیادہ ہونے سے پھرنیکی طاقت نہ رہی بی بی میمونہ کے گھر مین تھے سو فرمائے میرے مین اب پھرنے کی طاقت نہین تم سب بیویون سے چاہتا ہون مجھے عایشہ کے گھر مین رہنے واسطے اجازت دیو سب اجازت دئیے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور فضل بن عباس کے کاندہون پر ہاتھ رکھکے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف لائے اور ایکروز فرمائے سات مشک کے پانی کہ جن کے منہہ کھولکے پانی برتن مین نہین لائے ہین مجھے نہلاؤ تا مین جا کے لوگون کو کچھہ کہنا ہی سو کہون بی بی حفصہ کے یہان ایک بڑا لگن تھا اُس مین حضرت کو بٹھا پانی ڈالنے لگے پھر حضرت ہاتھہ سے اشارہ کئے اب بس کرو اور کپڑے پہن کے

مسجد میں تشریف لائے سر کو پٹی باندھے تھے اور منبر پر سوار ہوئے اور احد کے شہیدوں واسطے بہت دعا مانگے بعد فرمائے
ایک بندہ کو اللہ تعالی اختیار دیا دنیا میں رہنے یا اپنے پاس آنے سو وہ بندہ اللہ کے یہاں جانا اختیار کیا اس حضرت کا غرض کوئی نہ
سمجھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب میں بڑے عالم تھے سو سمجھ گئے رونے لگے اور کہے ہمارا ماں باپ آپ پر صدقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ای ابوبکر خاموش ہو بعد فرمائے مال اور صحبت دیکھنے میں ابوبکر کی بڑی منت ہے میرا دوست جانی اللہ کے سوائے کسی کو کرتا تو ابوبکر
کو کرتا لیکن اسلام کے رو سے میرا بھائی ہے مسجد میں کسی کا دروازہ باقی نہ رکھو [illegible] مگر ابوبکر کا دروازہ بعد فرمائے
ای مہاجران تم انصار کے ساتھ بہت بھلائی کرو جو ان میں نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرو اور جو برائی کرے تو اس سے درگذر کرو معاف کر دیو
بعد محل سرا میں تشریف فرمائے یہہ خطبہ وفات کے تین پانچ روز پیشتر [illegible] اور بیماری کی شدت ہوئی تھی سو
ام سلمہ اور میمونہ اور چند قرابت کی بیبیاں جمع ہو کر اس مرض کو ذات الجنب [illegible] حضرت کے منہ میں ڈالے
حضرت منع فرمائے تو نہ مانے اور سمجھے کہ مریض دوا کی کراہت سے منع کرتا ہے [illegible] ہوش آئے تو فرمائیں
منع کرنے پر بھی تم کیا واسطے دوا دئے بیبیاں عرض کیے ہم ذات الجنب سمجھے [illegible] جیسا منع کرتا ہے ویسا
منع کرتے ہیں سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کی طرف سے [illegible] مجھ پر ہرگز مسلط نہ کریگا
فرمائے اسکے بدلے سب کے منہ میں وہ دوا ڈالو مگر عباس کو [illegible] منہ میں ڈالے یہاں تک کہ بی بی میمونہ
روزہ تھے انکو بھی ڈالے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لیجاتے تھے جب باہر نکلنے کی طاقت
نہ رہی نماز کا وقت ہوا بلال اذان دئے تو فرمائے ابوبکر کو کہو امامت کریں بی بی عائشہ عرض کیے یا رسول اللہ ابوبکر نرم
دل ہیں آپکی جگہہ جب کھڑے ہو گئے تو رو دینگے اور لوگو کو قرأت سننے نہ آئیگی اگر عمر کو کہیں تو بہتر ہے حضرت فرمائے ابوبکر کو
کہو امامت کریں عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ کو بھی یہی عرض کرنے کہے تو حضرت [illegible] بعد بی بی حفصہ [illegible] کہے تم بولکے دیکھو سو وہ بھی
عرض کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کے فرمائے تم یوسف کے یہاں کی عورتوں کے مانند ہیں حکم کرو بلال کو اقامت بولیں اور ابوبکر
کو کہو امامت کریں سو ابوبکر صدیق امام ہو کے نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابوبکر ہی امام ہو کے ادا کئے اور دوسری ایک نماز
کے وقت بلال نماز کو بلائے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن زمعہ کو کہے ابوبکر کو کہو نماز پڑھیں سو انھوں نکلے تو دیکھے

ابو بکر نہین عمر حاضر تھے انکو کہے تم امامت کرو سو انکی آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر پوچھے
ابو بکر کہان ہین سو بلوا کے امامت کرواو اللہ تعالی قبول نہین کرتا مگر ابو بکر کو پھر ابو بکر صدیق آگے امامت کیے اور پنجشنبے کے روز
عبد الرحمن بن ابی بکر کو فرمائے دوات قلم تختی یا شانہ لاؤ تا ابی بکر کیواسطے خط لکھہ دیون کہ اُس مین کوئی اختلاف نکرے جب عبد الرحمن لانیکا
قصد کئے تو منع کر کر فرمائے اللہ تعالی قبول نکیا مگر ابو بکر کو اور مسلمانان بہی کوئی ابو بکر مین اختلاف نہ کریگا اور اسی روز اصحاب تمام حجرہ شریف
مین جمع تھے حضرت فرمائے دوات کاغذ لاؤ تا تمہین وصیت لکھہ دیون کہ میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہوں سو لوگ اختلاف کئے بعضے کہے
لکھا لیو اور بعضے کہے حضرت کو درد کی شدت سے ایسے وقت لکھا لینا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ آپکی مزاج پر درد
الم غالب ہے ہمکو کتاب اللہ بس ہے لوگ باہمدیگر تکرار کرنے لگے اور آواز بلند ہوے حضرت فرمائے میرے پاس سے اٹھو نبی کے نزدیک
جھگڑا مناسب نہین اور وصیت نہ لکھے اور آخری وصیت جو فرمائے سو یہی کہے عرب کے جزیرے مین مسلمانون کے سوا دوسرے دین والونکو باقی مت رکھو
اور وفد جو آتے ہین انکو مین انعام جیسا دیا کرتا تھا ویسا ہی دیا کرو اور یکشنبے کے روز بیماری کی اشتداد سنکر اسامہ لشکرگاہ سے
حضرت کے حضور مین حاضر ہوے اور جھکا کے حضرتکو بوسہ دئے حضرتکو بات کرنیکی طاقت نہتی سو ہاتھ اٹھاتے تھے بعد اسامہ پر رکھتے سو اسامہ اس
دریافت کئے کہ انکے واسطے دعا مانگے اور اسی ایام مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرمائے
بی بی جب حاضر ہوئے تو حضرت انکے کان مین کچھہ فرمائے سو اس سے بی بی روئے بعد پھر کچھہ کہے تو بی بی ہنسے بی بی عائشہ پوچھے حضرت تمکو
کیا فرمائے بی بی کہے حضرت کے راز کی بات مین نہ کہونگی بعد حضرت کا وفات ہوئے کے پوچھے تو کہے اول یہہ کہے ہر سال جبریل میرے
ساتھہ قرآن کا ایک ختم کرتے سو اس سال دو ختم کئے مین سمجھتا ہون کہ میرے وفات کے دن قریب پہنچے یہہ سنکر مین روئی بعد
فرمائے میرے اہلبیت مین تم پہلے آ ملیگے سو یہہ سنکر ہنسی اور اسی ایام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ کو کہے
سات دینار تمہارے پاس رہے تھے سو انکو [illegible] حضرت کی صحت کے وقت کہین سے کچھہ پیسے آئے تھے سو انکو تقسیم کر کر
یہہ باقی رہے تھے سو بی بی عائشہ پاس رکھائے تھے [illegible] حضرت کو غشی ہوئی بی بی عائشہ کچھہ کام مین لگے سو تقسیم نکئے جب حضرت
ہوش مین آئے پوچھے وہ پیسون کی تقسیم کئے تو کہے نہین حضرت ان پیسون کو منگوا کے ہاتھہ مین لئے اور فرمائے محمد کو خدا تعالی
کے ساتھہ کیا گمان ہے اگر اللہ سبحانہ تعالی ملاقات کرے اور یہہ دینار اسکے پاس رہے اور وہ پیسے علی مرتضی رضی اللہ عنہ پاس بہی دیکھے

تقسیم کئے الغرض جب یکشنبے کا دن گذرا شام ہوئی تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہان
چراغ دیکے بھیجے کہ اس مین کچھہ تیل ڈالکے بھیجو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کی حالت ہی اور ہم پاس تیل کو کچھہ نہین
غرض جب صبح ہوئی دوشنبے کے دن صبح کے نماز واسطے اقامت بولے اور ابوبکر صدیق نماز واسطے کھڑے رہے کہ اس عرصے
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ اٹھائے مسلمانان حضرت کو دیکھکے خوش ہوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت
تشریف لائے ہین سمجھکے پیچھے ہٹنے لگے حضرت اپنے دست مبارک سے انکو اشارہ کیے کہ تم نماز تمام کرو اور پھر پردہ چھوڑ دیے
غرض اس روز کچھہ تخفیف مرض مین معلوم ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض
کئے آج خارجہ کی بیٹی کے یہان رہنے کا روز ہی حکم ہووے تو مین سنخ کو جاتا ہون حضرت انکو اجازت دئے اور اسامہ بھی
حضرت کی مزاج کا احوال دیکھکر لشکرگاہ کو گئے اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس جاکے
باہر تشریف لائے تو لوگ پوچھے آج مزاج حضرت کی کیسی ہے علی کہے آج خدا کے فضل سے خیریت ہی اس عرصے مین عباس آکے
علی مرتضی کا ہاتھہ پکڑکے کہے ای علی تین روز کے بعد تم عبد العصا یعنے غیر کے تابعدار ہوگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب جینگے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ مرتے وقت جو ہوتا ہی سو مجھے معلوم ہی چلو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاکے پوچھین آپکے بعد کون خلیفہ ہونا اگر خلافت ہمارے مین ہی تو ہمکو معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مین نہین تو
حضرت ہمکو وصیت کئے سرفکیا ہوتا ہی اور ہمین سکو بیٹھایگے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ مین یہہ نہ پوچھونگا کیونکہ
اگر حضرت ہمکو نہ دیوین تو پھر بعد کوئی ہمکو نہ دیگا الغرض تھوڑا دن چڑھے بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع
شروع ہوئی تو حضرت کونڈے مین پانی ڈالکے اپنے پاس رکھے تھے اور پانی منہہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ
موت کی بڑی سختی ہی یا اللہ تو موت کی سختی پر مجھے مدد کر یہہ سختی دیکھکر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پکارے واکرب اباہ
حضرت فرمائے آج کا دن تلے بعد تیرے باپ پر کچھہ کرب اور سختی نہین بعضے روایتون مین آیا ہی حضرت کے وفات قبل تین روز
کے جبرئیل آکے کہے یا محمد اللہ تعالے مجھے بھیجا ہی کہ تمہارے مزاج کسطرح ہے دریافت کرون اگرچہ اللہ تعالے تمسے زیادہ دانا
ہی پر تمہارا اکرام و بزرگی واسطے سوال کرتا ہی اور یہہ تمہارا خصوصیہ ہے حضرت فرمائے ای جبرئیل مجھہ پر بڑی سختی ہے

دوسرے روز بھی آئے ویسا ہی پوچھکے گئے تیسرے روز بھی آکے پوچھے بعد کہے ملک الموت حاضر ہی اور آپ سے اجازت چاہتا ہے
حضرت فرمائے اجازت دیو ملک الموت روبرو آکے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالےٰ مجھے بھیجا ہی اور کہا ہی آپ جو کہین سو مانو
اگر آپ اجازت دین تو روح قبض کرون اگر چھوڑ دیو کہین تو چھوڑ دیون جبریل کہے یا محمد اللہ تعالیٰ آپکی ملاقات کا مشتاق
ہی حضرت فرمائے ای ملک الموت تو جس کام کیواسطے آیا ہی اسکو بجا لا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چھاتی سے لگاکے بیٹھی تھی کہ اس مین میرے بھائی عبد الرحمن آئے انکے پاس کچی مسواک تھی حضرت اسکی
طرف دیکھنے لگے مین مسواک کو لے اور دانتون مین چاب نرم کرکر حضرت پاس دئی حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے
اَنَا مَعَ الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی یعنے مین اعلی و بلند رفیق کے ساتھ ہون رفیق اعلی سے مراد حضرت قدس الٰہی ہی بی بی عائشہ
کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے عالم مین کہا کرتے تھے کسی نبی کا روح قبض نہین کرتے جبتک کہ اسکی مرضی نہو
حضرت یہہ کہنے سے مین سمجھی اب ہمکو اختیار نہین کرتے اور حضرت کو ایک ٹھسکا آیا دیکھی تو آنکھہ تھج گئے اور روح پرواز
کیا اور چھاتہ ڈھلگیا اوسوقت ابو بکر صدیق سنح مین تھے انکو جلد بلا بھیجے اور حضرت کا یہہ حال دیکھکر اسامہ کے والدہ
ام ایمن اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا ہی تم جلد آو اسامہ لوگون کو کوچ کا حکم
دیکے آپ سوار ہونا چاہتے تھے کہ اس مین آدمی آیا پھر وہ نہین انہون اور عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہوکے
جلد آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر بولنے لگے جس نے کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا ہی مین اسکو
تلوار سے مارونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہین ہوا موسی علیہ السلام جیسا قوم کو چھوڑکے چالیس شب
رہے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہی پھر آنکے چند لوگون کے ہاتھہ پانون کاٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد
جاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب یعنے ابو بکر صدیق کو بلا لاو سو نکلے اور ابو بکر صدیق کو دیکھکے رونے لگے
ابو بکر کہے ای سالم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے سالم کہے عمر کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے
کرکر جس نے بولیگا تو مین اسکو تلوار سے قتل کرونگا ابو بکر صدیق سیدھا آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے حضرت
پر چادر اتی اسکے تھی سو اٹھاکے منہہ دیکھے اور بوسہ دیکر کہے وَانَبِیَّاہ وَاصَفِیَّاہ وَاخَلِیلَاہ اور

اور رونے لگے اور کہنے لگے تم پر اللہ تعالےٰ دو موت نہ جمع کریگا اللہ تعالی جو موت لکھہ چکا تھا سو ہوئی بعد باہر آکے عمر کو کہے

تم خاموش ہو جلدی اور اضطرابی کیا واسطے کرتے ہیں عمر نہ مانے اور ابو بکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ اُن پاس جمع

ہوئے صدیق اللہ کا حمد کئے اور کہے جسنے محمد کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمد وفات پائے اور جسنے خدا کی عبادت کرتا ہی تو

اللہ تعالےٰ زندہ ہی مرتا نہیں اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ یعنے بیشک تو بھی

ای محمد مرتا ہی اور وے بھی مرتے ہیں اور فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي

اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ یعنے محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے اُس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا

تم پھر جاوگے اُلٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اُلٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھہ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون

کو اِس آیتون کو جب پڑھے تو لوگ سمجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور اِس آیتون کو پڑھنے لگے گویا وہ آیان اُسی وقت

اُترے اور عمر جو کہتے تھے سو خاموش ہوئے انکا حال ایسا ہوا گویا پاؤن کو کوئی کاٹ دیا اور انکو اُٹھنا مشکل ہوا

اور تمام صحابہ رونے لگے بعد ابو بکر صدیق اہل بیت کو تسلی دیکر فرمائے تجہیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہی تم اُسکو

بجالاؤ پھر تمام مہاجران ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس جمع ہوئے مگر علی و زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ تھے

اِس میں سنے کہ انصار تمام سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہہ سنکر ابو بکر صدیق

او عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح انصار کہان گئے ابو بکر انصار کے تمام فضایل بیان کر کر کہے تمام عرب ہیں قریش

کے تابع ہیں اور حسب و نسب میں عالی قدر ہیں خلیفہ قریش سے ہی ہونا نہیں تو عرب اطاعت نہ کریگے انصار کہے ہمارے میں ایک امیر

ہونا اور تمہارے میں ایک امیر عمر کہے ایک نیام میں دو تلوار رہو نگے انصار کہے ایک خلیفہ تمہارا ہونا اُن مر بعد دوسرا انصار میں

ہونا ایسا ہی کہا کرنا ابو بکر فرمائے ای سعد تم کیا نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار فرمائے اِس کام کے والی قریش

ہیں ایسا بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجروں میں سے تھے اب بھی خلیفہ مہاجرون

سے ہونا ہم جیسا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار اللہ ہیں پھر ابو بکر کہے یہہ دو شخص یعنے عمر اور

ابو عبیدہ ہے جسکو تم پسند کرتے ہین اسکی بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار اور ہمسے بہتر
اور ہمسے دوست زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے تم امانت کے لایق ہو ہم تمہاری بیعت کرتے ہین سو بیعت کیے
اور انصار کے بشیر بن سعد اور اسلم بن عبید سب سے اول بیعت کیے پھر جتنے انصار تھے سب بیعت کیے القصہ تمام شب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ بند کیے دوسرے روز پیشتر نماز صبح کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوے اور عمر
کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثنا کر کہے کل مین جو کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہو گے سو وہ بات نہ قرآن مین
تھی اور نہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا محض میری خاطر مین وہ بات آگئی تھی اور اللہ تعالی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین جس کتاب سے راہ بتایا تھا وہ کتاب تم پاس باقی رکھا ہی تم اسپر عمل کروگے تو ہدایت پاوگے
اور اللہ تعالی تمہارے کام تم سبھوں سے جو بہتر ہین اور مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار مین تھے اونپر تفویض کیا
تم اونکی بیعت کرو لوگ تمام اونکی بیعت کیے ابو بکر دیکھے کہ ان لوگو مین زبیر نہین سو انکو بلوائے اور کہے تم رسول اللہ کے
پھپھی کے فرزند کیا مسلمانون مین نزاع ڈالنا ارادہ ہے زبیر کہے یا خلیفہ رسول اللہ کچھ الزام نہین اور اونکے بیعت
کیے بعد علی کو بلوا دے علی مرتضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابو بکر کہے تم چچیرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
حضرت کے داماد کیا مسلمانون مین اختلاف ڈالنا چاہتے ہین علی کہے کچھ الزام نہین ای خلیفہ رسول اللہ اور بیعت کیے بعد
ابو بکر خدا تعالی کا حمد و ثنا کر کر کہے واللہ مجھے بالکل امیر ہونیکی آرزو نہتھی اور مین اوسکو کبھی سوال اللہ تعالی سے
نہ ظاہر مین کیا نہ دل مین اور مین اسکو قبول نکرتا لیکن دیکھا کہ اگر مین قبول نکرون تو اختلاف ہوتا ہی اور آخر کو سب
لوگ مرتد ہونگے یہ اندیشہ ہی اسلیئے قبول کیا اور اب مین تمہارا والی ہوا ہون اگر مین خوب کام کیا تو میری اعانت کرو
اور اگر مین خوب کام نہ کرون تو تم سب ملکے مجھے سیدھا کرو اور سچ بولنا امانت ہی جھوٹھ خیانت اور تمہارے مین کا ضعیف
شخص میرے پاس قوی ہی جب تک کہ مین اسکا حق ظالم سے نہ لیون اور قوی شخص میرے پاس ضعیف ہی جب تک غیر کا حق اس سے
نہ نکالون اور جو لوگ جہاد کو چھوڑ دینگے تو اللہ تعالی انکو ذلیل کریگا اور جس قوم مین زنا بہت ہوگا تو اللہ تعالی اسپر بلاے
عام بھیجیگا اور مین جب تک کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرونگا تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین خدا اور رسول کی

نافرمانی کرونگا تو تم پر میری متابعت کرنا نہین ہے چلو نماز پڑہو اور علی مرتضی ور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم بیعت کو نہین آئے سو مخصوص اس لیئے تھا کہ ہمکو مشورت مین داخل نہین کیئے اور ہم جانتے ہین ابوبکر مستحق تھے اور انکی خوبی اور بزرگی کے ہم مقر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین دین کے کام مین انکو ہمارا امام کیئے پہر دنیا کے امور مین ہم انکی بیعت کیا واسطے کرین غرض نماز سے فراغت ہوی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینیکا حکم کیئے سو علی مرتضی اور عباس و فضل اور قثم دونون عباس کے فرزندان اور اسامہ بن زید اور شقران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور اوس بن خولی انصاری حضرت کو غسل دیئے علی مرتضی حضرتکو اپنے سینے پر رکھکے غسل دیتے تھے اور عباس اور فضل اور قثم پہرانے کے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور اسامہ و شقران پانی ڈالتے تھے صحابہ مین اختلاف ہوا حضرتکو قمیص پہنا غسل دینا یا دوسرے اموات کو دیا کرتے ہین ویسا دینا سو اللہ تعالی سبہون پر نیند غالب کیا اب آواز آئی کہ قمیص پہنا غسل دیو اور حضرت کو غرس کے کنوئے کے پانی سے تین بار غسل دیئے پہلے سادے پانی سے دوسرے بار بیر کے پتون سے تیسرے بار کافور ڈال کے اور روئی سے پونچے سو سفید تین کپڑون مین تکفین کیئے اُس مین قمیص اور پگڑی نہتی پہر لوگان نماز پڑہے اول ملایکہ پڑہے بعد اہل بیت بعد باقی صحابہ ایک ایک جماعت لوگون کی حجرۂ شریف مین جاتی تہی اور تنہا تنہا نماز ادا کرتی تہی دفن کہان کرنا سو اس مین اختلاف ہوا ابوبکر کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تہے نبی کا روح جس مکان مین قبض ہوتا ہے اُسی مکان پر اسکا دفن بھی ہوتا ہے علی کہے مین بھی حضرت سے سنا ہون پہر اُسی مکان پر قبر کہودنا مقرر کیئے سو اختلاف کیئے قبر لحد کرنا جیسا مدینے کا دستور ہے یا شق کرنا جو مکے مین مروج ہے آخر یہہ ٹھہرا لحد بنانیوالے کو اور شق بنانیوالے کو بلوانا جو اول آتا ہے اُسکے ہاتہ سے کہدوانا پہر اول ابوطلحہ آئے سو انکے ہاتہ سے لحد کہدوائے قبر مین علی اور عباس و فضل اور قثم اور شقران اترے اور دونون اینٹ سے لحد کا منہہ موندے قبر سے سبکے بعد قثم بن عباس نکلے اور بلال قبر شریف پر پانی چہڑکے سرہانے سے شروع کر کر پائینتی طرف لیگئے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت بلند کیئے اور اوپر سرخ اور سفید کنکر ڈالے وفات دو شنبے کے روز آفتاب ڈہلے بعد ہوا بارہوین ۱۲ ربیع الاول کی یا دوسری اور چہارشنبے کی شبکو سحر کے وقت دفن سے فراغت ہوی ہماری

تیرھویں روز کی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ ای عزیز اس درد و غم کا سمایا کیا کہوں اور اس
مصیبت و الم کا ماتم کیا لکھوں جس کے ذکر سے دل چاک ہوتا ہی اور سینہ پھٹا جاتا ہی جانور جسکا درد کریں تو
انسان کیا نہ کریں حضرت کی سواری کی ناقہ غم سے کھانا پینا چھوڑ کے مر گئی اور حضرت کی سواری کا دراز گوش دیوانہ
ہوکے چاروں طرف دوڑتا تھا آخر اپنے تئیں ایک کنوے میں ڈال کے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال بیان
کروں جس روز احرام باندھکے تلبیہ بولیں تو جو شور مچاتی ہیں رونے سے ویسا شور مچا تھا اور بعضوں کے حواس میں خلل
ہو گیا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت و شدت کے بیحواس ہوکر تلوار کھینچ کے جو کہتے تھے سو ہیں انکا اور
عثمان رضی اللہ عنہ مبہوت بن گئے تھے کچھ بات کریں تو جواب ہی نہیں دیتے تھے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ باوجود اس سی
شجاعت کے پست ہوکے زمین سے لگ گئے تھے انکو حرکت کی طاقت نتھی اور عبد اللہ بن انیس غم سے جھکتے جھکتے مر گئے اور
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے بعد چھ مہینے زندگی کئے تو کدہی نہ ہنسے اور اُسی غم سے آخر وفات پائے اور
حضرت کا دفن ہوئے بعد انس کو کہے ای انس پیغمبر پر مٹی ڈالنے کو تمہارے دلاں کیسا قبول کئے اور بی بی عایشہ اپنے
حجرے میں اس سرور کے یاد میں گریہ و زاری کر رہے تھے انسانان تو کیا علی مرتضی کہتے ہیں میں سنا آسمان طرف
سے وامحمداہ وامحمداہ کر کر آواز آتا تھا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انکھ سے اشک جاری
تھے اور آہ کھینچ رہے تھے اور سانس بھرا کرتے تھے اور فرماتے اگر موت ہماری اختیار میں ہوتی تو ہم آپکے جان کے بدلے
ہماری جان دیتے اور رونے سے آپ منع نہ کرتے تو اس قدر روتا کہ انسوں سے چشمے بہیں باایں ہمہ ثبات تھا تو
ابو بکر کو تھا اگر صدیق نہوتے تو زمین پر کوی مسلمان باقی نہ رہتا اور ایک آواز غیب سے آیا کہ اہل بیت پر اللہ کا
سلام اور رحمت اور برکات ہر جی کو موت کا مزہ چکنا ہی اور تمہارے ثواب قیامت کے روز پورا ملنا ہی جانیو ہر مصیبت
کو خدا تعالی پاس تسلی ہی اور فوت ہونیوالیکا ایک عوض ہی تم اللہ پر اعتماد کرو اور اسکی طرف رجوع لاؤ
اور بے صبری مت کرو حقیقت میں مصیبت زدہ وہی ہے کہ ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ اور یہہ آواز
فرشتوں کا تھا اور ایک شخص خوش رو سفید داڑھی لوگوں کو چیرتا آکے رو دیا بعد صحابہ کی طرف دیکھہ کے کہا

اللہ تعالی کو ہر مصیبت مین ایک تسلی ہے اور ہر فوت ہونیوالیکا عوض ہے تم اللہ سے رجوع رہو اور اسکے
طرف دیکھا کرو خدا کی نظر بلا کے وقت ہے اور مصیبت زدہ وہ ہی کہ مصیبت اسکی صبر سے جبر نہین ہوتی
پھر چلے گیا ابو بکر صدیق اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کہے یہہ خضر تھے تعزیت واسطے آئے تھے قلم کو اب طاقت
نہین درد وغم کا ماجرا کچھہ زیادہ لکھین ان امور سے جب فراغت ہوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بریدہ کو تاکید کئے
کہ نشان جو انہون لے اکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دئے تھے سو لیجا اسامہ کے دروازے پر دیو اور اسامہ
کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جہان جانے واسطے مقرر کئے تھے وہان جانا اور منادی کروائے جسنے اسامہ کے لشکر
مین داخل تھا وہ شخص بیمار ہوکے جرف مین اترنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا سنکر چارو طرف کے لوگ
بدل گئے چند لوگ مرتد ہوئے اور چند لوگ زکاۃ نہ دیکے کر کر استادگی کئے مکے کے اکثر لوگ بہی چاہے مرتد ہونا اور
مکے کے عامل عتاب بن اسید ڈر کے چھپگئے اور سہیل بن عمرو خطبہ پڑہے اللہ کا حمد وثنا کر کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے
خطبے کے قریب قریب بیان کئے اور کہے حضرت کے وفات سے اسلام کی قوت ہے معلوم ہوئی جسنے بدل جائیگا ہم اسکو قتل
کرینگے لوگ اس ارادے سے باز آئے بدر کے جنگ مین سہیل کے دانتہ اکھاڑنا کرکے عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تھے تو تب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز ہوگا کہ ان دین کی تقویت واسطے کھڑے ہوکے خطبہ پڑہیگا کہ اسکے بعد تم اسکی
مذمت نہ کرو سو آج ہی کا دن تہا اور ثقیف بہی بدل کے اپنے اسلام پر قایم تھے یہہ احوال سنکے ابی بکر صدیق
نہایت مشکلات اور تردد دار ہوئے کہ اگر پہاڑون پر یہہ بوجہا پڑتا تو ٹوٹ جاتے ابو بکر صدیق اپنی فکر صایب اور
رائے ثاقب سے ان تمام کا بند وبست بوجہ احسن کئے اور جو اشکالات اصحابہ کو عارض ہوتے تھے اسکو حل کرتے تھے چنانچہ
اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ کہے ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بہی یہی رائے تہی
ابو بکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نشان کو باندہے اور اسکے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے تھے سو اسکو مین کدہی
نہ کہولونگا اگرچہ مدینے مین درندے اگر ہمکو پہاڑین اور پرندے ہمکو لیکر اڑین پہر ربیع الآخر کے غرے کو لشکر کوچ کرکے
نکلا لشکر کے تین ہزار آدمی تھے انکو ساتھہ لے سوا آدمی ابو بکر صدیق اسامہ کو کہے اب عمر کو یہان رہنیکا حکم دیو اسامہ نے

انکو اجازت دائے اور تہوڑے دور تک ابوبکر صدیق اسامہ کے ساتہہ پیادہ چلتے تہے اور اسامہ سوار تہے ہر چند کہے سوار ہو پرنہ مانے بعد انکو رخصت کرکے آپ لوتے اور یہہ لشکر جہان کہین اترتا وہان کے قبیلون پر رعب پڑتا اور پہر جانیکا ارادہ جو قبیلے والے کئے تہے اس سے باز آئے اور کہے مسلمانون کے شوکت مین کچہہ تخلل ہوتا تو یہہ فوج نہ نکلتی غرض بیس روز کے عرصے مین ابنا شہر کو پہنچے اور کافرون پر شبخون گرے کتنون کو قتل کئے اور کتنون کو اسیر کئے اور اپنے باپ کے قاتل کو بہی مارے اور تمام روز وہان رہکر غنیمت جمع کئے مغرب کے وقت وہان سے کوچ کئے اور منزلان بڑے بڑے کرکر نون روز مین وادی القری کو پہنچے وہان سے چہوٹے منزلان کرتے چہے روز کو مدینے مین آئے مسلمانون کا کوئی شخص شہید نہ ہوا یہہ آخر لشکر تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر تہا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین بہیجے بعد جو لوگ مرتد ہوئے تہے انسے جنگ کرنے واسطے صدیق کے فوجان روانہ ہوئے مسیلمہ کذاب جو نجد مین دعوی نبوت کا کرتا تہا اسکو قتل کئے جب جزیرہ عرب سے فراغت ہوی فوجان کسری و قیصر سے مقابلہ واسطے روانہ کئے وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین

اس باب مین پانچ فصل ہین

پہلا فصل حضرت کے صورت کے بیان مین

اللہ سبحانہ تعالی ذات شریف کو ایسا خوب اور پاکیزہ بنایا تہا کہ ویسا کوئی نہوا اور نہ ہوگا اور حسن و جمال ایسا عطا فرمایا تہا جو دیکہے تو یقین کرے کہ لاریب یہہ رسول اللہ مین بشر کیا طاقت کہ اس سرو بستان رسالت کی تمام اوصاف بیان کرے لیکن ہر شخص اپنے فہم کے رو سے کسی چیز کے ساتہہ تشبیہ دیا اور اپنے دانست موافق کچہہ بیان کیا ہم انکا تہوڑا سا بیان یہان کر دیتے ہین ٭

چہرۂ شریف کا بیان براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام

لوگون کے چہرے سے بہتر اور خوب تہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسے سے
کو خوش رو نہ دیکہا گویا آفتاب چہرے پر پہر رہا تہا اور براء سے بہی روایت ہی کہ چہرہ حضرت کا چاند کے سا تہا
اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ چہرہ حضرت کا آفتاب اور مہتاب کے مثل تہا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین گال حضرت کے بہو گرے نہ تہے اور چہرہ بہت گول یا دراز نہ تہا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے جب
حضرت خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہی اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہے اگر
تو حضرت کو دیکہتا تو کہتا آفتاب نکلا ہی اور ہند بن ابی ہالہ کہے منہہ چودہوین رات کے چاند سا چمکتا تہا **آنکہو نکا**
بیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین آنکہین حضرت کے بڑے تہے اور آنکہون مین سرخی تہی اور حدقہ بہت سیاہ
تہا اور ابن ابی ہالہ کہے جب حضرت دیکہتے تو پورا دیکہتے اور آنکہین نیچے کرتے اور زمین طرف دیکہنا بہت تہا آسمان
طرف دیکہنے سے اور اکثر گوشۂ چشم سے ملاحظہ فرماتے ابن عباس کہے روشنائی مین جیسا دیکہتے ہین ویسا ہی حضرت اندہیرے
مین دیکہتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** لوگون کو فرمایا کرتے تمہارا
رکوع سجود کرنا مجہہ پر پوشیدہ نہین رہتا ہی مین تمکو پیٹہہ پیچہے سے دیکہتا ہون یہہ کس طور سے دیکہتا سو اس مین علما
چند وجہ بیان کیئے ہین اکثر کہتے ہین کہ بمعجزہ اللہ تعالے حضرت کو مرحمت کیا تہا آنکہہ مین جسنے دیکہنے کی قوت پیدا
کیا قادر ہی کہ وہ قوت دوسرے عضو مین پیدا کرے اور شفا کی کتاب مین ہی کہ حضرت ثریا مین گیارہ ستارے
گنتے اور سہیلی لکہا ہی بارہ ستارے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مجہے جب حضرت **صلی اللہ علیہ**
وسلم یمن کو روانہ کیئے ایکروز مین خطبہ پڑہنے کہڑے ہوا یہود عالمون سے ایک شخص ہاتہہ مین کتاب لیکے
کہڑا تہا مجہے بولا ابو القاسم کی وصف بیان کرو مین حضرت کے چند اوصاف بیان کیا وہ عالم بولا اور کیا ہی سو
بیان کرو مین کہا اب مجہے یاد نہین آتا عالم کہا انکی آنکہون مین سرخی ہی اور داڑہی خوبصورت ہی تو مین بولا
واللہ ویسی ہی ہی وہ عالم کہا یہہ صفات ہماری کتاب مین ہین گواہی دیتا ہون وہ اللہ کے رسول ہین تمامی خلق طرف
کانونکا بیان احادیث مین کانون کا بیان تفصیل سے کوئی نہین مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے

اتنا آیا ہی کہ حضرت کے کان پورے تھے اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرماتے ہین دیکھتا ہون وہ جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون وہ جو تم نہین سنتے آسمان گڑگڑاتا ہی اور گڑگڑانا اسکا بجا ہی اسلیے کہ چار انگل کا جگہہ اسمین نہین ہی مگر ایک فرشتہ اپنا سر سجدے مین وہان رکھا ہی اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمائے مین سنتا ہون سو وہ تم سنتے ہو صحابہ عرض کیئے نہین حضرت فرمائے آسمان کڑکڑاتا سو آواز سنتا ہون اسکے کڑکڑانے کا عجب نہین بالشت کا جگہہ اسمین نہین جو فرشتہ سجدہ نہین کیا ہی یا کھڑے ہوا ہی **پیشانی اور بہون کا بیان** علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ تہی اور بہون دونون ملے ہوئے اور ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بہون کماندار تھے اور اسکے مو پورے تھے اور دونو ابرو پیوستہ نتھے دونون کے درمیان ایک رگ تہی غصے کیوقت خون سے بہر جاتی موٹی ہوتی ان دونون روایت مین اختلاف ہی صحیح بات یہی ہے کہ بہون ملے ہوے نتھے لیکن کچھ موئے باریک تھے سو اس سبب کے کوئی روایت کرتا ہی کہ بہون ملے ہوے تھے اور کوی کہتا ہی جدا تھے ** ناک کا بیان** علی مرتضی اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بینی مبارک ہموار باریک اور بیچا بیچ بلند تہی ہند بن ابی ہالہ کی روایت مین آیا ہی کہ بینی مبارک پر ایک نور تھا خوب تامل سے نہین دیکھا سو شخص سمجھتا تھا کہ نوک بلند ہی **دھن شریف کا بیان** اور دانتان اور منہہ کا مہر بہت ہی خوش دول اور لطیف تھا گویا یاقوت کی ڈبیہ مین جواہر ہین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم کنج دہن سے کرتے اور دندان مبارک نہایت سفید روشن براق آبداری اور بہرونق کے ساتھہ تھے اور روبرو کے دانتان بر لجے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا دستا کہ دانتون کے درمیان سے نور نکلتا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دانتون کی چوک نہایت خوب تہی اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انہون اور انکی والدہ اور خالہ انکے اسلام لائے جب اپنے مکان کو آئے انکی خالہ اور والدہ انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سا خوبصورت پاکی و نظافت کے ساتھہ اور بات تو ہین ملاہمت کسیکو نہین دیکھے اور بات ان کرے تو ہمکو ایسا دستا تھا کہ منہہ سے

نور معظم ہی ہے ٭ **لعاب کا بیان** لعاب شریف دوا تھی بیمارون کی اور شفا خستگون کی خیبر کے جنگ
مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی آنکھون کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگاتے ہی آنکھ درست ہو گئے اور وایل بن حجر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ڈول پانی ڈول مین حضرت پاس لایا حضرت نے اسکو پئے اور کنوئین مین کلی کیئے سو اس کنوے
مین مشک کی بو آنے لگی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لائے اور گھر
مین کنوا تھا اس مین تھوکے تو اسکا پانی اسقدر شیرین ہوا کہ کسی کنوے کا پانی اسکے مقابل نہ رہا اور رزینہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے روزے رکھتے تھے اور بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دودھ پیتے
بچون کو بلوا کر منہہ مین اپنا لعاب شریف لگاتے اور انکے ماؤن کو تاکید کرتے انکو شام تک دودھ مت پلاؤ سو وہ
لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون اور انکے چار بہن
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے واسطے آئے حضرت کباب کہاتے تھے سو ایک ٹکڑا چاب کے انکو دئیے سو وہ پانچون ذرہ ذرہ
ٹکڑا اسکا کہائین سو مرتے تک انکے منہہ مین کبھی بدبو نہوئی اور عتبہ بن فرقد کے بدن پر شرزہ ہوا تھا سو حضرت
اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پھیرے سو بیماری دفع ہوئی اور انکے بدن مین ایسی خوشبوئی تھی کہ کسیکے پاس وہ نتھی
اور انکے چار عورتان تہین تمام کے خوشبوئیان بدنکو لگایا کرتے پر وہ خوشبو کسی پاس نتہی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایکبار سفر مین حسن اور حسین تشنگی سے رونے لگے اور پانی نہ ملا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسائے
انکی تشنگی زایل ہوئی ٭ **آواز کا بیان** آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت خوش اور شیرین تہا انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو نہ بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تمہارے پیغمبر کو بہی خوبصورت خوش
آواز کیا اور حضرت کا آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وعظ کہتے وقت اتنی دور جاتا تہا کہ کسیکا آواز اتنے دور
نہ جاتا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ فرمانے
واسطے کہڑے ہوئے لوگونکو فرمائے بیٹھو سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گہر مین تھے سو آواز سنکے
وہین بیٹھے اور اکثر بیبیات اپنے گہر مین حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتے تہین

اور حج کے ایام مین حضرت منیٰ مین خطبہ پڑھتے سو جتنے لوگ تھے دور و نزدیک سب یکسان آواز سنتے

ہنسی کا بیان اکثر احوال مین حضرت تبسم کیا کرتے اور بعضی اوقات مین بہت ہنستے تو کونچلیان نمود
ہوتے اور کبھی قہقہہ کرکے نہین ہنستے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین کبھی نہ دیکھی حضرت کے ہنسنے مین
مسوڑے دسے ہوں اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین اکثر ہنسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم تہا اور رونا بہی ہنسی کی
طور پر تہا آنکہہ سے اشک جاری ہوتے بلند آواز سے نہ روتے اور اکثر قرآن پڑہتے وقت روتے اور سینہ مبارک سے
دیگ کے جوش کا آواز آتا اور حضرت جمائی کبھی نہ دیتے

زبان کی فصاحت کا بیان بات بہت
آہستگی سے بیان کرتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے فرماتے
اگر کوئی چاہین تو الفاظ کا شمار کر لین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بات کو تین بار مکرر فرماتے تا لوگ خوب سمجہہ لین یاد
کرین اور سخن حضرت کا نہایت فصیح اور شیرین تہا اسقدر دلون مین تاثیر کرتا کہ گویا روح کو پہنچتا اور عرب کے
ہر قبیلے کی بات مین تفاوت تہا اور لغت ہر یک مختلف اور ایک کی لغت سے دوسرے کو اطلاع نہ تہی جب حضرت پاس
آتے تو حضرت انکی لغات کے موافق آپ بہی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایکبار عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھے یا رسول اللہ
آپ ہمارے درمیان سے جا کے کہین رہے نہین پہر کیا واسطے ہمسے انکی فصاحت پر بڑہ گئی حضرت فرماتے اسمعیل علیہ السلام کی
لغت مندرس ہو گئی تہی سو مجہے جبرئیل یاد دلائے اور ایکبار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مین
عرب کے اکثر فصحا سے ملاقات کیا ہون پر آپ سے کسیکو زیادہ فصیح نہ پایا حضرت فرماتے میرے تئین میرا پروردگار ادب
سکہایا اور مین بنی سعد بن بکر مین پرورش پایا اور اللہ تعالے حضرت کو جوامع الکلم دیا تہا یعنے الفاظ
تہوڑے ہوتا اور معانی اسکی بہت بہت یہہ بات احادیثون کے دیکہنے سے معلوم ہوتی ہے اور اسکے لکہنے کا محل یہ نہین

سر کا اور بالونکا بیان سر مبارک بڑا تہا اور بال نہ بہت سیدہے نہ گہونگہروالے مگر کچہہ پیچیدگی تہی اور سر کے بال آدہی کان تک تہے اور بعضی وقت کانون تک
لولکی تک اور بعضی روایت مین بالون کا کاندہے تک اور بعضی روایتون مین ندہون تک سو یہہ اختلاف اوقات کے نظر کر نہایت دراز ہوتے جب کنگہی
کرتے تو دو حصے تیل نہ دالین ہو تو کوتاہ دیا کرتے سو وقت کوتاہ ہوتے نہین دراز ہوتے ابن عباس سے روایت ہے کہ عرب کے کفار مانگ

نکالتے تھے اور اہل کتاب جدا نکر کے پیشانی پر بالونکو چھوڑ دیتے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالونکو چھوڑا کرتے تھے
اور عادت شریف یہی تہی کہ جس چیز مین خدا تعالی کی یہان سے کچھ حکم ہوتا تو اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے جب اسلام
پھیلا تو انکی مخالفت حضرت باوس سعت ہوی مانگ نکالنا اختیار کئے اور ابن ابی الہ کی روایت مین ایا ہی گر بال ہتکے
جدا ہوتے تو اسکو ہتار ہنے دیتے نہین تو آپ بعکے جدا نکرتے شاید یہہ ہی اول تہا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس
کی روایت سے معلوم ہوتا ہی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار مکے کو تشریف لائے
تھے کے سر بالونکو گوندھکے چار چوٹیان چھوڑے تھے + **ریش شریف کا بیان** داڑی انبوہ اور دراتہی سینہ
داڑی سے پوشیدہ ہو گیا تہا اور لبون کے بالون کو کترایا کرتے تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگہی کرتے اور تمام سر اور
داڑی کے بالو مین بیست بال سفید نہین نکلے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت کے سر بالون کو
تیل ملتے تو سفید بال نظر نہ آتے جب تیل نہ لگاتے تو نظر آتے ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ
بوڑہے ہوئے حضرت فرما سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت مجھکو بوڑہا کئے یعنے
ان سورون مین قیامت کا ہول اور بہشتی دوزخی کا احوال مذکور ہی سو اس سبب سے بال سفید ہوئے + **گردن کا بیان**
ابن ابی ہالہ کی روایت مین ایا ہی گردن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی روپے کی صفائی مین + **سینہ
شکم پشت وغیرہ کا بیان** سینہ و شکم برابر تہا اور سینہ مبارک سے ناف تک بالونکا باریک ایک خط تہا
اور سینہ و شکم پر اس خط کے سوا مو نہ تھے اور پونچہو نپر اور بازو نپر اور کہند و نپر اور سینے کے اوپر اور بند پونپر مو
تھے اور بغلان کا رنگ سفید تہا اور بغلون سے مشک کی بو آیا کرتی تھی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ شکم مبارک
گویا کاغذون کے مانند تہا ایک پر ایک جمائے ہوئے اور علی مرتضی وغیرہ سے روایت ہے کہ دو نوشانون کے درمیان کشادہ اور
محرش کعبی سے روایت ہی کہ پشت مبارک کو مین دیکھا ہو گویا روپے سے ڈہالے ہین + **مہر نبوت کا بیان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر شانون کے درمیان بسے کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ برہکے
آیا تہا اسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبوہ یعنے نبوت کا مہر کہتے ہین اس لیے کہ اللہ تعالے سابق کے

پیغمبروں کی کتابوں مین ایک نبی کا آنا لازم ہے اور اسپر ایمان لانے واسطے تاکید فرمایا تھا سو اسکی یہہ نشان ہی کر کر
بتا دیا تھا تا نبوت پر دلیل ہووے اور ان طعن کو جا نہ رہے اور کوئی جھوٹا مدعی اپنے تئین نبی آخر الزمان کر نہ ٹھہراوے
اکثر اہل کتاب حضرت پاس آئے ہین تو اسکو دیکھکے نبوت کا اقرار کئے ہین کسی نبی کی پیٹھ پر یہہ نشان نتھا سوائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کئے ہین کہ جتنے انبیا ہوتے آئے انکے سیدھے
ہاتھ پر نبوت کی نشان رہتی تھی مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان نتھا اور اسکے بیان مین صحابہ
اپنی دانست کے موافق تشبیہ دیئے ہین لیکن سب کا حاصل ایک ہی ہے چنانچہ سایب بن یزید کہتے ہین کہ مانند زر حجلہ کے
تھی سو بعضے تو زے نقطہ دار کو مقدم کر کے اسکا معنی مسہری کی گھنڈی کہے ہین اور بعضے رے کو مقدم کر کر
رز حجلہ کہتے ہین اسکا معنی چکور کے انڈے کے کرتے ہین اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سرخ مسا
تھا کبوتر کے انڈے برابر اور عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جیسی مٹھی بھر گوشت تھا اسکے
گرد خال تھے ایسا لگتا تھا جیسا مسا اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسے کے مثال تھا سیب کے
برابر اور عمر بن اخطب سے جو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار انکو فرمائے پیٹھ کی مالش کرو پھر وہ مالش
کئے انکی انگلی مہر نبوت پر پڑی سو چند بال تھے اکھٹاں جمع سو انھون انکھہ سے دیکھے نہین مگر ہاتھ لگنے
سے جو معلوم ہوا تھا سو کہے اور ابی زید بن اخطب کے روایت مین ہے کہ وہ پچھنے مار سو جگہہ جیسا اٹھکے
آتا ہی ویسا اٹھا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گولی کے اتنا تھا اس مین گوشت سے
لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ اور سلمان سے روایت ہے کہ وہ کبوتر کے انڈے اتنا تھا اسکے اندر
لکھا ہوا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ اور اسکے اوپر لکھا تھا توجہ حیث
شئت فانک المنصور یعنے جا جسطرف جہتا ہے سو تو منصور ہے یہہ آخر کے دونون روایت
ضعیف ہین کر کر حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھے ہین +

دست مبارک کا بیان

پنجہ مبارک سطبر اور بھاری تھا اور ہتیلی کشادہ تھی اور پنجہ نہایت نرم و ملایم اور پر گوشت تھا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑے تو ریشم سے زیادہ نرم تھا اور
حضرت کے انگلیاں دراز تھے اور بند دست دراز تھا اور پوچھا بہار تھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکے رخسار پر اپنا دست مبارک پھیرائے سو نہایت خنک تھا اور خوشبو اس قدر تھا گویا عطار کی طبلی
سے نکالے ہیں اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑ کے بعد اپنا ہاتھ سونگتے تو انکا ہاتھ مشک سے زیادہ
خوشبو رہتا اور ابی زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر حضرت ہاتھ پھیرائے فرمایا یا اللہ اسکو جمال دے سو انکی
عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن انکے بال سفید نہ ہوئے اور چہرہ منقبض نہ تھا اور حنظلہ بن خزیمہ کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا ہاتھ پھیرا کے دعا دئے کہ اللہ تجھکو برکت دیوے سو انکے پاس جسکو آماس ورم رسولی وغیرہ ہووے تو لے آتے اور انہوں
اسپر اپنا ہاتھ پھیرتے اور یہہ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَثَرِ بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر وہ عارضہ
جاتا رہتا ؛؛ **قدموں کا بیان** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پنڈلیاں باریک تھے اور بازو زبردست تھے ابن ابی
ہالہ سے روایت ہے کہ دونوں تلووں کے بیچ گہرے تھے اور دونوں قدم اسطرح ہموار تھے کہ اگر پانی پڑے تو بہہ جاتا اور ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم کا پورا نقش اٹھتا تلووں میں بلندی نہتی یہہ دونوں
حدیث میں ظاہرا اختلاف ہے لیکن اسکے بیان میں شارحان کہتے ہیں کہ تلووں میں بہت زیادہ گہرے رہنا سو
نہیں تھے مگر کچھ ایک بلندی تھی لیکن قدم دھرنے تو نیچے کا پورا نقش اٹھتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے
روایت ہے کہ قدمان حضرت کے نہایت خوشنما تھے اور پاشنے حضرت کے کم گوشت تھے اور پاؤن کے انگلیوں میں
انگوٹھے کے بازو کی انگلی دراز تھی ؛؛ **حضرت کے قد کا بیان** قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ
نہ بہت دراز بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت تنہا رہتے تو میانہ قد ہیں کرکر بوجھا جاتا
لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے ہمراہ ہوتا تو حضرت اس سے بلند دیکھتے
اور جب دو شخص بلند قامت بازوں پر ہوتے تو حضرت ان سے بلند دیکھتے اور
حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت لوگوں میں بیٹھیں تو حضرت کا کھندا

سب سے بلند دستا اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ حضرت کا بدن گٹیلا بانتا ہوا تہا اور ذکوان
سے روایت ہی کہ حضرت دہوپ مین یا چاندنی مین چلتے تو سایہ زمین پر پڑتا نہین تہا ؛ **رنگ شریف
کا بیان** حضرت کا رنگ سرخ و سفید تہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حضرت کا رنگ گورا تہا سرخی
مایل اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین کہ رنگ بہت روشن تہا اور ابی ہریرہ کہتے ہین کہ گورے تہے گویا روپے سے ڈہالے
ہین اور ابو الطفیل کہتے ہین کہ گورے تہے ملاحت کے ساتہہ اور انس سے روایت ہی کہ رنگ بہت اجلا تہا اور نہ
گندم گون اور ابن ابی ہالہ کی روایت مین ہی کہ بدن شریف پر لباس جس جگہہ نہین رہتا وہ بہی روشن تہا
چال کا بیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حضرت چلتے تو قدم اٹہا کے چلتے اور جہکے گویا بلندی
سے پستی مین اترتے ہین اور ابی ہریرہ کہتے ہین جب چلتے تو قدم پورا دہرتے اور چال مین حضرت سے جلد مین کسیکو
نہ دیکہا گویا زمین پاؤن کے نیچے لپیٹتے جاتی ہی اور ہم ساتہہ ہونے واسطے سعی کرتے اور حضرت بے تکلف چلتے تہے
اور تہذیب مرشد کہے کہ حضرت جلد چلا کرتے یہانتک کہ ساتہہ والون کو دوڑنیکی نوبت پہنچتی اور جب لوگون کے
ساتہہ چلتے تو اصحاب کو آگے چلاتے اور آپ سب کے پیچہے چلتے اور فرماتے میرا پیچہا فرشتون کے واسطے چہوڑدو
عرق وغیرہ فضلات کا بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اسقدر خوشبو تہا کہ کوئی
خوشبوئی اس سے نہ لگتی تہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن
مین اسقدر خوشبوئی تہی کہ راہ سے گذر چلے بعد معلوم ہوتا تہا کہ ادہر سے تشریف فرمائے ہین اور ایک
شخص اپنی لڑکی کے جہیز واسطے کچہہ مانگا تو اس وقت حضرت پاس کچہہ نہتا سوا ایک شیشہ منگوا کے
اس مین اپنا عرق ڈالکے دئے اور فرمائے تیری لڑکی کو کہہ کہ درعوض عطر کے اسکو لگایا کرے پہر وہ خوشبوئی
جب لگاتی تو تمام مدینے مین اسکا مہکار ہوتا اور ام سلیم کے گہر مین تشریف لیجاکے حضرت آرام کیے اور بدن سے عرق
جاری ہوئی تو ام سلیم وہ عرق پونچہکے اپنے عطردان مین جمع کرنے لگے حضرت ہشیار ہوکے پوچہے یہہ کیا ہی عرض کیے اسکا عرق ہمارے لیئے عطر
سو ہین اسکو جمع کرتی ہون اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب چہرہ مبارک پر خوئی آتی تو ایسا دستا کہ موتی کے

والے چہرے پر جرتے ہین اور شدت سرما کے ایام مین حضرت پر وحی اُترتی تو بدن سے عرق جاری ہوتا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہو کے فضلہ غایب ہوتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہون عرض کیے یا رسول اللہ آپ جائے ضرور کو جاکے آئے بعد ہم دیکھے تو کچھ اثر نہین رہتا ہی حضرت فرمائے ای عایشہ کیا تمکو معلوم نہین وہ جو اللہ تعالی زمین کو حکم کیا ہی کہ فضلہ جو پیغمبرون سے نکلتا ہی اسکو نگل جاوے اور عادت شریف یہہ تہی کہ شبکو پلنگ کے پاس ایک قدح رکہا کرتے اور اسمین پیشاب کرتے سو ایکبار صبحکو تشریف لاکے دیکھے تو اس قدح مین پیشاب نہین پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دائی برکہ سے پوچھے کہ اس مین پیشاب تہا سو کیا ہوا عرض کئی کہ مین اسکو پیگئی حضرت فرمائے اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی بیمار نہوئی مگر مرض الموت سے اور ام ایمن ایکبار شب کو تشنہ ہو دیکھے تو قدح مین پانی ہی اسکو پیگئے صبحکو حضرت فرمائے ای ام ایمن اس قدح مین پیشاب ہی اسکو ڈال دیو ام ایمن عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکو پیگئی حضرت نہایت تبسم کئے بعد فرمائے تجھے کبھی درد نہوگا +

فصل دوسرا حضرت کے اخلاق مین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تہے کہ کسی بشر مین وہ نہین اسلئے اللہ تعالی قرآن شریف مین حضرت کے وصف مین فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بیشک تو بڑے اخلاق پر ہی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن تہا یعنے قرآن مین جو اوصاف بہتر ہین وہ تمام اس ذات مقدس مین موجود تہے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ اپنی کتاب عوارف المعارف مین لکھے ہین کہ بی بی کے قول مین ایک رمز پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہی کہ آنحضرت متصف تہے باخلاق ربانی سو بی بی عایشہ جناب الہی کی حشمت پہ نظر کرتے کہہ نسکے کہ حضرت مین اللہ تعالی کے اخلاق تھے لیکن لطافت کے ساتھ اسطرف اشارہ کرکے فرمائے کہ خلق انکا قرآن تھا وہب بن منبہ کہے کہ سابق کے انبیا پر نازل ہوئے سو ایک بہتر کتاب کو مین دیکھا انمین لکھا تھا ابتداء دنیا سے انتہا تک تمام لوگون کی عقل نظر کرنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی عقل کے مثال ایک کنکر ہی دنیا کے تمام کنکروں کے نظر کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے عقلوں پر
برتر اور بہتر ہی بعضے روایتوں مین آیا ہی کہ اللہ تعالی عقل کے سو حصے کر کر ایک حصہ تمام مومنوں مین اور ۹۹
حصے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی تامل کرکے دیکھے کہ عربوں کی مزاج وحشی جانوروں کے مثال تھی اور ہر قبیلہ نخوت
و غرور مین ایک جدی حال رکھتا تھا اور تیرے عقلوں مین ایک کے سر سے تر بکر حال رکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کسی عالم و فاضل کی صحبت مین رہکر تربیت نہ پائے اور کسی حکیم پاس جاکے کچھہ نہ سیکھے اور آداب و اخلاق کے
رسالے نہ پڑھے اور سیر و تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ نہ فرمائے تہا اپنی قوم کی جفا متحمل ہوکر اور انکی ایذا پر صبر فرما کر ایسا انکے
ساتھہ چلے کہ وہ سب اپنے آبا و اجداد کا طریقہ چھوڑ کر اور خویش و قرابت سے مخالفت کر کر اور مال و متاع ترک دیکر اور دنیا
سے ہاتھہ دہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کئے تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت بہتر و پسندیدہ تھے
اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت کی دانش و عقل نہایت کمال کو پہنچی تہی یہہ محض فضل الہی تہا جو اس سرور کے اوپر ہوا

حلم و عفو کا بیان لوگوں کے ظلم و جفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت کے معاف کرنا انبیا کے بڑے اوصاف مین سے ہی جس مین
یہہ صفت نہو تو وہ نبوت کا بار نہ اٹھا سکے اسی سبب اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرماتا ہے
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ تو صبر کر جیسے صبر کئے ہمت والے رسول اور یہی فرمایا فَاعْفُ
عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ تو معاف کر اور درگذر اسلئے اللہ دوست رکھتا ہی نیکی والوں
کو اور فرماتا ہی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام
اور کنارہ کر جاہلوں سے تفاسیر مین مذکور ہی کہ جب یہہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے کیسا معاف کرنا
جبرئیل علیہ السلام کہے رب العزت جل جلالہ سے پوچھہ کر کہونگا پھر جبرئیل آکے کہے ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسنے تمہاری
دوستی قطع کرتا ہی تم اسکی دوستی جوڑنا اور جسنے تمکو محروم کیا تم اسکو بخشش کرنا اور جسنے تمپر ظلم کیا تو تم
اسکو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بموجب امر الہی کے ظلم و جفا پر صبر فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے
اور کتنا ہی کوئی بدی سے پیش آتے تو حضرت حلم کرتے آنحضرت مین یہہ صفت کامل ہونے سے اللہ تعالی اگلے پیغمبروں کی

کتابون مین حضرت کی علامتون سے یہہ بہی علامت رکہا چنانچہ بخاری روایت کیئے ہین عطا ابن سایب سے کہتے
ہین عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکے پوچہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توریت مین کیا ہی
کہے کہ قرآن مین حضرت کے جو اوصاف ہین اُسمین چند اوصاف مذکور ہین ای نبی ہمنے بہیجا تجہکو گواہ اور خوشخبری سنانے
والا اور ڈرا ہنارہ نادانون کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکہا مین تیرا متوکل کرکر نہین ہی بد خلق اور نہ سخت اور نہ پکارنے
والا بازار مین بدلا نہین لیتا بدی کا بدی لیکن معاف کرتا اور درگذر کرتا اور اللہ اسکو قبض کر یگا جب تک تیری ملت کو
سیدہا کرے یہہ کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کہولیگا اُس سبب سے اندہی آنکہان اور بہرے کان اور غلاف والے دل روایت
ہی زید بن سعنہ سے کہ اُنہے یہود بڑے عالمون تہا کہا ہوت کے جتنے نشانیان تہین سو سب مین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا چہرہ دیکہکے معلوم کیا مگر دو علامت ایک تو انکا حلم اُنکے جہل پر غالب ہوگا دوسری اُنکے ساتہہ کتنا ہی جہالت کرین
پر انکا حلم بڑہتا جاویگا سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اختلاط شروع کیا اور خرما اُدہار دیا اور وعدہ تمام
ہونے کے قبل دو تین روز آکر حضرت کی چادر کہینچا اور تیور چڑہا کے بہت ہی بد طوری سے اُنکو دیکہنے لگا اور بولا میرا حق
دے ڈالو والله عبد المطلب کی اولاد تم بڑے دغا باز ہو عمر رضی اللہ عنہ یہہ دیکہکے غصے سے اسکو کہے ای عدو اللہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کرون حضرت کا حکم نہین ورنہ تلوار سے تیری گردن مارتا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم آہستگی سے عمر طرف دیکہہ کر تبسم کیئے اور فرمائے ای عمر اسکو اور مجہے دوسری بات بولنا لایق تہا مجہے کہنا کہ اسکا حق
اچہی طور ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچہی طور مانگ اب اِسکو اپنے ساتہہ لیجا اسکا حق ادا کردیو اور اسکو جو ڈرائے
ہین اسکے درعوض بیس صاع خرما افزود دیو پہر عمر رضی اللہ عنہ اسکا حق دئیے زید کہا ای عمر مین نبوت کے تمام نشانیان
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے پایا مگر دو نشانیان کا امتحان کرنا ضرور تہا انکا حلم جہل پر غالب ہی اور جہالت زیادہ
کرنیسے انکا حلم زیادہ ہوتا ہی سو وہ دونو علامتان آج مین امتحان کیا اور مین ہی دیتا ہون گواہی کہ مقرر محمد اللہ کے رسول
ہین اور مین اسلام لایا اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیواسطے کسی سے بدلا
نہ لیتے مگر جبکہ اللہ تعالے کے حرمتونکو کسی نے توڑتا تو اللہ کیواسطے اُس سے بدلا لیتے اور بہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہی

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فحاش اور متفحش نتھے اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتے لیکن معاف کرتے اور درگذرتے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت کے بدن شریف پر نجرانی چادر موٹے کنارون کی تھی سو ایک جنگلی آدمی آکے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اسکا نشان پڑا اور اسنے بولا ای محمد خدا کا مال تمہارے پاس ہے مجھے دیو حضرت پھر کر اسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھہ دینیکا حکم کئے اور منافقان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اقسام کی ایذا دیتے تو حضرت انکو معاف کرتے اور کسی بندی غلام نوکر چاکر کو کبھی نہ مارا اور نہ غصہ کئے ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ انہون دس برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کئے حضرت انکو اف کر کرنہ بولے اور کسی کام کو کاہیکو کیا یا یہہ کیون نہین کیا کر کر نہ فرمائے اور مسلم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ نہین کسیکو اپنے لوگون پر زیادہ رحم کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا از جملۂ حلم یہی کہ لبید بن اعصم یہودی حضرت پر سحر کیا لیکن حضرت اس سے بدلا نہ لئے قصہ اسکا یہہ ہی کہ اسکے سحر کئے بعد حضرت کو کامونمین فراموشی ہوئی او دبات کہہ کر فراموش ہوجاتے پھر اللہ سے دعا مانگے سو دو فرشتے آکر ایک حضرت کے سر پاس بیٹھا دوسرا پاؤن پاس اور ایکنے دوسرے سے پوچھا اس شخص کو کیا ہوا ہے دوسرا بولا اسکو سحر ہوا ہی پوچھا کسنے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق مین یہودی ہے پوچھا کاہی پر کیا ہی بولا کنگھی اور سر کے بالون پر خرمے کے نر جھاڑ کے پھولون کے غلاف کے اندر پوچھا وہ کہان ہی بولا ذی اروان کنوین کے پتھر کے نیچے پھر حضرت وہان تشریف لیجاکر اسکو نکال کر گڈوا دئے اور اس یہودی سے بازپرس کچھہ نہ کئے **حضرت کی تواضع اور فروتنی کا بیان** طبرانی روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھہ صفا پہاڑ پر تھے سو فرمائے ای جبریل محمد کے لوگ کھانے کو ایک لپ آٹا یا ستو ہو سو نہین رکھتے نوز کلام تمام نہ ہوا تھا کہ آواز ہوا اسکے ساتھہ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد اللہ تعالے آپ کا سخن سنکر مجھے زمین کے خزانون کے کنجیان دیکر بھیجا ہی اور

فرمایا ہے کہ تہامہ کے پہاڑون کو زمرد اور یاقوت اور سونے روپے کے کردون اور وہ آپکے ساتھ پھرا کرین اگر
مرضی ہو تو نبی اور بادشاہ ہو نہین تو نبی اور بندہ پھر حضرت جبریل طرف بطور مشورت کے دیکھے جبریل کہے اللہ تعالے
سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے مین نبی اور بندہ رہتا ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف
مین حد سے مت بڑھو جیسا نصاری عیسی مریم کے بیٹے کے حق مین بڑھ گئے اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا
رسول اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے پینے واسطے باسن جھکاتے اور بلی پینے
بعد وہی جھوٹا پانی سے وضو کرتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محل سرا مین
تشریف لاتے تو کیا کرتے رہتے تھے فرمائے بہت نرمی اور مسکراتے رہتے اور لوگون مین پاؤن لنبے کر کر کبھی نہین بیٹھے اور
کوئی پکارے تو لبیک کر کر جواب دیتے اور عادت شریف یہہ تھی کہ کسی قوم کے بزرگ لوگ آوین تو انکی اکرام کرتے
اور کوئی ہمنشین نہ آوے تو اسکا حال دریافت فرماتے اور اپنے ہمنشین پر کمال التفات رکھتے یہانتک کہ وہ سمجھتا
اپنے سے دوسرا کوئی حضرت پاس افضل نہین اور کوئی شخص آکے حضرت پاس بیٹھے تو حضرت آپ ہو نہ اٹھتے جبتک
کہ وہ نہ اٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سخن کہے تک آڑ نہ آتے مگر کچھہ بات بے شرع کہے تو اسکو منع کرتے اور غریبان مسکینان
کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہین مجلس آخر ہوتی وہین تشریف رکھتے صدر پر جاکے نہین بیٹھتے اور ایکبار گدھی کے
ننگی پیٹھ پر سوار ہوکے قبا کو تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سو انکو فرمائے ای ابوہریرہ
مین تمکو بہی بٹہاؤن تو عرض کیے آپکی مرضی پھر حضرت فرمائے سوار ہو سو ابوہریرہ اچھلکے سوار ہونا چاہا سوار
نہ ہوسکے اور حضرت کو پکڑ لیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انہون دونون ملکے زمین پر گر گئے بعد حضرت آپ
سوار ہوکے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بہی بٹھاؤن تو ابوہریرہ عرض کیے آپکی مرضی حضرت فرمائے سوار ہو سو اچھلے حضرت بہی
کو لیکے گر گئے بعد حضرت سوار ہوکے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بہی سوار کرون تو ابوہریرہ عرض کیے یا رسول اللہ مین آپکو تیسری
بار واللہ نہ گراؤنگا اور ایکبار حضرت مسافرت مین تھے صحابہ کو فرمائے ایک بکری کی کاٹ کر پکانا سو ایکنے عرض
کیا یا رسول اللہ اسکو ذبح کرنا میرا کام ہے دوسرا کہا مین اسکو چھیل دیتا ہون ایک کہا مین پکاتا ہون حضرت فرمائے

ہیں لکڑیاں جمع کر کر لاتا ہوں صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ وہ بھی ہمیں دیکھ لیتے ہیں حضرت فرمائے مجھے معلوم ہی کہ
تم اسکو بھی کر لیگے مگر مجھے خوب نہیں دستا کہ تم سے کام کریں اور میں جدا ہو بیٹھوں اور اللہ تعالی اپنے بندے سے مکروہ
رکھتا ہی کہ اپنے ساتھ والوں میں آپ جدا رہے اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب نجاشی کے یہاں سے لوگ آئے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیٹھکے انکی خدمت کرنے لگے صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ آپ کیواسطے تصدیع اٹھاتے ہیں ہم
انکی خدمت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ لوگ ہمارے لوگوں کی خدمت کرتے تھے سو میں اسکا بدلا کرتا
ہوں اور ایک عورت اسکی عقل میں کچھ قصور بھی تھا سو حضرت سے کہی میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں حضرت راستے میں تھے
سو فرمائے تو جہاں بیٹھی ہی پیچھے میں بھی بیٹھتا ہوں غرض بیٹھکر اسکا احوال سنے اور اسکی حاجت روا کیے اور ابن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ چلنے سے کچھ ننگ نہیں کرتے اگر لونڈی بھی آگے
بلاتی تو اسکے ساتھ چلے جاتے اور گھر میں آپ کام کرتے اپنی سیند سے بکری کا دودھ نچوڑتے اور ابن ابی الحمسا سے روایت
ہی کہ انہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت آنیکے قبل حضرت سے بیع کیے تھے میں کچھ بیچے اور کچھ حصہ باقی رہگیا سو اسکو وعدہ کیے کہ آتا
اسی جگہ رہنا میں وہ جو باقی رہا ہی لا دیتا ہوں غرض اس نے جاکے بھول گیا بعد تیسرے روز یاد کر آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی جگہ ہیں اور اسکو فرمائے تو مجھے نہایت تصدیع دیا میں تین روز سے یہاں ہوں اور ابی مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ فتح مکہ کے روز ایک شخص حضرت کے حضور میں آکے سخن کیا حضرت کی ہیبت سے اسکے بدن پر لرزہ
پڑا حضرت اسکو فرمائے گھبرا مت میں بہی تو قریش میں کے ایک عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا کباب کھایا کرتی تھی اور حضرت
صبح کی نماز پڑھے بعد مدینے کے لوگ حضرت پاس پانی کے باسن لیکے آتے حضرت اس میں اپنا دست مبارک ڈالکے
دیتے اور بعضے اوقات میں سرا نہایت ٹھنڈا رہتا تا اس میں بھی دست مبارک ڈالتے ازجملہ تواضع سے حضرت کے یہ تھا کہ
کھانیکی چیز کا عیب نکرتے اگر خوب ہا تو کہاتے نہیں تو چھوڑ دیتے کھارا پھیکا کھٹا بدمزہ کچا گلگیا کچھ کرکے نہ فرماتے
اور تمام لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہیں آپ تواضع سے مذمت نکرتے اور فرماتے دنیا کو بد مت کہو کیونکہ وہ مومن کی
بہتر سواری ہے اسی سے جنت کو پہنچتا ہی اور اسی سے نجات پاتا ہی ؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہی بیان کے

سانحہ جو حسن معاشرت کرتے تھے سو بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیبیان کو بہت
خوش رکھتے اور انکے ساتھہ ایک ہی بچھونے پر سوتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کم عمر رہنے کے سبب سے انصار کی لڑکیون
کو بلوا انکے ساتھہ کھیلنے چھوڑ دیتے اور بی بی عایشہ کٹورے پر جہان منہہ لگا کر پانی پیتے آپ بہی اسی جگہہ منہہ لگا کے
پیتے اور گوشت منہہ لگا کر جہان کہین سے توڑے ہین آپ بہی اسی جگہہ رکہکے توڑتے اور انکی ماندی پر سر مبارک
رکھکے آرام فرماتے اور انکو بوسے دیا کرتے اور ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھہ دوڑے سو بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا حضرت سے بڑھ گئے دوسری دفعہ ایکبار بہی دوڑے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ گئے اور فرمائے گئے دفعہ کا بدلا
ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی عایشہ کے گہر مین تھے سو ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کے یہان سے روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اسکو کھانے لگے اس
عرصہ مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہانا جو تیار کرتے تہے جلدی سے پکا کر حضرت کے روبرو لا رکہے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے یہان کا باسن اٹھا کر پھوڑ دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے تمہاری ما غیرت سے پھوڑ دی ہے سو اسکا کہانا کیکے
درعوض اسکو کہاؤ بعد کہانا کہانیکے پھوٹا باسن عایشہ کے یہان اور انکا ثابت باسن ام سلمہ کے یہان بہیج دئے اور ایکبار
بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین باسن مین کہانا رکہکے بہیجے اور انہون کہانا بہت درست
پکاتے تہے سو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اسکو جاکر اس باسن کو اٹھا کے پھوڑ دئے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
کہانیکو اٹھانے لگے اور فرمائے تمہاری ماکو غیرت آئی پھر بعد بی بی عایشہ کا ثابت باسن اٹھا صفیہ کو بھجوا دئے
اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون ایکبار آٹے مین گوشت ڈالکے خزیرہ پکائے اور حضرت
کے روبرو رکہے حضرت بی بی سودہ اور عایشہ کے بیچمین تشریف رکھے تہے سو سودہ کو کہے کہاؤ انہون نہین کہائے
عایشہ کہے دیکہو تم اگر نہ کھائیگے تو مین تمہارے منہہ کو لگا دونگی اس پر بہی انہون نے نہ کہائے پہر بی بی عایشہ وہ خزیرہ
لیکے بی بی سودہ کے منہہ کو لگا دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکر اپنی ماندی ہلائے اور سودہ کو کہے تم بہی انکے
منہہ کو لگاؤ سو سودہ نے عایشہ کے منہہ کو خزیرہ لیکر لگا دیے ؛

حضرت کے خوش طبعی کا بیان

خوش طبعی اتنی جو اللہ تعالی کے ذکر سے باز رکھے اور دین کے مہمات مین فکر کرنے سے مانع ہووے تو درست
نہین اگر اس طور سے نہین ہی تو جایز ہی اگر اسکے ساتھ کچھ مصلحت دینی بہی ہووے جیسا مسلمانون کو اس سے
خوشی حاصل ہوتی ہی تو وہ مستحب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تہے اسی قبیل کی تہی ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین تو حضرت فرمائین خوش
طبعی مین کہتا نہین ہون مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فایدہ حاصل ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی سو ہی جایز ہی
جو خوش طبعی کہ اسمین جہوٹ بات رہین تو وہ جایز نہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت خوش اخلاق تھے اور ہمارے ساتھ بہت ملنساری سے رہتے یہانتک کہ میرا ایک چہوٹا
بہائی تہا اور وہ لال پالتا تہا سو مر گیا حضرت اسکو دیکہے تو فرمایا کرتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ
یعنے یا ابا عمیر لال کیا کیا ۔ اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ
کر کر کہتے یعنے ای دو کان والے اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص تھا اسکی مزاج مین بہت بہولا پن
تہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمائے تجہے اونٹنی کا بچا سواری کو دونگا اُنے کہا یا رسول اللہ
اونٹنی کا بچا لیکر مین کیا کرون حضرت فرمائے اونٹ کو کون جنتے ہین اونٹنی ہی تو جنتی ہی اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا اسکا نام زاہر تہا بہت بدشکل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دوست رکہتے
اور وہ جنگل کے چیزان حضرت کو ہدیہ لاکے گذرانتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسکو جاتے وقت ہدیہ اور اسکے
خرچ کو کچہہ بہیجا دیا کرتے اور فرماتے زاہر ہمارے لئے جنگل ہی اور ہم اسکے شہر ہین غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بازار طرف تشریف لیجاتے تہے زاہر بازار مین کہڑا ہوا تھا سو حضرت آہستہ جاکر اسکو پیچھے سے پکڑ لئے
بولا کون ہی مجھے چہوڑ پہر کر دیکہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اپنی پشت حضرت کے سینہ مبارک سے لگانے
لگا حضرت فرمائے اس غلام کو کون خرید کرتا ہی زاہر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچے تو مین ارزان
بکونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لیکن تو اللہ تعالے کے یہان گران قیمت ہی اور ایکبار رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپھی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڈھے تہے اگر عرض کیئے یا رسول اللہ دعا کرو
تا میں بہشت میں جاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت میں بوڈیاں نہ جاوینگی وہ بی بی روتے ہوئے پھرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکو کہو بوڈھے رہکے نہ جاوینگے بلکہ بہشت میں جاتے وقت جوان ہوکے جاوینگے اور محمود بن
الربیع لڑکا تہا پانچ برس کا ہنسی کو اسکے منہہ پر حضرت پانی لیکے کلی کئے اور ام سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تھی
حضرت ہنسی کو اسکے منہہ پر پانی مارا اسکی برکت سے انہوں بوڈھے ہوئے پر انکے منہہ سے جوانی کا رونق نہ گیا غرض
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ملاپ کرتے اور انکو انست ہوتا کر کر خوش طبعی کے باتاں کیا کرتے اور انکے بچوں سے ہنسی کرتے

حیا و شرم کا بیان شرع میں حیا اسکو کہتے ہیں کہ انسان کی مزاج میں ایک صفت ہی کہ اسکے سبب سے
اپنے تئیں بد کاموں سے بچا رکہتا ہی و حقدار کا حق ادا کرنے میں کچھ قصور نہیں کرتا پھر جس کا دل جتنا زندہ رہتا ہی اسکو
حیا بھی اس مقدار پر زیادہ ہوتی ہی اور جس کا دل جتنا مردہ رہتا ہی اسکو حیا بھی اتنا کم ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا دل شریف کس قدر زندہ تھا سو حضرت کی حیا بھی اتنی ہی زیادہ تھی قاضی عیاض روایت کیے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کمال حیا سے کسیکے منہہ پر آنکھ گڑھا کے نہیں دیکھتے اور کوئی بیجا کام کیا تو اسکا نام لیکر نہیں فرماتے
کہ فلانا ایسا کیا ایسا کیا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ ایسا کیا واسطے کرتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیا کنواری عورت سے جو پردے میں رہتی ہی زیادہ تھی اور کسی چیز کو پسند نہ
کرتے تو ہم اسکو چہرہ مبارک کتیں دیکھکر سمجھ جاتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہے میں کبھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھی اور میری شرمگاہ کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں دیکھے اور انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسیکے روبرو کچھ بات جسمیں اسکی دلشکنی ہو سو نہیں فرماتے ایکبار
ایک شخص آیا اور اسکی بدن پر کچھہ زرد رنگ لگا تھا سو اسنے حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگاں کو فرمائے تم
اسکو کہدو کہ یہہ زردی ترک کرے تو بہتر ہی جو کچھ سو مکروہ چیز کا حکم ہی اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو البتہ
اس فعل سے منع کرنا حضرت پر فرض تھا **حضرت خدا تعالیٰ سے خوف رکھتے تہے سو بیان**

بادشاہ سے جس کسیکو مصاحبت زیادہ ہوتی ہے تو اسکو خوف بہی زیادہ رہتا ہے مبادا کیا حرکت اپنے سے صادر ہو جاتی ہے کہ سبب
ناخوشی کا بن جاوے اس بادشاہ علی الاطلاق سے جو مالک زمین و آسمان کا اور حاکم ملک و ملکوت کا ہے جس کسیکو قرب زیادہ ہے
اسکو خوف بہی زیادہ ہے اور تمام مخلوقات کے بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب زیادہ تہا اس لئے حضرت کو خوف الہی بہی زیادہ تہا
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تم سبہوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور خدا تعالے سے زیادہ ڈرتا ہوں اور بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے کو میں زیادہ جانتا ہوں اور تمسے زیادہ اسکو ڈرتا ہوں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہے اسکی کہ محمد کی جان اسکے دست قدرت میں ہے اگر میں دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ ہنستے تہوڑا اور
روتے بہت صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کیا دیکھے تو فرمائے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ۞

حضرت کے شجاعت و قوت کا بیان

یہہ وصف بہی حضرت کے ذات شریف میں درجہ کمال کو پہنچی تہی جس مقام میں بڑے جوانمردان اور پہلوانان
ٹہہر نہیں سکتے تہے حضرت کمال ثبات سے قائم رہتے تہے جنگان جو سابق مذکور ہوئے انکے دیکہنے سے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی شجاعت کا احوال معلوم ہوگا چنانچہ حنین کے جنگ میں اکثر لوگ بہاگ گئے پر حضرت خچر پر سوار تہے سو اسکو دشمن کے
روبرو ہی بڑاتے تہے اور فرماتے تہے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنے میں نبی ہوں جہوٹا
نہیں میں فرزند ہوں عبد المطلب کا یہہ بڑی شجاعت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ایسے وقت میں جو اپنے ہمراہ چند معدود
اشخاص کے سوا کوئی نہ تہا خچر سا سست جانور پر جو دوڑانے کدہانے کا لائق نہیں سوار ہوکر ہزاروں کے دنگل
میں دشمن کے سامنا کرنا اور واقف نہیں سو لوگوں میں فلانا آپ ہی ہوں کر کر کہنا کمال شجاعت کی دلیل ہے بڑے بڑے
رستموں کے پاؤں ایسے وقت اکہڑ جاتے ہیں ۞ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت
اور بہت سخی اور بڑے شجیع تہے اور ایکبار شب کو مدینے میں کچہہ کڑ کڑی اور لوگ جس جانب میں آوازہ پڑا تہا سہم آیا
کر کر گئے دیکہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول ابی طلحہ کے گہوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوکر جاکے تشریف لاتے
ہیں سو لوگوں کو کہے کچہہ نہیں تم گہبراؤ مت اور فرمائے ہم اس گہوڑے کو دریا کی سا دوڑنے والا پائے اور وہ گہوڑا
نہایت سست تہا سو اسقدر چالاک ہوا کہ کوئی گہوڑا اسکی برابری نہیں کر سکتا تہا اور عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مین کسیکو شجیع اور سخی زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب جنگ گرم ہوتا اور دشمن کہ بہتر ہوتا تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت کے سوا دوسرا کوئی نہین ٹکتا اور جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہتا تو ہم اسکو سمجھے کہ یہہ بڑا جوانمرد ہی ؛ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مخالف کا لشکر بہت رہتا تو ہم سب ہونگے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے ؛ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اسقدر تہی کہ زور آوران حضرت کے روبرو کمزور تہے اور کشتی والے حضرت سے عاجز آئے مکہ مین ایک شخص تہا کشتی کے ہنر مین یکتا اور قوت و زور مندی مین یکتا اسکا نام رکانہ ایکروز پہاڑون پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا حضرت اسکو فرمائے رکانہ تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اور میرا ایمان نہین لاتا رکانہ بولا آپ کچہہ معجزہ مجھے بتاوگے تو مین ایمان لاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو تو کشتی فن مین استاد ہی اگر مین تجہے پیکون تو تو ایمان لاتا ہی رکانہ بولا بہتر اور حضرت سے کشتی کرنے لاگا حضرت اسکو پیکے رکانہ بولا یہہ منظور نہین دوسرے بار کشتی کرنا ہی کشتی کئے سو حضرت اسکو پیکے بہی تیسرے بار کئے سو اس دفعہ بہی حضرت اسکو پیکے رکانہ کو نہایت تعجب ہوا بولا تمہارا حال نادر ہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ اسلام لایا اور ایک شخص تہا اسکا نام ابو الاسد جمحی بڑے قوت والا کانی کے چمڑے پر کہڑے ہوکر زور آور دس مسیکو کہتا کہ اسکو اپنے پانو کے نیچے سے کہینچ لیو پہر جب کہینچین تو چمڑا پہٹ جاتا پر اسکے پانون نہ سرکتے غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراوگے تو مین ایمان لاونگا پہر حضرت اسکو گرادئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہی بہت قلیل تناول فرماتے اور اکثر روزہ رکھکے وصال فرماتے اور فاقے بہت کھینچا کرتے باوجود اسکے بہی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تہا کہ وہ قوت بشری سے خارج تہے چنانچہ طبرانی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام لوگون سے مین چار چیز مین بڑھکے ہون سخاوت اور شجاعت اور جماع کرنا بکثرت اور پکڑ مین شدت ؛ اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ساعت مین اپنے عورتون سے صحبت کرتے اور وہ گیارہ عورتین تہین پہر انس سے کوئی پوچہا کیا حضرت کو اتنی قوت بہی

تو کہتے ہم سنتے تھے کہ آنحضرت کو تیس مرد کی قوت دیئے گئی تھی :: طاؤس اور مجاہد سے روایت ہی کہ حضرت کو جماع مین
چالیس مرد کی قوت بخشش ہوئی تھی :: اور صفوان بن سلیم سے روایت ہی کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جبرئیل علیہ السلام
دیگ مین کچھ پکا کر لائے سو مین کھایا پہر اس دن سے مجھے جماع مین چالیس مرد کی قوت عطا ہوئی :: اور بعضی روایتون مین آیا ہے
کہ وہ چالیس مرد بہشت کے ہین کہ وہان کے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد کی قوت دیجائیگی :: حضرت کے سخاوت
و بخشش کا بیان انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھے اور بھی انس سے
روایت ہی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگین تو دیا کرتے تھے ایکبار ایک شخص آیا سو اسکو
حضرت بکریانکا منده جو دو پہار کے درمیان بہر تہا دئے اس نے اپنی قوم مین جاکر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد
ایسا دیا کرتے ہین کہ جسکو اپنے فقیر ہونیکا ڈر نہین :: اور صفوان بن امیہ سے روایت ہی کہے کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت عداوت
رکہتا تہا سو مجھے تین اونٹنیان اور بکریان ایک جنگل بہر کر دیے سو مجھے پہر مین ایمان لایا اور صفوان کہتے اتنا دینے واسطے سوائے
نبی کے کسیکا دل خوش نہوگا :: اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بڑا سخی تہا
اور جابر رضی اللہ عنہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کچھ مانگے تو نہین کرکر کبہی فرمائے :: بعضی روایتون مین آیا ہے
اگر حضرت پاس کچھ رہتا تو مانگنے والیکو دیتے نہین تو خاموش رہتے :: اور ترمذی روایت کئے ہین کہ ایکبار حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس نوے ہزار درم آئے سو اسکو حصیر پر ڈالے اور جو آکر مانگا سو اسکو دیتے رہا تک کچھ باقی نہ رہا :: اور امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ ایک شخص حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر کچھ مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے میرے پاس اس وقت کچھ نہین لیکن تجھے کیا لینا ہی سو خرید کر مین اسکو ادا کرونگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ
آپکو جو دینے کی مقدور نہ ہووے تو اسکو دینا کر اللہ تعالی تکلیف دیا نہین سو قرض اپنے ذمہ پر لینا کیا واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس بات سے متغص ہوا وہان ایک انصاری حاضر تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ آپ خرچ کیا کرو
اللہ تعالی جو مالک عرش کا ہی آپکو کچھ نہ دیگا کر اندیشہ مت فرماؤ یہہ سننے سے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے
اور تبسم کرکر فرمائے مجھے ایسا ہی حکم ہی اور حضرت نو مسلمون کو انعامات حنین کے جنگ مین دئے سو آٹھوین سال کے اخبار مین گذرا

بعضی روایات مین آیا ہے کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم انعام دیتے سو اسکا حساب کیے تو پانچ کرور درہم ہوئے
اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بحرین کا جزیہ حضرت پاس آیا تو فرمائے اسکو لیجا کر مسجد کونے مین ڈالو
اور اتنا مال نقد حضرت پاس کبھی آیا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلے تو اس مال طرف انکھہ اٹھا کر نظر
نہ کئے بعد نماز سے فراغت پاکے تشریف کیئے اور جو آیا سو اسکو دینے لگے عباس رضی اللہ عنہ آکر کہے یا رسول اللہ دین اور میرا
بھتیجا عقیل کو چھڑانے کے لیے جو پیسا دیا تھا سو فقیر ہو گیا ہون مجکو تین بہت عنایت ہونا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جسقدر اٹھا سکتے ہین اتنا لینا عباس چادر بچھوکر بہت سا اس مین باندہکر اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے اور فرمائے
اسکو اٹھانے واسطے کسیکو حکم فرماو حضرت فرمائے نہ پھر کچھہ نکال دیکر اپنے کاندہے پر اٹھا لیگئے پھر آکر ویسا ہی کہہ کر اور لیگئے
بعد تیسرے مرتبہ بھی آکے ویسا ہی لیگئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے اٹھے تو اس مال مین ایک دمڑی باقی نرہی بعضی
روایتو مین آیا ہے کہ وہ مال لاکھہ درہم تھا اور یکبار جابر رضی اللہ عنہ پاس سے اونٹ مول لئے پھر قیمت اور اونٹ
دونون انہون کو دئے الحاصل سخاوت و بخشش سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابر نیسان شرمندہ تھا اور دریائے
کرم تو یہین موج مارتی تھی اسکے لکھنے کے میدان مین قلم کا گھوڑا عاجز ہے۔ **حضرت کی شفقت وغیرہ چند
اوصاف کا بیان** شفقت و رحمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقات پر نہایت تھی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنے ہمنے تجھکو نہین بھیجا مگر مہربان کر کر جہان کے لوگون پر اور بھی اللہ تعالے
فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنے آیا ہے تم پاس رسول تم مین کا بھاری ہوتی ہے اسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہے
تمہاری ایمان والون پر شفقت رکھتا ہے مہربان بموجب اس آیۂ کریمہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون پر نہایت بہت
رحم فرمانے اور امت پر احکام مین تخفیف اور آسانی دوست رکھتے اور عبادات کہ جسکا نبہاؤ آیندہ دشوار ہو منع فرماتے اور
اللہ تعالے کی جناب کبریائی مین دعا کرنے کہ اگر مین بشریت کے تقاضے سے کسی مسلمان پر لعنت کرون تو وہ اسکے حق مین
رحمت کرا اور اسکے گناہون کا کفارہ اور اگر نماز جماعت مین رہتے اور بچے کے رونے کا آواز سنتے تو اسکی ہلکی نماز پڑھتے ہین

اسکو تشویش نہ ہونا کر کر نماز مین تخفیف کرتے اور فرماتے تم کوئی اگر میرے سے کسیکی کچھہ ناپسند بات جو کہا ہی ظاہر مت کرو
کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ جب تمھارے پاس آؤن تو میرا سینہ تم سے صاف رہے اور جب قریش ایمان نہ لائے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بہت دئیے اور اللہ تعالی پہاڑون کے فرشتے کو حضرت پاس بھیجا فرشتہ آکر کہا ای محمد اللہ تعالی
مجھے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ آپ جو کہین سو بجالاؤن اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونو پہاڑ جنکا نام اخشبین ہی گرا دیون
تا سب لوگ ہلاک ہوجاوین حضرت فرمائے وہ ہلاک ہونا مین نہین چاہتا شاید اللہ تعالی انکی اولاد مین مسلمان پیدا کرے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرابت والون کے ساتھہ صلہ رحم کرتے اور امامہ کو جو حضرت کی نواسی تہی نماز مین اٹھا
لیتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو گود مین بٹھاتے اور پیار کرتے اور بعضی اوقات مین دونون صاحبزادے
اگر حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھہ جاتے اور حضرت نماز مین رہتے تو شفقت سے انکو نہ اتارکے سجدہ مین ٹہرا
رہتے اور حنین مین شیما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوازن کے بندیوانون مین آئے تو حضرت انکو
پہچان کر اپنی چادر انکے واسطے بچھائے اور ابو الطفیل سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین گوشت
کی تقسیم کرتے تھے سو بی بی حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کی چادر بچھا کر
انکو بٹھائے اور ثویبہ ابو لہب کی باندی حضرت کو دودھہ پلائی تہی سو انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کہانا کپڑا
بھیجا کرتے تھے جب انکا انتقال ہوا تو پوچھے اسکا کوئی قرابت دار ہی یا نہین تا اسکو دیا کرے لوک عرض
کئے اسکا کوئی نہین الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحم کی بہت رعایت کرتے لیکن اپنے سے قرابت
ہی کر کر انکو بہتر سے اصحاب یاران پر مقدم نہین رکہتے اور انکو انہون پر ترجیح نہ دیتے تھے چنانچہ
بخاری عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فلانے کی اولاد میرے رفیق
نہین میرا رفیق اللہ تعالی ہی اور نیک مومنان مگر انکو قرابت ہی کہ اسکی تری سے انکو تر رکہتا ہون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت اور راستی دوست دشمن تمام پاس ثابت تہی چنانچہ پیش از نبوت کے حضرت کو محمد الامین کہا
کرتے تھے اور جاہلیت مین کعبے کی تیاری ہوئی بعد حجر الاسود کو کون رکہنا کر کر قریش آپسمین نزاع کئے آخر یہہ

ٹھہرائے کہ اول جو شخص آتا ہے اسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب کہنے لگے واللہ
محمد امین آیا ہے وہ جو حکم کرے تو ہم سبکو قبول ہے پھر آپ نے فرمائے حجر الاسود چادر مین رکھکر ہر قبیلے کا بڑا ایک ایک شخص اسکو
پکڑ کر لیجاتا سب راضی ہوکر خوشی سے ویسا ہی لیگئے اور حضرت وہان سے اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصب کردیے
روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہا ہم تمکو جھٹلاتے نہین اور
ہم نہین سمجھتے کہ تم جھوٹے ہو لیکن نیا دین جو لائے ہو ہم اسکی تکذیب کرتے ہین دیکھئے اس شقی کا کیا اندہا پن تہا کہ باوجود
حضرت کی سچائی اسپر ثابت رہتے پر بھی جھٹلاتا تہا اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ
وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ یعنے وے لوگ تجھکو نہین جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے
حکمون سے منکر ہوجاتے ہین اہل سیر نے روایت کئے ہین کہ اخنس بن شریق بدر مین جنگ کے روز ابوجہل سے کہا
ای ابا الحکم یہان میرا اور تیرے سوا کوئی نہین اور تو میرے سے سچ کہہ کہ محمد سچے ہین یا جہوٹے وہ شقی نے کہا واللہ
محمد سچے ہین اور جہوٹ بات ہرگز نہین کہے ہین اسی لئے اخنس نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الٹ گیا اور جنگ مین شریک نہوا
اور ابوسفیان ہنوز ایمان سے مشرف نہوئے تھے اور انکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوا کرنیکے قبل
جہوٹ بات کبھی کرتے تھے تو جواب مین کہے کہ محمد جہوٹ بات ہرگز کبہی نہ کہے اسپر بادشاہ نے بولا لوگون پر جہوٹ
بات نہ بولنے والا اللہ تعالی پر جہوٹ کاہیکو بولیگا اور نضر بن الحارث بہت سخت کافر تہا قریش کو کہا کہ
محمد نوجوان کم عمر تہا تو تم اسکے کامون کو پسند کرتے تھے اور تمام سے اسکو سچائی مین بڑہکر جانتے تھے اور سب سے اسکو
زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے کنپٹیون مین بوڑھے بال نکلے تو اسکو جہوٹا اور ساحر کہتے ہین واللہ وہ جہوٹا اور
ساحر نہین ہے اور حارث بن عامر باوجود مشرک رہتے اور لوگون مین حضرت کی تکذیب کرتے جب اپنے گہر مین جاتا
تو بولتا واللہ محمد جہوٹا نہین اور ایکبار ابوجہل اکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا جب کفار اس سے اسکا عرض
کئے تو کہا واللہ مین یقین جانتا ہون محمد پیغمبر ہین لیکن ہم سابق مین عبدالمطلب کی اولاد کی تابعداری کب کرتے
تھے سو اب کرین اور عفت و پارسائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرتبے کو پہنچی تہی اور سب کا اتفاق

ہی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بد کاموں سے معصوم تھے احادیثوں میں آیا ہی کہ حضرت اپنی عورت اور لونڈی کے
سوائے کسی بیگانی عورت کو نہ چھوتے اور بخاری میں بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت عورتوں سے بیعت
لیتے تو زبانی انسے اقرار لیتے اور مردوں کو جیسا ہاتھ پکڑ کر بیعت لیا کرتے ویسا انسے نہیں لیتے تو اللہ حضرت کا دست
مبارک کسی بیگانی عورت کے ہاتھ سے نہ لگا اور ابوسفیان سے ہرقل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود کافر
رہنے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض تمام اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ اس عنصر لطیف اور جوہر شریف میں
درجۂ کمال کو پہنچے تھے سوا زبان کو طاقت نہیں کہ احوال بنا اس مقال کے بیان کی باگ موڑے اور کمیت قلم کو
قدرت نہیں کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے میں اوراق کے میدان میں دوڑے ٭ ٭ ٭

فصل تیسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے بیان میں

اللہ تعالے انسان کو تئیں اپنی عبادت و بندگی کرنے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضرور ہی کہ اپنے اوقات عبادت
الٰہی میں صرف کرے اور علم و عمل کی برکت سے ذات حق کو پاوے لیکن عبادت کرنا قوت اور تندرستی پر موقوف ہی
بدن درست ہو تو عبادت ہو ہو سکتی قوت اور تندرستی کھانے پینے پر موقوف ہی تو دین کا مدار کھانا پینا ہوا اب
ہر شخص کو ضرور ہی اپنا کھانا پینا درست کرے اور جانوروں کے مثال جو ملا سو نہ کھاوے اور شرع کی احکام منہہ میں ڈالکر
شارع جو حکم کیا ہی اسی پر قناعت کرے اور صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
کھانے میں اپنے تئیں بہت کستے تھے اور کوئی پیٹ بھر کے کھاتا نہیں تھا انکے بعد جو لوگ آئے پیٹ بھر کر کھانا شروع
کئے رفتہ رفتہ اقسام کی نعمتاں اور طرح طرح کے کھانے سالنے اختراع کر کر عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا
مزیدار کھانوں کے خمار سے دولت کھو دئے ٭ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ آدم کی اولاد اپنے پیٹ سے زیادہ بد کوئی ظرف ہو سو بھرتا نہیں آدمی کو چھوٹے چھوٹے چند لقمے کھانا
جو اسکے پشت کو مضبوط کریں بس ہی پھر اگر کسی کا نفس غالب ہووے تو پیٹ کے تین حصے کر کر ایک حصہ کھانے

واسطے اور ایک حصہ پانی واسطے اور ایک حصہ دم واسطے رکھے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر
قوت ہونا اگر کچھ لقمے کھایا کرتے اور اکثر بھوکے رہتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی پیٹ بھر کے شاداں نہ فرماتے اور اپنے گھر میں رہے تو کھانا نہیں مانگتے اور خواہش نہیں کرتے اگر دیوین تو کھاتے
اور جو لا کیں تو وہ کھاتے اور جو پلائیں سو پیتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر کے لوگ حضرت کی وفات ہو گئے تک پے در پے تین روز پیٹ بھر کر نہیں کھائے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے گھر کے لوگ پے در پے راتاں بھوکے رہتے کھانیکو
کچھ نہ پاتے اور جو کی روٹی کھایا کرتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے
اوٹھے تک ایکروز میں دو طرح کی غذا فراغت سے تناول نہ فرمائے اگر خرما کھائے تو جو نہیں کھائے تو خرما نہیں
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دل چاہتا سو تم کھاتے اور پیتے ہو میں دیکھا ہوں تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تئیں کہ ردی خرما پیٹ بھر کر کھانیکو نہیں پاتے تھے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مہینہ مہینہ چولا نہیں سلگتا تھا خرمے کچھ دانے کھا کر پانی
پیتے تھے اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہے کہ میں ساتھواں آدمی ہوں جو ایمان لایا اور ہمکو سوا کیکر کے
پتوں کے کھانیکو کچھ نہیں ملتا تھا اسکو کھاتے کھاتے گلوں میں زخمان ہوئے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تو حضرت کا بکتر ایک یہودی کے یہاں بیس صاع اناج پر گرو تھا
الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقہ کے حالتیں رہنا اختیار کئے تھے اور کچھ مال آوے تو لوگوں پر تقسیم
کر دیتے تھے وگرنہ جو چاہئے سو انکو اللہ تعالی عطا کرتا چنانچہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی مجھے کہا کہ مکہ کے پتھر تیرے لئے سونا کر دیتا ہوں میں عرض کیا نہ لیکن ایکروز کھاؤنگا
اور ایکروز بھوکا رہونگا جب بھوکا رہو تو تیرا یاد کرونگا اور تیرے پاس عاجزی کرونگا اور جب کھایا تو تیری حمد
شکر کرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چیزاں کھاتے سو بیان عادت شریف

ایک ہی چیز کھاتی تھی اپنے شہر کے طور پر روٹی گوشت سالن میوہ وغیرہ کھاتے تھے بخاری روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے بعضے روایتون مین اس حلوے کا بیان آیا ہی کہ وہ خرما تھا اُسمین دودھ ڈالکر پکاتے اور حضرت خبیص تناول کئے ہین خبیص حلوا ہی کہ آٹا اور گھی اور شہد ملا کر پکاتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اکثر کھایا کرتے تھے لیکن آٹا نہ چھانتے اور بھونسا نہ نکالتے جو کو پیس پھوکتے اُس مین بھونسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہین روٹی پکاتے اور حضرت کے واسطے روٹیون کے قرص چھوٹے بناتے تھے یا بڑے سو احادیث مین مذکور نہین اور بعضون نے جو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم روٹیان چھوٹے چھوٹے بناؤ بہت برکت ہوگی سو یہہ حدیث جھوٹ ہی چنانچہ ابن جوزی وغیرہ اُس حدیث کو موضوعات مین داخل کئے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکرے کا گوشت کھایا کرتے اور اسکے دست کا گوشت بہت پیار سے تناول فرماتے اور بکرے کے گردن کا گوشت بھی پیار سے کھاتے اور ہاڑون پر کے گوشت کو دانتون سے توڑ کر کھاتے اور بعضے وقت چاکو سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرمائے اور گوشت کے کباب سکا کر بھون کے کھائے اور مرغ کا گوشت کھائے اور کورض کا گوشت کھائے اور اونٹ کا گوشت اکثر کھائے اور خرگوش کا گوشت کھائے اور حبارا یعنی چلیئی اور چکوا کا گوشت کھائے اور مچھلی کا گوشت کھائے اور ثرید یعنے روٹی شوربے مین بھگا سے سو کھائے اور روٹی کو گھی لگا کے کھائے اور روٹی زیتون کے تیل مین ڈبوکر کھائے اور روٹی سرکے مین ڈبوکر کھائے اور فرمائے سرکہ بہتر سالن ہی اور کدو کو پیار سے تناول فرماتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک درزی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیا اور روٹی اور کدو کا شوربا حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے اطراف سے کدو کے ٹکرے لینے لگے انس کہتے ہین مین اُس روز سے کدو کو بہت پیار سے کھانے لگا اور جو مین چقندر ڈالکے پکائے سو بھی حضرت تناول فرمائے ہین روایت ہی سلمٰی رضی اللہ عنہا سے کہ ایک بار

حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر آئے اور کہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی کہے بیٹا اب
وہ کھانا تم نہ کھاوگے کہے خواہ نخواہ پکانا پھر تھوڑے جو لیکر پیسے اور اسکو دیگ مین ڈالکر جوش
دئے اور کچھ زیتون کا تیل اس مین ڈالے اور کالی مرچ اور گرم مصالح کوٹ کر اُسمین ملائے اور اسکو
لاکر کہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے کھاتے تھے اور خزیرہ بھی تناول فرمائے ہین وہ گوشت
کو کاٹ کر ڈلیان پانی مین جوش دیتے ہین خوب گلے بعد اُس مین آٹا ڈالتے ہین سو اُسکو خزیرہ کہتے ہین
اور اقط بھی کھائے ہین دودھ سے مسکہ نکال لیکر اسکو پنیر کے طرح جماتے ہین اسکو اقط کہتے ہین اور تبوک
کو تشریف جب لیگئے تو وہان پنیر آئی سو اُسکو بسم اللہ بولکر چاکو سے کاٹے اور تناول کئے اور خرمے
کے درخت کا گابہ پیار سے تناول فرمائے اور رطب یعنے خرماء تر و تازہ اور تمر یعنے خشک خرما اور بسر
یعنے ادگدرا تناول فرمائے ہین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے مدینے کا خرما جسکا نام عجوہ ہی ساتھ دانے اسکے صبح کو جو کھاوے تو اسکو سحر اور زہر تاثیر نہین کرتا
اور انگور کھائے ہین اور پیلو کے پکے سو پند وہ بھی تناول کئے ایکبار صحابہ پیلو کے پند و توڑنے لگے تو حضرت
فرمائے جو کالے ہین اسکو کھاؤ صحابہ عرض کئے کیا آپ بکریان چراتے تھے سو آپ کو جنگل کے پھلون
کا احوال معلوم ہی حضرت فرمائے ہان چرایا ہون اور جو نبی ہوا سو وہ بکریان چرایا ہی اور خربزے کو خرمے
کے ساتھ تناول فرمائے اور کہے اسکی سردی کو اسکی گرمی توڑتی ہی اور ککڑیون کو خرمے کے ساتھ تناول
کئے اور خرمے کو مسکہ لگا کے پیار سے تناول کئے اور خرمہ دودھ کے ساتھ کھائے اور روٹی کبھی گوشت کے
ساتھ اور کبھی خربزے کے ساتھ اور کبھی خرمے کے ساتھ اور کبھی سرکے کے ساتھ کھائے ہین اور عادت شریف
ایسی تھی کہ اپنے شہر کا میوہ جس موسم مین نکلتا تو اُسکو کھایا کرتے اور پیاز لہسن وغیرہ بدبو چیز نہین کھاتے
اور عادت شریف یہہ تھی کہ تین انگلیان یعنے انگوٹھا اور اُسکے بازو کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے کھاتے اور

کھانا تناول فرمائے بعد انگلیوں کو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے پاس کی انگلی بعد انگھوٹھا اور تناول
کے وقت اکڑو بیٹھتے اور تکیہ لگاکر یا ہاتھ ٹیک کر یا پالکھٹ بیٹھکر نہین کھاتے اور فرماتے مین اللہ کا بندہ
اور غلام ہون غلامان جیسا کھاتے ہین ویسا کھاتا ہون اور سیدھے ہاتھ سے تناول فرماتے اور بائین
ہاتھ سے اگر کوئی کھاوے تو اسکو زجر کرتے اور جب کھانے مین ہاتھ ڈالے تو بسم اللہ کہتے اور کھانا تناول
فرمائے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کھانا کھانیکے قبل اور کھانا کھائے بعد ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے
اور گرم گرم کھانا نہین کھاتے اور حضرت کو لکڑے کا قدح تھا اُس مین پانی اور نبیذ اور شہد اور دودھ
وغیرہ پیا کرتے اور کھانا بلند چیز پر رکھکر کبھی نہین کھائے اور سوری کی روٹی بھی کبھی نہ کھاتے اور کھانا
کھائے سو معًا پانی نہین پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی ہوت سقیا سے جو مدینے سے دو روز کے
فاصلے پر چشمہ تھا منگواتے اور شہد مین ٹھنڈا پانی ملا کے پیتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی
کہے کہ میٹھا پانی جو سرد ہو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اور پانی مین خرما یا کشمش ڈالکے شب کو
رکھتے اور صبح ہی اسکو پیتے اور کبھی پھل دودھ پیتے اور کبھی اسمین پانی ملاکر اور پانی چلتے کھڑے رہکر
پانی پینے سے منع فرماتے اور بعضی اوقات مین کھڑے ہوکر پانی پینا جایز ہی سو علام ہونے واسطے
کھڑے ہوکر پانی پیئے ہین اور پانی پئے تو کٹورے مین دم نہین چھوڑتے بلکہ پانی سے منہ جدا کرکر باہر
دم چھوڑتے اور پانی پیتے وقت تین بار ظرف کے باہر دم چھوڑتے اور کٹورہ منھ کو لگائے تو بسم اللہ بولتے
اور منہہ سے چھوڑے بعد الحمد للہ کہتے اور لوگون کے ساتھ کھاوے تو سب کے آخر آپ اٹھتے اور کسیکے یہان
دعوت کو گئے تو اسکو دعا دیتے اور ایکبار عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ پلائے سو حضرت
انکو یہہ دعا دئے کہ یا اللہ تو اسکو جوانی کے ساتھہ برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی تو بھی جوان ہی
دستے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا **فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان** مین عادت
شریف یہہ تھی کہ جو لباس میسر ہو سو پہنتے نفیس کپڑا یا خسیس پہننا لازم نہین کرتے اور اکثر چادر اور لنگ پہنتے تھے

اور چادر پھٹتی تو اسکو پھگلے جوڑتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندہ لباس جو پہنتا ہی ویسا لباس
پہنتا ہون اور کبھی عجم کے بادشاہون کے یہان سے نفیس لباس آتا تو انکی خاطر سے اسکو پہنکر جلد نکال کر
لوگون کو دیدیتے اور لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک پہننا دوست رکھتا ہی
اور حضرت سر پر پگڑی باندھتے پگڑی بہت بڑی نہین باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضے روایتون مین
آیا ہی دستار شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودھ ہاتھ سے زیادہ بڑی نہین رہتی تھی اور کبھی سات ہاتھ
کی باندھتے تھے اور بائین طرف سے ٹھڈی کے نیچے سے اسکا پھیر لیکر سیدھے طرف لٹکاتے ایسا باندھنے
کو عربی مین تحنیک کہتے ہین اور دونون شانون کے بیچ کبھی شملہ چھوڑتے اور کبھی نہین چھوڑتے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی گول باندھتے اور پیچون کو سر پر پھراتے اور پلو کو پیچھے سے لٹکاتے فتح مکے
کے روز سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی اور عمرو بن حُریث سے روایت ہی کہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگڑی سیاہ رنگ تھی اور حضرت کو ایک
پگڑی تھی اُسکا نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگڑی کے نیچے توپی پہنتے توپی ڈبی ہوئی رہتی اور
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قمیص کو دوست رکھتے اور اسکی آستین منگٹ سے زیادہ دراز نہین رکھتے اور قمیص کا طول
آدھی پنڈری تک پہنتا اور لنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی لڑتا کپڑا پہننے سے منع فرماتے
اور آستین بہت کشادہ نہین رکھتے اور قمیص مین گریبان کی چاک سینے پر رکھتے انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ حضرت کی قمیص روئی کے کپڑے کی تھی اور اسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور
اُسکو گھونڈیان تھے اور قُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت پاس
حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص کے گُھونڈیان کُھلے ہوے تھے سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قمیص کے گریبان مین اپنا ہاتھ ڈالکر مُہر نبوت دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت مین جُبہ

پہنے تھے اسکے آستین نہایت تنگ تھے یہانتک کے وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکال کر وضو کئے اور عبداللہ سے مولی اسما کے روایت ہی کہ بی بی اسما بیٹی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جبہ طیالسی کسروانی انکو دکھلا کر کہے یہہ جبہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھا سو انکے وفات کے بعد مین اسکو لئی اور اسکی گریبان اور فرجان پاس حریر لگا تھا اور کوئی بیمار ہو تو اسکو دھوکر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا حاصل ہوتی اور ایکبار حضرت حریر کا قبا پہن کر پھر کراہت سے اسکو نکال دئے شاید کہ وہ حریر کا تھا اسلئے نکالے یا عجم کا لباس تھا کر کر اسکو پہننا دوست نہ جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اوڑھتے اور اکرتے چادر کا طول چار ہاتھ کا اور عرض ڈھائی ہاتھ کا اور لنگ جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف دستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور ابو بردہ بن ابی موسی سے روایت ہی کہے کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ موٹی پیوندان پڑی ہوئی لے آئے اور کہے یہہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین روح شریف حضرت کا اسی کپڑون مین قبض ہوا بہت احادیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین حلّہ تھا سو اُس سے مراد دو کپڑے ہین مثلاً چادر اور لنگ یا قمیص اور لنگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاےجامہ خرید فرمائے اور کہے یہہ بہتر ستر ہی لیکن اسکو پہنے یا نہین سو کچھ ثابت نہین اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ پہننے سو کپڑون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حبرہ دوست تھا حبرہ ایک کپڑا یمن مین بنتا ہی چادر کی طرح بنتے اور اسمین خطوط سرخ اور نیل بوٹے رہتے ہین اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو برد سبز پہنتے تھے بُرد ایک کپڑا ہوتا ہی یمن مین کہ اسمین خطوط رہتے ہین اور ابی یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز بُرد کی حمایل ڈالکے کعبے کا طواف کرتے تھے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو

سیاہ کمل اوڑھکے نکلے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا پہنتے تھے
اور برا رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سرخ برد پہنتے یہہ برد صرف سرخ تھی یا اسمین سرخ اور سیاہ خطوط تھے
سو اختلاف ہی اور جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو شملہ یعنے دوپٹہ اوڑھے تھے اور اسکے پلوون کے کر سے حضرت کے پانون پر پڑتے تھے اور حضرت پاس جب
وفود آوین تو انکی ملاقات کے وقت سبز چادر اوڑھتے محمد بن ہلال کہتا ہی کہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برد حبرہ اوڑہا تو اسکو دو حاشئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھندون سے
اوڑھتے اور بعضی اوقات مین سر پر سے اوڑکر اسکے پلو کاندھون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین
کو نامے بھیجنا چاہے تو بعضی لوگ جاننے والے عرض کئے کہ وہ خط پر جب تک مہر نہ ہووے تو اسکو قبول نہین
کرتے پھر حضرت مہر کندہ کرنیکا حکم فرمائے نگین اسکا عقیق کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول اللہ
تھا محمد ایک سطر رسول ایک سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے ہاتھ کی کرانگلی مین پہنتے تھے بعضے
اوقات بائین ہاتھ مین بھی پہنے ہین اور حضرت مہر پہنتے تو نگین ہتیلی طرف رکھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وفات کے بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اوسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی اللہ عنہ
پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو انکے ہاتھ سے اریس کے کنوین مین پڑی بہت تلاش کئے
اور پانی کھینچوائے پر نہ ملی ابن عساکر روایت کئے مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو امر
کئے کہ مہر مین محمد بن عبد اللہ کندہ کرواؤ علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہر کند کے تئین تاکید کئے اس نے مہر کا نقش
جب کہودا تو اسکا ہاتھ پھر کے محمد رسول اللہ کا نقش ہوا علی مرتضی کچھ کر اس سے تعرض کئے تو کہا مین نقش
کھودتے وقت غافل تھا لیکن ہاتھ پھر جا کے یہہ نقش ہوگیا پھر حضرت سے عرض کئے تو حضرت تبسم کرکر فرمائے مین
رسول اللہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانون مین نعل یعنی چپل پہنتے اور بعضی اوقات ننگے پاون چلتے

اور کبھی موزے پہنتے حضرت کے نعلین مین دو نا کہی رہتے تھے بزرگان سے منقول ہی کہ حضرت کے نعال شریف کی
مثال بنا کر رکھنے مین بہت برکات ہین درد کی جگہہ اسکو رکھین تو درد جاتا رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن
سے جو ر پناہ ہوتی ہی اور درد زہ کے وقت اسکو عورت سیدھے ہاتھہ مین پکڑے تو جلد آسانی کے ساتھہ ہوتا ہی اور اسکا
رکھنا نظر اور سحر سے امان ہی اور لشکر مین رہے تو اس لشکر کو ہزیمت نہین ہوتی اور جہاز مین رہے تو غرق سے امن
رہتا ہی غرض اسکے رکھنے مین بہت سے فواید اور برکات ہین مگر باثر ظاہر ہونے اعتقاد ضرور ہی اسکے اشکال مختلف
ہین اور اکثر نامور علما یہہ شکل پر اعتماد کر کر اسکو لکھے ہین سو یہہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہان کھینچا

نقشہ نعلین مبارک
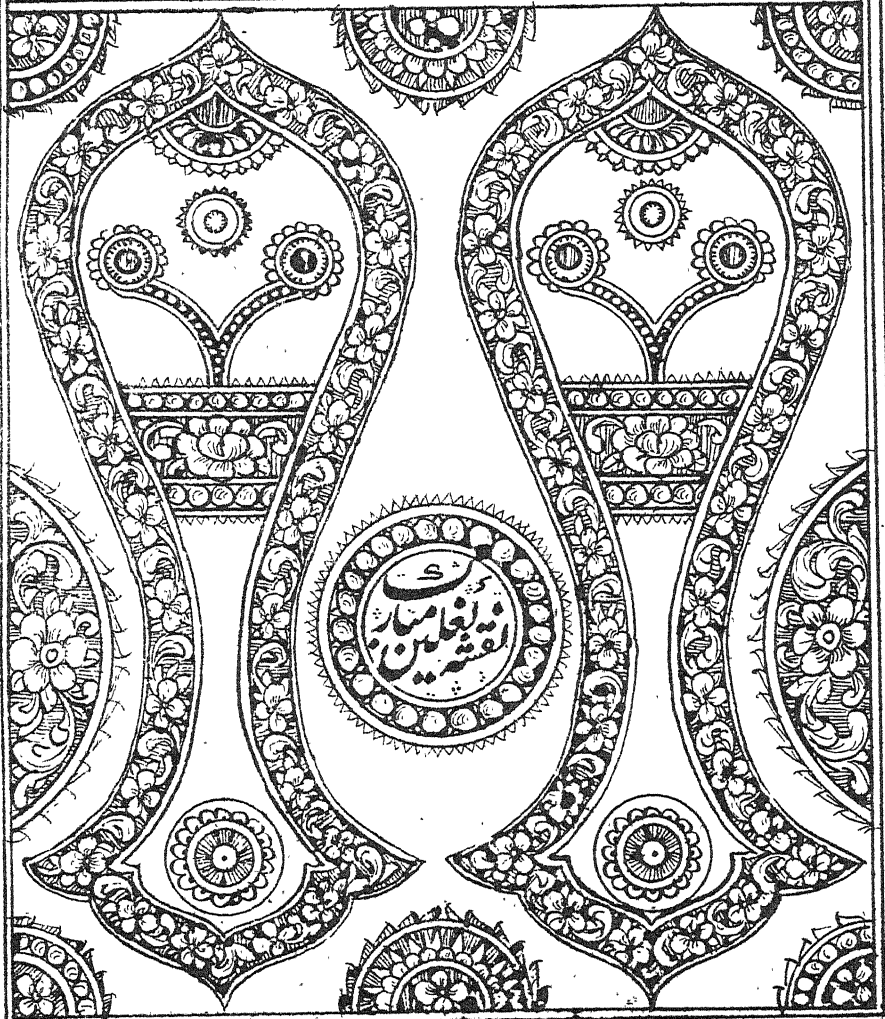
فصل پانچوان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونیکے بیان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلث شب کے بعد آرام فرماتے اور آدھی رات کو اُٹھکر مسواک کرتے اور وضو سے فراغت پاکر
نماز پڑھتے اور نماز مین قرارت دراز پڑھتے اور رکوع سجود مین بہت دیر تک رہتے بعد پھر کچھ
آرام فرماکر صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے غرض شب کو آرام بہت کم فرماتے اور اکثر اوقات
شب کے عبادت الٰہی مین کاٹتے اور باوضو آرام کرتے اور سیدھی کروٹ لیتے اور ہتھیلی کو رخسارے
کے نیچے رکھتے اور منھہ قبلے طرف کرتے اور پچھلی شب آرام کرتے تو کوئی تکیہ کر ہاتھ اُٹھاتے اور سر مبارک
اُسپر رکھکر آرام کرتے اور حضرت سونیکے وقت معدے کو امتلا سے خالی رکھتے حضرت سوتے تو فقط
آنکھہ سوتے تھے اور دل ہوشیار رہتا پھر اگر کوئی کچھہ بات کرین تو حضرت سنتے تھے حضرت کے سونے کا
بچھونا بی بی عایشہ کے یہان چمڑے کا تھا اس مین خرمے کے درخت کا ہار بھرے تھے اور بی بی عایشہ
کے یہان کمل تھی اسکو دہری کرکے بچھاتے تھے اور کبھی زمین پر اور کبھی حصیر پر آرام فرماتے اور بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پلنگ تھا اسکو بردی کی نیون سے بنے تھے
الغرض عیش تنگی سے کرنا اختیار فرماتے تھے اور کچھہ آوے تو اُسیوقت اسکو محتاجون پر تقسیم کیا کرتے

باب تیسرا حضرت کی نبوت کی دلایل اور معجزات کے بیان مین اس باب مین دو فصل ہین

فصل پہلا نبوت کے دلایل جو اہل کتاب وغیرہ خبر دئیے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے
دلایل آفتاب سے زیادہ روشن و تابان اور ہر شعورمند پر ظاہر و عیان ہی اور اگلے پیغمبرون کے کتابون مین
مسطور اور علما یا مین مشہور ہی عاصی کچھہ ایک یہان بطور نمونے کے گذارش کرتا ہی اگلے انبیا کی کتابون
مین جو بشارتان مذکور ہین سو بیان بخاری عطا ابن یسار سے روایت کئے ہین کہ مین عبداللہ
بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف توریت مین کیا لکھا ہی
انھون نے توریت پڑھے تھے سو کہے قرآن مین جو اوصاف مذکور ہین انھی اوصاف سے بعضی توریت مین

بھی ہین ای نبی ہمنے تجکو بھیجا گواہ بناکر خوشی کے باتین سناوین اور دراوین اور حمایت و حافظ نادانون کا
تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا مین نے متوکل نہین بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون
مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن معاف کرتا اور درگذر کرتا اور اللہ تعالی اسکو موت نہ دیگا جب تک
کہ لنگڑی ملت سیدھی نہ کرے یہان تک کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اسکے سبب اندھی انکھ اور
بہرے کان اور غلاف مین کے دل آور ابن عساکر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہودیون کے بڑے عالم
اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے سو روایت کئے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے روانہ ہوئے کر کے مدینہ
سنے تو حضرت کی ملاقات کو واسطے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکر فرمائے ابن سلام یثرب کا عالم تو ہی ہی کہے
ہو حضرت فرمائے مین تجھے قسم دیتا ہون اسکی جو موسی پر توریت نازل کیا میری صفت کتاب الہی مین
کیا ہی ابن سلام کہے یا محمد تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہو گئے کہ اسمین
جبرئیل آکے کہے کہ ای محمد وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے جوڑ کا
کوئی یہہ سنکر عبداللہ بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی تم کو اور
تمھارے دین کو سب پر غالب کریگا اور مین تمھاری صفت اللہ کی کتاب مین ایسا پاتا ہون ای نبی ہمنے بھیجے
تجکو گواہ بناکر اور خوشی کے باتین سناوین اور دراوین تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام مین نے متوکل رکھا نہین
ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذر کرتا
ہی اسکو اللہ تعالی وفات نہ دیگا جب تک کہ ٹیڑے ملت کو راست نہ کرے یہان تک کہ بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا
اس سے اندھی انکھ اور بہرے کان اور غلاف مین کے دل آور دارمی اور ابن سعد اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت
کئے ہین کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین یون ہی کہ محمد فرزند عبداللہ کے پیدا ہوکے مکے مین اور
ہجرت کرینگے طیبہ طرف اور ہوگی انکی مملکت شام مین نہین ہی فحش گو اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور بدلا نہین
لیگا بدی کا بدی لیکن معاف کریگا اسکی امت ثنا خوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کریگی ہر مضرت مین اور اللہ کی

تکبیر ہونگے ہر بلندی پراور دھویا کرینگے اپنے ہاتھ پاؤں اور لنگ باندھینگے اپنی کمر ون پر صفوف کھڑے ہونگے اپنی نماز مین جیسا صف کھڑے ہوتے ہین جنگ مین آواز انکی گونجے گا مساجد مین جیسا شہد کی مکھی کو بھنبھی ہوتی ہے انکی ندا سنے جایگی آسمان کے درمیان اور روایت کئے ہین ابو نعیم وغیرہ کہ کعب الاحبار سے پوچھے تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایمان نہ لاکر اب عمر کے وقت ایمان لائے سو کیا سبب ہے کہے میرا باپ بڑا عالم تھا اور جو کچھہ موسی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اسسے خوب واقف تھا اور مجھے بھی تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا مین جو کچھہ جانتا تھا سو تجکو سکہایا مگر دو ورق اس مین ایک نبی کا احوال مذکور ہے اور اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہے اور مین انکو مہر کر کر فلانے مقام مین رکھا ہون اور اسکا منہہ مٹی لگا کر بند کیا ہون تو اسکو کھولکر پھر نہ دیکھہ شاید کوئی جھوٹا نکلے اور نبوت کا دعوی کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہوجاے غرض اسکے موے بعد مجھے اسکو کھولے بغیر چین نہوئی تھا اس مین لکھا ہے محمد نے رسول اللہ ہے اور خاتم النبین اسکے بعد کوئی نبی نہین پیدائش اسکی مکے مین اور ہجرتگاہ اسکا طیبہ بداخلاق نہین ورنہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذرتا اسکی امت اللہ کی ثناخوان مین ثنا کرینگی اللہ کی ہر حال مین اور انکی زبان پھرا کریگی اللہ کی تکبیر مین اور اپنے نبی کی مدد کرینگے اسکے دشمنون پر ہویا کرینگے اپنی شرمگاہ اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر انکی انجیل رہیگی انکے سینون مین اور ایک دوسرے سے سنگے بھائی سا دوستی رکھینگے اور وہی لوگ بہشت مین اول جاینگے القصہ چند روز نہین گذرے کہ سماعت مین پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرتے ہین پھر مین احوال کی دریافت مین تھا یہان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے اور انکی راست بازی اور وعدہ وفائی میرے پاس خوب ظاہر ہوئی اور انکو اُنکے دشمنون پر جو فتوح ہوئے سو بغور ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی یہی ہین غرض ایک روز مین بالاخانے پر تھا کوئی مسلمان یہہ آیت پڑھا یا ایھا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا

لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا ای کتاب والو ایمان لاؤ اسپر جو ہم نے نازل کیا سچ بتایا تمھارے پاس والی کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا دالین کئی منہہ پھر الٹ دین انکو پیٹھہ کے طرف یا انکو لعنت کرین جیسی لعنت کی ہفتے والون کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہہ آیت سنتے ہی مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا منہہ پیٹھہ طرف کہان پھر جاتا ہی اور یہی انتظار رہی کہ صبح کب ہوگا پھر صبح ہونے ہی مین مسلمانون پاس جاکر اسلام سے مشرف ہوا روایت کیئے ہین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے جارود بن المعلی آکے اسلام لایا اور کہا قسم ہی اسکی جو تمکو رسول برحق کیا مین انجیل مین تمھاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنی عیسی علیہ السلام تمھارے آنیکی خوشخبری دیا اور بیہقی روایت کیئے ہین وہب بن منبہ سے اور انھون اگلے انبیا کی کتابون سے خوب واقف تھے کہے اللہ تعالی داؤد علیہ السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد ایک نبی آیگا اسکا نام احمد اور محمد ہی روایت کیئے ہین طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فلتان بن عاصم سے کہے کہ ایکروز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھے تو توریت پڑھا ہی تو بولا پڑھا ہون پوچھے انجیل پڑھا ہی تو بولا ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر پوچھے میری صفت توریت اور انجیل مین ہی یا نہین تو بولا ایک نبی آنیوالا ہی اسکی نعت سا ہی ورہیئت تمھاری ہیئت سا اور نکلنا تمھی نکلے سا اور ہمکو آرزو تھی کہ وہ ہمارے مین ہوگا پھر تم نکلنے سے ہم اندیشمند ہوکے دیکھے تو تم وہ نہین کیونکہ اسکے ساتھہ ستر ہزار آدمی اسکی امت سے ہوگے کہ انپر حساب اور عذاب نہین اور تمھارے تو چند آدمی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ میرا جی اسکے حکم مین ہی مین وہی ہون اور وہ میری ہی امت ہی وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑھکر مین روایت کیئے ہین ابن سعد اور عساکر نے سہل سے مولی عثیمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت مین نصرانی مذہب اختیار کیئے تھے سو مین ایکروز انجیل لیکر پڑھتا تھا دیکھا کہ ایک ورق کو سرش لگا کر جوڑا ہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا اسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

یون لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گورا رنگ اسکے دونون شانون بیچ مہر نبوت ہی اکثر گوتھہ باندھکے بیٹھا کریگا اور صدقہ نہ لیگا اور دراز گوش اور اونٹ پر بیٹھا کریگا اپنی بکری کا دودھہ آپ ہی نچوڑا کریگا اور پیوند پری ہوی قمیص پہنیگا ایسا جو کرے تو تکبر سے بری ہی اُس نے یہہ کریگا اور وہ اسمعیل کے اولاد مین ہوگا اسکا نام احمد اتنا دیکھا اس عرصے مین میرا چچا آکر مجھے مارا اور بولا اسکو کیا تو دیکھتا ہی مین بولا اس مین احمد کا وصف لکھا ہی تو وہ بولا احمد ابھی آئے نہین روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس یعنے یہودیون کے مدرسے کو تشریف لیگئے اور فرمائے تمھارے مین کا جو بڑا عالم ہی سو آوے تو مین اُس سے کچھہ پوچھونگا پھر سب عبد اللہ بن صوریا طرف اشارہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر کہے تجھے تیرے دین کی اور اللہ تعالی جو نعمتان تم پر بخشش کیا اور من وسلوی کھلایا اور ابر کا سایہ کیا سو اسکی قسم مین اللہ کا رسول ہون سو تو جانتا ہی بولا درست اور مین جیسا جانتا ہون ویسا ہی ہمارے سب لوگ جانتے ہین اور تمھارے اوصاف توریت مین مذکور ہین لیکن یہود حسد سے ایمان نہین لاتے حضرت فرمائے پھر تو کیا واسطے اسلام نہین لاتا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہین سمجھتا ہون شاید وہ ایمان لائیگے اُس وقت مین بھی ایمان لاؤنگا روایت کئے ہین امام احمد اور ابن سعد کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے راہ مین یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اسکا باپ توریت نکال کر پڑھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے ای یہودی تجھے قسم ہی اُسکی جو توریت موسی پر نازل کیا توریت مین میری صفت اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہین پھر وہ سر سے اشارہ کیا نہین اور وہ لڑکا جو بیمار تھا سو کہا موسیٰ پر توریت جو نازل کیا مین اُسکی قسم کرکر کہتا ہون تمھاری صفت اور نکلنے کی جگہہ اور وقت توریت مین وہ پاتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور مقرر تم اللہ کے رسول ہین پھر حضرت فرمائے اب یہودی کو یہان سے سرکا دیو اور روح اسکا قبض ہوے بعد اُس پر حضرت جنازے کی نماز ادا کئے

روایت کئے ہین ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ قریش نے نضر بن الحارث
اور عُقبہ بن ابی مُعیط وغیرہ چند اشخاص کو مدینے کے یہود پاس روانہ کئے تا اُنسے احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا دریافت کرین پھر وہ لوگ مدینے کو جاکر یہود سے کہے ہماری قوم مین ایک لڑکا یتیم بہت ہی حقیر تھا سو وہ
ایک بڑی بات کرتا ہی کہتا ہی آپ رسول ہون رحمن کا یہود کہے اسکے اوصاف بیان کرو پھر اوصاف بیان
کئے پوچھے اسکے تابعدار کون ہوے کہے چند سفلے ہوئے ہین یہہ سنکر انکا بڑا عالم جو تھا سو ہنسکر کہا یہہ وہ
نبی ہی جسکی نعت ہم کتابون مین دیکھتے تھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ یہود بعد انکو کہے اُسکو پوچھو
ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف سے اگر نبی ہو تو دو بات کی خبر دیگا اور ایک بات کی خبر نہ دیگا پھر حضرت
سے پوچھے تو سورۂ کہف نازل ہوا ذوالقرنین اور اصحاب کہف کا احوال بیان کئے اور روح کو امر رب ہی
کرکر فرمائے روایت کئے ہین ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے وَہَب بن مُنَبّہ سے نقل کرتا ہی اشعیا علیہ السلام
کی کتاب سے کہ اللہ تعالی اشعیا کو وحی کیا کہ مین ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہون کھولونگا اس سبب سے
بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور اندھی آنکھہ اسکی پیدایش مکے مین اور ہجرت گاہ طیبہ اور مملکت اسکی
شام مین وہ میرا بندہ ہی متوکل مصطفی مرفوع حبیب منتجب مختار بدی کا بدلا نہین کرتا لیکن معاف کرتا
اور درگذرتا اور بخشن دیتا مہربان مومنون پر جانور پر سنگینی دیکھہ کے رویگا اور بیوہ کے گود مین یتیم کو دیکھکر
رویگا وہ نہین ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکار بولا بازارون مین اور نہ آراستہ فحش سے اور نہ بکنے والا
بیہودہ ایسا چین سے چلیگا اگر چراغ کی باز و سے چلے تو نہ بجھے اور اگر خشک جھری پر چلے تو اسکے پانون
کے نیچے آواز نہ آوے اسکو مین بھیجونگا خوشخبری دینے اور ڈرسنانے اور اسکو درست کرونگا ہر خوبی کے لئے
اور دیونگا اسکو پاکیزہ اخلاق کرونگا آہستگی اسکا لباس اور نیکی اسکا شعار اور تقوی اسکا باطن اور حکمت
اسکی عقل اور راستی اور وفاداری اسکی طبیعت اور معاف کرنا اور بخشنا اور بھلی بات کرنا اسکی اخلاق
اور عدل کرنا اسکی سیرت اور حق اسکی شریعت اور ہدایت اسکی پیشوا اور ملت اسکی اسلام اور احمد اسکا نام

راہ بتاؤنگا اسکے سبب گمراہی کے بعد اور سکھاؤنگا نادانی کے بعد اور نام آور کرونگا گم نامی کے بعد
اور نامدار کرونگا بے نامی کے بعد اور بڑوتی کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے بعد اور اکٹھے
کرونگا جدائی کے بعد اور الفت کرونگا اسکے سبب سے دلون مین جو پراگندہ تھے اور ملتون مین جو مختلف
تھے روایت کئے ہین ابو نعیم نے کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے کہے کہ دانیال کی کتاب مین ہے کہ بخت نصر
بادشاہ ایک خواب دیکھا دہشت ناک ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد نرکھا پھر کاہنان اور ساحران کو بلوا کے
خواب مین اپنے پر جو دہشت ہوئی سو بیان کر کر اسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اسکی
تعبیر کہینگے بولا خواب مجکو یاد نہین غرض آخر دانیال کو بلوا کے اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب
مین دیکھا ایک بت بہت ہی بڑا اسکے پانون زمین مین اور سر آسمان پر اور پر تو سونیکا اور بیچ مین روپے کا
اور نیچے تانبا پیندریان لوہے کے اور پانون متی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا
کہ اسمین ایک پتھر آسمان سے اسکے بیچ سر مین پڑکر اسکو ٹکرے ٹکرے کر دیا یہان تک اُس کا سونا روپا تانبا
لوہا متی سب مخلوط ہو گئے اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہو کر اسکو جدا کرنا چاہین تو اُن سے وہ نہ
ہو سکیگا اور اگر مارا چلے تو اسکو اُڑا دیگا بعد تو دیکھا وہ پتھر بڑہنے لگا اسقدر بالیدہ ہوا کہ تمام
روے زمین اُس سے بھر گیا سوائے آسمان کے اور اُس پتھر کے کچھ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سچ کہے
مین یہی خواب دیکھا اب کہو اسکی تعبیر کیا ہے دانیال کہے بت جو ہے سو مختلف امتان ہین اول اور اوسط اور آخر
زمانے مین اور پتھر جو گرا سو وہ ایک دین ہے کہ ان امتون پر گریگا اور سب پر غالب آئیگا اسطرح سے کہ اللہ تعالے
ایک نبی امی کو عرب سے بھیجیگا اُس نے تمام امتون اور دینون کو توڑ دیگا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام
دینان اور امتان پر غالب آئیگا جیسا پتھر سب پہ غالب ہوکے تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیا کی کتب
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صراحتہ مذکور تھا اور حضرت کے اوصاف اور نشانیان مذکور تھے بعد حضرت
ظاہر ہونیکے یہود و نصاری کے علما عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکال دئے اور بہت جگہہ تغیر و تبدیل

کئے چنانچہ آجتک بھی وہ لوگ اپنی کتابون مین تغیر و تبدل کر دیتے ہین اور دو چار ہزار کتاب نئی چھاپتے ہین
اور اسکو مشہور کر کر پرانی کتابون سے نجاست پونچھ کر پھینک دیتے ہین باوجود اتنی شرارت کے ہنوز انکی کتابون
مین بہت سی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی یہان تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہون توریت
کے سفر الاستثنا کے اٹھارہوین باب کی اٹھارہوین سطر سے لکھتا ہی کہ مین انکے یعنی بنی اسرائیل کے لئے انکے بھائیون
مین تجھہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اسے فرماؤنگا اسنے کہیگا
اور ایسا ہوگا جو کوئی میرے باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاوے انتہی دیکھو
اس نص مین کہا کہ انکے بھائیون سے تو معلوم ہوا وہ بنی اسرائیل سے نہین بلکہ انکے بھائیون سے ہی بنی اسرائیل کے
بھائی نہین مگر بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل سے نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور اپنے دعوے کو معجزات سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین بلکہ توریت
جو یہود کے پاس ہی اسکے کئی نسخون مین ہی کہ ای موسی مین بنی اسمعیل کے لئے ایک نبی میرے گھر سے قایم کرونگا
اور میری بات اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ کہ مین اسکو فرماؤنگا سو انکو کہیگا چنانچہ مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی اس عبارت کو اپنی کتاب رد روافض مین لکھے ہین اور اس نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہونے پر ایک قرینہ اور بھی ہی کیونکہ اس مین لکھا ہی کہ اسکے منہہ مین اپنا کلام ڈالونگا سو توریت انجیل
زبور وغیرہ اللہ تعالی کا کلام انبیا کے منہہ مین ہی تھا تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکے لئے کچھہ بڑھکر ہونا ویسا
کلام کوئی نہین سوائے قرآن شریف کے کہ جسکو حضرت کا معجزہ کیا اور وہ کلام کو تمام امتیان
پڑھتے ہین اور اسکے حافظ ہین اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہین اور وہ جو کہا کہ جو کوئی نہ سنیگا
تو قوم سے ہلاک کیا جاوے دلالت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین اور جو حضرت کی بات
نہ مانے تو اسکو قتل کرتا ہی اور نصاری اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق مین جو لیتے ہین سو بات بن
نہین سکتی کیونکہ خدا تعالی کا کلام انکے منہہ مین جس طرح پر کہ ہم کہے تھا اور عیسی علیہ السلام کی دعوت

جو قبول نکرے تو اسکو ہلاک کرنا آیا نہین اور اس نص سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس نبی کی دعوت علی العموم رہیگی اور مسیح علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو تھی توریت کی سفر التکوین کے انچاسوین باب کی دسوین سطر مین لکھا ہی یہوداسے ریاست کی چھڑی نہ جائیگی اور نہ ناموس وضع کرنیوالے اُسکے نسل سے جائیگے جبتک شیلو نہ آوے اور قومین اسکے پاس جمع ہونگے اُس نے اپنا گدھا تاک سے اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دھووے اسکی آنکھین شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جسکا لقب اسرائیل تھا اپنے فرزند یہوداکو یہہ بشارت دئے اور شیلو سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت کے آنے سے بنی اسرائیل کی عزت اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاری جو کہتے ہین شیلو سے مراد مسیح علیہ السلام ہی سو یہہ بات بن نہین سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے نہین گئی اسلئے کہ مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل سے تھے اور مسیح پاس قومین جمع نہ ہوئے اور مسیح کے آنکھ سرخ نہ تھے بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت پاس قومین جمع ہوئے اور آنکھین سرخ اور دانت نہایت سفید تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھنا اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی سلطنت انکے تمہارے زمین تک ہونا اور شراب مین کپڑے دھونا شاید مراد جہاد کرنا اور خون مین کپڑے رنگین ہونا ہی توریت مین سفر الاستثنا کے تینتیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی کہ موسی نے کہا کہ یہوواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے اُنپر چمکا کے ہزارون مقدس کے ساتھہ آیا اور اسکے دہنے ہاتھہ ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھہ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہی اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھہ مین ہین اور وہ تیرے قدمون سے نزدیک ہین اور تیری تعلیمون کو قبول کرینگے انتہی سینا نام پہاڑ کا ہی جسپر موسی علیہ السلام کو تجلی ہوئی وہان سے آنا مراد توریت کو نازل کرنا ہی اور دین کی تعلیم شروع ہونا ہی موسی علیہ السلام کے قبل بہت سے انبیا آئے پر دین کی تعلیم اس ڈھب کی نہ تھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہی جسپر عیسی علیہ السلام بیٹھا کرتے تھے

وہان سے طلوع کرنا عیسیٰ نے توریت و انجیل کے احکام کی تعلیم کرنا ہی کہ انسے شریعت یونان و روم مین رواج پائی اور فاران نام مکہ معظمہ کا ہی اُسی کے پہاڑ حرا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا مین وحی نازل ہوئی تھی اور ہزارون مقدس سے مراد صحابہ ہین رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالی کے تعلیمون کو قبول کرکے آئے اور آتشی شریعت حضرت ہی کی شمشیر ہی کہ شمشیر کے زور سے لنگرے ملتون کو راست کیا زبور کے بہترویں باب مین لکھا ہی کہ اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین راستبازی سے پہاڑ تیری قوم کی لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راستبازی وہ راستبازی سے خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجون کے فرزندون کو بچاویگا اور ظالمون کو ٹکرے ٹکرے کریگا جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہینگے سارے پشتون کے لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ باران کے مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور جھوہی کے مینہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہی اسکے عصر مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھلینگے اور سلامتی کامل ہوگی سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اسکا حکم ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اسکے سامنے جھکینگے اور اسکے دشمن ماتی چاٹینگے ترسیس اور جزیرون کے سلاطین تحفے لاوینگے عرب کے اور سبا کے بادشاہ ہدیے گذرانینگے ہان سارے بادشاہ اسکے حضور سرنگون ہونگے ساری گروہین اسکی خدمت گذاری کرینگی کیونکہ وہ نالہ کرنیوالے محتاج کو اور مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہی بچاویگا وہ دلشکستہ اور محتاج سے نرمی کریگا اور محتاجون کی جان بچالیگا وہ انکی جانین جور اور جفا سے بچالیگا اُسکا نام انکے پاس گرامی ہوگا اور عرب کا سونا اُسے دیا جایگا سدا اس پر صلاۃ کہا کرینگے ہر روز اسکی مبارکباد کہی جایگی اُسوقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہارون کی چوٹیون پر گرینگے تو اُن کے پھل لبنان کے درخت کے طرح جھوم آوینگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھلینگے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جبتک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہوکے ساری قوم اُسے مبارک کہینگے انتہی بعینہ نص سلیمان

علیہ السلام کے حق میں ہو نہیں سکتا کیونکہ یہہ اوصاف تمام انمیں پا یا نہیں جاتے چنانچہ یہود و نصاری
کے پادریوں کا بھی اسبات پر اتفاق ہی اور نصاری جو دعوی کرتے ہیں کہ یہہ نص مسیح علیہ السلام کے حق میں
ہی سو بے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انمیں نتھی مگر یہہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں
موجود ہیں اور بادشاہ کا بیٹا اگرچہ اسمیں آیا ہی سو بعید نہیں کہ پادریوں نے کچھہ تغیر دیکے وہ لفظ
لکھیں رہیں بر تقدیر ثبوت کے اسکی تاویل یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کے نبی الاعمام میں
تھے تو بھائی کے فرزند کو اپنا بیٹا بولنا عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کرتے بادشاہ کا فرزند کہا ۲۱ شعیا
کی نبوت کے اکیسویں باب کی پہلی سطر میں لکھا ہی کہ نبوت بیابان کے لوگوں میں ہی جو قریب ہی سمندر سے اور
ساتویں سطر میں لکھا ہی کہ میں نے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا پھر نویں سطر میں
لکھا ہی کہ ان دو سواروں میں سے ایک نے آکے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام بتان جو ہاتھوں سے بنائے ہوئے
تھے سب گر پڑے ای پرہیزگارو سنیو وہ جو میں نے لشکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہوں سو
تم کو خبر دیتا ہوں کہ نبوت ادوم اور ساعیر کے لوگوں میں ہی جو اولاد میں عیسو کے پکارو مجھے ساعیر سے
نگاہ رکھو بزرگوں کو پاسبانی کرو دنرات اگر تو ڈھونڈتا ہی تو ڈھونڈ نبوت عرب میں اور بنی قیدار
میں ہی انتہی دیکھو قیدار نام ہی اسمعیل کے فرزند کا جسکی اولاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بنی قیدار
میں نبوت کا دعوی کوئی نکیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ عبارت قدیم ترجموں میں ہی حال کے
نسخے جو انگریزی انکا ترجمہ کئے ہیں اس سے اس فقرے کو نکال دئے ہیں ۱۴ یوحنا کی انجیل کے چودہویں باب
کی سولھویں سطر میں لکھا ہی کہ مسیح کہا کہ میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھیں دوسرا بار
قلیطا دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھہ رہے یعنے روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اسے
دیکھتی نہیں اور نہ اسے جانتی ہی لیکن تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رہتا ہی اور تم میں ہوویگا
اور پچیسویں سطر میں لکھا ہی کہ مسیح فرمایا کہ میں نے یہہ باتیں تمھارے ساتھہ ہوتے ہوئے تم سے کہیں لیکن

وہ بارقلیطا روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سب چیزین سکھلاویگا اور سب چیزین
جو کچھہ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلائیگا اور پندرہوین باب کی چھبیسوین سطر مین لکھا ہی جب
کہ وہ بارقلیطا جسے مین تمھارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہی آویگا تو
وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھہ ہو اور سولھوین باب کی ساتوین
سطر مین لکھا ہی تمھارے لئے میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن بارقلیطا تم پاس نہ آویگا اگر مین
جاؤن مین اُسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم
کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھہ پر ایمان نہ لائے راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور
تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ہنوز بہت سی باتین ہین کہ
کہ مین تمھین کہون پر اب تم انکی برداشت کر نہین سکتے لیکن جب وہ یعنی روح صدق آوے وہ تمھین
ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھین
آیندہ کی خبرین دیگا اور وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور تمھین دکھائیگا سب
چیزون جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمکو دکھاویگا انتہی
دیکھئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت دئے اور بارقلیطا یونانی لفظ ہی
اسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دہندہ اور معزی اور مجد اور خلاصی دہندہ اور پیغامبر کر آیا ہی
اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوتی اور انکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے سے جہان پر آشکارا ہوا اور
مسیح علیہ السلام جو اوصاف کہے سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تھے تو معلوم ہوا کہ بارقلیطا
وہی تھے اور اس نص مین جابجا مسیح نے خدا تعالی کو باپ باپ کر کر جو تعبیر کئے ہین سو اسمین کچھہ
تغیر و تبدل کرنا پادریون سے بعید نہین احتمال ہی کہ شاید اصلی زبان مین کوئی لفظ مشترک تھا
اسکو باپ کر معنی کئے ہین چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خالق کو اور استاد کو

باب سے تعبیر کرتے ہیں یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی تیسوین سطر میں لکھا ہے کہ بعد اسکے میں تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیے کہ اس جہان کا ارکون آتا ہے اور اسکی مجھہ میں کوئی چیز نہیں انتہی ارکون یونانی لفظ ہے اسکا معنی سردار سو عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار نہ آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس نص میں مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے سے افضل ہے مشاہدات کے دوسرے باب کی چھبیسوین ستائیسوین سطر میں یوحنا لکھتا ہے کہ میں دونگا اوؤزکمر کو جو یاد رکھتا ہے میرے کاموں کو سلطنت تمام امتوں پر اور وہ آہنی عصا لئے ہوئے ان پر حکم رانی کریگا اور سفالی باتی کے برتنوں کے مانند انہوں کو بسیگا انتہی اوؤزکمر یونانی بھاکا ہے اسکا معنی مظفر اور جنگی اور غالب سو مسیح علیہ السلام بعد تمام امتوں کو آہنی عصا یعنی تلوار کے بل سے حکم رانی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض یاوجود تغیر و تبدل کے ہنوز اگلے کتابوں میں استدلال کے مقامات باقی ہیں اور ان کے سوائے اور بھی نصوص میں طوالت کے اندیشے سے ہم اسپر اکتفا کئے **یہود و نصاری کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار کئے سو بیان**۔ **روایت** کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ہم کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دئے اور کہے میں رامہرمز کا رہنے والا اور میرا باپ وہاں کا بتیل تھا اور اسکا میرے پر پیار بہت تھا یہاں تک گھر کے باہر جانے دیتا نہیں تھا اور مجوسی مذہب کے طریقے پر مجھہ کو خوب ماہر کیا غرض ایک روز مجھے کسی جگہہ کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ میں ایک کلیسا تھا نصاری اسمیں عبادت کرتے تھے انکے دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھیں کو دیکھتا ہو رہا مغرب کو باپ مجھے ڈھونڈھنے لوگوں کو روانہ کیا اور میں شام ہوتے گھر کو آیا پوچھا اتنا وقت کیا کرتا تھا میں کہا چند لوگ عبادت کرتے تھے سو انکی عبادت مجھے خوب دسی اور ان قوم کو نصاری کہتے ہیں میں انکے پاس تھا باپ میرا بولا بیزار دین اور تیرے آبا کا دین انکے دین سے بہتر ہے میں بولا وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اپنے ہاتھہ سے سلگائے ہوئے آتش کی پرستش کرتے ہیں اگرچہ دین تیرا

بجھہ جاوے باپ غصہ ہوکر میرے پانوئن مین بیڑیان ڈالا اور مین کسیکو اُن نصرانیون پاس بھیجکر
دریافت کیا کہ تمھارے دین کا اصل کہان ہی بولے شام مین پھر مین انکو چتا دیا کہ تمھارے کوئی لوگ
شام طرف جاوین تو مجھے اطلاع کرو غرض شام سے تجار آکر جاتے وقت مجھے اطلاع کئے مین بھاگ کر انکے
ہمراہ شام کو گیا اور پوچھا تمھارے دین والون مین بہتر شخص کون ہی کہے فلانا اُسقف بہتر ہی مین
اسکی خدمت مین رہنے لگا وہ بہت بدآدمی تھا لوگون کو صدقہ دینے ترغیب کرتا صدقہ لاکر اُس
پاس دیتے تو آپ ہی داب لیتا اور فقرا کو کچھہ نہ دیتا اسکی یہہ حالت دیکھکر مین اُسپر بہت خفا رہتا
غرض وہ مرگیا لوگ اُسکو دفن کرنے آئے مین کہا یہہ بہت برا خراب آدمی تھا صدقہ لوگون پاس سے لیکر آپ
ہی چپٹ کرتا تھا غربا کو کچھہ نہین دیتا تھا بولے اسکی کیا دلیل پھر مین تمام مال جو گاڑکے رکھا تھا دکھایا وہ
لوگ اُسکو دفن نہ کرکر سولی پر لٹکائے اور اُسکو سنگسار کئے بعد دوسرے کو اسکا قایم مقام کئے وہ بہت
خوب شخص تھا شب و روز عبادت الہی مین مشغول رہتا مین اسکے ساتھہ بہت محبت رکھنے لگا جب اسکی موت کا
وقت پہنچا تو مین اُس سے پوچھا کہ اب مین کسکی خدمت مین رہون بولا موصل مین فلانا شخص رہتا ہی
وہ اُس پاس جا پھر مین اسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو مین پوچھا اب مین کس کے
پاس رہون بولا نصیبین مین فلانا ہی اسکے پاس جا پھر وہان جاکر اس پاس رہا جب اسکی موت کا وقت
پہنچا تو پوچھا مین کسکے پاس رہون بولا میری دانست مین اب کوئی ایسا نہ رہا جو اسکے پاس تجھے
رہو کرکر کہون لیکن اب ایک پیغمبر نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہی حرم مین نکلیگا اور اسکا ہجرت گاہ
خرما بندی پتھر کی زمین مین دو حرون کے بیچ اسمین نبوت کی علامات موجود رہینگے دیکھنے والے
پر مخفی نہین اسکے دونون شانون مین مہر نبوت رہیگا ہدیہ کھاویگا اور صدقہ نہ کھایگا تیرے سے
ہوسکے تو اپنے تئین کسی حال سے وہان پہنچا غرض اسکا انتقال ہوے بعد چند روز کے چند لوگ
بنی کلب کے قبیلے والے تجارت کو آئے سو انکے ساتھہ مین عرب طرف روانہ ہوا پھر وہ مجھے اپنے

ہمراہ لاکر وادی القری مین ظلم سے ایک یہودی پاس بیچا وہان خرمے کے درختون کو دیکھکر مجھے
گمان ہوا کہ شاید ہجرت گاہ یہی ہے بعد ایک یہودی بنی قریظہ کا وہان آیا سو مجھے خرید کر مدینے کو
لایا واللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اُسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین ہوا کہ وہ شہر یہی ہے
غرض مین اسکے پاس تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے بند مین رہنیکے
سبب معلوم نہ ہوا جب مدینے کو تشریف لاکر قبا مین اُترے اور اس یہودی کا چچیرا بھائی آکر کہا ایک شخص مکے سے
آیا ہے اور نبوت کا دعوی کرتا ہے اور قبا مین اُترا ہے اُسکے پاس بنی قیلہ تمام جمع ہین واللہ یہہ سنتے ہی میرے
بدن مین لرزہ ہوا اور بیقراری سے آکر پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہے وہ یہودی غصے سے مجھے طمانچہ مار کر کہا تو اپنا کام
کر اس باتون سے تجھے کیا کام پھر مین شب کو خرما کچھ لیکر حضرت پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہے آپ کے
واسطے لایا ہون حضرت فرمائے لیجا مین اسکو نہین کھاتا مین دل مین کہا یہہ پہلی علامت ہے بعد حضرت قبا سے
نکل کر مدینے مین گئے پھر مین خرما کچھ جمع کر کر حضرت پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہین کھاتے
اس لئے آپ کے واسطے ہدیہ لایا ہون حضرت اسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے مین دل
مین بولا کہ یہہ دوسری علامت ہے پھر مین ایکروز حضرت پاس آیا تو آپ کسی کے جنازے کے ساتھ تشریف
لیجاتے تھے مین مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت میرے ارادے پر واقف ہو کر چادر
پشت پر سے نکالے مین مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راہب کے کہے موافق پایا مین اُسپر گر کے رونے لگا
حضرت فرمائے سلمان اِدھر آؤ مین حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا احوال گذرا سو بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تم یہود کو پیسے کچھ دینا قبول کر کر آزاد ہو سو مین تین سو درخت خرمے کے اور چالیس اوقیے پر
کتابت کیا پھر صحابہ میری اعانت واسطے کوئی خرمے کے درخت کے تیس روپ کوئی بیس روپ کوئی دس
روپ اور کم زیادہ اپنے مقدور موافق مجھے دینا قبول کئے حضرت فرمائے اُن روپون کو بونے واسطے آلے
بنا کر مجھے اطلاع کرو مین سب آلے کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے

سے تمام روپیون کو گا ترے واللہ تمام درخت لگے اور کوئی روپ ضایع نہوا اور حضرت پاس کہین سے
سونے کا ایک ٹکڑا آیا کبوتر کے انڈے کے مقدار حضرت مجھے فرمائے اسکو لیکر یہود کا حق ادا کرین عرض کیا
یارسول اللہ میرا دین اس مین ادا ہونا ممکن نہین حضرت فرمائے اسکو لے اللہ تعالی ادا کریگا پھر مین
اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تو بھی اتنا ہی سونا میرے پاس باقی رہا ہی **روایت** کئے ہین
ابن اسحق اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بوڈھے لوگون سے مین سنا ہون کہتے تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال ہمارے سے زیادہ کسی عربون کو معلوم نتھا سبب اسکا یہہ تھا کہ ہمارے شہر
مین یہود رہتے تھے اور وہ اہل کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم اُنسے کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے کہ ایک
نبی آنے والا ہی اور اُسکا وقت قریب پہنچا ہم اسکے تابع ہوکر تم کو قتل کرینگے جب اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا
ہم حضرت کے تابع ہوے اور یہود کافر ہوئے اسپر یہہ آیت نازل ہوئی وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور پہلے سے
فتح مانگتے تھے کافرون پر پھر جب پہنچا انکو جو پہچان رکھا تھا اُس سے منکر ہوئے سو لعنت ہی اللہ کی منکرون
پر **روایت** کئے ہین ابن اسحق اور احمد وغیرہ سلمہ بن سلامہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ کا احوال
بیان کرتا ہم اسکے کہے کو سچ نہ جانکر پوچھتے اسکی علامت کیا ہی تو لسنے مکے اور یمن طرف اشارہ کرکر بولتا
کہ اس طرف سے ایک نبی ظاہر ہوگا اور میرے طرف دیکھا کر کہتا کہ یہہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پاویگا
دِن رات نہ گذرے تھے نہین کہ اس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی حسد
اور عداوت کی راہ سے کافر ہوا **روایت** کئے ہین بیہقی اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے
کہے کہ مین اپنے والد سے پوچھا کہ جاہلیت کے ایام مین میرا نام محمد کر کر کیسا رکھے تو کہے ہم چند لوگ
بنی تمیم کے شام کے ملک کو گئے اور ایک دیر پاس جا کر اُترے وہان کا راہب آکر پوچھا تم کون ہین ہم کہے
مضر کے قبیلے والے ہین بولا عنقریب تمھاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیا ہی تم اسکی اطاعت

کرے تو فلاح پاؤگے ہم پوچھے اسکا نام کیا ہوگا بولا محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہہ سنکر بچے جو پیدا
ہوئے سو نبوت کی طمع سے انکا نام محمد کر رکھے روایت کئے ہین ابوالشیخ اپنی تفسیر مین سعید بن جبیر سے
کہے کہ نجاشی کے لوگ ایمان لائے سو نجاشی کو ایسا کہے کہ ہمکو اذن دیو تا ہم جاوین اس نبی پاس کہ جس کا
احوال ہم کتابون مین پائے تھے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہے کہ زید بن
عمرو بن نفیل جاہلیت مین بت پرستی او رقریش کا طریقہ چھوڑ دیے تھے کر کر انہین اور لوگون مین منافقہ تھا سو
مکے سے نکل کر حرا پہاڑ طرف جاتے تھے راہ مین انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہے ای عامر مین اپنی قوم کی مخالفت
کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار کیا مجھے اب انتظار ہے ایک نبی اسمعیل کی اولاد مین اور وہ عبدالمطلب کی نسل
مین ہوگا نام اسکا احمد شاید مین اسکے زمانے کو نہ پاؤنگا لیکن مین اُسپر ایمان لایا ہون اور اسکی تصدیق کیا ہون
اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی تو میرا سلام انکو پہنچا ای عامر مین تجھے انکی نعت بیان
کر تا ہون تا تجھہ پر پوشیدہ نرہے وہ نہ بہت کوتاہ قد ہین نہ بہت دراز انکے سر کے بال نہ بہت ہین نہ
تھوڑے اور انکے انکھون سے سرخی جدا نہین ہوتی اُنکے دونون شانون مین مہر نبوت ہی اُن کا
نام احمد پیدائش انکی اسی مکے مین ہی بعد قوم اُنسے عداوت کرینگی تو یثرب کو ہجرت کرینگے اور وہان سے
انکو ترقی ہوگی ای عامر خبردار تو لوگون کے باتان سنکر دغا مت کھا اور انکو مت چھوڑ اور مین
ابراہیم کے دین کی تلاش مین بہت سی ملکان پھرا اور یہود اور نصاری اور مجوس کے علما سے ملاقات
کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش مین نکلا ہی سو وہ تیرے پیچھے ہی اور مین جو اوصاف
تم سے کہا سو بیان کئے اور خبر دیئے کہ اسکے سوائے اب کوئی نبی آنا باقی نہین عامر کہے کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم معبوث ہوئے تو مین اکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت زید پر ترحم کئے
اور فرمائے کہ مین اسکو دیکھا بہشت مین اپنا دامن لڑاتا ہوا پھرتا ہی روایت کئے ہین ابو نعیم نے
عمرو بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت مین ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی مین اُنسے بیزار ہوا اور سمجھا کہ

پتھر کی پرستش کرنا باطل ہی پھر ایک شخص تھا اہل کتاب کا اُس سے ملکر پوچھا دین بہتر کس کا ہی وہ بولا ایکمرد
مکے مین نکلیگا اور بتون کی پرستش سے منع کریگا اور اللہ تعالی کی عبادت کا حکم کریگا سو اس کا دین
بہتر ہی وہ نبی نکلا کر تو سُنیگا تو اسکا تابع ہو پھر مجھے یہی خیال تھا کہ مکے کو جا کر احوال دریافت کرنا
غرض ایکروز مین اپنے ملک مین تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سو دیکھکر پوچھا کہان سے آتا ہی بولے مکے سے پوچھا
نئی کیا خبر ہی کہے ایک شخص نکلا ہی بتون کی پرستش سے منع کرتا ہی اور خدا تعالی کی طرف بلاتا ہی مین یہہ
سنکر سمجھا کہ یہہ وہی ہی جو مین اسکی تلاش مین تھا پھر مین مکے کو آیا حضرت پوشیدہ رہتے تھے مین حضرت
سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہین فرمائے مین نبی ہون پوچھا نبی کہے تو کیا فرمائے رسول یعنی
ایلچی مین پوچھا آپ کس کے رسول ہین فرمائے اللہ تعالی کا مین پوچھا اللہ تعالی آپ کو کیا حکم دیکر بھیجا ہی
فرمائے قرابتون مین ملاپ کرنا اور خون کرنے سے منع کرنا اور راہون مین امان رہنا اور بتون کو توڑنا
اور اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اسکے ساتھہ کسی کو شریک ٹھہرانا مین کہا بہت خوب چیزون واسطے
تمکو بھیجا ہی اور مین آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کیا اگر آپ کا حکم ہو تو آپ پاس رہتا ہون حضرت
فرمائے لوگ تمام ہمارے درپے ہین تم جاکر اپنی قوم مین رہو مین نکلا سو جب سُننگے تو آؤ پھر مین
وہان سے روانہ ہو جب سنا حضرت مدینے کو تشریف لائے تو مین حاضر ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میری عمر سات برس کی تھی دیکھا سو اُسکو سمجھا اور سُنا سو اُسکو یاد
رکھتا غرض ایکروز میرے باپ پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے بنی قریظہ کے ایک یہودی سے
قضیہ ہوا وہ بولا اب ایک نبی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہی ہمکو جیسی کتاب ہی ویسی ہی کتاب وہ
بھی لاویگا اور تم کو عاد کی قوم سا قتل کریگا بعد مین سحر کے وقت ایک کری پر سوار ہوا تو دیکھا ایک یہودی
ہاتھہ مین مشعل لیکر بے اختیار پکارتا ہی لوگ اسکے پاس جمع ہو کر پوچھے کیا واسطے پکارتا ہی تو بولا دیکھو
محمد کی پیدائش کا یہہ ستارہ نمودار ہوا ہی اور یہہ ستارہ نمود نہین ہوتا سوا ے نبی کی پیدائش کے اور

اب انبیا مین سوائے احمد کے کوئی باقی نہین یہہ سنکر لوگ اسکی ہنسی کرتے **روایت** کئے ہین واقدی اور
ابو نعیم نے محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مدینے مین یہود رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ مکے مین
ایک نبی پیدا ہوگا اسکا نام احمد اب اسکے سوائے کوئی نبی باقی نہین اور اسکا احوال اور اسکی صفت اور
نعت تمام ہماری کتابون مین مذکور ہے مین اس ایام مین لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایک روز بنی عبد الاشہل
کے گھرون طرف سے ایک آواز بہت ہی بڑا آیا کہ اس سے لوگون کو گھبراہٹ ہوئی بعد بھی ایک آواز آیا کہ
ای یثرب والو دیکھو یہہ ستارہ احمد کی پیدایش کا نمود ہوا یہہ سنکر ہمکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت
گذری اور لوگ وہ بات بھول گئے اور اکثر لوگ اسوقت کے مر گئے اور نئے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑا ہوا سو
ایک روز بھی ویساہی آواز آیا کہ کہتا ہی ای یثرب والو محمد مکے مین نکلکر نبوت کا دعوی کئے اور اللہ تعالی کے
یہان سے انپر ناموس اکبر جو موسی علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہین ہوئے کہ اس مین خبر آئی کہ
ایک شخص مکے مین نبوت کا دعوی کرتا ہی بعضی لوگ اسپر ایمان لائے اور بعضی نہ لائے اور ہماری قوم مین
جو ان لوگ جو تھے سو ایمان لائے میرے مقدر مین نہ تھا سو مین اسوقت ایمان نہ لایا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو تشریف لائے مین ایمان لایا **روایت** کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے قبل قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر کے یہود حضرت
کی اوصاف بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرت گاہ انکا مدینہ ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو
شب کو کہے کہ آج احمد پیدا ہوئے اور انکی پیدایش کی علامت کا یہہ ستارہ طلوع کیا ہی اور جس ایام
مین حضرت نبوت کا دعوی کئے تو وہ خبر دئے کہ اب احمد نبی ہوئے **روایت** کئے ہین ابن سعد اور
ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو نملہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ قریظہ کے یہود اپنی کتابون سے اوصاف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیان کرتے اور حضرت کا ہجرت گاہ مدینہ کر کر کہتے اور اپنے بچون کو حضرت کی صفات اور نام
کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوئے حسد سے انکار کرنے لگے **روایت** کئے ہین ابو نعیم نے مالک

سنان خدری رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایکروز عبد الاشہل کی مجلس مین حاضر ہوا وہان یوشع یہودی
تھا سو کہتا تھا کہ ایک نبی آنا قریب ہی اُنکا نام احمدؐ حرم مین نکلیگے ہم پوچھے انکی شکل کیا ہی بولا نہ بہت
کوتاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھیگے چادر اوڑیگے دراز گوشن پر سوار ہوگے تلوار انکی انکے کاندھے پر
رہیگی اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہوگا یہہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگون کو آکر بولا
کہ یوشع یہودی آج ایسا کہتا تھا وہ لوگ بولے یہہ ایک یوشع کیا کہتا یثرب کے جتنے یہود مین سب
ایساہی کہتے ہین پھر مین بنی قریظہ پاس گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو انمین
زبیر بن باطا بڑا عالم تھا بولا ایک ستارہ سرخ طلوع کیا ہی وہ ستارہ بجز نبی کی پیدایش
اور ظہور کے طلوع نہین کرتا اور اب بجز احمدؐ کے کوئی نبی نکلنا باقی نہین اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہی
روایت کئے ہین ابن سعد نے اُبی بن کعب سے رضی اللہ عنہ کہے کہ یمن کا حاکم تُبّع نے جب مدینے
مین اترا سو وہان کے لوگون کو قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون یہودی جو اسوقت کا
بڑا عالم تھا کہا ایسا ارادہ مت کر کیونکہ یہہ شہر ہجرت گاہ ہی ایک نبی کا اسمعیل کی اولاد مین انکی
پیدایش مکے مین ہوگی انکا نام احمدؐ ہی اور یہہ انکی ہجرت گاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اُترے ہو بڑا
جنگ ہوگا انکے اور انکے دشمنون کے تُبّع پوچھا اُنسے کون جنگ کریگا یہودی بولا انکی قوم آکر جنگ
کریگی تبع پوچھا انکی قبر کہان ہوگی بولا اسی شہر مین پوچھا جنگ مین فتح کسکو ہوگا بولا ایکبار فتح
انکو ہوگا اور ایکبار انکی قوم کو اور یہہ مقام جو تو اُترا ہی وہان اُنکے بہت سی اصحاب مارے جاینگے جو کسی
مقام مین اتنے نہ گرینگے اور آخر غلبہ اُنہی کو ہوگا آخر اُنسے مقابلہ کرنے والا کوئی نہ رہیگا پوچھا انکی شکل
کیسی ہی تو بولا نہ دراز قد نہ کوتاہ اور انکی انکھون مین سرخی ہوگی اور اونٹ پر سوار ہوگے لنگ باندھیگے
چادر اوڑینگے تلوار اُنکے کاندھے سے جدا نہ ہوگی اور کسی سے مقابلہ کرنے مین اندیشہ نہ کرینگے یہان تک
انکا امر نمود ہوگا روایت کیئے ہین ابن سعد نے کہ مدینے مین ایک یہودی تھا بڑا عالم اسکا نام زبیر تھا

باطا کا کہنا تھا کہ میرے باپ کے یہان ایک کتاب بھی اسکو مجھے نہ بتاکر مہر کرکر چھوڑا تھا اسکے بعد مین اُس کتاب کو کھول دیکھا تو اسمین احمد صلعم کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ فلانے مقام سے نکلینگے اور انکی صفت ایسی اور شمایل ہے غرض جبتک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تھے وہ حضرت کے اوصاف بیان کرتا تھا جب سنا کہ حضرت مکے مین ظاہر ہوئے اسکا انکار کرنے لگا اور کتاب کو مٹاد یا روایت کیئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ اوس او رخزرج کے قبیلے والون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا تھا اُس نے یہودیون کے پاس جایا کرتا اور دین کے باتان اُنسے دریافت کرتا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان کرتا اور کہتا یہہ شہر انکا ہجرتگاہ ہی پھر تیما کو جاکر وہان کے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویساہی کہے پھر شام کو جاکر نصاری سے دریافت کیا وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے اور کہے کہ ہجرتگاہ انکا یثرب ہی بعد ابو عامر آکر راہب بنا اور سیاہ کمل پہننے لگا اور کہا کرتا مین حنیفی ہون یعنے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اور نبی نکلنے کا منتظر ہون جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے حضرت پاس نہ گیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے عداوت شروع کیا اور منافقون سے سازش رکھا ایک روز وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت کہے مین حنیفی دین لایا ہون وہ شقی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھہ اور کچھہ مخلوط کرتے ہین حضرت فرمائے نہ بلکہ حنیفی دین پاک اور روشن لایا ہون اور یہود و نصاری کے علما تجھے میرے اوصاف بیان کیا کرتے تھے سو کہان ہی بولا تم وہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہی بولا مین جھوٹ نہین کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالی طرید وحید مارے بولا آمین بعد پھر وہ مکے کو قریش پاس گیا اور سابق کا طور چھوڑکر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا بعد مکہ فتح ہوتے طایف کو گیا طایف کے لوگ اسلام لائے بعد شام طرف گیا اور وہان حضرت کے فرمائے موافق طرید وحید ہوا

روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ کعب بن لُوی سے جو اجداد مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جمعہ کے روز اپنی قوم کو جمع کرتے اور انکو وعظ و نصیحت کرتے اور کہتے محمد نبی ہونگے کعب بن لوی کی موت مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش مین پانسو سات برس کا تفاوت تھا اور بھی روایت کئے ہین کہ قس بن ساعدہ عکاظ کے بازار مین خطبہ پڑھتے اور مکے طرف اشارہ کر کر کہتے کہ اس طرف سے حق تمکو آئیگا لوگ کہے وہ حق کیا ہی تو کہے ایک شخص گورے رنگ کا آنکھ بڑی بڑی لوی بن غالب کے اولاد مین تمکو بلاویگا کلمہ اخلاص طرف اور ہمیشہ کے عیش اور نعمتان جو سرتے نہین پھر وہ تمکو دعوت کرینگے تو تم قبول کرو اور انکی دعوت کے وقت مین جیتا رہتا تو سب کے اول مین دوڑتا روایت کئے ہین خرایطی نے کہ اوس بن حارث جو اوسیان کا جد ہی وقت وفات کا پہنچا تو اپنے فرزند مالک کو وصیت کیا کہ مکے مین نبی ہونگے اولاد مین لُوی بن غالب کے تم انکی متابعت کرو اور انکی نصرت مین قاصر نہ ہو کیونکہ تمھاری سعادتی اسی مین ہی روایت کئے ہین ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے قبل مین یمن طرف گیا تھا وہان ازد کے قبیلے مین ایک بڑا عالم رہتا تھا اسکے یہان اترا اسکی عمر تین سو اسی برس کی تھی اور تمام کتب آلہی پڑھا تھا غرض مجھے دیکھکر پوچھا شاید تو حرم کے لوگون سے ہی مین بولا ہو اوس نے کہا شاید تو قریش مین سے ہی مین بولا ہان کہا شاید تو بنی تیم مین سے ہی مین بولا درست کہا اب ایکبات باقی ہی تیرا پیٹ مجھے دکھلا مین پوچھا کیا واسطے تو کہا ہم سچے علم مین پاتے ہین کہ ایک نبی حرم مین مبعوث ہوگا اسکے معین دو شخص ہونگے ایک جوان دوسرا ادھیڑ جوان دھسنے والا سختیون کا اور دفع کرنیوالا مشکلون کا اور ادھیڑ گورا رنگ ہی لاغر بدن اسکے شکم پر خال ہی اور بائین ران پر نشانی ہی سو مین تیرے وہ علامتان پایا مگر شکم پر کی نشانی دیکھنا ہی پھر پیٹ پر دیکھا کہ ایک خال ہی سیاہ پھر قسم کھا کر بولا وہ ادھیڑ تو ہی ہی روایت کئے ہین دینوری اور ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جاہلیت مین چند لوگون کے ساتھ شام طرف تجارت کو گیا جب فراغت پا کر ہم وہان سے مکے کو روانہ ہوئے تو بھولے تھے ہمین

مجھے ضرورت درپیش ہوئی سو پھر اُسی شہر مین گیا مین بازار مین کھڑے ہوا تھا کہ ایک بِطریق آکر میری گردن پکڑ کر کھینچا مین چھُڑانے لگا وہ نچھوڑا غرض مجھے گِرجے مین لیجاکر بھاری اور ٹوکری دیکر بولا یہہ مٹی اُٹھاؤ اور آپ چلا گیا اور مین تجویز مین تھا کہ کیا کرون جب دوپہر ہوئی تو بِطریق آکر دیکھا کہ مین کام کچھہ نہ کیا ہون غصے سے میرے سر پر مارا مین بھی پھاؤڑا اُٹھاکر سر پر ایسا مارا سر پھوٹ کر مر گیا اور مین وہان سے بھاگا مجھے راہ معلوم نتھی سو تمام دن رات چلتا دوسرے روز صبح کو ایک دیر پاس آکر اُسکے سایے مین بیٹھا اُس مین کا راہب آکر مجھے پوچھا تو کیا واسطے یہان بیٹھا ہی مین بولا مسافر ہون راہ بھولکر قافلے سے جُدا پڑا ہون پھر وہ کھانا پانی لاکر مجھے دیا اور بچھا بچھا کر مجھے دیکھنے لگا بعد بولا اب روے زمین مین میرے سے زیادہ واقف کتب الٰہی پر کوئی نہین چنانچہ تمام اہل کتاب کو اِسکی اطلاع ہی اور مین تجھے دیکھا تو تیری شکل اُس ہی شخص کی ہی جو ان شہرون پر غالب ہوکر ہمکو اِس دیر سے نکالیگا مین بولا تو تو بے سمجھ کی بات کرتا ہی پوچھا تیرا نام کیا ہی مین بولا عمر کہا واللہ تو وہی ہی اِسمین کچھہ شک نہین اور تم مجھکو ایک امان کا کاغذ لکھہ دیو اگر وہی تو ہمارا مقصود حاصل ہوا نہین تو اس لکھنے سے تمکو کچھہ نقصان نہین پھر مین خط لکھہ دیا اور اُسپر اپنا مہر کیا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین شام طرف گئے تو دیر القدس کا بڑا راہب وہی شخص تھا وہ خط لاکر دیا عمر رضی اللہ عنہ اُسکو دیکھکر بہت تعجب کئے وہ کہا تم جو شرط کئے سو اُسکو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور اُسکے فرزند کو اِسمین دخل نہین روایت کئے ہین عبد اللہ بن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایکبار عمر رضی اللہ عنہ گھوڑا دوڑائے سو اُنکی ران دسی نجران کے نصاری سے ایک شخص وہان تھا سو عمر کی ران پر ایک خال دیکھکر کہا ہماری کتابون مین ہی کہ یہہ شخص ہمکو ہمارے شہرون سے اخراج کریگا روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک اُسقُف سے پوچھے بعضی روایتون مین آیا ہی کعب الاحبار سے پوچھے تمھاری کتابون مین ہمارا احوال بھی کچھہ مذکور ہی تو وہ کہا ہان ہی پوچھے میری صفت کیا مذکور ہی کہا تم قلعہ مین لوہے کے یعنے کامون مین نہایت بند و بست کرنیوالے

بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہی کہا نیک آدمی ہی اپنی قرابت والون کو بڑائیگا عمر فرمائے
عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لوہے مین مڑا ہوا عمر کہے وَا ذُفراہ اُس نے
کہا یا امیر المومنین جلدی نکر وہ بھی نیک مرد ہی لیکن اسکی خلافت ہوگی خون بہنے اور تلوار چلنے
کے وقت روایت کئے ہین ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ مر الظہران مین ایک راہب رہا کرتا تھا شام کے لوگون
مین کا اسکا نام عیص بڑا عالم تھا اپنے گرجے مین رہتا تھا او مکے کو جب آوے تو لوگون کو کہتا عنقریب تمھارے
مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ عرب کے تمام لوگ اُسکا دین قبول کرینگے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدایش کا وقت
قریب پہنچا جو کوئی اُسکا تابع ہوا تو اپنی مراد کو پہنچا اور جو تابع نہ ہوا تو ہلاک ہوا اور مین اپنا ملک امن کا اور
کھانے پینے کا چھوڑ کر یہان کی سختی اور بھوک اور اندیشہ اختیار نہین کیا مگر اُسی کی خواہش مین یہہ کیفیت
سنکر مکے مین کسی کے یہان بچا پیدا ہوا تو اُس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا ہنوز پیدا نہین ہوا جس شب کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوئے اسکے علی الصباح عبد المطلب نے صومعہ پاس اس راہب کے گئے پوچھا کون ہی کہے عبد المطلب
ہون بولا انکا دادا ہی ہو بعد آکر بولا مین ہمکو جو خبر دیتا تھا سو وہ لڑکا آجکی شب پیدا ہوا اور انکی پیدایش
کی علامت کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہہ ہی کہ وہ لڑکا اب بیمار ہی تین روز کے بعد درست ہوگا پھر بولا
یہہ کیفیت تم لوگون سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہین سو کسی کے نہین اور انکی عمر سات
یا تکبست یا تر ست برس کی ہوگی روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے
کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یمن طرف روانہ کئے تھے سو ایک روز مین خطبہ پڑھتا تھا یہودی ایک کتاب ہاتھ مین
لیکر آیا اور بولا ابو القاسم کی شکل بیان کرو مین کہا نہ بہت دراز قد ہین نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگروالے
ہین اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفید سر ہاے استخوان بڑے بڑے دست و پا کے
نیچے سخت ایک خط موے کا باریک سینے سے ناف تک بال پلکھون کے دانت کمان ابرو ملے ہوئے اُنکی پیشانی چوڑی
تخنی چلے تو جھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اُترتا ہی کسیکو مین ویسا نہین دیکھا اتنا کہہ کے مین خاموش ہوا

وہ یہودی کہا ابھی کچھ کہو مین بولا اب مجھے اتنا ہی یاد ہی یہودی کہا آنکھون مین سرخی ریش منھہ نہایت
خوش طرح اور کان پورے دیکھین تو پورا پھر کر دیکھین مین کہا درست بعد یہودی بولا مین انکی یہہ شکل اپنے
آبا اجداد کی کتاب مین پاتا ہون اور اس کتاب مین مذکور ہی کہ بیت اللہ کے حرم مین مبعوث ہونگے اور
ایک حرم طرف جو اسکو انھون نے حرم کرینگے ہجرت کرینگے اور انکے انصار ایک قوم ہوگی اولاد مین عمرو بن عامر
کے خرمے کے باغان والے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے درست ایسا ہی ہی یہودی کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ وہ نبی ہین مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ طفلی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
والدہ کے ہمراہ مدینے کو تشریف لیگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھہ کر پوچھا اسکا نام کیا ہی کہے احمد
بعد پشت مبارک کو دیکھکر بولا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہین ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہے
کہ ایکبار مدینے مین دو یہودی دوپہر وقت آکر کہے کہ احمد کو لے آو مین حضرت کو لائی تو پھرا پھرا کر دیکھے
بعد ایک دوسرے سے کہا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہہ شہر اسکا ہجرت گاہ ہی اور اس شہر مین قتل
اور بہت قیدی ہوگی روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ ایک روز عبد المطلب حجر پاس بیٹھے تھے وہان نجران کا ایک
اسقف بیٹھا عبد المطلب سے بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان مین کہا اسمعیل کی اولاد مین ایک نبی
ہونا باقی ہی اُسکی پیدایش اسی شہر مین ہوگی اُسکا چہرہ ایسا تھوڑے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے سو وہ اُسقف حضرت کی آنکھون کو اور پشت کو اور پانؤن کو دیکھکر کہا مین تم سے جو بولا تھا سو نبی
یہی لڑکا ہی اور عبد المطلب سے پوچھا یہہ لڑکا تمکو کیا ہوتا عبد المطلب کہے میرا لڑکا ہی اُسقف بولا ایسا
نہین ہم پاتے ہین کہ اسکا باپ زندہ نہ رہیگا تب عبد المطلب کہے یہہ میرا پوتا ہی اور یہہ شکم مین تھا کہ اسکے باپ
کا انتقال ہوا اُسقف بولا تم سچ کہے پھر عبد المطلب اپنے فرزندون کو تاکید کئے کہ تمھارے بھتیجے کی
احتیاط کرو دیکھو لوگ اسکو کیا کہتے ہین روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ جب سیف بن
ذی یزن حبشیون پر غالب آکر انکو یمن سے نکالا عرب کے قبیلے اسکی تہنیت واسطے جانے لگے سو عبد المطلب

بھی اسکی تہنیت واسطے گئے اسوقت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال تھی سیف نے عبد المطلب سے ملاقات کر کر کہا مین تم سے بھید کے چند بات کہتا ہون تم اسکو کسی سے ظاہر نہ کرو تم اس بھید کے معدن مین اسلئے تم کو کہتا ہون دوسرا کوئی ہوتا تو اسکو نہ کہتا مخفی کتا ہون ہین اور ہم چھپا رکھے ہین سو علم مین ایک بڑی خبر ہی کہ اُس سے زندگی مین شرف اور مرے پر فضیلت ہی تمام لوگون کو اور تمھارے قبیلے والون کو علی الخصوص تمکو عبد المطلب کہے وہ کیا تو بولا ملک تہامہ مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دونون شانون مین علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور تمکو زعامت قیامت تک رہیگی یہہ وقت اسکی پیدائش کا ہی پیدا ہو ہی یا ہوگا اس کا نام محمد ما باپ اُسکے مرجاینگے دادا اور چچا اسکے اسکو پرورش کرینگے اور اللہ تعالی اسکو پرورش کریگا اور اللہ تعالی اسکو مشہور کریگا اسکے انصار ہمارے لوگ ہونگے اسکے باعث اللہ تعالی اسکے دوستون کو عزت دیگا اور دشمنون کو ذلیل و خوار کریگا اور وہ لوگون کی آبرو رکھیگا اور زمین کی خوبیون کو فتح کریگا اللہ تعالی کی عبادت کروایگا شیطان کو بھگایگا آتشکدے بجھایگا بتان توڑیگا اسکی بات ہوگی فیصلہ اور اسکا حکم عدل نیکیون کا حکم کریگا اور آپ بھی انکو کریگا اور بدی سے منع کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبد المطلب تم اسکے دادا ہین اسمین کچھہ شک نہین مین یہہ جو نشانیان بولا ہون اس سے کچھہ ظاہر ہوا ہی یا نہین عبد المطلب کہے ہان میرا ایک لڑکا تھا بہت پیارا آمنہ وہب کی بیٹی سے بیاہ کر دیا تھا اسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ما باپ کا انتقال ہوا مین اور میرا دوسرا فرزند اسکی پرورش کرتے ہین سیف کہا مین جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود اس لڑکے کے بڑے دشمن ہین انسے اسکو بچاؤ اور اللہ تعالی انکو اُس پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور مین تب تک زندہ نہ رہونگا سو مجھے معلوم ہی نہین تو مین اپنی فوج سوار اور پیدل کے ساتھہ جا کر یثرب کو اپنا دار السلطنت کرتا سچی کتاب مین پاتا ہون کہ یثرب مین اسکا کام مستحکم ہوگا اور وہان کے لوگ اسکے انصار ہونگے اور اسکی قبر بھی وہین ہوگی روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے کہ چند شخص مدینے کے رہنے والے کعب کو عمرو

کرنے آئے تھے انکے ہمراہ ایک یہودی تہا کا تجارت واسطے آیا تھا سو عبد المطلب کو دیکھ کر بولا ہم کتاب مین جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہین کہ اسکی اولاد مین ایک نبی ہوگا یہود کو اور اپنی قوم کو قتل کریگا عاد کی قوم سا روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے کہے کہ مین تجارت واسطے گیا سو بازار مین تھا وہان کا ایک راہب صومعہ سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم کا اس موسم مین آیا ہی طلحہ کہے مین آیا ہون پوچھا کیا احمد مبعوث ہوے مین بولا احمد کون ہی بولا عبد اللہ بن عبد المطلب کا فرزند اور وہ اسی مہینے مین مبعوث ہوگے اور وہ خاتم الانبیا ہین حرم مین نکلیگے اور انکا ہجرتگاہ خرما بندی جو رہہ کی زمین ہین دو حرون کے بیچ تم انکی متابعت کرنے مین جلدی کرو طلحہ کہتے ہین اس راہب کی بات میرے دل مین تاثیر کری مین جلد مکے کو آیا اور یہان کا احوال دریافت کیا لوگ کہے محمد بن عبد اللہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ابو بکر بن ابی قحافہ انکا تابع ہوا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس جاکر راہب کی بات کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوکے اسلام لایا روایت کیے ہین ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین ایکبار قافلے کے ساتھ یمن کو تجارت واسطے گیا ہمارے ساتھ ابو سفیان بھی تھا اسکو اسکے بیٹے حنظلہ کا خط آیا کہ مکے مین محمد نبوت کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین ہمکو مین اللہ طرف بلاتا ہون پھر اسبات کا چرچا یمن ہوا ایک دن مین وہان بیٹھا ہون کہ یہودیون کا ایک عالم آکر پوچھا کہ مین سنا ہون کہ نبوت کا جو دعوی کرتا ہی انکا چچا اس قافلے مین ہی بولا ہان مین ہون اس نے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشون کی اور کھیل کی کچھ رغبت ہی مین بولا نہین اور کا ہے جھوٹ بات نہ کہا اور کسی معاملے مین خیانت نہ کیا اسکی امانت کے نظر کرنے قریش اسکو امین کہتے ہین پوچھا اسکو نوشت خواند سے کچھ اطلاع ہی مین سمجھا کہ وہ بہتر چیز ہی اور چاہا کہ کہون آتا ہی لیکن ابو سفیان جھٹلانے کا اندیشہ تھا سو بولا نہین جانتا وہ یہودی اچھل پڑا اور بولا اب یہود ذبح ہوئے غرض وہ گئے بعد ابو سفیان نے عباس سے کہا ای ابو الفضل یہود تمھارے بھتیجے سے

ہین مین بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہہ ہی کہ تم اپنر ایمان لانا اگر حق ہو تو تم اسطرف سبقت کیے اگر باطل ہو تو تمھارے ساتھہ شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہین ابو سفیان کہا مین ایمان نلاونگا جب تک کہ کدا مین گھوڑے نہ دیکھون مین بولا یہہ کیا بات تم کہتے ہین ابو سفیان بولا میرے دل مین یہی بات آئی اور مجھے یقین ہی کہ اللہ تعالی کدا پر گھوڑون کو آسنے نہ دیگا عباس کہتے ہین جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کرنے آئے اور گھوڑون کو دیکھا کدا طرف آتے ہین ابو سفیان کو کہا وہ بات جو کہے تھے سو یاد ہی بولا یاد ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ کہے ایکبار مین اور امیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت واسطے شام کے ملک کو گئے ایک جگہہ ہم پہنچے تو وہان نصاری رہتے تھے امیہ بن ابی الصلت کی بہت تعظیم و توقیر کئے بعد امیہ کہا یہان ایک عالم نصاری کا رہتا ہی جو اسکا متقی تھہ ہون اسکی ملاقات واسطے جاتا ہون تم بھی چلو مین بولا مجھے اس سے کچھہ کام نہین پھر امیہ آپہی جاکر اسکی ملاقات کیا اور کہا کہ عالم سے ملاقات کیا وہ بولا عربستان کے لوگون مین ایک نبی ہونیوالا ہی مین پوچھا کس شہر کے لوگون مین تو بولا تم جس گھر کا حج کرتے ہین وہان کے لوگون ہین قریش کے قبیلے سے مین بولا اسکے اوصاف بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی ادھر ہوگی وہ ظاہر ہوگا تنقون سے باز رہیگا اور حرام سے دور دوستی جوڑیگا اور دوستی جوڑنے حکم کریگا اپنے مان باپ دونون کی طرف سے اشراف رہیگا قوم کے تمام لوگون ہین اعلا نسب ہوگا اور اسکی فوج اکثر ملایکہ کی ہوگی مین اس نصرانی سے پوچھا اسپر کیا دلیل ہی تو وہ عیسی علیہ السلام کے بعد شام کے ملک مین تیس بار زلزلہ ہوا لوگون پر اسمین بری مصیبتان گذرے اب ایک برا زلزلہ باقی ہی اسمین بہت بری مصیبت لوگون پر ہی ابو سفیان کہے یہہ سنکر مین بولا یہہ سب جھوٹ باتان ہین امیہ بولا مین قسم کرونگا یہہ جو بولا سو سچ بولا ہم شام سے نکلے بعد خبر آئی کہ وہان ایک زلزلہ عظیم ہوا لوگ بہت مرے اور بری مصیبتون مین گرفتار آئے امیہ بولا نصرانی کا قول راست ہوا سو دیکھے مین بولا واللہ وہ سچ بولا غرض ہم مکے کو آئے اور مین اپنے کامون سے فراغت پاکر تجارت واسطے

یمن کو روانہ ہوا وہاں پانچ مہینے رہکر مکے کو آیا لوگ ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا دریافت
کرنے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فقط میری خیریت پوچھکر گئے اپنی تجارت کے اسباب کا مذکور
کچھ نکئے مجھے اسکا نہایت تعجب ہوا مین اپنی عورت ہند سے تذکرہ کیا کہ جو لوگ میرے پاس تجارت کا
اسباب دئے تھے آکر اپنے اسباب کا احوال پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطلق اپنے مال کا ذکر نکئے ہند بولی وہ دعوی
کرتے ہین کہ آپ اللہ کا رسول ہون مین یہہ سنتے ہی ملول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہند
کو بولا محمد انسے عقلمند ہونے ہوئے ایسا نہ بولے گی واللہ یہہ کہتے ہین روایت کیے ہین طبرانی
نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار مین غزہ مین تھا یا ایلیا مین میرے ساتھ اُمیّہ بن
ابی الصّلت بھی تھا سو پوچھا ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہی مین بولا اسکا حال تم سے مخفی نہین صاحب ہی
فرمانا کیسا ہی بولا کریم الطرفین ہی اور محارم و مظالم سے اپنے تئین بچا رکھتا ہی مین بولا درست
اور قوم مین شریف ہی اور مسن اُمیّہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا مین بولا یہہ کیا بات ہی
مسن ہونے سے اسکو بزرگی زیادہ ہوی امیہ بولا جلدی مت کر کتب الٰہی مین مذکور ہی کہ ایک نبی
عربستان مین ہوگا مین گمان رکھا تھا کہ مین وہ نبی رہون لیکن اہل علم سے دریافت کیا تو بولے
وہ عبد مناف کے اولاد مین ہوگا مین عبد مناف کی اولاد مین دیکھا تو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی
لایق نہ نظر آیا تم کہے وہ مسن ہی تو میرے تئین یقین ہوا کہ وہ نہین کیونکہ مین سنا ہون اس نبی کی
عمر چالیس برس کی ہوگی اسوقت اسپر وحی اتریگی عتبہ کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اسکی طرف
وحی نہوئی بعد مین مکے کو آیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہی پھر مین جب تجارت
واسطے نکلا تو میرا گذر امیہ پر سے ہوا اسکو ہنسی کے راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے
تھے سو نکلا امیہ بولا وہ بیشک نبی ہی مین تم انکی متابعت کرو ای ابو سفیان مین ایسا سمجھتا ہون کہ تم انکی
مخالفت کریگے اور تمھارے تئین چھیلے کو لائے سا باندھکر لیجائیگے اور وہ جو چاہے سو تمکو کریگے روایت

کہے ہیں ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میں یمن کو گیا تو عسکلان بن
عواکن حمیری کے یہان اترا وہ بہت ضعیف تھا اور میرے سے مکے کا احوال دریافت کرتا اور پوچھتا کہ
کوئی شخص تمہارے طریقے کے خلاف کر کر دین کے باتین سے کچھ بولتا ہی ہے کہتا ہیں پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہوئے بعد میں گیا وہ بہت ہی ضعیف بن گیا تھا اسکے بچے پوترنے میں آیا سو
اطلاع کئے اور اسکے آنکھون کو پٹی باندھکر اٹھائے اور ٹیکا لگا کر بٹھائے مجھے پوچھا ای قریش
کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر میں بولا میں عبدالرحمن ہون عوف کا بیٹا عبدالحارث کا
بیٹا زہرہ کا بیٹا وہ بولا اتنا نسب بس ہے اب میں تم کو خوشخبری دیتا ہون تمہارے حق میں تجارت
سے بہتر ہی میں بولا وہ کیا بولا گئے مہینے میں تیری قوم والون سے ایک نبی کو اللہ تعالی بھیجا اور
انکو اپنی محبت میں پسند کیا اور انپر کتاب نازل کیا اور انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتون کی
پرستش سے منع کرتے ہیں اور اسلام کی دعوت کرتے ہیں خوب کام آپ کیا کرتے ہیں اور اسکو
کرنے حکم فرماتے ہیں اور بد کام سے منع کرتے ہیں اور اسکو توڑتے ہیں میں پوچھا وہ کس قوم
سے ہیں کہا نہ ازد میں نہ ثمالہ میں اور نہ سرو میں اور نہ تبالہ میں مگر ہی بنی ہاشم میں اور تم انکے
مان کے قوم سے ہو ای عبدالرحمن تم یہان سے جلد روانہ ہو انکی تصدیق کرو اور انکی تائید میں رہو
اور میرے یہہ بیتان لیجا کر گذرانو اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِي الْمَعَالِيْ ۝ وَفَالِقِ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحِ
میں گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی صاحب بزرگیون کا اور پھوٹ نکالنے والا رات دن کا
اِنَّكَ فِي الشَّرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ ۝ يَا ابْنَ الْمُفَدَّى مِنْ ذِبَاحٍ ۝ بیشک تو شرف میں ہی قریش سے
ای ذبح سے بدلا دئیے گئے کے فرزند اُرْسِلْتَ تَدْعُوْ اِلَى يَقِيْنٍ ۝ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَ
الْفَلَاحِ ۝ تم بھیجا گئے بلواتی یقین طرف راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی کی اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ
مُوْسٰى اَنَّكَ اُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ ۝ میں گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی رب موسی کا بیشک

تو رسول ہوا ہی بطاح یعنے کے مین فَکُنْ شَفِیْعِیْ اِلٰی مَلِیْكٍ ﴿ یَدْعُو الْبَرَایَا اِلَی الصَّلَاحِ ﴾ تو ہو
میرا سفارشی بادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری طرف عبد الرحمن کہتے ہین مین ان ابیات کو یاد
کیا اور اپنے کامون سے جلد فراغت پاکر مکے کو آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیا انھون مجھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھتے تھے میرے
دیکھکر تبسم کئے اور فرماے اسکے چہرے پر نیکی کے نشانیان دیکھتا ہون اور فرماے جو تو امانت لایا ہی
اور تیری زبانی پیغام بھیجا ہی سو لا اگر مین وہ ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے حمیری وہ خواص
مومنون مین ہی روایت کئے ہین ابن شاہین نے صحار بن عباس وغیرہ سے کہے کہ دارین مین ایک راہب
رہتا تھا الشیخ عبد القیس کو اس سے نہایت دوستی تھی ایکروز وہ راہب ملکے کہا مکے مین نبی پیدا ہوگا ہدیہ
کھایگا اور صدقہ نہ کھایگا اسکے دونو شانون مین مہر نبوت ہوگی تمام دینون پر وہ غالب آیگا غرض
راہب موا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شہرہ ہوا الشیخ نے اپنے بھنجے کو جو اسکا داماد بھی تھا روانہ کیا اسکا
نام عمر بن عبد القیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے اسی سال وہ آیا اور راہب بولا تھا سو نشانیان
دیکھکر اسلام لایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اور اقرا کا سورہ یاد دلائے اور کہے تو جاکر اپنے ماموں کو اسلام
کی دعوت کر پھر وہ جاکر دعوت کیا اور الشیخ اسلام لایا روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور ابو نعیم
وغیرہ نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہے مین بصرے کو گیا اس ایام مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہوے تھے سو وہان کے نصاری کے چند شخص میرے پاس کر پوچھے تو کہان سے آتا ہی بولا حرم پوچھے
تمھارے یہان ایک نبی نکلا ہی سو اسکو تو جانتا ہی مین بولا البتہ پھر مجھے ایک دیر مین لیگئے وہان کے
تصویران مجھے بتا کر کہے وہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہی اسکی تصویران تصویرون مین ہی مین بولا نہین
پھر مجھے دوسرے دیر مین لیگئے وہان بہت تصویران تھے اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ہی بعینہ
حضرت کی شکل سے ہی اور وہان ابو بکر کی بھی تصویر ہی حضرت کی ایڑی پکڑے ہوے ہین مین ان لوگون

کو تیا یا دیکھو یہی تصویر اُن کی ہی وہ کہے ہم گواہی دیتے ہین کہ وہ تحقیق نبی ہین اور یہ شخص انکے بعد خلیفہ
ہوگا روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن وابصہ عبسی کے دادا سے کہے ہم منی مین تھے مین
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمکو دعوت کئے ہم قبول نکئے ہمارے ساتھ تھا میسرہ بن مسروق عبسی تھا بولا ہم اگر
انکی تصدیق کرین اور ہمارے ملک کو لیجاوین تو بہت مناسب واللہ انکا بڑا ظہور ہوگا وہان
سے پھرے تو ہمکو میسرہ نے انکا احوال دریافت کرنے فدک کیتین لیگیا ہم وہان کے یہودیون سے ملکر
احوال دریافت کئے ایک یہودی کتاب کھولکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی
امی عربی ہی سوار ہوگا دراز گوش پر دلدہی کریگا شکستہ دلوالون کو نہ دراز قد ہی کوتاہ قد
بال اسکے نہ بہت پیچیدہ نہ سیدھے آنکھون مین اسکے سرخی ہی اور رنگ سرخ وسفید ہیہ بولکر
یہودی کہا وہ شخص جو ہمکو دعوت کرتا ہی اس صفت کا ہی تو تم اسکی دعوت قبول کرو اور اسکے دین
مین داخل ہو اور ہم یہودیون کو اس سے حسد ہی اسلئے اسکے تابع نہوگے اور ہمکو اس سے چند
مقام مین بلاء عظیم پہنچے گی اور کوئی باقی نہ رہیگا مگر اسکا تابع ہوگا یا مارے جایگا پھر اسکے
پاس سے نکلے بعد میسرہ بولا یہودی بولے سو سن چکے ہو بہتر ہی کہ اسلام لانا غرض میسرہ حجۃ الوداع مین
آکر اسلام لائے روایت کئے مین واقدی کہ جب بنی نضیر مدینے سے اخراج پا گئے عمرو بن سعدی
یہودی انکے گھرون طرف آنکلا دیکھا کہ تمام ویران ہین بنی قریظہ پاس گیا اور انکو کہا لوگون کا حال
دیکھکر مجھے عبرت ہوئی بنی نضیر باوجود عزت اور قوت اور شرف اور عقل کے اپنے اموال چھوڑکر
ذلت سے اخراج پائے توریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہو انکا احوال ہرگز ایسا نہوگا
اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو واللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچے نبی ہی اور ابن الہیبان اور
ابن حواش جو یہودی کے بڑے عالمون سے تھے اور شام کا ملک چھوڑکر محض اس نبی کے واسطے یہان
آکر اقامت کئے تھے سو ہمکو اس نبی کی متابعت کرنا کر تاکید کئے تھے اور اپنا سلام ان کو

پہنچاؤ کر کر حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہین دفن کئے ہین سو دیکھو یہہ سنکر زبیر بن باطا بولا اس
نبی کی صفت میرے باپ باطا کی کتاب مین دیکھا ہون وہ کتاب ہی توریت ہی جو موسی پر اتری
اور مثانی جو ہم نئی بنائے ہین انمین نہین کعب بن اسد بولا ایسا ہی تو اسکا تابع کیون نہین ہوتا
زبیر بولا تیرے سبب کر مین تابع نہو کعب بولا مین تیرے بیچ آڑ نہین زبیر بولا تو ہمارا سردار ہی
تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہوگے اور تو تابع نہووے تو ہم بھی نہوگے پھر عمرو بن سعدی مین
اور کعب مین بہت سی باتان ہوئے آخر کعب بولا محمد کے تابع ہونے میرا جی قبول نہین کرتا روایت
کئے ہین بیہقی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والون سے نقل کرتا تھا کہ ابن الہیبان یہودی
شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ مین رہنا اختیار کیا اسکے مثل نیک آدمی ہم نہین دیکھے اگر مینہہ نہ برسے
تو اسکو لیجاتے وہ دعا کیا تو مینہہ برستا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیون کو جمع کر کر
بولا مین کھانے پینے کا ملک چھوڑ کر اس سختی اور بھوک کے ملک مین رہنا اختیار نہین کیا مگر یک نبی
کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہہ شہر اسکا ہجرتگاہ ہی وہ مبعوث ہوگا خون بہتے اور بندی
پکڑتے ہم اسکی متابعت سے نہ نکلو غرض وہ مرگیا اسکی بات پر ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور
اسید بن عبید بنی قریظہ کے فتح کی شب حاضر ہو کر ایمان لائے ابن سعد کی روایت مین آیا ہی کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ اور اسد اور اسید نے اپنی قوم والون کو کہے
کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہین اور بنی قریظہ اور بنی النضیر کے
علما انکی صفات جو کہتے تھے ہم پاس موجود ہی اور حیی بن اخطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا
اور ابن الہیبان جو برا راست گو تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات سے ہم کو جتا دیا تھا تمھارے
حق مین بہتر ہی کہ اس نبی کی متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دئے کہ ہم توریت کو نہ چھوڑینگے انکا
اسرار دیکھہ کر یہہ تینون شخص ان کی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ابن سعد کہ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعے پاس اترکے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد نے بنی قریظہ کو
بولا تم اس شخص کی متابعت اختیار کرو واللہ وہ بیشک نبی ہی اور وہ نبی مرسل ہی سو تمکو ظاہر ہی اور کتب
مین ایک نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ یہی نبی ہی اور وہ تمام صفات جو اسمین ہین سو تمکو خوب معلوم ہوچکی
ہے درست یہہ وہی نبی ہی لیکن ہم توریت کے احکام ہرگز نہ چھوڑینگے روایت کئے ہین بیہقی نے حارث
بن عوف سے کہے کہ ہمکو یہود بولا کرتے تھے کہ محمد صلعم مقرر اللہ کے رسول ہین اور ابورافع سلام بن ابی الحقیق
کہتا تھا محمد صلعم بیشک اللہ کے رسول ہین لیکن نبوت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین سے گئی اگرچہ ہمکو محمد صلعم سے
نبی ہوں مین محمد صلعم کے تابع ہوکر کہتا ہوں میری بات یہود مانتے نہیں اور محمد صلعم کے ہاتھ سے ہمارا ذبح ہونا
ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین مین سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہوجاوینگے تو بولا توریت
کی قسم مالک ہوجاوینگے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جن ایام مین کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوئی تھی شام کو تجارت واسطے گیا تھا اور میرے ساتھ
قریش کی ایک جماعت تھی مہمان روم کا بادشاہ ہرقل ہم کو طلب کیا ہم اسکی ملاقات واسطے ایلیا کو گئے ہم کو
دربار عام مین بلایا اور اسکے گرد روم کے سرداران تھے مترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا تمین ہون
کہ جو دعوی کرتا ہی اسکے نزدیک کا قرابتی اس قافلے مین کون ہی مین بولا مین ہون بولا اسکو میرے نزدیک
لاؤ اور اسکے ساتھ والونکو پیچھے رکھو اور مترجم کے زبانی میرے ساتھ والونکو کہا مین چند بات اس سے سوال کرتا
ہون اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب کرو ابوسفیان کہتے ہین مین جھوٹ بات کیا کرکر لوگونمین چرچا
ہونیکی شرم نہ ہوتی تو مین اسوقت جھوٹ بات بولتا غرض پہلے یہہ پوچھا تمھارے مین نبی ہون کرکر شخص جو
دعوا کیا ہی اسکی ذات تمھارے مین کیسی ہی مین بولا وہ ہمارے مین بڑی ذات والا ہی پوچھا وہ بات جو
کرتا ہی سو اور بھی کوئی تم سے اس ذات کے بات کرتا تھا مین بولا نہین پوچھا اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ بھی ہوا ہی مین بولا نہین
پوچھا بڑے لوگ اسکے تابع ہوتے ہین یا ضعیفان مین بولا ضعیفان پوچھا اسکے تابعدار روز بروز زائد ہوتے ہین یا کم مین بولا زائد

زائد ہوتے ہین پوچھا اس دین مین داخل ہو کے دینکو خراب سمجھکر کوئی پھر جاتا ہی مین بولا نہین پوچھا
اسنے یہہ دعوی کرنیکے قبل جھوٹ باتکی گمان تمکو اس پر تھی مین بولا نہین پوچھا کچھہ دغابازی کرتا ہی مین
بولا نہین اور اب ہمارے اس کے بیچ صلح ہی دیکھا چاہیے کہ کیا کرتا ہے پوچھا تمہارنے اور اس کے جنگ بھی ہوا ہے
مین بولا ہوا ہی پوچھا جنگ کیسا ہوتا ہی مین بولا جنگ برابری کدھی ہم پر وہ غالب آتے ہین اور کبھی
ہم انپر غالب ہوتے ہین پوچھا کیا بات کا حکم کرتا ہی مین بولا کہتا ہی اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک
مت ٹھہراؤ اور تمہارے بڑے جو کہتے تھے اسکو ترک کرو نماز پڑھو زکوۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلۂ
رحم کرو یہہ سنکر ہرقل اپنے مترجم کو بولا اسکو بول مین نے تیرے سے اسکی ذات پوچھا تو بولا وہ بڑی ذات والا ہے
سو انبیا اپنی قوم مین بڑی ذات کے ہوتے ہین اور مین پوچھا یہہ بات کوئی اول بھی کہا ہی تو بولا
نہین سو اس قسم کی بات ان کوئی اول کہا ہوتا تو مین کہتا اسکا دیکھا دیکھی کہتا ہی اور مین پوچھا اس کے اجداد
مین کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہین اس کے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا وہ اپنے باپکی سلطنت
طلب کرتا ہی اور مین پوچھا اس پر سابق اس دعوی کرنیکے جھوٹ بات کہنے کا گمان کرتے تھے تو بولا نہین
سو مین کہتا ہون لوگونپر جو شخص جھوٹ بات نہ کہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹ بولیگا اور مین پوچھا عمدہ لوگ
اس کے تابع ہوتے ہین یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبرون کے تابع ہوتے ہین اور
اور مین پوچھا لوگ روز بروز زائد ہوتے ہین یا کم تو بولا زائد سو ایمان
کا کام ایسا ہی ہی یہانتک کہ پورا ہووے اور مین پوچھا اس کے دینمین داخل ہوکر بعد دینکو ناپسند ٹھہرا کر
کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہین سو ایمان ایسا ہی جب اسکی بشاشت دلونمین ملتی ہی تو اسکو ترک نہین
کرتے اور مین پوچھا دغابازی کچھہ کرتا ہی تو بولا نہین سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہین دغا نہین کرتے
اور مین پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا شریک نہ ٹھہرانا اور منع کرتا ہی بتونکی
پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور راستی و عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سچ ہے تو اس جگہہ کا جو میرے

قدم ہین وہ مالک ہوگا اور مجھکو معلوم تہا کہ ایک نبی ہونے والا ہی لیکن یہہ معلوم نہ تہا کہ وہ تمہارے مین ہی اگر
مجھے یقین ہو کہ مین اسنک پہنچ سکون تو اسکی ملاقات واسطے مین رنج اٹھاتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو
اس کے پیر دہویا کرتا تو بعد خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دحیہ کے ہاتھ سے بھیجے تھے اور بصری کے حاکم کی
معرفت سے آیا تھا اسکو منگوایا اور اسکو پڑھنے کا حکم کیا اس خط مین یہہ مرقوم تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ محمد رسول
اللہ کی طرف سے ہرقل کو روم کا بڑا سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى سلام اس پر جو قبول کیا ہدایت کو
اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اس کے بعد پھر مین تجھے کرتا ہون اسلام کی دعوت
اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام لا بچیگا اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ اسلام لاویگا تجہکو اللہ تعالے
دونا ثواب فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ پہر اگر تو منہہ موڑیگا تو ہوگا تجہپر گناہ
تمام رعایا کا وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
اور ای کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْئًا اور شریک نہ ٹھہراوین اس کا کسی چیز کو وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اور نہ پکڑین آپسمین ایک ایک کو رب سوائے اللہ کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
پھر اگر قبول نہ کرین تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ابو سفیان کہتے ہین خط پڑھکے فارغ ہوگئے اسکے پاس کے
لوگونکا بہت سا شور و پکار ہوا اور ہمکو چلا دیا ہم وہانسے نکلے بعد مین اپنے ساتھ والونکو بولا اب تو ابی
کبشہ کے فرزند کا کام بہت نمود مین آیا بنی الاصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہی اور تب سے مجھے یقین ہوا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے بھی مسلمان کیا اور ایلیا کا ناظم ابن الناطور جو
ہرقل کا بہت دوست اور شام کے نصاری کا اسقف تہا کہتا تہا کہ ہرقل ایلیا کو آیا سو ایک روز نہایت فکر مین ہوا
بطریقون نے اس سے پوچھے کیا ہی جو آج بہت دلگیر ہی ہرقل کو نجوم مین خوب راہ تھی سو بولا مین شب کو ستارے

دیکہا تو ظاہر ہوا کہ ختنہ کرنے والونمین کا بادشاہ نکلتا ہی بطریقون نے کہا کہ ختنہ نہین کرتے ہین مگر یہود اور انسے
کچہہ اندیشہ نہین اپنے قلمرو مین حکم کر دیجیا جو یہودی ہی اسکو قتل کرین اسی اندیشہ مین تہی کہ غسان کا حاکم ایک
شخص کو بہیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیا ہرقل بولا اسکو دیکہو ختنہ ہوی ہی یا نہین لوگ دیکہکر
بولے ختنہ کیا ہی پوچہا عرب کا کیا دستور ہی تو بولا وہ ختنہ کرتے ہین ہرقل بولا اس امت کا بادشاہ یہی ہی
جو ظاہر ہوا اور ہرقل کا ایک دوست رومیہ مین رہتا تہا اور علم مین ہرقل کا نظیر تہا سو اسکو ہرقل خط لکہکر
بہیجا اور آپ حمص کو روانہ ہوا اسکی تجویز ہرقل کے مطابق ہوی سو ہنوز ہرقل حمص کو نہین پہنچا تہا کہ اس نے
خط کا جواب لکہا کہ محمد تحقیق اللہ کے رسول ہین ہرقل اس خط کے مضمون پر مطلع ہوکر روم کے عمدہ لوگونکو حمص
کے دسکرے مین جمع کیا اور دسکرے کے دروازے بند کیا اور دریچے مین سے دیکہکر کہا تمکو بہتری اور اپنا
ملک باقی رہنا منظور ہو تو اس نبی کی متابعت کرو وہ لوگ جنگلی گدہون کے مانند دروازون پر حملہ کئے دروازے
بند تہے پہر ہرقل انکی یہ نفرت دیکہکر ایمان لانے سے نا امید ہوا اور انکو بولا مین تمہاری مضبوطی دین پر کسی سے
سو آزمانے کو یہہ بولا اب دیکہا کہ تم بہت مستقل ہو پہر سب راضی ہوکر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین
ابو نعیم نے محمد بن کعب قرظی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ساتہہ خط دیکر روم کا
بادشاہ قیصر کو بہیجے اسنے حمص مین یہا دحیہ کو بلوا کر خط پڑوایا اس مین تہا محمد رسول اللہ طرف سے
قیصر کو روم کا بڑا یہہ سنکر قیصر کا بہائی غصہ ہوا اور بولا اسنے اپنا نام پہلے لکہا ہی اور تجہے بادشاہ
نکرکے لکہا اس کے خط کو مت دیکہہ پہاڑ دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ ہی اس خط کا مضمون نہ دیکہکر
اسکو تو پہاڑ دیکہا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع مین لکہنا سزاوار ہی اور مجہے روم کا بڑا
لکہکر جو لکہا ہی مین ویسا ہی ہون مین انکا مالک نہین ہون مگر اللہ تعالے انکو میرا مسخر کیا ہی اگر چاہے تو
میرے پر انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگونکو بولا عیسی نے جس نبی کی بشارت دئے ہین سو شاید یہہ وہی ہی
اگر یہی مجہے معلوم ہو تو مین جاکر اسکی خدمت کرونگا اور اسکی وضو کا پانی گرتا سو اپنے ہاتہون لیا کرونگا

لوگ بولے ہم اہل کتاب رہتے ہین ہمکو چھوڑ کر نادان اعراب مین اللہ تعالے نبی نہ کریگا قیصر بولا ہمکو جس
کتاب سے ہدایت ہوئی اسکا اصل نسخہ میرے پاس موجود ہی اسکو دیکھا اگر یہہ وہی نبی ہی کہ کر نکلے تو اس کے
تابع ہونا اگر وہ ہو تو پھر اس پر مہران کر دیونگے کہتے ہین کہ انجیل کا اصل نسخہ روم کے بادشاہونکے پاس تہا اسکو
صندوق مین مقفل کر کر مہر کر دئے تھے اور جو بادشاہ نیا تخت پر بیٹھتا تو اس پر ایک مہر کرتا اور پہلے قفل کی
مہر سے اس پر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے تھے کہ اپنے مذہب مین اس انجیل کو کھولنا جائز نہین
اور جس روز اس کو کہولینگے تو تمہارا دین بدل جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہوگا غرض قیصر وہ انجیل
منگوا کر اسکے بارہ مہر توڑا ایک مہر باقی تھی کہ شماسان اور اسقفان اور بطریقون نے پیچھے ہو کر
اپنے کپڑے پھاڑ لیئے اور بال اکھاڑ لئے اور سرون پر مار لئے پوچھا کیا واسطے یہہ کئے تو بولے آج تیرے
گھر سے دولت جاتی ہے اور لوگونکا دین بدل جاتا ہی بولا ہدایت کا اصل میرے پاس ہی دین کاہی کو بدل
جاتا بولے اس امر مین جلدی نہ کرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور
اسکے کام مین تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کرنا تو بولے شام مین عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہین انسے
دریافت کرنا غرض شام مین ابو سفیان اور اسکے ساتھ والونکو جمع کر کر قیصر پاس لیگئے قیصر نے پوچھا یہہ شخص
جو تمہارے مین مبعوث ہوا ہی سو کیسا ہی ابو سفیان نے حضرت کی تحقیر کرنے مین کچھ قصور نہ کیا اور بولا اسکا یہہ
شان نہین جو بادشاہ پاس اسکو عرضہ ہووے اور ہمارے لوگ اسکو ساحر بولا کرتے ہین اور شاعر اور کاہن قیصر بولا
سابق کے انبیا کے حقمین بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن وہ بول کہ اسکی ذات کیسی ہی ابو سفیان بولا
وہ بڑی ذات والا ہی قیصر کہا انبیا کی ذات انکی قوم مین ایسی ہی ہوتی ہی اور اس کے تابع کون ہوتے ہین بولا
ہمارے یہان کے غلامان اور چھوکرے تابع ہوتے ہین عمدہ لوگ کوئی تابع نہین ہوے قیصر کہا انبیا کے پیرو یہی لوگ ہوا کرتے
ہین اور عمدہ گان حمیت سے تابع نہین ہوتے پوچھا لوگ اسکے تابع ہوے بعد کوئی پھر جاتا بھی ہی بولا نہین
قیصر بولا تیرے کہنے سے میرا یقین اور بڑا اللہ کی قسم عنقریب میرے تخت گاہ پر بھی غالب ہوگا ای رومیان

اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر اس نے شام کا ملک مانگ لیگئے کہ کبھی کوئی اس ملک پر نہ آوے اور کسی
جب کسی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کر کر کچھ مانگے تو وہ دیتا ہی میری اطاعت تم کرو
لوگ کہے اس امر مین ہم تیری اطاعت کبھی نہ کرینگے ابو سفیان کہتے ہین چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حق مین کچھ جھوٹ بات ایسی بنا کر کہدون کہ بادشاہ کے نظرون سے گر جاوے لیکن میرا جھوٹ اسکو معلوم
ہووے تو میرے سے مواخذہ کریگا اور لوگو مین رسوائی کا اندیشہ تہا اس لئے کچھ جھوٹ بات نہ کیا پہر بعد مجھے معراجکا
قصہ یاد آیا سو قیصر کو بولا اس نے ایک قصہ بیان کرتا ھے اگر وہ بیان کرون تو بادشاہ کو اس کا جھوٹ
معلوم ہوگا پوچھا وہ کیا مین بولا وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو ہمارے حرم سے نکل کر یہان ایلیا کی مسجد مین آیا
اور پہیر صبح ہونیکے آگے آیا قیصر پاس ایک بطریق کھڑا تہا بولا وہ شبکا ماجرا مجھے معلوم ہی قیصر پوچھا وہ کیا
بولا میری عادت تہی شبکو مسجد کے تمام دروازے بند کرتا سو اس شبکو تمام دروازے بند کیا مگر ایک
دروازہ میرے سے بند نہ ہوسکا پہر مین لوگونکو جمع کر کر اسکو بند کرتا جاتا گویا ایک پہاڑ سا جنبش نہ کیا
مین بڑہائیون کو بلوایا دیکہکر کہے اس دروازے پر براق یا کوئی بڑا پہاڑ گرا دستا ہے صبح ہوئی تک ہم
اسکو ہلا نہین سکتے مین شبکو وو نہین کھولا چھوڑ دیا صبح کو آکر دیکہا تو دروازے کے کونے طرف کے پہتر مین
سوراخ ہوئی ہی اور جانور کو باندہنے کی نشان معلوم ہوتی ہی مین لوگونکو اسوقت بولا شبکو کسی نبی کے
لئے یہ دروازہ بند نہ ہوا اور ہمارے مسجد مین نبی نماز پڑہا ہی بعد ہرقل لوگونکو بولا ہمکو معلوم ہی عیسی کے بعد قیامت
ہونیکے قبل ایک نبی آنا ہی اور اسکی بشارت عیسی دئے ہین سو یہی نبی ہی اسکی دعوت قبول کرو وہ لوگ
بلوا کئے قیصر انکی نفرت دیکہکر بولا مین تمہاری مضبوطی دین مین دیکہنے آزمائش کیا تو تم اس کے حضور مین سخت
کہے پہر لوگ خوش ہوکر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہے
کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر پاس روانہ کئے مین وہان پہنچا قیصر کو اطلاع
کئے کہ ایک شخص آیا ہی اور کہتا ہی مین رسول اللہ کا ایلچی ہون یہ سنکر گھبرایا اور کہا بلاؤ مین گیا اور اسکے پاس

بطریقان حاضر تھے مین روبرو جاکر نامہ حضرت کا دیا خط پڑہنے کا حکم کیا ہرقل کا بہائی لال رنگ گالون والا رسید بال اسکے پاس بیٹھا تھا خط کے ابتدا مین لکھے تھے محمد رسول اللہ کیطرف سے قیصر کو روم کا بڑا اسو سنکر غصے سے ہرقل کو بولا انہون نے اپنا نام ابتدا مین لکھا ہے اور روم کا بادشاہ نہی لکہکر نہ لکھا اسکا نامہ مت پڑہ ہرقل اسکی بات نہ مانکے خط پڑہا بعد لوگونکو برخواست کیا اور مجھے اپنے پاس بلواکر احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا بعد ایک بڑے اُسقف کو جسکا کہا سب مانتے تھے بلاکر وہ خط سنایا اُسقف بولا واللہ یہہ وہی رسول ہے جسکی بشارت موسی اور عیسی دئے تھے اور ہم انکی انتظار کرتے تھے ہرقل بولا تو مجھے کیا حکم کرتا ہے اسقف بولا مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکا تابع ہوتا ہون قیصر بولا مین بہی جانتا ہون کہ وہ وہی ہے لیکن مین ایمان لاؤن تو میرا ملک جاتا رہیگا اور رومیان مجھے قتل کرینگے بعد ابوسفیان کو بلاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اس سے دریافت کیا اور مجھے رخصت کرنیکے وقت بلاکر بولا تو جاکے کہہ مین جانتا ہون کہ تم تحقیق نبی ہو لیکن میری اپنی سلطنت کو چھوڑ نہین سکتا ہون اور حضرت کا نامہ اسکو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا اور حریر مین لپیٹ کر صندوق مین رکھا اور وہ اُسقف مجھے ہر روز بلاکر دین اپنے کی بات دریافت کرتا تھا اور اسکی عادت تھی ہر اتوار کے دن نکلکر لوگونکو وعظ بولا کرتا سو نکلنا ترک کیا اور بہانہ بیماریکا کیا نصاری چند اتوار انتظار کرکے نکلتا نہین اسکو کہلا بہیجے عربکا ایلچی جس روز سے آیا اس روز سے تیرا دل بدل گیا تو سچ بیماری یا نہین ہم اگر دیکھینگے پھر وہ اسقف مجھے کہلا بہیجا تم جاکر تمہارا صاحبکو میرا اسلام کہو اور عرض کرو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے رسول ہو القصہ نصاری اس اسقف کو قتل کرے ابن عساکر کی روایت مین آیا ہی اسکو مارے بعد دوسرے روز دحیہ کو ہرقل نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تھی نہایت بڑی اسمین لیگیا اسمین تصویرات پیغمبرونکے تھے دکہاکر بولا اسمین تمہارا پیغمبر کی تصویر کونسی ہے بتاؤ مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا اب بات کرے اور حضرت کے دو طرف دو تصویر تھے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہہ تصویران کس کے

ہین میں بولا سیدہے طرف تصویر ایک شخص کی ہی اکلی قوم سے اسکو ابو بکر کہتے ہین اور بائین
طرف تصویر ایک شخصکی ہی اسکا نام عمر اس نے بولا ہماری کتابونمین آیا ہی کہ ان دونوسے اسی کا
دین پورا ہوگا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ہشام بن العاص سے کہے کہ ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین مجھے اور ایک شخص کو قریش سے روم کا بادشاہ ہرقل پاس روانہ
کئے کہ اسکو اسلام کی دعوت کرین ہم نکلکر غوطہ یعنی دمشق کو پہنچے جبلہ بن الایہم غسانی
وہانکا ناظم تہا اسکے یہان گئے ان اپنے تخت پر تہا سو ہمارے پاس اپنے آدمیکو بات کرنے واسطے
روانہ کیا ہم بولے واللہ ہم آدمی سے بات نکرینگے ہمکو بادشاہ پاس بھیجے ہین بادشاہ ہمکو روبرو بلاوین
تو ہم بات کرینگے یہہ جا کر اس حاکم کو اطلاع کیا اس نے حکم بلا بہیجا گیا ہین روبرو ہوکر اسکو اسلام کی
دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹھا تہا مین پوچھا سیاہ کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم
کہایا ہون کہ جب تک شام کے ملک سے نکالے ہین یہہ لباس اتارون مین بولا ہمکو ہمارے پیغمبر ایسی خبر
دئے ہین کہ تیرے سلطنت کی یہہ جگہ بہی ہم لیلیگے اور تمہارا بڑا ملک جو ہی اسکو بہی انشاء اللہ لیلیگے
وہ بولا اسکو لینے والے لوگ تم نہین وہ غیر لوگ ہین دنکو روزہ رکھینگے اور رشکو افطار کرینگے
بعد ہمارے روزیکا احوال دریافت کیا ہم بولے وہ سنکر منہہ اسکا سیاہ بن گیا اور ہمارے ساتھہ آدمی
کرکر بادشاہ پاس بھیجا ہم ہمارے اونٹون پر بیٹھکر تلواران کی حمایل ڈالکر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جا کر
اونٹون پر سے اترے بادشاہ اوپر سے ہمکو دیکھتا تہا ہم وہان کہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
یہہ کہتے ہی اسکی حویلی ڈالی کے سا ہلنے لگی ہم روبرو گئے ہمکو بولا تم لوگ اپسمین ملے تو جیسا سلام کرتے
ہین ویسا ہی ہمسے کرو پہر ہم بولے السلام علیک پوچھا تمہارے خلیفے کو کیا سلام کرتے ہین ہم بولے یہی سلام
کرتے ہین پوچھا وہ کیا کرتا ہی ہم بولے ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچھا تمہارا بڑا سخن کیا ہی بولے لا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر ہم یہہ کہتے ہی اسکی حویلی کو بہی لرزہ ہوا یہان تک کہ اس نے اپنا سر اٹہا کر دیکھا

اور پوچھا تمہارے گھرون مین بہی یہ کہنے سے ایسی حرکت ہوتی ہی کہے ہم ایسا کبھی نہین دیکھے مگر
یہین ہوا بولا کاش یہ ہمیشہ ہوتا تو مین اپنی آدھی سلطنت سے نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ
ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت نہ ہوگئی تھی پھر ہمارے نماز روزے کا احوال پوچھا بعد ہمکو ایک مکان مین اتارا
اور ضیافت بھیجا پھر شب کو ہمارے تئین طلب کیا اور اول باتان پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ
کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا اس پر تمام کام طلا کا تہا اور اسکے خانون پر قفل پڑے تھے ان مین سے
ایک خانہ کھول کر حریر کا کپڑا سیاہ رنگ نکالا اس پر ایک تصویر ہی خوش ڈول سرخ رنگ آنکھ کان
بڑے بڑے گردن نہایت دراز بے ریش سر مین بال بہت دو طرف چوٹیان چھٹے ہوے پوچھا یہ کسکی
تصویر ہے ہم کہے معلوم نہین بولا آدم کی تصویر ہے بعد دوسرا خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اس پر ایک
تصویر تھی گورا رنگ سیدھے بال آنکھ سرخ بڑا سر داڑھی خوش ڈول پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین
بولا یہ نوح ہی اور ایک خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اس پر ایک تصویر تھی رنگ بہت گورا
کشادہ پیشانی آنکھ بہت خوش ڈول لنبے گلے داڑھی سفید گویا ہنستی ہی پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین
بولا یہ ابراہیم ہی بعد ایک خانہ کھولکر سیاہ کپڑا نکالا اس مین تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہم کہے یہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہی بادشاہ تعظیم واسطے کھڑے ہوکر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر
ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہی تہوڑا وقت خاموش رہکر بولا یہ خانہ سب کے بعد تھا لیکن ہین تم سے
آزمایش کرنے اسکو اول کھولا بعد ایک خانہ کھولا اس مین بہی سیاہ حریر کا کپڑا تہا اس پر تصویر تھی گندم
رنگ گھنگروالے بال آنکھیان دونگان مین تیز نگاہ غصیلہ منہ دانت ایک پر ایک اونٹان چڑھے
ہوے گویا غصے مین ہین پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ موسی ہی انکی بازو سے اور ایک تصویر
ہی انہین سے شبیہ مگر انکے سر کو تیل لگا ہوا ہی اور انکی پیشانی چوڑی ہی پوچھا یہ کون ہی کہے
معلوم نہین بولا یہ ہارون ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر ہی گندم رنگ

سفید تھے بال میانہ قد غصے میں بہرا ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ لوط ہی بعد ایک خانہ کہولکر حریر کا سفید کپرا نکالا اس پر تصویر تہی رنگ سرخ و سفید ناک اونچے رخسارے سبک خوش صورت پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ اسحاق ہی بعد ایک خانہ کہولکر حریر کا سفید کپرا نکالا اسپر تصویر تہی اسحق سے مشابہ مگر اوت پر خال تہا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ یعقوب ہے بعد ایک خانہ کہولکر حریر کا سیاہ کپرا نکالا اسپر تصویر تہی گورا رنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناک سجیلا قد چہرے پر نور برستا ہی اور منہہ پر آثار خشوع کے نمایان ہین پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ اسمٰعیل ہی تمہارے پیغمبر کے جد بعد ایک خانہ کہول کر حریر کا سفید کپرا نکالا اسپر تصویر تہی رنگ گورا چہرہ آفتاب کے مانند چمکتا ہی آدم سے تصویر بہت مشابہ پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ یوسف ہی بعد دوسرا خانہ کہولا اور حریر کا سفید کپرا نکالا اسپر تصویر تھے رنگ سرخ پنڈریان پتلے آنکہ چہوٹے پیٹ برا قد میانہ تلوار باندہا ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا داود ہی بعد دوسرا خانہ کہولکر حریر کا سفید کپرا نکالا اس پر تصویر تہی بہاری دہونر لمبے پانون گھوڑیکا سوار پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ سلیمان ہی بعد دوسرا خانہ کہول کر حریر کا کپرا سیاہ نکالا اس پر تصویر ہی جوان خوبصورت داڑہی سیاہ سیر میں داستہ بال پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ عیسی بن مریم ہی پہر ہم کہے ہمارے پیغمبر کی تصویر بعینہ ویسی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ تصویران سچے ہین تمکو کہان سے آئے بولا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے چاہے کہ اپنی اولاد میں انبیا جو ہو گے سو انکو اپنے نین بتا پہر اللہ تعالے یہ تصویران بھیجا اور یہ تصویران آفتاب کی غروب کی جگہ پہ آدم کے خزانے میں تھے ذوالقرنین اسکو نکال کر دانیال کے حوالے کئے سو یہ وہی تصویر ہین بعد تمکو بولا مجھے یہہ خوب دستا ہی کہ میری یہہ سلطنت ترک کرون اور تمہارے بادشاہ کا غلام ہوکے مرتے تک رہون پہر ہمکو رخصت کرتے وقت انعامات دیکر روانہ کیا ہم آکر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسکا احوال بیان کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روے اور فرماے غریب کو اللہ چاہے تو ہدایت دیوے اور کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہین کہ یہود اور نصاری اپنے کتابونمین میری صفت پاتی ہین روایت کیئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین بنی مالک کے ساتھ مقوقس مصر کے حاکم پاس گیا اور پوچھا تم یہان تک کیونکر پہنچ کر آئے حالانکہ تمہارے اور ہمارے ملک کے درمیان محمد کے لوگ حایل ہین بولے ہمکو اسکا اندیشہ تھا پر ہم دریا کے ساحل پر سے ہوتے آئے پوچھا محمد کی دعوت کو تم کیا کہتے ہو بولے ہمارے لوگ سے کوئی انکا تابع نہ ہوا پوچھا کیا سبب بولے اسلیے ایک تازہ دین لایا ہی نہ وہ ہمارے آبا کا دین ہی اور نہ بادشاہ کا اور ہم ہمارے آبا کے دین پر ہین پوچھا انکی قوم کیا کہتے بولے چھوکرے کم عمر لوگ انکے تابع ہوے اور بڑے لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے والے انسے جنگ کیے پوچھا غلبہ کسے ہوا بولے کبھی اسکو اور کبھی انھون کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہی بولے کہتا ہی خدا کو ایک ہی سمجھ کر اسکی عبادت کرو اور اس خدا کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور آبا تمہارے بتون کی جو پرستش کرتے تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیو پوچھا نماز اور زکوٰۃ کو کچھ وقت اور مقدار معین ہی بولے رات دن مین پانچ نماز پڑھتے ہین اور انکے اوقات اور عدد معین ہین اور بیس مثقال مال ہوا اور اونٹ پانچ رہین تو زکوٰۃ دیا کرتے ہین پوچھا اس زکوٰۃ کو لیکر کیا کرتا ہی بولے فقرا کو تقسیم کر دیتا ہی او صلہ رحم کا اور وعدہ وفا کرنیکا حکم کرتا ہی اور زنا اور شراب اور سود سے منع کرتا ہی اور جسپر جانور کو اللہ کے نام سے ذبح نکرین تو اسکو کھاتا نہین مقوقس یہ سنکر بولا محمد بتحقیق خدا کے نبی ہین تمام جہان کے لوگون طرف مبعوث اگر قبط مین یا روم مین مبعوث ہوتے تو وہ تمام انکے تابع ہوتے اور عیسیٰ بن مریم انکو ایسا ہی حکم کر چکے ہین اور انبیا کے یہی اوصاف ہوتے ہین جو تم انکے بیان کیے اور انہین کو آیندہ غلبہ ہوگا اور انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نرہیگا گھوڑے اونٹ جہان تک پہنچ کرتے ہین وہان تک انکا دین ظاہر ہوگا ہم بولے یکبارگی تمام لوگ انکے تابع ہون لیکن ہم انکے تابع نہ ہوے گے مقوقس جھٹک کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے ہین بعد پوچھا انکا نسب انکے قوم مین کیسا ہی بولے عالی نسب ہی کہا انبیا ایسا ہی

عالی نسب ہوتے ہین پوچھا وہ بات مین کیسے ہین بولے نہایت راست گو ہین یہان تک قوم انکو
امین کہتے ہین کہا تم انصاف کیجیو جس نے آپس مین جھوٹ بات نہ بولا ہو اللہ پر کیا واسطے جھوٹ
بولیگا پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہین بولے نوخیز لوگ کہا سابق کے انبیا کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے تھے
پوچھا یثرب کے یہود کے پاس تو توریت ہی وہ کیا کیئے بولے مخالفت کیئے سو انکو قتل کیا اور عورت بچونکو
انکے پکڑ لیا کہا ہم جیسا جانتے ہین ویسا ہی یہود بھی وہ نبی ہین سو جانتے ہین لیکن وہ قوم بڑے حاسد ہوا
کرتے ہین حسد سے تابع نہین ہوے مغیرہ کہتے ہین یہ گفت و گو کر کر ہم وہانسے نکلے اور اس کا سخن سنکر محمد کے
سرنگون ہوے اور بولے عجم کے سلاطین باوجود قرابت نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہین اور انسے ڈرتے ہین اور
ہمکو انکے ساتھ قرابت اور ہمسایہ ہے اور ہمارے پاس گھرونکو آکر دعوت کرتے پر انکے دین مین داخل نہ ہونا
عقل کا کام نہین پھر مین اسکندریہ مین رہا اور وہان کے کوئی گرجے مین جانا نہ چھوڑا اور قبط و روم
کے اسقفان جتنے تھے سب سے محمد کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک اسقف تھا بڑا دانا بہت
عبادت گذار اس سے پوچھا کیا اب کوئی بھی آنا باقی ہی تو بولا ہی اور وہ خاتم الانبیا ہی عیسی کے اور
انکے درمیان دوسرا نبی نہین اور انکی متابعت کرنا کر عیسی حکم دیئے ہین وہ نبی ہی امی عربی احمد انکا
نام قد نہ دراز نہ کوتاہ آنکھونمین سرخی ہی رنگت اجلا ہی نہ سانولا سر مین بال چھوڑتا ہی موٹے کپڑے
پہنتا ہی کھانا جو ملے اس پر قناعت کرتا ہی تلوار اسکی اسکے کاندھے پر رہا کرتی ہی کس سے مقابلہ کرنے پروا
نہین رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ مین شریک رہتا ہی اس کے ساتھ اصحاب ہین اپنی جان کے
تئین اس پر سے فدا کرتے ہین اور اپنے باپ و فرزند سے اسکی محبت زیادہ رکھتے ہین ایک حرم مین
نکلے گا دوسرے حرم کو ہجرت کریگا وہانکی زمین جوری کی ہی اور خرما بند اور دین ابراہیم پر ہوگا مغیرہ کہتے ہین
مین اسکو بولا اور کچھ اوصاف بیان کرو کہا لنگ باندھتا ہی اور ہاتھ پانون دھویا کرتا ہی اور اس کے
چند خصوصیت ہین کہ وہ کسی نبی کو نتھی انبیا اپنی ہی قوم طرف معبوث ہوتے تھے اور وہ تمام لوگون طرف

مبعوث ہوگا تمام زمین اسکے لیے مسجد ہی اور پاک تیمم کرتا ہی اور نماز کا وقت ہووے تو جہان رہے نماز پڑھ لیوے
اگلے لوگ سوائے گرجے اور کنیسے کے نماز پڑھنا روا نتھا مغیرہ کہتے ہین اسقفان کے زبانی احوال یہہ سنکر مین مدینے
کو آیا اور اسلام لایا روایت کئے ہین ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی سے کہی فروہ بن عمرو جذامی روم
کے بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقہ مین عمان کا حاکم تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاکر حضرت کو لکھ بھیجا یہہ کیفیت بادشاہ روم کو معلوم ہوی اسنے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو یہہ دین
ترک کر اور اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسی جو بشارت دئے ہین سو تجھے بھی معلوم ہے لیکن تو اپنی سلطنت
زایل ہوگی کرکر بخل کرتا ہی اور مین محمد کا دین ہرگز نہ چھوڑونگا بادشاہ روم اسکو قید کیا اور اٹھانہ پھر نادیکھ کر
آخر اسکو قتل کیا روایت کئے ہین مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے کہی کہ تمیم داری نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آکر اسلام لائے اور خبر دئے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ مین طوفان کہا کر جہاز ایک جزیرے پر جا کے لگا
لوگ پانیکے واسطے اترے اور اطراف مین ڈھونڈنے لگے وہان ایک عورت نظر پڑی اس کے سر کے بال اسقدر
دراز ہین کہ زمین تک پہنچے ہین ہم اسکو پوچھے تو کون ہی بولی مین جساسہ ہون ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہی
نہ بولونگی لیکن تم فلانے مقام پر جاؤ معلوم ہوگا ہم اس جگہہ گئے وہان ایک شخص مقید تھا اسکو پوچھا تم کون ہین
بولے ہم عرب ہین پوچھا تمھارے ہین نبی نکلا سو کیا ہوا بولے سب لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہوے ہین کہا
انکے حق مین یہی بہتر ہے بعد پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہی پانی ہی یا نہین بولے پانی ہی پوچھا بیسان کا خرما
پھل دیتا ہی یا نہین ہم کہے دیتا ہی بولا چند روز کے بعد نہ دیگا بعد بولا مین مسیح ہون میرے تئین نکلنے کا حکم ہوگا
سو سوا مکے اور طیبہ کے تمام بستیون مین پھرونگا غرض تمیم نے مدینے کو آکر اسلام لائے اور یہہ کیفیت بیان
کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ شخص دجال ہی اور طیبہ یہی ہی ان روایات سے ظاہر ہوا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب تحقیق نبی ہین سو جانتے تھے اور حسد سے ایمان نہ لائے کاہنان خبر
دیے سو بیان روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ ربیعہ بن نصر لخمی یمن کا بادشاہ خواب ڈراونا

دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن اور عراف اور ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا میں خواب دیکھا ہوں اسکی تعبیر کہو وہ لوگ عرض کئے اگر خواب ایسا ہی ہو تو ہم تعبیر کہینگے بولا میں خواب کہتا نہیں تو تمہاری تعبیر کا مجھے اعتماد نہیں جس نے یہ خواب بولے تو تعبیر بھی وہی کہے ایک شخص بولا ایسا جاننا منظور ہو تو دو کاہن ہیں انکا نام سطیح اور شق انسے دریافت کریں تو البتہ وہ جواب دیگے بادشاہ دونوں کو طلب کیا انمیں اول سطیح آیا بادشاہ اس سے کہا میں ایک خواب دیکھا ہوں وہ کیا ہی سطیح بولا رَأَیْتَ حُمَمَةً خَرَجَتْ مِنْ ظُلْمَةٍ فَوَقَعَتْ فِی اَرْضٍ تُھَمَةٍ فَاَکَلَتْ مِنْھَا کُلَّ ذَاتِ جُمْجُمَةٍ یعنی تو دیکھا ایک کوئلا نکلا تاریکی سے اور پڑا انہامہ کی زمین پر اور کھا یا گیا تمام سروالونکو ربیعہ بولا تو سچ کہا میں یہی خواب دیکھا اب تو اس کی تعبیر بول کہا اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ لَیَنْزِلَنَّ اَرْضَکُمُ الْحَبَشُ فَلَیَمْلِکُنَّ مَا بَیْنَ اَبْیَنَ اِلٰی جُرَشٍ یعنے دونوں حروں کے درمیان کے کیڑن کی قسم تمہاری زمین پر حبشیان اترینگے اور ابین سے جرش تک مالک ہو گے ربیعہ پوچھا کیا وہ میرے وقت میں ہوگا یا بعد بولا بَلْ بَعْدَہٗ بِحِیْنٍ اَکْثَرَ مِنْ سِتِّیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ یَمْضِیْ مِنَ السِّنِیْنَ یعنی تیرے بعد ایک زمانیکے ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گذرے پیچھے پوچھا کیا انکو یہ دایم رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لا بَلْ یَنْقَطِعُ لِبِضْعٍ وَسَبْعِیْنَ مِنَ السِّنِیْنَ ثُمَّ یُقْتَلُوْنَ وَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا ہَارِبِیْنَ یعنی نہیں ملک منقطع ہوگا ستر پر چند سال کے پیچھے پھر وہ مارے جائینگے اور وہ بھاگ نکلیں گے پوچھا انکو کون نکالیگا بولا یَلِیْہِ اِرَمُ ذِیْ یَزَنَ یَخْرُجُ عَلَیْھِمْ مِنْ عَدَنَ فَلَا یَتْرُکُ مِنْھُمْ اَحَدًا بِالْیَمَنِ یعنی اسکو والی کریگا ارم ذی یزن نکلیگا ان پر عدن سے اور انسے چھوڑیگا کسی کو یمن میں پوچھا اسکی سلطنت ہمیشہ رہیگی یا منقطع ہوگی بولا منقطع ہوگی پوچھا کون اسکو منقطع کریگا بولا یَنْقَطِعُہٗ نَبِیٌّ زَکِیٌّ یَاْتِیْہِ الْوَحْیُ مِنَ الْمَلِکِ الْعَلِیِّ یعنی منقطع کریگا اسکو نبی پاک آئی ہی اسکو وحی بڑے بادشاہ کی پوچھا وہ نبی کس کے اولاد میں ہوگا بولا رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فِہْرِ بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّضْرِ یَکُوْنُ الْمُلْکُ فِیْ قَوْمِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الدَّھْرِ وہ ایک مرد ہی اولاد میں غالب کے بیٹا فہر کا بیٹا مالک کا بیٹا النضر کا رہیگا

ملک اسکی قوم مین زمانہ آخر ہوے لگ پوچھا کیا زمانے کو انتہا بھی ہی بولا نعم یوم یجمع فیہ الاوّلون والآخرون یسعد فیہ المحسنون ویشقی فیہ المسیئون یعنی ہوا ایک روز ہی کہ لوگ اول و آخر کے تمام اسدن جمع ہوگے اس مین نیکی کرنے والے نیک بخت ہوگے اور بدی کرنے والے بدبخت ہوگے پوچھا کیا سچ کہتا ہی بولا نعم والشفق والغسق والفلق اذا اتسق ان ما انبأتک بہ لحق یعنی درست ہی قسم ہی شام کی سرخی کی اور اندھیرے کی اور صبح کی جب پورا ہوا ہین جو بولا ہون بیشک حق ہی بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطیح سے جیسا نہ بولا تھا ویسا ہی اس سے بھی خواب بول کے پوچھا دیکھین دونون برابر کہتے ہین یا کچھ اختلاف کرتے ہین پھر شق بولا رأیت حممة خرجت من ظلمة فوقعت بین روضة واکمة واکلت منہا کل ذات نسمة یعنی تو دیکھا ایک کویلا نکلا تاریکی سے اور بیچ باغ کے اور ٹیلے کے بیچ اور کھایا اس سے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سچ بولا اسکی تعبیر کیا ہی بولا احلف بما بین الحرتین من انسان لینزلن بارضکم السودان فلیغلبن علی کل طفلة البنان ولیملکن ما بین ابین الی نجران یعنی قسم کہاتا ہون لوگون کی جو ہین دونون حرون کے بیچ البتہ اتر یگے تمہاری زمین پر حبشیان پھر غالب آیگے ہر نازک انگلی والون پر اور ابین سے نجران تک مالک ہوگے بادشاہ بولا یہ کب ہوگا میرے وقت یا میرے بعد بولا لا بل بعدہ بزمان ثم یستنقذکم منہم عظیم ذو شان ویذیقہم اشد الھوان یعنی تیرے وقت نہین بلکہ تیرے بعد ایک زمانہ گذر یگے پھر تمکو انکے ہاتھ سے چھڑا یگا ایک شخص بڑی شان والا چکھا یگا انکو بڑی خواری پوچھا وہ کون شخص ہی بولا غلام لیس بدنی ولا مدن یخرج من بیت ذی یزن یعنی وہ لڑکا ہی نہین ہی کم ذات اور نہ شہری نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا کیا اسکی سلطنت رہیگی یا منقطع ہوگی بولا بل ینقطع برسول مرسل یاتی بالحق و

العدل بین اہل الدین والفضل یکون الملک فی قومہ الی یوم الفصل
یعنی بلکہ منقطع ہوگا ایک پیغمبر سے پیچھے کیا خدا کی طرف سے آیگا حق اور انصاف کے واسطے اہل
دین وفضل کے لیئے ہوگا ملک اسکی قوم مین فیصلے کے روز تک پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا یوم
تجزی فیہ الولاۃ ویدعی فیہ من السماء بدعوات یسمع منہا الاحیاء والاموات
ویجمع فیہ بین الناس لیوم المیقات یکون فیہ لمن اتقی الفوز والخیرات
یعنی وہ ایک دن ہی جزا دیے جاینگے اس مین والیان اور پکارے جایگا اس مین آسمان سے پکار سنینگے
اسکو زندے اور مردے اور جمع کیئے جاینگے اس مقرری دن مین لوگ ہوگا اس مین اسکو جو ڈراہی جھگڑا
اور خوبیان پوچھا کیا تو کہتا سو سچ ہی بولا ای ورب السماء والارض وما بینہما من
رفع وخفض انما انبائتک بہ لحق ما فیہ امض یعنی درست ہی قسم ہی رب آسمان
وزمین کی او جو اسکے بیچ ہی بلندی اور پستی مین جو خبر دیا ہون سو بیشک حق ہی اس مین شک
نہین روایت کئے ہین بیہقی نے براضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار عمر رضی اللہ عنہ سواد بن قارب
سے پوچھی تمہارے اسلام لانیکا ابتدا کیا ہوا سواد بولے میرا ایک رئی تھا یعنی اخباری جن شکو مین
سوتا تھا سو آکر ہوشیار کیا اور بولا اٹھ اور مین کہتا ہون سو اسکو سمجھ اللہ کا رسول لوی بن
غالب کی اولاد مین مبعوث ہوا بعد چند بیت بولا انکا خلاصہ یہ ہی کہ جن اونٹونپر کجاوے باندہے
باندھکر ہدایت لیکے کو جاتے ہین تو بھی چل اس کے پاس جو خلاصہ ہی ہاشم کی اولاد کا اس مین سو رہا
بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کر کر بولا اللہ تعالی ایک نبی مبعوث کیا ای سواد بن قارب
تو اسکے پاس جا ہدایت پایگا پھر شکو آکر ویسا ہی ہوشیار کیا اور وہی ابیات کچھ عبارت کے
تغیر کے ساتھ بولا بعد تیسری شب بھی آکر اسی مضمون کے ابیات بولا جب مین یہہ اس سے مکرر سنا
میرے دل مین اسلام لانیکا حب پیدا ہوا سو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا

مجھے دیکھتے ہی فرمائے مرحبا ای سواد بن قارب تو کیا واسطے آیا سو ہم معلوم کرے بعد میں عرض
کیا یا رسول اللہ میں چند بیت بولا ہوں آپ انکو سماعت فرمانا اور یہ ابیات پڑھا اتانی رئی
بعد لیل و ھجعۃ ۞ ولم یک فیما بلوت بکاذب ۞ میرا اخباری جن شبکو سونے
بعد آیا اور میری آزمائش سے وہ کاذب نہیں ثلث لیال قولہ کل لیلۃ ۞ اتاک رسول
من لوی بن غالب ۞ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کہ آیا ہی رسول لوی بن غالب کی
اولاد میں فشمرت عن ساقی الازار و وسطت ۞ بی الذعلب الوجنا و عند السباسب ۞
پھر میں سمٹا اپنی بہذری پر سے لنگ اور واسطے ہوی میرے لئے ساندنی بیابان پاس فاشھد ان اللہ
لا شئی غیرہ ۞ وانک مامون علی کل غائب ۞ سو میں گواہی دیتا ہوں بیشک
اللہ کوئی نہیں اسکے سوا اور مقرر تو مامون ہی ہر پوشیدہ پر وانک ادنی المرسلین
شفاعۃ ۞ الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطائب اور بیشک تم پیغمبروں سے سفارش میں
قریب ہیں اللہ پاس ای فرزند بزرگ پاکوں کے فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی ۞
وان کان فیما جاء شیب الذوائب سو فرماؤ ہمکو جو تمکو آتا ہی ای
بہتر چلنے والوں کے اگرچہ ہوا اسمیں جو آیا ہی سفید ہو جانا سر کے بال وکن لی شفیعا یوم لا
ذو شفاعۃ ۞ سواک بمغن عن سواد بن قارب اور ہو میرے سفارشی اس روز جو
نہیں ہی صاحب شفاعت تمہارے سوائے بیپروا سواد بن قارب سے روایت کئے ہیں ابن
سعد اور طبرانی اور ابو نعیم خبر دیے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ پہلا خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعثت کی دیئے وایک عورت تھی اسکو جن رکھا تھا ایکدن پرندے کی شکل میں آکر دیوار پر بیٹھا
وہ عورت اسکو بلائی تو بولا کہ میں نبی مبعوث ہوا اور ہم پر زنا حرام کیا اور ہمکو رہنے سے منع کیا روایت
کئے ہیں ابو نعیم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ بیشتر از نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے ہم شام

طرف تجارت کو گئے وہاں ایک عورت تھی کاہنہ ہم اسکے یہاں گئے وہ بولی میرا جن اگر دروازے
پر کھڑے ہو امین اسکو بلائی بولا جو اب تمھارے سے کچھ کام نہین احمد نکلے اور ایک امر آیا کہ
اسکی طاقت نہین جب ہم ملکے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے ہین روایت
کیے ہین ابن شاہین اور ابن مندہ نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہے ابن وقشہ کے پاس ایک
اخباری جن تھا اکثر ہونہار چیزون کی خبر دیتا ایک روز مین بیٹھا تھا جن آکر اس سے کچھ بولا پھر اس نے
میرے طرف دیکھ کر بولا ای ذباب ایک نادر بات سن پوچھا وہ کیا بولا محمد ملکے مین معبوث ہوئے اور
کتاب طرف لوگون کو دعوت کرتے ہین اور لوگ قبول نہین کرتے مین پوچھا یہ کیا بات ہی بولا سو
مجھے بھی معلوم نہین مگر جن یہی بولا چند روز گذرے نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معبوث ہوئے
خبر آئی پھر مین اسلام لایا روایت کئے ہین ابو سعد نے شرف المصطفی کتاب مین جندل بن
نضلہ سے کہے کہ میرا اخباری جن ایک روز مین سوتا تھا سو آکر اٹھایا اور بولا ھَبْ فَقَدْ لَاحَ
سِرَاجُ الدِّیْنِ پیدا ہو روشن ہوا ہی دین کا چراغ بِصَادِقٍ مُّهَذَّبٍ اَمِیْنٍ راست گو پاکذات
امانت دار سی فَارْحَلْ عَلٰی نَاجِیَةٍ اَمُوْنٍ تو جا جلد رو سانڈنی پر تَمْشِیْ عَلَی الصَّحْصَحِ
وَالْحُزُوْنِ چلتی ہی ہموار زمین اور دشوار پر مین گھبراہٹ سے اٹھکر پوچھا کیا ہی تو بولا وَسَاطِحِ
الْاَرْضِ قسم ہی زمین پہن کرنے والے کی وَفَارِضِ الْفَرْضِ اور فرض مقرر نے والے کی لَقَدْ بُعِثَ
مُحَمَّدٌ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ تحقیق محمد معبوث ہوئے زمین کے طول و عرض مین ثُمَّ نَشَا فِی الْحُرُمَاتِ
الْعِظَامِ وَھَاجَرَ اِلٰی طَیْبَةِ الْاَمِیْنَةِ پیدا ہو بڑے حرم مین اور ہجرت کئے طیبہ امینہ طرف
یہ سنکر مین حضرت پاس آنے نکلا راہ مین سنا ہاتف سے آواز آیا یَا اَیُّھَا الرَّکْبُ الْمُزْجِیْ مَطِیَّتَہٗ
نَحْوَ الرَّسُوْلِ فَقَدْ وُفِّقْتَ لِلرَّشَدِ ای سوار وہ جو ہانکتا ہی اپنی سواری رسول کی طرف
بتحقیق تو توفیق پایا راہ راست کی پھر مین دیکھا کہ یہ کون کہتا ہی تو وہی میرا جن ہی غرض مین

مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کئے ہیں ابن الکلبی نے عدی بن
حاتم سے کہے کہ ایک شخص تھا میرے چچا نوکر چراتا اس کا نام حالبس بن دغنہ ایکدن میرے پاس گھبراہٹ
سے آیا اور بولا تمہارے اونٹ لیو میں جاتا ہوں میں اسکا سبب پوچھا وہ بولا میں بیابان میں
تھا ایک بوڑھا کہ سر اسکا نہایت سفید پہاڑ پر سے اترا ہوا زمین پر اترا اور بولا یا حالبس بن دغنہ
یَا حَالِبسُ یَا لَا یَعرِضَنَّ اِلَیکَ الوَسَاوِس ای حالبس بیٹا دغنہ کا ای حالبس تجھے عارض ہو
وسواس ہٰذَا سَنَا النُّورِ بِکَفِّ القَابِسِ ؛ فَاجنَح اِلَی الحَقِّ وَلَا تُوَالِسِ ؛
یہ روشنی نور کی ہی ہاتھ میں فائدہ دینے والے کے تو پھر تو جھک حق کے طرف اور مت فریب کھا
یہ کہکر غایب ہوا میں اونٹونکو لیکر دوسرے طرف گیا اور وہاں سو گیا ایک سوار آکر مجھے ہوشیار کیا دیکھا
تو وہی بوڑھا ہی کہتا ہی یَا حَالِبسُ اِسمَع مَا اَقُولُ تَرشُدِ ؛ لَیسَ ضَلُولٌ حَائِرٌ کَمُهتَدِ
لَا تَترُکَنَّ نَهجَ الطَّرِیقِ الاَقصَدِ ؛ قَد نُسِخَ الدِّینُ بِدِینِ اَحمَدِ ای حالبس میں کہتا ہوں سو سن
ہدایت پائیگا نہیں ہی گمراہ حیران ہدایت پائے سو شخص کے سا تو مت چھوڑ دستی سو راہ کو جو قریب ہے
بہ تحقیق دین منسوخ ہوا احمد کے دین سے یہ سنکر مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے
دل میں اللہ تعالی اسلام کی محبت دی الغرض وہ شخص حضرت پاس آکر اسلام لایا روایت کئے ہیں ابن
عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے میں ایک روز قریش کے ساتھ کعبے پاس بیٹھا تھا کسی نے آکر بولا
محمد اپنی بیٹی رقیہ کو ابی لہب کا بیٹا عتبہ کو بیاہ کر دیئے بی بی رقیہ نہایت حسین تھی اس لیے مجھے بہت
حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول ہی پیام نہ کیا بعد میں گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی تھی مجھے دیکھکر
بولی اَبشِر وَحُیِّیتَ ثَلٰثًا تَترًا ثُمَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثًا اُخرٰی ثُمَّ بِاُخرٰی کَی تَتِمَّ عَشرًا ؛
خوشی سن اور تجھے دعا دیتی ہوں تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے پھر ایک تا دس پورے
ہوں اَتَاکَ خَیرٌ وَوُقِیتَ شَرًّا تجھے آئی خوبی اور تو بچا بدی سے اَنکَحتَ وَاللهِ حَصَانًا

نہ دھرا تو بیاہ کیا خدا کی قسم عفیفہ اور خوب عورت کو وَاَنْتَ بِکْرٌ وَلَقِیْتَ بِکْرًا اور تو
کنوارہ ہی اور ملی تجھکو کنواری وَاَفَیْتَهَا بِنْتَ عَظِیْمٍ تو نے حاصل کیا لڑکی بڑے مرتبے
والے کی عثمان کہتے ہیں اس بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا اے خالہ تم کیا فرماتے ہو بولی عُثْمَانُ لَكَ
الْجَمَالُ وَلَكَ اللِّسَانُ ای عثمان تجھے جمال ہی اور زبان هٰذَا نَبِیٌّ مَعَهُ الْبُرْهَانُ یہہ نبی ہی اس کے
ساتھہ دلیل اَرْسَلَهُ بِحَقِّهِ الدَّیَّانُ بھیجا اسکو نبی راستی سے دیان وَجَاءَهُ التَّنْزِیْلُ وَالْفُرْقَانُ
اور آیا اسکو قران اور حکم وحی فَاتَّبِعْهُ لَا تَغْتَالُكَ الْاَوْثَانُ سو تو اس کا تابع ہو ہلاک نکریں
تجھکو بتان ہیں بولا اے خالہ جو تم کہتے ہیں اس کا چرچا ہماری بستی میں نہیں وہ کیا بات ہی صاف بیان
کرو بولی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ جَاءَ بِتَنْزِیْلِ اللّٰهِ یَدْعُوْا بِهٖ اِلَی
اللّٰهِ محمد بن عبد اللہ رسول ہی اللہ کے یہان سے لایا اتارا ہوا اللہ کا بلاتا ہی ساتھہ اسکے
اللہ کے طرف پھر بولی مِصْبَاحُهٗ مِصْبَاحٌ وَدِیْنُهٗ فَلَاحٌ وَاَمْرُهٗ نَجَاحٌ وَقَرْنُهٗ نَطَّاحٌ ذَلَّتْ
لَهُ الْبِطَاحُ مَا یَنْفَعُ الصِّیَاحُ لَوْ وَقَعَ الذِّبَاحُ وَسُلَّتِ الصِّفَاحُ وَمُدَّتِ الرِّمَاحُ
چراغ انکا روشن ہی اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا بہتر اور سینگ انکی دھکیلنے والی مکہ انکے اختیار میں آیا نفع
نہیں دیتا پکارنا ذبح آن پڑے بعد اور تلواران کھینچے گئے اور نیزے راست ہو چکے عثمان کہتے ہیں اس کی یہہ بات
میرے جی کو لگی اور میں اسی فکر میں لگا میری عادت تھی ابی بکر صدیق کے یہان جانا پھر میں جا کر بیٹھا بولا
ابو بکر کیا ای عثمان تجھہ سا دانا شخص حق بات کو نہ سمجھنا بہت عجب ہی اور ہماری قوم یہہ جو
بتوں کی پرستش کر رہے ہیں کچھ بھی ہی وہ تو پتھر ہیں نہ سنتیں نہ دیکھتیں اور نہ نفع دیتے عثمان
کہے واللہ وہ ایسے ہی ہیں ابو بکر کہے تمھاری خالہ سچ کہی محمد بن عبد اللہ کو اللہ تعالی اپنی رسالت دیکے
بھیجا خلق طرف تمھاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس چلو پھر میں حضرت پاس آیا
مجھے دیکھہ کر فرمائے ای عثمان اللہ تعالے بہشت طرف بلاتا ہی سو تو قبول کر اور میں اللہ کا رسول

رسول ساتھ خلق طرف عثمان کہے یہ سنکر واللہ میں بے اختیار رہا اور اسلام لایا پھر تھوڑی روز
نہیں گذرے کہ عتبہ رقیہ کو طلاق دیا اور میں انکو نکاح کیا ہاتف سے آوازان آئے سو
بیان روایت کئے ہیں خرائطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہتے قریش کی جماعت ایک بت
پاس آیا کرتی تھی انمیں ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبد اللہ بن جحش اور عثمان بن
الحویرث بھی تھے ایک روز اگر دیکھے تو بت اوندھا پڑا ہی سب ملکر اسکو اس کے مقام پر رکھے
تھوڑا وقت نہیں گذرا کہ بت بدطوری کے ساتھ پھر وہ گر پڑا پھر کھڑے کئے تیسری بار بھی اوندھا
گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوی حادثہ پیدا ہوا ہی اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے تھے سو بت کے اندر سے آواز آیا تو دی المولود انارت بنوره ؛ جمیع فجاج الارض
بالشرق والغرب ؛ یعنے بت گرے واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوا اسکے نور سے زمین
کے تمام راستے مشرق اور مغرب میں وخرت لہ الاوثان طرا وارعدت ؛ قلوب
ملوك الارض طرا من الرعب اور اوندھے گرے اس کے واسطے بت تمام اور کانپ گئے دل
زمین کے بادشاہوں کے رعب سے ونار جمیع الفرس باخت واظلمت ؛ وقد بات
شاه الفرس فی اعظم الکرب اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی اور تاریک ہوی اور رہا شاہ فارس کا
بڑی سختی میں وصدت عن الکھان بالغیب جنہا ؛ فلا مخبر منہم بحق ولا کذب ؛
اور باز رہی کاہنوں کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نرہا سچ نہ جھوٹ فیا آل قصی
ارجعوا عن ضلالکم ؛ وھبوا الی الاسلام والمنزل الرحب ؛ سو اے آل قصی کی تم پھر جاؤ
اپنی گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی طرف ضیافتوں کے روایت
کئے ہیں خرائطی نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ابرہہ مکے سے بھاگا تو حبش کو نجاشی
بادشاہ کے یہاں زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل ملکر گئے اسکی ملازمت حاصل ہوی بعد کہا ای

قریشیان مین ایک بات پوچھتا ہون تم راست کہو کہے بہت بہتر بولا تمھارے یہان کوئی لڑکا تھا کہ اسکو اس کا باپ ذبح کرنا چاہتا تھا پھر عوض اس کے اس کے بہت سے اونٹ ذبح کیے گئے در ہی پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی تھی اس کا نام آمنہ اسکو اس سے نکاح کر دئے اس کو حمل ٹھیرا اس مین اس کا شوہر سفر کیا سو مرگیا پوچھا وہ حاملہ تھی سو جنی کیا نہین کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اسکی پیدایش کی شب کچھ عجائب بھی نمود ہوے ورقہ کہے مین اس شب کو بت پاس رہا تھا اس کے شکم سے آواز آیا وُلِدَ النَّبِیُّ فَذَلَّتِ الْاَمْلَاکُ ؁ وَنَأیَ الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْاِشْرَاکُ پیدا ہوا نبی اور نفرت پائے بادشاہان اور دور ہوی گمراہی اور بھاگا شرک پھر وہ بت اوندھا گیرا زید کہے مین بھی اس شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف گیا دیکھا ایک شخص اسکو دو پھوئے مین آسمان پر سے اترے اور قبیس پر کھڑے ہوا بعد مکے طرف دیکھکر کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوا اور امین پیدا ہوا بعد ایک کپڑا اس کے ساتھ تھا سو کھولا اور مشرق و مغرب طرف جھکا اور وہ کپڑا آسمان کے نیچے ڈہانپ لیا اور ایک نور چمکا کہ اس سے آنکھ خیرہ ہوے اور مجھے گھبراہٹ ہوی بعد ہاتف اپنے پکھو ملاکر اڑا اور کعبے پر گرا وہان سے ایک نور روشن ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوی اور کعبے پاس کے بتون طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی بولا مین اس شب کو خلوت مین تھا زمین سے ایک ہندی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندے انکو کنکرون سے مارے اشرم جو حرم پر تعدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا تو نیک بخت ہوا اور جو کوئی اسکو نہ مانا تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھکر مین پکارنا چاہا زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد کیا طاقت نہ ہوی بعد جب وہ غیب ہوا مین اپنی حالت پر آیا روایت کئے ہین بخاری نے عمر رضی عنہ سے کہے مین ایک روز بتون پاس سوتا تھا ایک شخص گائے لاکر ذبح کیا اس مین سے ایک بڑی آواز آئی ایسا بڑا آواز مین کبھی نہ سنا تھا یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ای جلیح

بہتر کام ہے جو نصیحت کرنیوالا کہتا کہ لا الٰہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بہاگے مین آپ ہمین کہا مین یہان سے نہ جاونگا جب تک کہ نجانون کہ اس کے بعد کیا ہے پھر دوسری بار و یسی ہی آواز ایا بعد تیسرے دفعہ بھی وہی آواز آیا پھر کچھ دیر ہوی کہ محمد کہنے لگے مین نبی ہون روایت کئے بیہقی نے کہ مازن طائی عمان مین بتون کا پوجاری تہا ایک روز بت پاس جانور کاٹا بت مین سے آواز آیا کہ ای مازن تو ادہر آ سن نبی مبعوث ہوا اور حق بات لایا تو ایمان لا بری آتش سے جسکی ایندہن پتھر مین بچیگا مازن بولا یہ عجب بات ہی بعد چند روز کے بھی جانور کاٹا اس مین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آیا ای مازن تو سنکر خوش ہو نیکی ظاہر ہوی بدی پوشیدہ ہوی مضر مین ایک نبی مبعوث ہوا اللہ کے یہان سے برا دین لایا بتون سے تراشے سوت کو چھوڑ اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب میری خوبی کا وقت آیا ہی اور اسکی دریافت مین تہا کہ ایک شخص حجاز سے آیا مین اس سے وہان کی کیفیت دریافت کیا وہ بولا ایک شخص نکلا ہے اسکا نام احمد لوگون کو کہتا ہی مین اللہ کے طرف تمکو دعوت کرتا ہون مین نے لا و اللہ مجھے جو بشارت ہوی اسکا نشان یہی ہے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے مین اور شراب اور رنڈیو مین گرفتار ہون میرا تمام مال انہو مین خرچ ہوا اور مجھے اولاد نہین آپ دعا کرو تا اللہ تعالی یہہ بدیان میرے سے دفع کرے اور مجھے شرم و حیا دیوے اور اولاد ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ اسکو درعوض راگ کے قرآن کی تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا ہے میرے تمام بد خصلتان دفع ہوے چار عورتونکو نکاح کیا اور نہایت شرم مجھے حاصل ہوی اور حیان لڑکا پیدا ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے کہ خثعم کے قبیلے والا ایک شخص بولا ہم بتونکی پرستش کرنے اور قضیے کے فیصلے واسطے ان پاس جاتے ایکروز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے واسطے گئے تو ہاتف سے آواز آیا کہ تمھاری عقل کیا مارے گئی ہی جو بتون سے فیصلے مانگتے ہین دیکھو تمام کا

سردار بڑے عدل و انصاف کا نبی بلد حرام مین نور اسلام کا لایا ہی لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہی
یہہ سنکر لوگ گھبراہٹ سے بھاگے بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے
مین نکلے اور مدینے کو ہجرت کیے پھر مین اگر اسلام لایا روایت کیے ہین ابن سعد اور بزار اور
ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے ایک مہینے کے آگے ہم
ایک اونٹ نحر کیے دیو کے بیت سے آواز آیا تم نادر بات سنو مکے مین نبی احمد نام مبعوث ہوا اب
یثرب کو ہجرت کریگا اس کے باعث جن آسمان پر جانے سے منع ہوگئے اگر گئین تو انپر انگارے پڑتے
ہین ہمکو اس سے تعجب ہوا پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے روایت کیے ہین ابو نعیم نے تمیم
داری سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن ایام مین مبعوث ہوے مین شام کے ملک مین تھا ایک کچھ کام
واسطے کسی قریے کو گیا شب ہونے سے ایک بیابان مین اترا اور جاہلیت کے دستور موافق بولا کہ
اس بیابانکے بڑے جنکی پناہ مین ہون بعد مین لیٹا تو ہاتف سے آواز آیا کہ اب اللہ کی پناہ مانگنا جن کسیکو
اپنی پناہ مین لے نہین سکتے مین بولا تو کیا بات کہتا ہی وہ بولا رسول امین نکلے اور انکے پیچھے ہم
حجون مین نماز پڑھے اور اسلام لائے اور تابع ہوے جنون کا فریب دینا جاتا رہا انپر انگارون کا مار
ہوتا ہی تو محمد پاس جا وہ رب العالمین کے رسول ہین اور انپر اسلام لا صبح کو مین ایک راہب سے یہہ قصہ بولا وہ
کہا سچ ہے کہ ایک نبی حرم مین نکلنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرتا ہی اور وہ سب انبیا سے افضل ہی تو
اسکے پاس جانے مین سستی مت کر روایت کیے ہین ابو نعیم نے خولید نصری سے کہے کہ ہم ایک بت پاس تھے اس کے اندر سے
آواز آیا جن کا سننا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انپر انگارے پڑتے ہین سبب اسکا وحی آنے
سے ہی ایک نبی پر جو مکے مین مبعوث ہوا نام انکا احمد اور ہجرت گاہ یثرب حکم کرتے ہین نماز روزے اور نیکی
اور صلۂ رحم کی ہم وہانسے نکلکر دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ مکے مین ایک نبی مبعوث ہوے انکا نام احمد
روایت کیے ہین ابو نعیم اور ابن جریر وغیرہ عباس بن مرداس سے کہے مین ایک بت کی پرستش کرتا تھا

اسکا نام ضمار اکبر تو اس کے پیٹ مین سے آواز آیا قُلْ لِلْقَبَائِلِ كُلِّهَا ؕ هَلَكَ الْأَنِيسُ
وَعَاشَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ؕ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے والون کو کہ انیس ہلاک ہوا اور جئے مسجد والے
أَوْصَى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ؕ قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وصیت کیا ضمار اور تھا عبادت
کئے جاتا تھا ایک مدت پیش از کتاب اترنے کے نبی محمد پر إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى ؕ بَعْدَ
ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي ؕ بے شک وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم کے فرزند کے پیچھے
قریش سے راہ نما ہی عباس کہا یہ بات مین کسی سے ظاہر نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب
سے پھرے مین ذات عرق مین عقیق پاس اپنے اونٹ چراتا تھا ایک بڑا آواز سنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص
شتر مرغ کے پکھو تو پنر کھڑا ہی اور کہتا ہے دو شنبے کے روز سہ شنبے کے سنکو نور جو پیدا ہوا اٹھا عضباء اوٹنی کے
صاحب کے ساتھ ہی دوسرے طرف سے ہاتف اسکو جواب دیا جن کو خبر ہوا سو دیکھ اوٹنی اپنے
اوپر کی جھول رکھی ہی اور آسمان پر چوکیان بیٹھے ہین ہین گھبراہٹ سے اٹھا اور جانا کہ محمد سچے رسول
ہین روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عمرو بن سعید ہذلی سے کہے کہ مین سواع بت پاس
ذبح کیا اس کے اندر سے آواز آیا کہ عجب ہی بنی عبد المطلب مین نبی مبعوث ہوا احمد نام زنا اور بت پر حرام
کیا آسمان پر نگہبان بیٹھے اور ہم پر انگارے پڑ کر ہمکو متفرق کئے مین وہان سے نکل کر مکے کو آیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا احوال کچھ تحقیق معلوم نہ ہوا پھر مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کر پوچھا کہ کوئی
شخص اسکا نام احمد پیدا ہوا کیا نکلا ہے اور لوگون کو اللہ کی طرف دعوت کرتا ہی ابو بکر کہے تم کیا واسطے
دریافت کرتے ہین مین یہ قصہ بیان کیا ابو بکر کہے درست محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کی طرف دعوت کرتے ہین
اور وہ مقرر اللہ کے رسول ہین روایت کئے ہین بیہقی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر ایمان لایا اور عرض کیا مین اپنا اونٹ بھاگا سو
ڈھونڈنے نکلا صبح کے وقت ایک آواز ہاتف سے آیا کہ اللہ تعالی حرم مین ایک نبی مبعوث کیا

ہاشم کی اولاد مین تاریکی دفع کر تین اطراف پھر کر دیکھا کوی نظر نہ آیا مین بولا ای ہاتف وہ کیا ہی سو بیان
کر پھر آواز آیا کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالے محمد کو خوشخبری دینے واسطے بھیجا اللہ کا شکر
خلق کو عبث نہید اکیا اور پیغمبر نبی احمد کو بھیجا جبتک کہ سوار حج کیا کرینگے اس پر درود بھیجو جب روز روشن ہوا
میرا اونٹ جلا روایت کئے ہین ابو سعید نے شرف المصطفے کتاب مین جعد بن قیس مرادی سے کہے کہ
جاہلیت مین مین اور تین شخص حج واسطے نکلے یمن کے ایک بیابان مین اترے اور جانورونکو باندھے اور
اس بیابان کے مرحے جن کی پناہ لیئے شب ہوی تمام لوگ سو گئے مین جاگتا تھا ہاتف سے آواز آیا الا ایھا
الرکب المعرس بلغوا۞ اذا ما وقفتم بالحطیم و زمزما ای سواران جو شب باشی کرتے ہین
پہنچا دو جب تم اترے حطیم اور زمزم پاس محمد المبعوث منا تحیۃ ۞ تشیعہ من حیث سار
و یمما ۞ محمد کو جو مبعوث ہوے ہمارے طرف سے تحیت جو ساتھ رہے انکے جہان جاوے اور قصد کرے
و قولوا لہ انا لدینک شیعۃ ۞ بذلک اوصانا المسیح ابن مریما ۞ اور کہو انکو کہ ہم تمہارے دین کے
تابع ہین ہمکو یہی وصیت کئے ہین مسیح بیٹے مریم کے روایت کئے ہین ابن عساکر نے زمل بن عمرو عذری
سے کہے کہ بنی عذرہ مین ایک بت تہا اس کا نام حمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے بعد اسکے مین نے
آواز آیا اے بنی ہند بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام اور شرک کے تئین اسلام ہم یہ سنکر گھبرائے بعد چند
روز کے بھی آواز آیا ہی طارق ای طارق مبعوث ہوا نبی صادق وحی کا ناطق تہامے مین پکارنے والا پکارا
کہ اسکی تائید کرنے والون کو ہی سلامت اور اس کے مخالفون کو ہی ندامت اب تیرا اور میرے جدائی ہی تا
بقیامت اور بت اوندھا گرا زمل کہے پھر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت پاس آکر اسلام لائے اور یہ
آواز سنے سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ بات جن بولا روایت کئے ہین
طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خریم بن فاتک کہتے تہے کہ اپنے اسلام کا سبب
یہ تہا کہ مین اپنے اونٹون کو ڈھونڈنے نکلا اور شب ہوی سو مین پکار کر بڑے آواز سے بولا اس بیابان مین عزیز شخص

کے مین پناہ مین ہون ہاتف سے آواز آیا اس مضمون سے کہ تو خداے ذوالجلال کی پناہ مین آیا اور
سورۂ انفال کی آیتیں پڑھ اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت ڈر یہ سنکر مجھے نہایت خوف ہوا
اور بے حواس بن گیا جب اپنے تئین حواس آئی بولا تو مجھے سمجھہ بات ارشاد کرتا ہی یا گمراہ کرتا ہی
پھر آواز دیا یثرب مین اللہ کا رسول نجات کی دعوت کرتا ہی اور یٰس اور حٰم وغیرہ سورتان لایا ہی انمین
حلال حرام کی تفصیل ہی اور نماز روزے کا حکم کرتا ہی اور بد چیزون سے منع کرتا ہی ایک روایت مین آیا
پھر مین اسکو کہا تو کون شخص ہی سو بول کہا مین عمرو بن اثال ہون نجد کے جنون کا جمعدار مسلمان
ہوا ہون اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر آئے تک تیرے اونٹونکی نگاہبانی کرتا ہون خریم کہتے ہین یہ
سنکر مین مدینے کو آیا اور مسجد طرف چلا راہ مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کر کر کہتے تمہارے اسلام
کی خبر ہمکو معلوم ہوئی چلو میرے ساتھہ پھر مسجد مین لگئے حضرت خطبہ پڑھتے تھے مین جاکر اسلام لایا حضرت فرما
تیرے اونٹون کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافظت سے انکو تیری لوگون پاس پہنچا دیا اس کے سوائے اور بھی
روایتان اس مضمون کے ہین لیکن سخن بہت دراز ہونیکے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا **فصل دوسرا**
معجزون کے بیان مین معجزے کا معنی لغت مین عاجز کر دینے والا اور یہان مراد وہ ہی کہ جس نے
آپ کے تئین رسول اللہ قرار دیتا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جو لاتا ہی اس کا نام معجزہ ہی اور معجزے کے چند شرط
ہین **پہلی شرط** یہ کہ وہ معجزہ عادت کے برخلاف رہنا اگر عادت کے مخالف نہووے مثلاً آفتاب ہر روز
نکلنا اور ٹھنڈ کالے مین ٹھنڈ زیادہ ہونا اسکو معجزہ نہ کہینگے دوسری شرط یہ کہ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے
عاجز ہونا نہین تو وہ معجزہ نہین تیسری شرط نبوت کا دعوی کرنیوالا اسکو ظاہر بین علانیہ کرنا چوتھی
شرط دعوی کے موافق ہونا اگر بولا مین مردے کو زندہ کرتا ہون پھر وہ نکر پہاڑ کو گویا کر دیا تو اسکو معجزہ نہ کہینگے
پانچوین شرط اس نے جو ظاہر کیا اسکو جھٹلانے والی نہونا مثلاً بولا مین اس مرغ کی زبان سے سخن کروانا
ہون پھر مرغ بولا کہ یہ شخص جھوٹا ہی تو وہ معجزہ نہین چھٹوین شرط وہ معجزہ دعوی کے مقدم نہونا اگر

ہو تو اسکو معجزہ نہ بولیں گے بلکہ وہ از قبیل کرامات ہی اسکو ارہاص کہتے ہیں اب سنئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعویٰ کئے اور معجزہ انکے ہاتھ پر ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی ہیں حضرت کے معجزے دو طور کے تھے حسی اور عقلی حسی معجزے تین قسم پر ہیں ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شق ہونا اور جانور اطاعت کرنا اور اسکے مانند دوسرا قسم وہ جو حضرت کی ذات مقدس میں احوال موجود تھے مثلاً نور جو حضرت کے آبا کی پیشانی پر چلے آتا تھا اور دونوں شانوں میں مہر نبوت تھی اور صورت مقدس ایسی جو فراست سے نبوت پر دلالت کرتی تھی تیسرا قسم حضرت میں چند صفات تھے اسکو جاننے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی کے یا کوئی حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بد کام پر کبھی اقدام نہ کئے نہ پیش از نبوت نہ بعد از نبوت اور اعدا کے مقابلے سے کبھی منہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبے میں اور دنیا کی محبت انکے دل میں بالکل نہ تھی یہاں تک قریش بولے تمکو جو چاہیے سو ہم مہیا کر دیتے ہیں تم اپنے دعوی سے باز آؤ تو انھوں کی بات طرف التفات نہ کئے اور سخن حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلو میں تھا اور دنیا داروں کے ساتھ نہایت بے پروا تھے اور فقرا مساکین کے ساتھ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریقے پر تھے یہہ اوصاف تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مجتمع رہنا نبوت پر بڑا معجزہ ہی اما عقلی معجزے ایک تو یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نادانوں میں بڑے ہوئے اور کسی عالم یا حکیم پاس تربیت نہ پائے اور نبوت کا دعوی کر کر اللہ تعالے کی ذات و صفات اور اس کے افعال اور احکام کو ایسے دلایل سے ثابت کئے کہ اعد الکتین مجال دم مارنیکا نرہا اب جسکو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہی وہ سمجھتا ہے کہ یہہ احوال میسر نہ ہوگے جب تک تعلیم ربانی اور ہدایت الہیٰ ہو دوسرا یہہ ہے کہ دوسرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیش از اظہار کرنے نبوت کے دعوے کے مسائل الہیہ کا ذکر کبھی زبان پر نہ لائے اور دعوے نبوت کا بالکل زبان شریف پر جاری ہوا جس کی عمر چالیس برس کی گذر چکی اور اس قسم کے مسائل زبان پر جاری نہ ہوے اور یکایک اسکی تعلیم دینا شروع کئے اور ایک کلام لائے کہ اس کے معارضے سے تمام جہان

کے لوگ عاجز آئے اور اب بارا سو بچاس پر پانچ برس گذر گئے کسیکو معارضے کی طاقت نہین تو
ہدایت عقل گواہی دیتی ہے کہ یہ اللہ کے بیان کی وحی ہے تیسرا وہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسالت کے
پہنچانے مین اقسام کے مشقتان اور تعب کھینچے اور خویش و بیگانے بلکہ تمام جہانکو اپنا دشمن گردانے لیکن حضرت
کے عزم مین کچھ قصور نہ آیا جب تمام دشمنون پر غالب آئے اور لشکر بڑا جمع ہوا اور کمال قوت و قدرت حاصل ہوئی
اور بنی الاصفر کا بادشاہ ڈرنے لگا لیکن وہ حضرت اپنا زہد و تقوی نہ چھوڑے اور بچھونے کی ایک تاہ کو دو تاہ کرنا
نا سونے وقت گوارہ نہ کیئے جو کوئی ذرا انصاف کر دیکھا تو معلوم ہوتا ہے کہ دغا باز سے یہ بناؤ نہین ہو سکتا اور
اسکی بناوٹ جمتی نہین دغا باز اپنی دغا اور جھوٹ کو رواج نہین دیتا مگر دنیا حاصل کرنے دنیا ملے اور آپ اس سے
کچھ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین و دنیا دونون ضایع کیا عقل مند ایسا نہ کریگا معلوم ہوا کہ یہ تمام مشقتان
اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کے دعایان مقبول ہوتے تھے اگر جھوٹا ہوتا تو دعا مقبول نہ ہوتی
پانچوان غیب کی بہت چیزون کی خبر دئے بموجب حضرت کے مقولے کے وجود مین آیا ان دلایل سے یقین
معلوم ہوا کہ وہ حق رسول تھے اللہ تعالی کے طرف سے اور ان تمام معجزون سے بہت چیزون کا بیان سابق مذکور
ہوا اب جو معجزے سابق مین ذکر نہ پائے ہم بیان لکھتے ہین قران شریف کا معجزہ یہ بڑا معجزہ
ہی جو اب تک باقی ہی اور یہ معجزہ عیسی علیہ السلام کے معجزے سے بڑھکر ہی کیونکہ عیسی علیہ السلام مردونکو زندہ
کرتے تھے اور طبیب کے اندھے بوڑے ٹلے کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہ گمان کرنیکی طاقت نہ تھی اور یہ
درست کر سکنا علم انکو حاصل نہ تھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہین بخلاف اس معجزے کے کہ قریش سخن گوئی
کا لاف مارتے تھے اور فصاحت و بلاغت کا ڈنکا بجاتے تھے فی الواقع اس فن مین انکو کمال قدرت تھی باوجود اسکے
عاجز ہونا بڑی دلیل ہی کہ وہ مقرر اللہ کا کلام ہی اور سب موافق و مخالف کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بڑے عقلمند تھے با این عقل علانیہ کہے کہ اس کلام کے مثل کوئی ہرگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین
نہ ہوتا کہ یہ اللہ تعالے کا کلام ہی تو پیش از انکے عاجزی ظاہر ہونیکے ایسا نہ کہتے بیان تک فرمائے قُل لَّئِن

اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا یعنی اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اس پر کہ لاویں ایسا قرآن نہ لاویں گے ایسا قرآن اگرچہ ہوں ایک کی ایک مددگار بعد اس کے دس سوروں کے مقدار کہو کر فرمائے ام یقولون افتراہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین کیا کہتے ہیں باندھ لایا ہی اسکو محمد تو کہہ تم لاو ایک دس سورتیں ایسی باندھ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوائے اگر ہو تم سچے بعد فرمائے ایک چھوٹے سورے کے مثل کہو وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوائے اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعوی کرتے کوئی شخص جواب میں نہ لایا اگر انکو طاقت ہوتی تو البتہ کہتے اور اس وقت کے بہت کاہنوں کو شیطان تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ ایسے اعانت چاہتے جب کوئی معارضہ نہ کر سکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الہی ہے دیکھئے بارا سو پچپن ۱۲۵۵ سال ہجرت سے گذرے لاکھوں علما فصحا منشی شاعر ہوئے اور ہر ایک سخن کو نازے طور کے رونق دے پر قرآن کے مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الہی ہے اور قریش کے دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو کلام الہی سمجھتے تھے روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ولید بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت پڑھکے سنائے اسکو بہت رقت آئی بعد یہ کیفیت ابو جہل کو معلوم ہوئی سو ولید پاس گیا اور بولا ای چچا ہماری قوم ارادہ کئے ہیں کہ تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا پوچھا کس لئے بولا ہم سنتے ہیں کہ تم محمد کی طرف مایل ہوئے سو شاید تمکو کچھ مال ضرور ہی جو محمد سے طمع رکھتے ہیں ولید بولا قریش سب جانتے ہیں کہ میں سب میں زیادہ مالدار ہوں مجھے کیا حاجت ہی کہ محمد پاس اس طمع سے جاوں ابو جہل بولا اس صورت میں

کچھہ بات محمد کے حق مین کہہ دیوتا لوگون کو معلوم ہووے کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی باتان تمکو پسند نہ آئے ولید بولا مین کیا کہون واللہ تمھارے بیچ مین میرے سے کوئی زیادہ بہتر نہین جانتا رجز اور قصیدہ اور جن کے اشعار اور کاہنون کی انتساب جانتا ہون لیکن محمد جو کہتے ہین کسی کے ساتھہ مشابہت نہین رکھتا اور محمد کے کلام مین ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہے کہ کیسے کلام مین نہین اس کلام کا اعلا پھلدار ہی اور اسفل خوشہ دار اور وہ بلند ہی ہوتا پر گرتا نہین اور وہ توڑتا ہی اپنے ماتحت کو ابو جہل بولا ان باتون سے قوم راضی ہوگی ان کے لئے کچھہ بات بناوٹ کی کرنا پھر تجویز کر کر بولا اس کو سحر کہنا جو اس قدر تاثیر رکھتا ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم عبداللہ بن عباس سے کہے نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بولا ای قریش تم پر ایسا وقت کدھی نہ آیا تھا محمد کم عمر تہا تو سب سے بہتر تھا اور سب سے زیادہ راست گو اور بڑا امانت دار اب اس کے بنا گوش مین بال سفید نکلے اور لایا وہ جو لایا تم اسکو کہتے ہین ساحر ہے واللہ وہ ساحر نہین ہم ساحرون کا منتر اور انکے گنڈے دیکھے ہین کہتے ہین وہ کاہن ہی واللہ وہ کاہن نہین ہم کاہنون کو دیکھے اور انکے عیاں زبان سنے کہتے ہین وہ شاعر ہی واللہ وہ شاعر نہین ہم شعر بولتے ہین اور بہت شاعرون کا سخن بوجھے ہین اور شعر کا ہرج اور رجز جانتے ہین کہتے ہین اس پر شیطان ہی واللہ اس پر شیطان نہین لگا سو اسکو دیکھے ہین اس کا گلا دابنا اور وسوسہ اور پریشانی اس مین نہین واللہ بہت بڑا امر آیا ہی تم اس کو تامل کرو اور خوب دریافت کرو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور بیہقی جابر بن عبداللہ سے کہے ایکروز ابو جہل قریش کی مجلس مین بیٹھکر بولا محمد کا چرچا ہوتا چلا اسیکو جو سحر اور کہانت اور شعر سے خوب واقف ہو محمد پاس بھیجکر اس کا حال دریافت کرنا عتبہ بن ربیعہ کہا مین شاعران اور کاہنان اور ساحران کا سخن سنا ہون اور ان فنون مین مجھے خوب مہارت ہی اگر محمد کا کلام اس ہی قبیل کا ہی تو مجھہ پر مخفی نہ رہیگا پھر وہان سے نکلکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا ای محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو یا عبد اللہ حضرت اس کا جواب کچھہ نہ فرمائے بعد بولا ہمارے خدایان کو تم بدکہنا واسطے بولتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہی کی نسبت کیا سب

کرتے ہین اگر تمکو ریاست منظور ہو تو سب ملکر اپنا رئیس کرتے ہین اور سب تمھاری متابعت کرتے
ہین اگر تمکو عورتان منظور ہو تو دس عورت خوبصورت تمکو نکاح کر دیتے ہین اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو
اتنا مال جمع کر دیتے ہین کہ تمھاری اولاد تک بھی کفایت کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے
جب ان اپنے باتون سے فراغت پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حٰمٓ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ یہان تک کہ اس آیت کو
پہنچے فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُکُمۡ صٰعِقَۃً مِّثۡلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ یعنی پھر تو کہہ مین نے خبر سنادی تمکو ایک
کڑاکے کی جیسا کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر عتبہ یہ سنتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پکڑ کر رحم کے قسمان دیا اور
بولا اب بس کرو اور وہان سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قریش بہت دیر تک اسکی انتظاری کھینچے پر نہ آیا ابو جہل
بولا مین سمجھتا ہون کہ عتبہ صابی ہوا اور محمد کا کہانا اسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت کچھ درپیش تھی سو
یہ حیلہ کیا اور ابو جہل اپنے ساتھ چند لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اسکو بولا ہم سمجھے ہین کہ تو محمد کا تابع ہوا اگر
تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ ہم پیسے دیگے تا تجھے محمد کے کھانیکی احتیاج ہنو عتبہ غصے سے قسم کھایا کہ پھر
محمد سے کبھی بات نہ کرونگا بعد بولا مین بڑا مالدار ہون سو تمکو معلوم ہی لیکن مین محمد سے ایسا کہا تو وہ اسکا
جواب دیا سو واللہ نہ سحر ہی نہ شعر نہ کہانت جب اس نے بولا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُکُمۡ صٰعِقَۃً مِّثۡلَ صٰعِقَۃِ
عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ مین اس کا منہ پکڑ کر رحم کی قسم دیا تو وہ اسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوٹی نہین
کہا مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید عذاب اتر جاوے روایت کئے ہین ابن اسحٰق اور بیہقی نے زہری سے کہے
کہ ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سو سُن نے واسطے ابو جہل اور ابو سفیان اور اخنس بن
شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہین تھی اور یہ ہر ایک علاحدہ علاحدہ جگہہ پر بیٹھے صبح کو تینون وہان سے
پھرے راہ مین تینون کی ملاقات ہوی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر عوام الناس
ہمکو دیکھین تو ہم سے بدگمان ہو جاینگے پھر سب ملکر عہد کئے کہ دوسری بار ہم نہ جاینگے دوسرے شب کو ویسا ہی

تینون مخفی اکر سنے اور صبحکو پھرے سو بھی ملاقات ہوی ایکسکو ایک ملامت کیا تیسری شب
بھی ویسا ہی اتفاق ہوا سو اس روز قسم کہاے کہ بار دیگر ہم نہ آوینگے غرض گھرون کو گئے بعد صبح ہوئی تو
اخنس نے ہاتھہ مین عصا لیکر ابو سفیان کے بیہان گیا اور اس سے پوچھا ای ابو حنظلہ محمد کا کلام
تو جو سنا سو کیا کہتا ہی ابو سفیان بولا مین بات ان جانتا سو ہی سنا اور اس سے غرض کیا ہی سو
بھی معلوم ہی اخنس بولا مین بھی یہہ کہتا ہون اور اخنس وہانسے نکلکر ابو جہل کے گھر گیا اور اسکو بولا
ای ابو الحکم محمد کا سخن تو سنا سو کیا کہتا ہی ابو جہل بولا مین کیا کہون ہم لوگ اور عبد مناف کی اولاد شرافت اور
بزرگی کا جھگڑا کئے انہون نے لوگونکو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے اور سواریان دینے لگے ہم بھی دینا کئے
اور انعامات دینا شروع کئے ہم بھی دئے یہان تک کہ ہم انکے گڑگون سے گر کے لگا کر بیٹھے اور شرط کے
دو گھوڑون کے سی برابر ہوے تو کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی آسمان پر سے اسکو وحی آتی ہی یہہ بزرگی ہمکو
ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اس پر کبھی نہ ایمان لاویگے روایت کئے ہین بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ مین اور ابو جہل ملکر جاتے تھے راہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوی حضرت ابو جہل کو فرمائے ای ابو الحکم
مین تجھے دعوت کرتا ہون توحید کی اور اس کے رسول کی طرف ابو جہل بولا ای محمد تو کیا ہمارے خداؤنکو
بد بولنے سے باز نہین آتا واللہ تو کہتا سو اسکو مین حق جانون تو ایمان لاؤن پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیگئے اور ابو جہل میری طرف متوجہ ہوکر بولا واللہ مین جانتا ہون محمد کہتے سو
حق ہی لیکن قصی کی اولاد بولے کعبے کی دربانی ہمکو ہی تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو
مجلس مین بیٹھنا ہی ہم قبول کئے بولے تمارے لوگ نشان اٹھانا ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ
کعبے کا ابدار خانہ رکھنا ہی ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے یہان تک کہ ہم انکی
برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی واللہ ہم اسکو قبول نہین کرتے روایت کئے ہین مسلم
نے ابی ذرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی انیس مکے سے آکر بولا مین وہان ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہی اللہ

تعالی اپنے ہین رسالت دیکر بھیجا ہی ہینا اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اسکو کیا کہتے ہین بولا کہتے ہین شاعر
ساحر ہی کاہن ہی انیس بھی شاعر تھا کہا مین کاہنون کا سخن سنا ہون لیکن وہ انکا قول نہین اور
اسکو شعر کے وزنون پر تولکے دیکھا تو برابر نہین پڑھتا واللہ وہ نبی سچّہ ہی اور یہ لوگ جھوٹے
ہین ابو ذر کہتے ہین مین مکے کو جاکر تیس روز رہا وہان زمزم کے پانی کے سوائے مجھے کھانیکو کچھہ
نہ ملا مگر مین اس کے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پرجھنڈ بان پڑے اور بھوک کی کچھہ مجھے تاثیر
نہوی اور اسلام لایا روایت کئے ہین ابو نعیم نے زہری سے کہ عقبے کی بیعت کے روز اسعد
بن زرارہ نے عباس سے کہے کہ ہم اپنے قرابتون اور دوستون سے مخالفت کئے اور ہم گواہی دیتے ہینا
کہ محمد اللہ کے رسول ہین مقرر اللہ تعالے انکو رسالت دیکے بھیجا ہی اور انھون جھوٹے نہین اور
کلام جو لائے ہین بشر کے کلام سے مشابہت نہین الغرض جسکو عربی زبان کا کچھہ شعور رہا تو اسکو
یقین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن بشر کا کلام نہین اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہین اور قرآن معجزہ
ہونیکا وجہ اسکی حسن تالیف ہے اور ایک عبارت دوسرے عبارت کے ساتھ ملی رہنا فصاحت کے ساتھ اور اقسام کی
ایجاز بلاغت کی رعایت کے ساتھ اور اس کا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہی عرب کے
اسلوب کے اور اسکی آیتون کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے باہر کہ کوئی فصیح
وبلیغ اس کے مثل نہ بولا اور غیب کے باتان اور آیندہ ہونہار چیزون کی خبر دینا اور اس کے مطابق ہونا
ہین آنا جیسا امر آیت ہین قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ تو کہہ یہودیون کو اگر تمکو ملنا ہی گھر آخرت کا اللہ کے یہان الگ سوائے اور لوگون
کے تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہ آرزو کبھی وہ ہو دنہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھہ
انکے اور اللہ خوب جانتا ہی گنہگارون کو سو موت کی آرزو انکی اختیار مین رہتے ہے پروہ ایسی آرزو نہ کرینگے کہ کہنا اور

آج تک کوئی سیو دی وہ آرزو نکر پا اور لوگوں کے دلوں میں جو باتان تھیں ایسے اگلی دنیا اور اگلے لوگونکا
احوال او رگذری باتین یعنوں کی اخبار جو یہود اور نصاری کے بڑے عالمون کے سوائے دوسرونکو اطلاع نتھی
اور وہ ایک مدت محنت مشقت کر کر جو حاصل کیئے تھے اسکو راست بیان فرمانا حالانکہ وہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے لکھنے پڑھنے نہیں جانتے تھے اور کسی عالمون کی صحبت مین رہکر تربیت نہین پائے تھے
یہہ وجہان دلالت کرتے ہین قرآن معجزہ ہونے پر شق القمر کا معجزہ یہہ بڑا معجزہ ہی جس کی تاثیر افلاک پر ظاہر
ہوی اور اس معجزہ کو انس اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور علی مرتضی اور حذیفہ اور
جبیر بن مطعم اور انکے سوا بہت صحابہ روایت کیئے ہین اور انسے بھی بہت سے تابعین نقل کیئے ہین اور ان سے
ایک جماعت کثیر روایت کیئے یہان تک ہمکو تواتر معلوم ہوا اور قرآن مین بھی اس کے طرف اشارہ ہی کہ
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے نزدیک آپہنچی گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور بعضے جو کہتے ہین کہ اس
آیت مین شق القمر کا مذکور ہوا سو اشارہ آیندہ قیامت مین ہویگا ہی سو غلط ہی اور اس کی بعد کی آیت اس
قول کو رد کرتی ہی وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھین تو کوئی نشانی ٹال دین اور کہین
یہہ جادو ہی چلا آتا کیونکہ قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہینگے اس معجزے کا حاصل قصہ یہہ ہی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پیش از ہجرت کہ حج کے ایام مین منے مین تشریف رکھتے تھے ولید بن مغیرہ
اور ابو جہل بن ہشام اور عاص بن وایل اور اسود بن المطلب اور نضر بن الحارث اور انکے سوائے بہت
سے کافران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعوے مین صادق ہو تو چاند کو دو ٹکرے
کرو وہ شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک سے چاند کو اشارہ کیئے چاند دو ٹکرے ہو کے
ایک ٹکرا ابو قبیس پہاڑ پر طرف اور ایک ٹکرا قعیقعان پہاڑ طرف گرا حضرت فرمائے اسکو خوب دیکھو بعد
ایک ساعت کے وہ ٹکرے پھر ملگئے کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہ ہمکو سحر کیا انمین کے دانا لوگ کہے مسافران
آنے تو انسے یہہ دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھین ہو تو محمد سچہ کیا قافلے آئے بعد دریافت کیئے جو قافلہ آیا سو خبر دیا

کہ ہم دیکھیے چاند دو ٹکڑے ہوا صحیح حدیثون مین یہ قصہ ایسا ہی مذکور ہی عوام مین جو مشہور ہے کہ چاند گریبان
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جا کر آستین سے نکلا بے اصل اور غلط ہی مخالفان اس معجزے کے
انکار مین بحث کرتے ہین کہ فلکیات کا خرق والتیام ممکن نہین اور اس پر عقلی دلایل جو قایم کرتے ہین
سو بیجا ہی اول تو وہ دلایل ثابت نہین متکلمان اس دلایل کو باطل کیے ہین اور چاند خدا تعالے کا بنایا
ہوا ہی وہ جو چاہے سو کرے نبی کے معجزے واسطے اسکو شق کرنا عقل پاس محال نہین اور وہ جو کہتے
ہین اگر چاند شق ہوتا تو تمام اہل جہان پر عیان ہوتا تمام ملکون کے لوگ اسکو دیکھتے اور اپنے اپنے رسالے کو
منجمان اور مورخان لکھتے جواب اس کا یہ ہے کہ یہ معجزہ شب کے وقت ہوا وہ وقت اکثر لوگون کے
سونیکا ہی اور جو ہوشیار رہتے ہین وہ بھی گھر مین رہتے ہین چاند کو تکتا ہوا کوی نہین بیٹھا ہی اور
اس کا شق والتیام ایک لحظے مین ہوا اس لیے کوئی اسکو نہ دیکھا چاند گرہن اور سورج گرہن ہونیکی خبر منجم اپنے
حساب دیکھ کر دیا کرتے ہین اس لیے لوگونکو معلوم ہوتا ہی نہین تو کسی کو اسکی خبر نہ ہو اور بعضے اوقات
شہاب نہایت روشن مہتاب سا گرتا ہی اسکو نادر کوی شخص دیکھتا ہی تمام لوگ نہین دیکھتے انکے
نہ دیکھنے سے اور نہ لکھنے سے واقع مین ہونا لازم نہین آتا اس کے سوائے آفتاب غروب ہو کر کسی شہر مین
شب ہوتی ہی اور کسی شہر مین غروب نہین ہوتا کسی ملک کی شب زیادہ گھنٹونکی ہوتی ہے کہین چار گھنٹی کہین سولہ گھنٹے
کہین اس سے بھی زیادہ یا کم ہوتے ہین جب چندر سورج کے طلوع غروب مین اتنا تفاوت ہو تو مکے مین
شق القمر ہوا سو روم والون کو مثلا دسنا جو ہنوز وہان شب نہین ہوی ہی کیا امکان چاند سورجکو حیدرآباد
دہلی مین گھن لگتا سو دستا ہی لیکن اس مین دن یا رات باقی نہ رہنیکے سبب نہین دستا اور شق القمر ہوا
سو وقت روے زمین پر تمام کفار تھے اللہ تعالی کا نور بجھانا اور محمد کی نبوت کا ظہور نہ ہونا اور انکے معجزے
چرچا نہ پانا تمام کو منظور تھا اگر دیکھیں یا لکھیں ہون تو بھی یقین ہی کہ اسکو نکال دینا اور ملیوار کے راجہ
یہان مسلمان آئے اور اس سے شق القمر کا معجزہ بیان کیے اس نے اپنے قدیم پوتیان منگوا کر دیکھا اس مین لکھا

تھا کہ فلانے وقت فلانے تاریخ مین چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھکر اسلام لایا سو ملیبار کے تاریخون
مین لکھا ہوا ہی آفتاب غروب ہوے بعد نکلا اسو معجزہ روایت کئی ہین ابن مندہ اور ابن
شاہین اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہے ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک زانوی پر
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پر وحی اترتی تہی اسمین آفتاب غروب ہوا اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عصر کی
نماز نہین پڑہے تھے جب حضرت کو افاقہ ہوا فرمائے یا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا تو اسکے لیے
آفتاب کو پھیر سورج غروب ہوگیا تھا سو پھر نکلا علی مرتضی وضو کرکر نماز پڑہے بعد غروب ہوا اور یہہ قصہ صہبا مین
واقع ہوا ہی مدینہ پر برسا سو معجزہ روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم تبوک کو گئے
سو موسم سخت تہا پیاسا نکا تھا ایک منزل مین پانی نہہا لوگ تشنگی سے بیتاب ہوے نوبت یہہ ہوی کہ اب سب مر جائینگے
بعضے لوگ تاب لاکر اپنے اونٹونکو نحر کرکر انکے پھوٹون کو نچوڑ کرپیے اور باقی رہا سو اسکا پانی اپنے جگر پر ڈالے یہہ حال
دیکھکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرنا اللہ تعالی آپکی دعا مین خوبیان رکھا ہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہاتان اٹھاکے دعا مانگے ہنوز ہاتھ نہین چھوڑے تھے کہ ابر نمود ہوکر برسنے لگا لوگ سیراب ہوے اور اپنے
ساتھ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو مینہ لشکر مین برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا تھا روایت کئے ہین
ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجرہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے بعد سنہ نون ہجری مین بنی فزارہ
کی وفد مین تیرہ شخص آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے ملک مین مینہ نہین برسا سو جانور ضایع ہوے اور باغان خشک ہوے
اور اہل و عیال تباہ ہوگئے خدا تعالی سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سوار ہوکر فرمائے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا
مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا سُقْیَا رَحْمَۃٍ لَا سُقْیَا
عَذَابٍ وَلَا ھَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَانْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ حضرت
دعا مانگے بعد ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ اٹھکر عرض کئے یا رسول اللہ خرما مربدون مین ہے مینہ برسے تو ضایع ہوگا حضرت
فرمائے یا اللہ مینہ برسا یہان تک کہ ابو لبابہ برہنہ ہوکر اپنی لنگ سے مربد کی موری بند کرے پھر مینہ شروع ہوا چھے روز

تنگ آسمان نظر نہ آیا اور ابولبابہ اپنے مربد کی موری لنگ سے بند کرنے لگے لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مال ضائع
ہوا اور راہ چلنا الگ گیا دعا کرو مینہ موقوف ہو حضرت دعا کئے اللھم حوالینا ولا علینا علی الآکام
والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر مجرد یہ دعا مانگتے ہی مینہ پر سے ابر سرک گیا اور
اطراف میں برسنے لگا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کعب بن مرہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضر کے قوم پر
مینہ نہ برسنا کر دعا کئے سو قحط ہوا پھر میں حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالی نے نصرت دیا اور بخشش
کیا آپکی دعا مستجاب کیا آپکی قوم ہلاک ہوتی ہی انکے لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہ برسا روایت کئے
ہیں بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ لوگ ایمان نہ لائے سو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ ان پر سات سال لا ایسے جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے سو ایسا قحط آیا تمام
اناج سیر گیا یہاں تک لوگ چمڑے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھیں تو بھوک سے دھواں دیستا ابو سفیان
آکر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو اللہ کی طاعت اور صلہ رحم کا اور تمھارے قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا
مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اور برسات ہوئی روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے کہ بنی مرہ کی
وفد آئی اور بارش نہیں ہونیکی شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد وہ لوگ اپنے ملک کو گئے دریافت
کئے تو معلوم ہوا جس روز حضرت دعا کئے اسی روز وہاں برسات ہوئی روایت کئے ہیں واقدی نے کہ سلامان
کی وفد آئی سو مینہ کی شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک کو گئے بعد معلوم ہوا کہ جس وقت
حضرت دعا کئے وہی وقت وہاں برسات ہوئی تھوڑا کھانا بہت لوگونکو کفایت کیا سو معجزہ
روایت کئے ہیں ابن اسحق نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ جب آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امر فرمائے بکری کا ایک دست اور کھانا ایک صاع کا تیار کروا اور دودھ ایک بادیہ لئے اور جب حکم کے
میں تیار کیا بعد عبد المطلب کے اولاد کو دعوت کئے چالیس آدمی تھے یا ایک کم یا زائد ہونگا انمیں حضرت کے چچا یان ابو طالب
اور حمزہ اور عباس اور ابولہب بھی تھے میں وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں کا ایک ٹکڑا لیکر اپنے دندان

مبارک سے تھوڑا تھوڑا اس مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام لوگ پیٹیان بھرکر فراغت سے کھائے
بعد دودھ پلایا کہ سب سیر ہوئے انہین کا ایک شخص ایسا خوراکی تھا کہ وہ تمام کھانا کھا جاوے اور وہ دودھ
تمام پی جاوے غرض کھانے سے فراغت ہوی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا چاہے اس مین ابولہب جلدی کرکر
بولا دیکھو محمد کیا سحر کردیا لوگ متفرق ہو گئے حضرت کو کچھ فرمانیکا اتفاق نہوا دوسرے روز بھی تاکید کئے کہ کل کے
موافق آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کرکر لوگونکو دعوت کئے سب جمع ہوکر فراغت سے کھائے بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے ای اولاد عبدالمطلب کی مین ایسی چیز لایا ہون کہ واللہ عرب کا کوئی شخص وہ نہ لایا
مین دنیا و آخرت کی خوبیان لایا ہون روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ ذات الرقاع کے غزوے مین ایکروز علبہ بن زید حارثی تین انڈے لاکر عرض کیا یا رسول اللہ
یہہ انڈے شترمرغ کے گھونسلے مین مجھے ملے سو لایا ہون حضرت فرمائے ای جابر اسکو بریان کرکر لاؤ
مین اسکو تیار کیا اور روٹی ڈہونڈا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ کے ساتھہ ملکر اس انڈونکو کھا کے سیر ہوے بعد
کھائیکے مین دیکھا تو انڈے جس قدر تھے سو اتنے ہی موجود ہین بعد جتنے لوگ ہمراہ تھے سبھونکو وہ کھلایا
روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خندق کے جنگ مین جب خندق کھودا
کرتے ہین ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسنہ ہین مین گھر کو جاکر اپنی عورت سے
دریافت کیا ایک صاع جو تھے اسکو پسوایا اور ایک بکری تھی خوب فربہ اسکو ذبح کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس حاضر ہوکر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہون آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت تمام
لشکر والونکو پکارکر فرمائے جابر ضیافت کی مجلس جمایا ہی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے تاکید کرو کہ مین آنے
تک چولہے پر سے دیگ نہ اتارے اور آٹیکے روٹیان نہ بناوے پھر حضرت تشریف لاکر آٹے پر اور دیگ مین دعا پڑھکر
پھونکے بعد کھانا تیار ہوا حضرت دس دس شخص کو بلا کر کھلانے لگے غرض ہزار آدمی آکر اسکو کھائے اور
دیگ مین گوشت ویساہی جوش کھا رہا تھا اور آٹے سے روٹیان بن رہے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی پھر وہ کھانے

بعد جو باقی رہا سو لوگون کے گھرونکو بانٹے اور تمام روز کھلاتے رہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سدھارے کر وہ کھانا
سر گیا روایت کئے ہین واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بردہ انصاری سے کہے کہ
جنگ خندق مین ام عامر اشہلیہ عورت تھی ایک خوانمین حیس ڈالکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ڈیرہ مین ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف رکھتے تھے پھر ام سلمہ اس سے اپنے جی لگتے اتنا
کھائے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لیکر باہر تشریف لائے اور لوگونکو دعوت کئے کہ شب کا کھانا کھاتے یہان
او تمام لشکر کے لوگ حاضر ہوکر کھائے اور سب سیر ہوے اور حیس قعب مین جسقدر تھا سو تھا روایت کیے ہین
بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلو مین تھوڑا خرما ڈالکر اپنے مرد کے اور بھائی کے
واسطے بھیجی وے لوگ خندق کے کھودنے مین مشغول تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو دیکھہ بلائے اور
اپنا کپڑا بچھا کر اور اس کے پاس کا خرما لیکر کپڑے مین ڈالے تو وہ دانے کپڑے کے ایک کونے مین لگے بعد لشکر کے تمام لوگونکو
بلاکر کھلائے سب کھاکر چھیک گئے اور خرما کپڑے مین سماکر باہر گرا جاتا تھا روایت کیے ہین مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی
اللہ عنہ سے کہے ہم ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلے کھانا ستر گیا لوگونکو نہایت تصدیع ہوی
ارادہ کئے اونٹان نحر کر کر کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوی سو فرمائے لوگون پاس جسقدر توشہ باقی ہے
اسکو حاضر کرو اور ایک کسنی بچھا کر جو لایا سو اس پر ڈالنے لگے سب جمع ہوا بعد مین اس کا اندازہ کیا تو بکری بیٹھی جیسا
اتنی ڈھیک ہوی لوگونکو کھانیکا حکم کئے چودہ سو آدمی سب کھا کر چھیک گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے
بیہقی وغیرہ کی روایت مین ہے کہ یہ قصہ حدیبیہ کے غزوے مین ہوا روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور
بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ
مین تھے لوگونپر فاقہ کشی کی نوبت پہنچی بعضے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے
اونٹونکو ہم ذبح کرتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ سبا ان دشمن سے مقابلہ ہوا اور ہم بھوکے
اور پیادہ رہین تو کیسا ہوگا اگر مرضی شریف او تو لوگونکو حکم فرمانا کہ جس کے پاس کچھہ توشہ ہوا اسکو حاضر کرین

اور آپ دعا کرنا اُنکی دعا کی برکت سے ہم اپنے مقصد کو پہنچین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خوب پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک لپ سو لایا کوئی دو لپ غرض بہت کسی نے لایا سو ایک صاع لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر دعا کئے اور لشکر کے لوگونکو حکم کئے اپنے باسن بھر لین لوگ جس قدر ظروف تھے بھر لئے پھر وہان جو جمع تھے سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ مین لوگونپر کھانیکی تصدیع ہوئی صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اونٹونکو نحر کر کر گوشت کھاتے ہین اور چربے بدن کو لگاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اونٹونکو نحر کرین تو سواریکو اونٹ نہ رہینگی لیکن توشے منگوا کر آپ دعا کرے تو یقین ہی کہ اللہ تعالے اسمین برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو چمڑا اچھا کر توشے کچھہ جو باقی تھے لائے کوئی ایک مٹھی جواری لایا کوئی مٹھی خرما لایا کوئی روٹی کا ٹکرا لایا غرض چمڑے پر کچھہ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر کر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیو لشکر مین جس قدر ظروف تھے اسمین وہ توشہ بھر لئے بعد باقی رہا سو اسکو تمام کھاتے کھاتے چھک گئے اس پر بھی وہ توشہ کچھہ اُبر گیا روایت کئے ہین ابونعیم نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہے تبوک کے جنگ مین گھی کا بدلا میری اختیار مین تھا سو گھی اسکا گیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کھانا پکایا اور بدلے کو دھوپمین رکھا تا بدلا گرم ہوکر کچھہ اس سے نکلے اور مین سو گیا ہوشیار ہوکر دیکھا تو بدلا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہی مین دوڑ کر اسکا منہ ہاتھہ سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکر فرمائے اگر تم اسکا منہ نہ پکڑتے تو گھی کی ندی بہتی روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ مین مین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک شب حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھہ ہو تو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہو گئے انمین کچھہ نہین حضرت فرمائے پھر دیکھو کچھہ ملیگا بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر جھٹکنے لگے کس مین سے ایک دانہ کسیمین سے دو دانے خرما کے ملے غرض سات دانے جمع ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دانون کو ایک بادیہ مین ڈالکر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تم تین شخص کھانے لگے مین کھا کر اسکے تخم بائین ہاتھہ مین جمع کرتا تھا تا شمار

کر نہیں کتنا کھاتا ہوں سو بعد کھانے سب کے شمار کیا تو چوبیں دانے ہوئے اور بیر سوائے دو شخص تھے سو بھی ویسا ہی
شمار کئیے غرض ہم تیسوں شخص نے پیٹ بھر کر کھائے بعد میں دیکھا اسانو دانے وہ نہیں باقی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بلال کو فرمائے اسکو اٹھا رکھو جو کوئی کھائیگا تو سیر ہو گا بعد دوسرے روز بھی بلال کو فرمائے ان دانوں کو حاضر کرو
پھر اپنا دست مبارک اسپر رکھکر فرمائے کھاؤ ہم دس شخص نے پیٹ بھر کر کھائے وہ دانے جتنے تھے سو اتنے ہی تھے حضرت
ہنسے پھر فرمائے اگر خدا سے شرم آتی تو ان دانوں کو ہم مدینے پہنچنے تک کھاتے بعد ایک لڑکے کو بلوا کر وہ دانے دئیے
وہ کھاتا چلے گیا روایت کئے ہیں امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہے
ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مزینہ اور جہینہ کے لیکر حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو جو حکم کرنا تھا فرماکر
رخصت کیئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمائے ان لوگوں کو توشہ کر دو عمر رضی اللہ عنہ عرض کیئے یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں
مگر تھوڑا خرما ہے حضرت فرمائے اس میں سے دو عمر جاکر خرما دیکھے تھوڑا تھا سو اونٹ بیٹھے اتنی ڈھیگ ہو گئی
اس میں چار سو سوار کو توشہ باندھکر دئے بعد اس خرمے کو دیکھے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہے اس ڈھیگ میں کا
ایک دانہ بھی کم نہوا روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابوطلحہ نے ام سلیم کو کہے
آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے جنپر نہایت ضعف معلوم ہوتا ہے تمہارے پاس کچھ ہو تو دو
وہ بی بی جو کی روٹی کے ٹکڑے چند اپنے پاس تھے انس کے حوالے کر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے انہوں
نے جاکر آہستہ حضرت سے عرض کیئے حضرت اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اٹھو چلو انس کہتے ہیں میں جلد آکر ابوطلحہ سے
بولا ابوطلحہ نے ام سلیم کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر تشریف لاتے ہیں ہمارے پاس ان تمام کو کھلانے
اتنا نہیں ام سلیم بولے اللہ اور رسول اسکا دانا ہے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فرمائے ام سلیم تمہارے
پاس کیا ہے سو لاؤ وہ ٹکڑے حاضر کیئے فرمائے اسکو توڑکر چورے کرو ام سلیم انکو چور کر سالن کے واسطے اس میں
گھی ڈالے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا پڑھکر فرمائے دس دس آدمیوں کو بلوا کر کھلاؤ بموجب حکم کے بلوا کر کھلانے
شروع کئے ستر یا اسی شخص کھا کر تمام تھک گئے روایت کئے ہیں ابو نعیم اور ابن عساکر نے

انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح کیے سو میری والدہ ام سلیم کہی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم آج نوشہ ہیں ناشتے کو کچھ نہ ہوئیگا بیٹا تو جاکر ایک مد خرما لے آئیں خرما لایا اس کا حلوا بنا کر ایک
کونڈے میں ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجے حضرت مجھے فرمائے اس کو یہاں رکھ کر تم جاؤ اور ابوبکر اور
عمر اور عثمان اور علی اور فلانے فلانے کو بلاؤ اور ان کے سوا مسجد میں جتنا لوگ جو رہتے ہیں اور راہ میں تجکو جو دستے
ہیں تمام کو بلاؤ مجھے عجب لگا کھانا تھوڑا لوگ اتنے آویں تو کفایت کاہکو کریگا غرض میں جاکر دعوت کیا
لوگ گھر بھر کر جمع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے وہ باسن یہاں لاؤ اور اس میں اپنے تین انگلیاں ڈالے
وہ کھانا بڑھنے لگا پھر تمام لوگ پیٹاں بھر کے کھائے اور باسن میں حلوا جتنا تھا سو اتنا ہی تھا بعد فرمائے اسکو
زینب کے روبرو رکھو انس سے پوچھے یہ کھائے سو لوگ کتنے تھے بولے بہتر آدمی تھیں روایت کیے ہیں
طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی میں ایک صفہ تھا اسمیں
محتاج لوگ رہا کرتے ایک بار وہاں کے ایک شخص بھوک سے بیتاب ہو کر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے
حضرت انکا احوال سنکر محل سرا میں جاکر دیکھے تو روٹی کے کچھ ٹکڑے اور تھوڑا دودھ ہی سو اس ٹکڑوں کو
چور کر دودھ میں ڈالے اور مجھے فرمائے انہیں سے دس شخص کو یہاں بلوا پھر انکو فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ
اور باسن کے اطراف سے لیجیو بیچ میں ہاتھ نہ ڈالو برکت بیچ میں سے آتی ہے وہ لوگ بفراغت کھا کر گئے بعد باقی کے
دس شخص کو بلا کر ویسا ہی کھلائے وہ بھی کھا کر گئے اور باسن میں کھانا ویسا ہی باقی تھا اور میں تعجب کر کر اٹھا
روایت کیے ہیں دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب
رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹورا کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک
جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت آتی روایت کیے ہیں بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی ایوب
رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفایت کرے اتنا کھانا
پکا کر لایا مجھے فرمائے تم جا کر انصار کے فلانے فلانے کو بلوا لاؤ انصار کے تیس شخص کا نام لیئے کھانا کم رہا تھے

سے ہین تغافل کیا بھی تاکید سے فرمائے کہ انکو بلواؤ مین لاچار انکو بلایا وہ اگر فراغت سے کھائے اور گواہی
دئے کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہین بعد فرمائے بھی سات شخص کو بلواؤ غرض ایک سو اسی ۱۸۰ مرد انصار کے
وہ کھانا کھائے **روایت** کئے ہین بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے ایکبار ہم
ایک سو تیس آدمی نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے ہمراہ تھے حضرت پوچھے کھانیکو کسی کے پاس کچھ ہی تو
ایک شخص ایک صاع کے شمار مین آٹا حاضر کیا حضرت اسکو گندہنیکا حکم فرمائے اتنے مین کسی نے بکریان
ہنکاتا لایا اس کے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے اور بنانیکا حکم کئے اور کہے اس کے کلیجی بھون لاؤ واللہ
کی قسم اسکو بھوننے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکڑا اس کلیجی کا دئے جس شخص حاضر تہا اسکو دئے اور جو کوئی
حاضر نہتا اس کا حصہ رکھہ چھوڑے بعد اس کھانیکو پکا کر دو کونڈون مین بھر کر حضور مین حضرت کے لائے پھر تمام لوگ
اسکو پیٹ بھر کے کھائے اس پر بھی وہ کونڈون مین کھانا بچ رہا اس کو اونٹ پر رکھہ کر لیچلے **روایت**
کئے ہین ابن سعد نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم شبکو بھوکے رہگئے صبح کو مین تلاش کرنے سے
ایک درہم ملا اس کا کھانا گوشت خرید کرکے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پاس لادیا بی بی اس کے روٹیان تیار کئے
اور گوشت دیگچی مین ڈالکر چولہے پر چڑہائے اور کہے میرے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤن تو بہتر ہی وہ نہین
اتنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آئے اور سنے کہ حضرت یہہ فرماتے ہین اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے
کہ وہ بد رفیق ہی حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے یہان کھانا تیار ہی آپ تشریف لاؤ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاکر دیکھے دیگچہ چولہے پر جوش کھاتا ہی حضرت فرمائے اس مین سے عایشہ کے یہان
ایک حصہ بھیجو بموجب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے حفصہ کو بھیجو بعد دوسری بیبیون کو بھیجو غرض نوؤن محلمین
حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکالکر دیو بعد فرمائے تم اپنے واسطے لیو اور تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جون
تھا سو وہ نہین گھٹا اسکو رکھکر جبتک اللہ تعالی چاہا ہمیں کھائے **روایت** کئے ہین ابن سعد اور
ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی **صلی اللہ علیہ وسلم**

نکلکر فرمائے ابوہریرہ صفے والونکو بلاؤ مین جاکر انکو بلوایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورہ لائے
اسمین جو پکے ہوئے تھے ایک مد کے شمار حضرت اسپر اپنا دست مبارک رکھکر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم
اسّی آدمی کے قریب تھے بفراغت کھائے اور جسقدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط انگلیون کے نشان دیتے تھے
روایت کئے ہین طبرانی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ کھانا پکا کے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بلوا لاؤ مین آکر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگون کو فرمائے چلیو پچاس آدمی حضرت کے
ہمراہ ہوئے پھر حضرت دس دس شخص کو کھلا کر روانہ کئے تمام لوگ فراغت سے کھاکر گئے اس پر بھی پاس مین
جیسا تھا سو ویسا ہی تھا روایت کئے ہین ابو نعیم نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کرواکر حضرت پاس آیا حضرت ایک مجمع مین تشریف رکھے ہین مین شرماکر
کھڑے رہا حضرت میرے طرف نگاہ کئے مین اشارے سے بلایا فرمائے کیا یہ تمام لوگون کو لاؤن مین بولا نہ حضرت
خاموش رہے اور مین اسی جگہ کھڑے رہا میری طرف دیکھے پھر اشارہ کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤن مین عرض
کیا مین تھوڑا کھانا آپ کے کھانے اتنا تیار کیا ہون آیندہ آپکی مرضی حضرت اس مجلس کو ساتھ لیکر تشریف لائے اور
تمام لوگ فراغت سے کھاکر اٹھ گیا روایت کئے ہین احمد اور ابن اسعد اور ابو نعیم نے طخفہ غفاری
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مہمان جمع ہوئے تو اپنے لوگون کو فرماتے ہر یک
آدمی ایک دو مہمان کو اپنے یہان لیجائے غرض ایکبار شبکو مسجد مین مہمان بہت جمع آئے حضرت فرمائے
ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاؤ اور حضرت چند مہمان کو اپنے یہان لیگئے مین بھی انھین مین تھا حضرت
بی بی عائشہ کے گھر جاکر پوچھے کھانا ہی بی بی کہے تھوڑا حیس ہے آپ کے افطار واسطے رکھی ہون اور چھوٹی
رکابی مین ڈالکر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھ اسمین سے تناول کرکر باقی ہمارے روبرو رکھے اور فرمائے
اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسکو اتنا کھائے کہ پھر اسکی طرف نہ دیکھین بعد پوچھے پینے کچھ ہی بی بی تھوڑا دودھ
کٹورے مین لائے حضرت اسمین سے آپ کچھ پیکر باقی ہمکو دئے ہم بفراغت پیکر اسکی طرف نہ دیکھے روا

کئے ہیں ابو یعلی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین چند روز کھانیکو
کچھ نہ ملا بہت بھوکے ہوکر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور پوچھے کھانیکو کچھ ہے حضرت بی بی
عرض کئے کچھ نہیں حضرت پھر کر گئے بعد کسی پروسی کے یہاں سے دو روٹیاں اور گوشت کا ایک بچھ آیا بی بی نے
اسکو ڈھانپ رکھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گئے اور عرض کئے آپ تشریف لیچلیے بعد کسی نے کچھ کھانا
ہمکو بھیجا سو آپ کے لئے رکھی ہوں حضرت فرمائے اسکو یہاں لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت پاس لا کر کھولے تو باسن
بھر کر روٹیاں گوشت ہے بی بی اسکو دیکھکر متعجب ہوئے اور معلوم کرے کہ اللہ تعالی کی طرف کی برکت ہے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکر پوچھے کہ اتنا کھانا کہاں سے آیا ہے بی بی کہے اللہ کے یہاں سے ہے اللہ جسکو چاہے
اسکو بیشمار دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوائے پھر اسکو آپ اور علی مرتضی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ پیٹاں بھر کے کھائے بعد باسن میں جس قدر تھا سو
اتنا ہی تھا پھر تمام ہمسایے کے لوگونکو بھیجے **روایت** کئے ہیں ابن سعد نے اسما بنت یزید رضی اللہ
عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہمارے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھے جبکہ اپنے گھر میں جا کر بکلے ہار کا
ایک ٹکڑا اور چند روٹیاں حاضر کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اللہ تعالی کا نام لیکر
کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے ساتھ والے اور گھر میں رہنے والے تمام ملکر چالیس آدمی اسکو کھائے
اور روٹیاں اور گوشت ویسا ہی باقی تھا روایت کئے ہیں طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری بھیجا پھر میں کچھ کام واسطے گیا حضرت آدھی بکری
آپ لیکر باقی ہمکو بھیج دئے ہیں آکر گوشت گھر میں دیکھا اور میری عورت ام خناس سے پوچھا یہ گوشت کہاں کا ہے بولی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اس میں سے حضرت نے آدھی آپ لیکر باقی ہمکو بھیجے ہیں بولا بچونکو کیا واسطے
کھانا نہیں دئے بولی سب بچے کھا کر یہ باقی رہگیا ہے اور بہت ایسا تھا کہ اگر دو تین بکریاں کاٹتے تو کفایت نہیں کرتے تھے
روایت کئے ہیں طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مجھے فرمائے ہمارے گھر کو جا کر جو کھانا ہو سو

لے آؤ مین جاکر عصیدہ جسمین مایہ بنا ہوا تھا ایک پیالے مین لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسجد والون کو
بلادو مین انمین بولا میری خرابی آئی کھانا تھوڑا اتنے لوگ آوین تو مجھے ملنے کی کیا صورت غرض بلانے سے
کثیر تھا سب کو بلایا لوگ حاضر ہوے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیان اسکے اطراف مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام
لیکر کھاؤ تمام فراغت سے کھائے اور مین بھی پیٹ بھر کر کھایا جب پاس سنکو اٹھایا تو اسی قدر جس قدر رکھا تھا اتنا ہی
تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیان کا نشان تھا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان مہمان جمع ہوے انمین سے تین شخص کو میرے والد ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ ضیافت کرنے لائے اور انکو کھانا کھلانے انکو تاکید کر کر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھ رہے ہم کھانا
تیار کرکے انصاحبون کو دئے بولے گھر کا صاحب آئے تب ہم کھاوینگے ہم انکی مہمان بس سنت کئے پھر ما بین بعد ابوبکر رضی
اللہ عنہ آکر پوچھے مہمانان کو کھانا کھلائے تو بولے وہ نہ کھائے آپکی انتظار مین ہین ابوبکر غصے مین آکر فرمائے قسم ہے اللہ
کی مین کھانا نہ کھاؤنگا مہمان بولے ہم کو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاؤ تو ہم بھی نہ کھائینگے ابوبکر لاچار ہو کر کھانیکو اٹھے
نوالہ اٹھاتے تب اس سے زیادہ پاس مین موجود ہوتا تھا سب نے فراغت کئے بعد دیکھے اول سے زیادہ باقی ہے پھر اسکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت بھی اسمین سے تناول کئے اور جنگ کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اسمین سے توشہ دئے وہ بارہ
جمعدار تھے ہر ایک کے ساتھ کتنی جمعیت تھی اللہ ہی جانے غرض وہ کھانا ان تمام کو کفایت کیا روایت کئے ہین بیہقی
اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین اسلام لائے بعد تین مصیبت ہوئی ویسی مصیبت کبھی
نہ ہوئی ایک وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قتل عثمان کا تیسرا توشہ دان گم ہونا لوگ
پوچھے توشہ دان کیا ہے کہے مین ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھا حضرت
فرمائے ای ابوہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہے عرض کیا یا رسول اللہ خرمے کے چند
دانے ہین فرمائے لے آ مین اسکو حاضر کیا اکیس دانے تھے اسپر دعا پڑھکر فرمائے دس
شخص کو بلوا مین دس شخص کو دعوت کیا وہ آکر فراغت کھائے بعد فرمائے بھی دس شخصکو دعوت کر غرض

اسی طرح لشکر کے تمام لوگ کو بلا کر کھلا دیا اور خرما جتنا تھا سو اتنا ہی تھا اسکو توشہ دان میں ڈالکر فرمائے ای ابوہریرہ تجھے جب
احتیاج ہو تو اسمیں ہاتھ ڈالکر لیا کر لیکن اسکو اوندھا کر کر نہ جھٹک پھر وہ توشہ دان میں رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اسمیں میں
سے نکال لیتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک میرے پاس تھا دو سو وسق کے شمار میں اس میں سے لیا عثمان کا قتل جب ہوا
اور لوگ میرا گھر لوٹے توشہ دان بھی لوٹ گیا روایت کئے ہین بخاری نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب
وفات پائے تب میرے پاس گھر میں تھوڑے جو تھے اسمیں سے میں جو نکالکر کھایا کرتی تھی بہت روز ہو بعد اسکو نکالکر پیمائش کی سو جلد ختم ہو گئے
روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے میرے والد احد کے جنگ میں شہید ہوا اسپر قرض تہا قرضخواہان کو بولا
میرے باغ کا خرما جس قدر ہے اسکو لیکر باقی قرض معاف کر دیو وہ نہ مانے تا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لا کر
خرمے کے ڈھیگو میں پھرے اور ایک ڈھیگ پر آپ تشریف رکھکر فرمائے تیرا کے قرضخواہو کا قرض ادا کر میں خرما ماپ کر دینا شروع
کیا تمام قرض ادا ہوا بعد دیکھا تو خرما جس قدر تہا سو اتنا ہی باقی ہے روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے الی رجا سے
کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغ میں تشریف لیگئے اسنے درختوں کو پانی باندھتا تھا حضرت فرمائے میرے باغ کے سب درختوں کو
اگر میں پانی پہنچایا تو مجھے کیا دیگا بولا میں تمام روز مشقت کرتا ہوں پر تمام درختوں کو پانی پہنچا نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے خرما ملکے
دالے دمیں تمام درختوں کو پانی پہنچاتا ہوں پھر اسنے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈول لیکر چند ڈول ڈالے کہ اسمیں تمام درختوں میں پانی بہہ
گیا اور باغ والا کہنے لگا کہ اب ہاتھ رکھو نہیں تو میرا باغ ڈوب جائیگا اور وہ خرما لاکر حاضر کیا حضرت انکو تناول کئے اور ہمراہ جو لوگ تھے
انکو بھی کھلائے اب فراغت پائے تمجہ اس کے سو دانے اسکو لوٹ دئے دئے روایت کئے ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ام مالک ایک
عورت تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بدلی میں گھی بھیجا کرتی اس کے بچے سالن مانگیں تو بدلی میں دیکھتی اس میں گھی موجود ہوتا بہت
روز تک ویسا ہی نکلتا تہا ایک بار اسمیں کا تمام گھی نچھار لی سو وہ سر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی فرمائے اگر اسکو نہ نچھارتی
تو کبھی وہ نہ سرتا روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی نے ام اوس بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہے میں ایک بدلی میں گھی ڈالکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھیجی حضرت سب گھی لیکر تہوڑا میرے لئے چھوڑ دا اور اسپر دعا پڑھکر پھونکے اور پہا بھیجدئے دیکھی اسمیں گھی بھر کر ہی سمجھی شاید حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم قبول نفرمائے پھیر دئے ہین میں روتی حضرت پاس گئی حضرت فرمائے تو اسمیں کا گھی لے جا پر اللہ تعالی برکت دیا ہے تو اسکو کہایا کر مدت تک اس میں

اکر اسی گہی کو کہایا کرتی تہی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی کو خرچ کرتی تہی احتیاج اور کہی لینیکی نہوی بعد علی
اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے جنگو مین وہ بدلی چلتی رہی روایت کئے ہین ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ اپنی بکری کا مسکہ جمع کر کر اسکو پگلائی اور بدلیمین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھیجی حضرت گہی خالی کر لیکر بدلی دیدئے مین اسکو لاکر میخ سے لگا دیا بعد ام سلیم بدلی دیکھے تو بہر کر گہی ٹپک رہا تہا
حضور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر تعجب سے عرض کئے حضرت فرمائے تعجب کیا کرتے ہو تم خدا تعالے کے پیغمبر کو جیسا کہے
بھیجے ویسا ہی ہمکو اللہ تعالی برکت بھیجا تم اسکو کہایا کرو اور لوگونکو بہی کہلاؤ ام سلیم اکر گہی اسمین سے نکال نکالکر تمام
اپنے دوستونکو تقسیم کئے اور باقی رہا سو اسکو دو مہینے تک کہاتے تہے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہے انصار کا کوئی شخص ایکبار اپنے گہر مین آیا دیکہا کہ انکی نہایت تنگی ہے جنگلمین جاکر دعا کیا یا اللہ ہمکو روٹی دے پہر گہر
مین اکر دیکہا طبق مین روٹیان بہرے ہین اور چکی سے اٹا گر رہا ہی عورت سے پوچہا بولی اللہ تعالی ہمکو رزق غیب سے بہیجا
چکی جہٹک کر اٹا جہاڑ لئے بعد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر یہ کیفیت عرض کیا حضرت فرمائے اگر اسکو تم جہاڑتے نہ تو
قیامت تک اسمین سے اٹا نکلتا رہتا تہا **تیسرا پانی بہت ہوا اور پانی زمین سے نکلا سو معجزہ** روایت کئے ہین
مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیع
بیابان مین اترے اور قضا حاجت کر کر وضو کے واسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نہ تہا جابر کو فرمائے فلانا انصاری میرے خاطر
پانی رکہا کرتا ہی اسکے پاس جاکر دیکہو مشک مین کچہ بہی پانی ہی ہو تو لے آو مین جاکر دیکہا اسکی مشکمین پانی کا ایک قطرہ اتنا تہے
اگر انڈیلے تو مشک کی خشکی اسکو جذب کر لیگی مین حاضر ہو کر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مشک کو منگوا کر اپنے دست
مبارکمین پکڑے اور کچہ آہستہ پڑہکر اسکو نچوڑنے لگے اور فرمائے کسی پاس بڑا کونڈا ہو تو لے آو لوگ کونڈا حاضر کئے حضرت
اپنا دست مبارک اسمین رکہے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بولکر پانی میرے ہاتہ پر ڈالو پہر پانی کا فوارہ حضرت کے انگلیوں سے
اٹہنے لگا اور کونڈا بہر گیا فرمائے ای جابر لوگون کو کہدیو اگر پانیکی احتیاج ہو تو لیوین لوک پانی لینے اور مشکان بہر لئے بہر
سب فراغت کئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کونڈا دونین لبریز تہا روایت کئے ہین بخاری نے

جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حدیبیہ مین لوگونکو تشنگی ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہوے حضرت کے روبرو ایک دولچی تھی
اُس سے وضو کر رہے پوچھے لوگ کیا واسطے جمع ہین عرض کیے نہ پینے اور وضو کرنے کو پانی نہین مگر یہی دولچی جو حضور مین ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنا دست مبارک اسمین رکھے پانی جوش کھا کر چشمے کے مانند نکلنے لگا لوگ اسکو پیے اور وضو بنائے جابر سے پوچھے تم
لوگ کتنے تھے کہے پندرہ سو آدمی تھے اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا روایت کیے ہین واقدی اور ابو نعیم نے
ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم لشکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت ہوی سو یہ نوبت ہوی کہ آدمی اور
گھوڑے اور اونٹ تشنگی سے مر جائین یہ حال دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھاگل منگوائے اسمین پانی کچھ تھوڑا سا باقی تہا اور اپنے
انگلیان اسمین ڈالے انگلیو مین سے پانی کا چشمہ نکلنے لگا لوگ آپ پیے اور تمام جانورونکو بھی پلائے آدمی تیس ہزار تھے اور
اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی نتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسید بن حضیر کو پانیکے لیئے روانہ کیے وہ
صاحب جا کر ایک عورتکو حاضر کیے جسکے پاس پانیکی ایک چھاگل تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگ کر لوگونکو فرمائے اسمین سے
پانی لیو لوگ تمام اپنے پیے اور اپنے گھوڑے اونٹونکو پلائے اور مشکان بھر لیئے اور اس چھاگل مین جوش سے اتنے پر بھی پانی ایک رنگ تھا روایت
کیے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہان پانی نتھا بدقت کسی کے گھر سے
تھوڑا پانی لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس پاسنمین رکھے انگلیو نسے پانی ابلنے لگا اور جو لوگ حاضر تھے
تمام اُس سے وضو کیے اور مین شمار کیا تو اَسی شخص تھے جو اس سے وضو کیے بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ یہ معجزہ قبا مین واقع ہوا
روایت کیے ہین بخاری اور مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے لوگ پانی نہین کر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک شخصکو دیکر
فرمائے تم دونون پانی کہان ہی سو تلاش کر لاؤ یہ صاحب جاتے جاتے راہ مین دیکھے ایک عورت اونٹ پر مشکھال ڈالکر پانی
بھر لیجاتی ہی اسکو پوچھے پانی کہان ہی بولی مین کل کے روز اس وقت پانی بھر کر نکلی ہون اسکو بولے تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس چل پوچھی کیا وہ جسکو لوگ صابی کہا کرتے ہین کہے ہو غرض اسکو حضور مین حاضر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
پانیکو کسی ظرف مین ڈلوا کر اسمین کلی کیے اور فرمائے اسمین سے بلکہ پھر ڈالو اور لوگونمین منادی کروا کہ اپنی احتیاج جس کو ہو آ کر لین

لوگ آئے اور کوئی تو آپ پیا اور کوئی جانور کو پلایا بعد تمام اپنے ساتھ کے مشکان بھر لئے اور وہ عورت کھڑے
ہو کر دیکھ رہی تھی کہ اپنے پانیکو کیا کرتے ہین غرض لوگ تمام فراغت پائے بعد دیکھی کہ اول سے اب زیادہ پانی ہی بہت متعجب ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو کچھ توشہ دیوے خرما اور آٹا اور ستو بہت سا جمع کر کر اسکو دیئے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے دیکھ تیرا پانی جس قدر تھا سو اتنا ہی ہے ہم لینے سے کچھ تیرا انقصان نہ ہوا لیکن اللہ تعالے ہمکو پلایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو
گئی اسکے لوگ پوچھے کیا تجھے آج دیر لگی بولی آج مین ایک عجب تماشا دیکھی دو شخص آ کر مجھے فلانے پاس لیگئے مین گئی
بعد یہ کیا قصہ ہوا اور تمام گذرا سو بیان کئی اور بولی یا وہ آسمان و زمین کے درمیان کا بڑا ساحر ہے یا مقرر اللہ کا رسول ہے اصحاب
صحابہ اسکے طرف کے قبیلے والونکو غارت کرتے اور اس کے قبیلے کا قصد نہین کرتے وہ لوگ اپنے لوگوں کو ایکروز بولی دیکھو وہ
لوگ ہمیں پانی لینے کا خاطر کر کر ہمارا تاخت و تاراج نہین کرتے ہین ہم انکا دین قبول کرنا بہتر ہے اسکی بات سے وہ تمام قبیلے
ایمان لایا روایت کئے ہین مسلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کئے سو ایکبار شب کو چل کر آخر
شب آ اترے اور آرام کئے لوگ بھی تمام سو گئے ہوشیار نہین ہوے مگر جب آفتاب کی گرمی بدن پر لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میضاۃ[۲] میرے پاس سے لیکر وضو کئے اور فرمائے اس مین کا پانی جتن رکھ اسکا ایک شان ہوگا غرض وہانسے کوچ کئے اور دن
چڑ آیا پانی میسر نہ آیا لوگ کہنے لگے ہم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ تم ہلاک نہ ہوئے پانی پینے کا کٹورہ
لاؤ اور میرے پاس سے میضاۃ لیکر پانی کٹورے مین ڈالے اور ابو قتادہ کو کہے تمام کو پلاؤ پھر تمام لوگ فراغت سے پیئے اور کوئی تشنہ نہ رہا
روایت کئے ہین احمد و بیہقی اور بزار و طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایکروز صبح کو
لشکر مین پانی نہ تھا سو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے کچھ تھوڑا پانی بھی ہو تو لاؤ غرض کسی نے تھوڑا
پانی ایکطرف مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیاں اسمین ڈالے پھر ہم دیکھا انگلیوں مین سے پانی کا جھرا نکلتا
تھا بلال کو فرمائے لوگوں مین منادی کر دیو آ کر وضو کرین روایت کئے ہین ابو نعیم نے علی سلمی رضی اللہ عنہ سے
کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایکبار آ کر واحہ مین جس کو سقیا کہتے ہین اترے وہان پانی نہ تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کو بیابان کے ایراتے روانہ کئے اس عرصے مین ایک جا پو وہان لیتے تھے سو کنکروں کو اپنی انگلی سے کھلورتے

۲ میضاۃ وضو کا برتن

تھے دیکھے تو مٹی میں کچھ تراوت نمود ہوئی بھی تھوڑی مٹی سرکائے یکایک پانیکا جھر اکلا نبی صلی اللہ وسلم کو
اطلاع کئے حضرت تشریف لاکر آپ بھی پیئے اور تمام لوگوں کو جو ساتھ تھے پلائے اور فرمائے سُقْیَا سَقَاکُمُوْ
کُمُوْھَا اللّٰہ تَعَالٰی یعنی یہ پانی کا حصہ ہے جو تمکو اللہ تعالے پلایا اور وہ چشمہ ہمیشہ جاری ہوا اور اسکا نام
سقیا کرکر مشہور ہوا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابو نعیم نے ابی لیلی انصاری رضی اللہ عنہ سے
کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ تشنگی کی شکایت حضرت پاس لائے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک گڑا کھودو اور اس گڑے پر ایک کسنی بچھا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور
فرمائے کسی پاس پانی کچھ ہو تو بسم اللہ بولکر میرے ہاتھ پر ڈالئے ایک صاحب ڈولچی میں پانی تھوڑا تھا سو لاکر ڈالا
میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلیوں کے درمیان سے پانی کے جھرے نکلنے لگے اور لوگاں اور جانوراں
تمام پانی پیکر سیراب ہوئے روایت کئے ہیں ابن السکن نے ہمام بن نفید سعدی سے کہے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک کنوا کھودے لیکن اسکا پانی نہایت شور ہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم چھگل میں پانی ڈالکر سپرد ہمارے کئے اور فرمائے اس پانیکو لیجا کر اس کنوے میں ڈال پھر میں وہ
پانی لیجا کر کنوے میں ڈالا پھر کنوین کا پانی نہایت شیرین ہوا اور وہ کنوا ابتک ہی روایت
کئے ہیں حارث بن ابی اسامہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے زیاد بن حارث صدائی سے کہے ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھا سفر میں ایک روز صبح صادق طلوع ہونیکے وقت سواری پر سے اتر کر قضائے
حاجت سے فراغت پائے اور مجھے پوچھے وضو کو پانی ہی میں بولا تھوڑا پانی ہی اور وضو کو بس ہوگا
حضرت فرمائے اسکو باسن میں ڈال کر لے آ میں اسکو باسن میں ڈالکر حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا دست مبارک اسمیں رکھے حضرت کے انگلیوں میں سے پانی کا فوارہ نکلنے لگا حضرت فرمائے لوگوں میں منادی کیا پانی ضرور
ہو تو آکر لیں تمام لوگ آکر اپنے مشکوں میں پانی بھر لئے بعد میں عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جگہ میں ایک کنوا ہی اسکا پانی
برسات میں بہت ہوتا اور تابستان میں خشک ہوجاتا ہماری قوم پانی رہنے کے وقت جمع ہوتے ہیں جب خشک ہوتا ہی

تو سب متفرق ہوکر جہان کہین پانی ہی جاتے ہین اب ہم اسلام لائے اطراف کے لوگ ہمارے دشمن ہوے
آپ دعا کرو تا اس مین ہمیشہ پانی رہے اور ہمارا قبیلہ متفرق نہ ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کنکر منگوا کر
اپنے دست شریف مین لئے اور دعا پڑہکر مجہ حوالے کئے اور فرمائے انکو لیجا کر کنوے مین بسم اللہ بولکر ایک
ایک کنکر ڈال پھر ہم ولیا ہی ڈالے کنوا اس قدر گہرا ہوا کہ انتہا اس کا نہین لگتا تھا اور کبھی اسکا پانی خشک نہ ہوا
روایت کئے ہین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے قبا مین ایک کنوا تھا ایک پکھال پانی اس سے سینچتے تو
پانی اسمین نہین رہتا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا پانی ایک ڈول بہی منگوا کر وضو کئے یا اپنا لعاب
شریف اسمین ڈالے اور فرمائے اس پانیکو کنوین مین ڈالو پھر کبھی وہ کنوا خشک نہوا روایت کئے
ابن سعد نے کہ ایک روز ابو طالب چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذو المجاز مین تشنگی سے بیتاب ہوے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انکے ہمراہ تھے التجا کئے حضرت اپنی ایڑی زمین پر مارے زمین سے پانی جاری ہوا
اور انہون نے پئے ان حدیثون کے سوا اور کئے بار پانی نکلا ہی چنانچہ سابق غزوات کے بیان مین مذکور ہوا دودھ
بہت ہوا سو اور بات بکری دودھ دہی سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہی اسکی ہو اس کے سوا کوئی الہ نہین مین بہوک سے اپنے جگر کو زمین سے لگاتا اور پیٹ پر
پتھر باندھتا ایکبار بہت بھوکا تھا رستے پر جا بیٹھا ابو بکر رضی اللہ عنہ گئے انسے قرآن کی آیت پوچھا تا کہ
مجھے اپنے ساتھ لیجا کر کھانا کھلاوے لیکن آیت پڑہکر چلے گئے بعد عمر رضی اللہ عنہ گذرے انسے بہی پوچھا وہ بھی آیت
پڑہکر گئے بعد ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجہی دیکہکر ہنسے اور میرے دل کا مطلب سمجھکر فرمائے میرے ساتھ آ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے مین تشریف لیگئے مین بہی جاکر اذن چاہا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح مین دودھ ہے
پوچھے یہ کہان سے آیا گہر کے لوگ کہے فلانہ شخص ہدیہ بھیجا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای ابو ہریرہ اہل صفہ کو بلا
وہ چند مسلمان تھے محتاج کہ اونکا کہیں ٹہکانا نہ تہا اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے مہمان تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس کچھہ صدقہ آوے تو آپ اسکو نہین کہاتے انہین کو دیتے اور کہین سے ہدیہ آوے تو آپ بہی کہاتے اور انکو بہی کھلاتے

غرض انکو بلا بھیجا حکم کیئے سو مجھکو اچھا نہ لگا اور دلمین بولا صفّے والے آوین تو یہ دودھ کہان بس تھا مجھے امید تھی
کہ یہ دودھ تمام مین پیجاؤن تا مجھے قوت آوے اب یہ لوگ آوین تو مجھے فرماوینگے انکو پلا پھر میرے تک پہنچنا کیا صورت لیکن
اللہ تعالی کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے بن گزر نہیں لاچار جاکر انکو بلوا لایا جب جمع ہوے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھسے فرمائے ای ابوہریرہ یہ قدح لیکر لوگونکو پلا مین قدح ایک ایک پاس لیجاتا تھا وہ فراغت سے پیکر سیر ہوتا اور قدح میرے
حوالے کرتا جتنے لوگ جمع تھے تمام پی گئے تب مین قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لیگیا حضرت قدح اپنے دست مبارک مین لیکر میری
طرف دیکھے اور تبسم کرکر فرمائے ای ابوہریرہ اب مین اور تو رہگئے مین عرض کیا درست فرمائے تب فرمائے بیٹھکر پی مین خوب سا پیا فرمائے اور بھی
پی سو مین پیا فرمائے اور پی آخر مین عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اسکی جو آپکو رسول برحق کیکر بھیجا اب جگہ پینیکی نہ رہی حضرت
قدح میرے پاس سے لیکر اللہ تعالی کا حمد کیئے اور بسم اللہ کہکر باقی جو رہا تھا آپ پئے روایت کیئے ہین ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم اور
ابن السکن نے نافع بن حارث بن کلدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام مین اترے اور ہم چار سو آدمیکے قریب تھے وہان
پانی نتھا لوگ تشنگی کی شکایت کرنے لگے ناگاہ ایک بکری جنگل سے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسکا دودھ نچوڑکر تمام لوگونکو پلائے بعد مجھسے فرمائے ای نافع اس بکریکو تو لے لیکن مین سمجھتا ہون تو اسکو نرکھ سکیگا
غرض مین میخ زمین مین گاڑکر اسکو مضبوط باندھا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کیئے اور لوگ بھی اپنے تھکانون مین سو گئے جب
اٹھے تو دیکھے بکری رسی کھل گئی ہی اور بکری نہین ہی جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے مین اول ہی کہدیا
تھا کہ تم اسکو نرکھ سکوگے جسنے اسکو بھیجا وہی اسکو لیگیا روایت کیئے ہین طیالسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے کہتے ہین لڑکا تھا مکے مین عقبہ بن ابی معیط کے بکریان چراتا سو ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کافرون
کی اذیت سے نکل آئے اور مجھسے فرمائے کچھ دودھ ہمکو پلا دیگا مین بولا امین ہون غیر کا مال کیسا دیون حضرت فرمائے بات بکری جسپر نر
اب تک نہین گیا ہو سو لے آ مین ویسی بکری لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تھن کو ہاتھ لگا کر دعا
مانگے تھن مین دودھ بھر آیا ابوبکر دیکھکر ایک ڈونگا پتھر کا لائے حضرت اسمین دودھ نچوڑکر آپ بھی پئے اور ابوبکر کو پلائے بعد مجھے
بھی پلائے اور تھن کو بولے سکڑ جا سو وہ سکڑ گیا روایت کیئے ہین بیہقی نے ابی العالیہ سے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ جمع

تھے حضرت انکے واسطے کھانا منگوائے حضرت کے نون محل سے کچھ نہ آیا تو گھر مین ایک بات بکری تھی اسکی کاس پر ہات
مبارک پھیرا تھا سو بھر آئی کونڈا منگوا کر دودھ نچوڑے اور محلات مین ایک ایک کونڈا بھیجے بعد بھی نچوڑ کر سبکو پلا دو آپ بھی پیتے
کئے ہین احمد اور طیالسی اور ابن سعد اور بیہقی نے لڑکی سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہما کے کہی خباب جنگ کو گئے
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لا کر خبر لیا کرتے اور ہمارے یہان بکری تھی اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
دودھ نچوڑنے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے یہان پاس کوئی برا ہو تو لاؤ پھر مین آ ماں کے تئین سو کونڈا لائی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دودھ نچوڑے سو وہ بھر گیا حضرت فرمائے تم بھی پیو اور اپنے ہمسایو والونکو بھی پلاؤ پھر مین ہر روز اس بکری کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاتی وہ نہین دودھ نچوڑتے بعد خباب آئے سو انھون نچوڑے تو ویسا نہوا اور سابق مین جس
قدر دیا کرتی تھی اتنا ہی دی میری والدہ کہی ہمارے ہاں بکری کو تم بگاڑ دئے وہ کیا بولی ہر روز یہ کونڈا بھر کے دودھ دیتی تھی تم نچوڑے
سو کچھ دودھ نہ نکلا خباب پوچھے روز کون دودھ نچوڑتے تھے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خباب بولے واللہ وہ حضرت کے ہاتھ کی
برکت تھی کیا مجھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کرتے ہو روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی قرصافہ سے رضی اللہ عنہ
کہے میرا اسلام لانیکا سبب تھا مین یتیم ہوا میری والدہ اور خالہ مجھے پرورش کرتے اور مین بکریان چراتا خالہ بولتی تو محمد
پاس جا تجھے گمراہ کرینگا مین انکی بات نمان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور حضرت کا سخن سنا کرتا اور شام کو
بکریان ہانک کر گھر کو لے آتا چارہ نہوئیکے باعث بکریان دودھ نہین دیتے گھر مین پوچھتے بکریان کیا واسطے دودھ نہین
دیتے مین کہتا مجھے معلوم نہین ہے غرض ایک روز مین جا کر اسلام لایا اور بکریان کا احوال عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ
بکریان میرے پاس لے آ پھر مین بکریان سب حضرت پاس لیگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کاسون پر اور پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور
دعا کئے بکریان فربہ ہوگئے اور کاسون دودھ سے بھر گئے گھر مین کو لیگیا خالہ دیکھکر بولی ہان ایسا چرانا ہین یہ قصہ جو گذرا سو بولا پھر
میری خالہ اور والدہ دونو ایمان لائے روایت کئے ہین مسلم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہے ہین اور میرے دو آشنا تھے
نہایت فاقہ کشی مین قریب تھا کہ سماعت اور بصارت جاتی رہین ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوے حضرت ہمکو تین بکریان دیکر فرمائے ان کا دودھ پیا کرو پھر ہم انکا

دودھ نچوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر سلام ایسا کرتے ہوشیار ہو سو شخص سنتا اور سوتا سو شخص ہشیار
نہوتا اور وہ دودھ تناول فرماتے غرض ایک روز شیطان میرے دل مین ڈالا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو انصار کے یہان سے تحفے آیا کرتے ہین اور اس دودھ کی احتیاج نہین وہ بھی پیجا
پھر مین اسکو لیکر پیگیا بعد مجھے بہت ندامت ہوی مین اپنے تئین کہنے لگا تو یہ کیا حرکت کیا اب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے اور دودھ نہین سو دیکھ کر تجھے بددعا کرینگے اور تو ہلاک ہوگا اسی گفت وگو
مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑہنا تھا سو ادا کئے بعد
دیکھے دودھ نہین سو ہاتھ ان اٹھائے مین سمجھا کہ اب بددعا کرتے ہین اور مین ہلاک ہوتا ہون اور
فرمائے یا اللہ مجھے جو کھلاوے تو اسکو کھلا اور جو پلاوے تو اسکو پلا یہ سنکر مین اٹھا اور چھری لیکر چلا ان
بکریون سے ایک اچھی بکری ذبح کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤن دیکھا تو سب بکریون کے
تھن بھرے ہین مین باسن لیکر دودھ اتنا نچوڑا کہ کف اوپر آیا پھر حضرت کو لاکر پلایا روایت
کئے ہین بیہقی نے بنی قیس کے ایک شخص سے کہا ایکبار ہمارے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے ہمارے یہان ایک اونٹنی تھی بہت شریر لوگ اس کے نزدیک نہین جاتے سو نبی صلی اللہ علیہ و
سلم اس کے پاس گئے اور اپنا دست شریف اس کے تھن کو لگائے تھن مین دودھ اترا اس کو نچوڑ کر
پئے روایت کئے ہین ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے کہے دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ کام واسطے روانہ کئے وہ عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو کھانے کچھ نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ایک چھاگل لاؤ اور اس مین پانی ڈالو پھر چھاگل مین پانی بھر کر اس کا منہ بند
کئے اور فرمائے اسکو لیکر فلانے مقام پر جاؤ اللہ تعالے تمکو کھانا دیگا غرض
وہ دونون شخص اس مقام پر پہنچ کر چھاگل کھولے تو اس مین دودھ اور مسکہ ہی وہ دونو اسکو کھائے

حضرت کی دعا سے بھوک پیاس گئی سو معجزہ - **روایت** کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے حضرت انکے چہرے طرف نظر کئے بھوک سے چہرہ زرد ہوگیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھکر فرمائے اَللّٰھُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَۃِ وَ رَافِعَ الْوَضِیْعَۃِ اِرْفَعْ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ عمران کہتے ہین پھر مین بی بی کے چہرے کو دیکھا تو چہرے سے زردی دفع ہوئی پھر بعد مین بی بی سے ملکر پوچھا تو فرمائے ای عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوک نہ لگی **روایت** کئے ہین قاسم بن ثابت نے مسور بن مخرمہ سے کہے حنش بن عقیل کے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ستو کھلائے سو انکو بھوک پیاس نہ لگی

جمادات اور حیوانات سخن کئے سو معجزہ - **روایت** کئے ہین ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکے تھے راہ مین ایک یہودیہ طبق سر پر لیکے آئی اسمین گوشت بکرے کا بھونا ہوا تھا اور عرض کئی یا محمد مین خدا سے نذر کئی تھی کہ اگر تم جنگ سے بچکر آوینگے تو یہہ بکری بھونکے کھلاونگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالی گوشت کو گویا کیا سو پکار اٹھا کہ یا رسول اللہ آپ تناول نفرمانا کہ اسنے زہر ملائی ہی **روایت** کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابونعیم وغیرہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہے غزوہ ذات الرقاع سے جب ہم پھرے ایک اونٹ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا حضرت فرمائے یہہ اونٹ اپنے صاحب کی شکایت کرتا ہی کہ سالہا اپنے سے محنت لیا اب کاٹنے کا ارادہ رکھا ہی اور جابر کو فرمائے تم جا کر اسکے صاحب کو بلاؤ جابر کہے وہ کون ہی سو مین نہین جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاؤ وہ اپنے صاحب کو بتاویگا پھر اونٹ میرے روبرو جلد چلنے لگا اور اپنے صاحب پاس لیجا کے کھڑے ہوا مین اسکو بلاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت پوچھے اس اونٹ کا قصہ کیا ہی اسنے بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال کی ہوئی اب ہم اسکو نحر کرنا چاہے حضرت فرمائے اسکو بیچو مین خرید کرتا ہون مالک عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکو ہبہ کیا ہون حضرت فرمائے ایسا ہی نہ کہ تم اسکی اجل آئی تک خبر لیا کرو **روایت** کئے ہین خطیب نے جابر

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلتے تھے ایک لڑکا سیاہ رنگ آیا اور اپنا سر حضرت کے کان پاس رکھکے کچھہ بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اسکے کان پاس رکھکر کچھہ فرمائے بعد ایسا غیب ہوا گویا زمین نگل گئی مین عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اس سے بہت اندیشہ ہوا کہ آپکو ایذا کچھہ کہاں پہنچایا ہی حضرت فرمائے وہ جنون کے یہاں سے ایلچی آیا تھا کہ ایک سورہ بھول گئے پوچھنے بھیجے تھے پھر مین اسکو یاد دلوایا روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین اسلام لایا ہون اب کچھہ معجزہ بتلاؤ تا یقین مجھے زیادہ ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہی سو کہہ بولا اس درخت کو آپ بلوانا حضرت فرمائے تو جاکر اسکو بلا اعرابی اس درخت پاس جاکر کہا تیرے تئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے ہین درخت سیدھے اور بائین طرف ہلکے اکھڑا اور حضرت پاس آکے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی بولا اب اسکو حکم کریا تا اپنے مکان پر جاوے حضرت اس درخت کو کہے اب تو اپنے مکان پر جا وہ درخت پھر اپنے مکان پر گیا روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین تشریف لیجانے تھے پیچھے سے آواز آیا رسول اللہ حضرت پھر کر دیکھے تو کوئی نہین مگر ایک ہرن باندھی ہی حضرت کو دیکھکر عرض کئی یا رسول اللہ یہان تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس جاکر بولے کیا کہتی ہی ہرن فصیح زبان سے عرض کئی یا رسول اللہ اس پہار مین میرے دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑے تو مین انکو دودھہ پلاکر آتی ہون حضرت فرمائے اگر تو نہ آوے تو کیا کرناوہ عرض کئی اگر مین نہ آوے تو اللہ تعالی مجھے عشار کا عذاب دیوے حضرت اسکو چھوڑ دئے وہ اپنے بچون کو دودھہ پلاکر پھر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باندھنے تھے کہ اتنے مین ہرن کو باندھہ رکھا تھا سو اعرابی ہشیار ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کچھہ حاجت ہی حضرت فرمائے ہان اسکو چھوڑ دو اعرابی ہرن کو چھوڑ دیا ہرن ارنے اور کہنے لگی اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ روایت کئے ہین احمد اور ابن سعد اور بزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک چرواہا صحرا مین بکریون کو چراتا تھا سو

لاتا تھا ایک بکری کو پکڑا بھیڑیے نے چاہا کہ اسکے منھ سے چھڑاوے لانے والے کو بولا اللہ تعالی نے مجھے دیا سو رزق کو تو کیا واسطے چھڑاتا ہے بھیڑیا بولا تعجب لانے والا بولا ہان تعجب ہے لانے والا بولا اس سے زیادہ تعجب وہ ہے کہ رسول اللہ دو پتھرون کے بیچ لوگون کو گذرے قصون کی اور ہونہار چیزون کی خبر دیتے ہین اور تم ایمان نہین لاتے یہہ سنکر پھر وہ مدینے کو آیا اور ایمان لایا اور اپنے پر بیتا سو قصہ بیان کیا روایت کئے ہین ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیبر کی غنیمت جو ہاتھ لگی اس مین ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہے بولا یزید بن شہاب اور بولا میرے اجداد مین سات دراز گوش ہوئے ان تمام پر انبیا ہی سوار ہوتے آئے اب میرے جد کی نسل سے میرے سوا کوئی باقی نہین اور انبیا مین آپکے سواے کوئی نہین مجھے آرزو ہے کہ آپ مجھ پر سوار ہونا سو مین ایک یہودی کے یہان تھا اسکو عمدا گراتا تھا اور وہ مجھے چارا پیٹ بھر کے نہین دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی سواری خاص مین رکھے اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہے غرض وہ حضرت کی سواری مین تھا حضرت کسیکو بلوانا منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جاکر اس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا جب وہ نکلے تو اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیجاتا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش غم سے جاکر ابو الہیثم بن التیہان کے کنوین مین پڑا اور اسمین مرا اور روایت کئے ہین طبرانی وغیرہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین تشریف رکھے تھے ایک اعرابی گھوڑ پھوڑ لایا اور بولا لات وعزی کی قسم مین تم پر ایمان نہ لاؤنگا جب تک کہ یہہ جانور ایمان نہ لاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے ای گھوڑ پھوڑ اسنے زبان فصیح سے بولا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمائے تو کسکی بندگی کرتا ہے بولا اسکی بندگی کرتا ہون کہ آسمان پر اسکا عرش ہے اور زمین پر اسکی سلطنت اور دریا مین اسکی راہ اور جنت مین اسکی رحمت اور دوزخ مین اسکا عذاب بعد فرمائے مین کون ہون بولا رسول رب العالمین وخاتم النبیین جسنے آپکی تصدیق کیا تو فلاح پایا

اور جو کوئی تکذیب کیا تو ہلاک ہوا یہہ سنکر اعرابی ایمان لایا روایت کئے ہین بزاز اور طبرانی اور ابو نعیم
اور بیہقی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور حضرت تنہا تھے
سو مین اکر حضرت پاس بیٹھا بعد ابو بکر آئے بعد عمر بعد عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سات کنکر تھے
انکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئے وہ کنکر انکے ہاتھ مین تسبیح کرنے لگے شہد کی مکھیان کے آواز کی ملا
آتا تھا بعد زمین پر انکو رکھے تو وہ آواز بند ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
مین دئے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح کیئے بعد رکھے تو چپ ہوے پھر انکو عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئے انکے پاس
بھی آواز آیا بعد رکھ دئے انس کی روایت مین آیا ہی پھر بعد ان کنکرون کو دوسرے لوگون کے ہاتھ مین دئے تو آواز
نہ آیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے حضر موت سے چند لوگ آئے اشعث
بن قیس بھی انھین مین تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل مین کچھہ گانٹے ہین آپ نبی ہو تو بیان
کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کاہن سے پوچھتے ہین کاہن اور کہانت دوزخ مین
ہین پھر انھون کہے آپ نبی ہین کر کیسا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی مین کنکر اٹھا کر فرمائے یہہ کنکر
گواہی دینے مین سو کنکر دست شریف مین تسبیح کرنے لگے اور وہ لوگ ایمان لائے روایت کئے ہین
ابو الشیخ کتاب العظمہ مین انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ثرید لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کھانا تسبیح کرتا ہی لوگ عرض کئے یا رسول اللہ کیا آپ آواز سنتے مین
فرمائے ہان بعد فرمائے اس پاس کو فلانے پاس لیجاؤ انکو بھی آواز سنے بعد کہے فلانے پاس لیجاؤ
وہ بھی آواز سنے وہان سے کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہان لے آؤ ایک
شخص عرض کیا یا رسول اللہ اگر تمام لوگون پاس لیجادین تو بہتر ہی حضرت فرمائے اگر کسیکے پاس آواز
نہ کرین تو کہینگے کہ اس سے کچھہ گناہ صادر ہوئی ہی جو اس پاس آواز نہ آیا اور وہ ظرف اپنے پاس
منگوائے روایت کئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی مین خرمے کا ایک تنہ تھا

اسی پاس کھڑے رہکر حضرت خطبہ پڑھا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اسپر کھڑے ہوئے وہ ٹنڈ
رونے لگا بچہ روئے سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترکر اسکو اپنے گلے سے لگائے وہ سسکتا تا چپ رہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے پاس ذکر آلہی جو موقوف ہوا اسکے فراق پر وہ رویا دارمی کی روایت میں
آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لیجاکر اپنا دست مبارک اسپر رکھے اور فرمائے
اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھتا ہوں سابق میں جیسا تھا ویساہی رہ نہین تو تجھے بہشت مین بوونگا
وہان کے نہرون کا پانی پیکر تو اگیگا بار آور ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے دوستان تیرے پھلون کو کھائینگے پھر وہ
بہشت مین رہنا اختیار کیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے ابی اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے
ایک روز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے تم سے کچھ کام ہی سبان تم اور تمھارے بچے کہین
مت جاؤ عرض علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لیگئے اور اپنی چادر عباس
پر اور انکی اولاد پر اُڑھاکر فرمائے ای رب انھون میرے چچا ہین اور یہہ سب میرے اہل بیت ہین انکو تو آتش سے چھپا
جیسا مین چادر سے چھپایا ہون پھر دہلیز اور دیوارون سے آواز آیا آمین آمین آمین روایت کئے ہین ابن عساکر
نے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا آپ ایمان لانے کے قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے فرمائے قریش اور انکے غیر سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور مین جاہلیت مین ایک روز درخت کے نیچے بیٹھا تھا ڈالی یکایک
جھک کر میرے سر پر آئی مین تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر وہ ڈالی سے آواز آیا فلانے روز نبی نکلیگا تو
تو اسکے پاس سب سے زیادہ سعادت حاصل کر جمادات اور حیوانات اطاعت کئے سو معجزہ
روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذات الرقاع غزوے
مین ہم ایک وسیع بیابان مین اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت واسطے تشریف
لیگئے ستر واسطے کچھہ نہ ملا دیکھے بیابان کے آخر دو درخت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

درخت پاس جاکر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے اونٹ کی مہار کھینچنے تو جیسا چلا آتا ہے پھر درخت
ویسا چلا اسکو دوسرے درخت پاس لاکر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے جا ملو دونوں
درخت باہم پیوست ہوے حضرت انکے آسرے بیٹھکر قضاء حاجت سے فراغت پائے جب وہاں سے اٹھے پھر دو
دونوں جدا ہوکر اپنی حالت اصلی پر آئے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
کہے غزوہ خیبر میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبد اللہ دیکھ قضاء حاجت کرنے
کہیں گوشے کی جگہہ ہے سو میں دیکھکر عرض کیا ایک درخت ہے فرمائے اور بھی کچھ ہے دیکھ کیا میں عرض کیا دور تک
فاصلے پر اور ایک درخت ہے فرمائے اون دونوں درخت کو جاکر بول رسول اللہ کہتا ہے تم دونوں ملجاؤ پھر
میں بجز دیکھنے ہی دونوں درخت اپنے جگہہ سے جدا ہو اور ملے یکدیگر پیوست ہوے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم انکے آسرے بیٹھکر قضاء حاجت سے فراغت پائے بعد وہ درخت اپنے مقام پر پھر گئے روایت
کئے ہیں امام احمد وغیرہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول ہیں سو میں کیون سمجھوں حضرت فرمائے یہہ درخت پر
خرمے کا خوشہ میں بلوانے سے آوے تو تو مجھے رسول اللہ ہوں کر کر سمجھیگا بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس خوشے کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہوکر حضرت پاس آیا حضرت فرمائے اجا پھر درخت پر گیا اعرابی
بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہیں ابو یعلی اور بیہقی نے
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب وہاں اترے حضرت
مجھے فرمائے آسرے واسطے درخت یا پتھر ہو تو دیکھو میں عرض کیا متفرق چند درخت خرمے کے اور پتھرن
کی کچھ ڈھیکاری ہے حضرت فرمائے انکو جاکر کہو رسول اللہ فرماتے ہیں میں قضاء حاجت واسطے آتا ہوں تم
باہم ملجاؤ اور پتھرون کو بھی ایسا ہی بول میں جاکر انکو کہا درخت اپنی جگہہ سے اکھڑ کر باہم چسپیدہ ہوئے اور
پتھر بھی ملگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیجاکر قضاء حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو

کہہ اپنے مقام پر جاو ہیں جاکر پیغام دیا تمام اپنے مقاموں پر گئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر اور
عمر اور عثمان تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں سے اسکو مار کر فرمائے ثابت رہ
تیرے پر نبی ہے اور صدیق اور شہید روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار
جنگ سے فراغت پا کر آتے تھے میں میرا اونٹ چلنے سے رہگیا میں لاچار ہوا اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور میرا حال پوچھکر دست مبارک میں لکڑی تھی سو اس سے اونٹ کو مارے اور مجھے فرمائے اب
سوار ہو سو لیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی بڑھے جاتا پھر میں اسکو تھامنے لگا
روایت کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے خیبر میں ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا اسکو پکڑنے وہ
ایمان لایا اور عرض کیا یہہ بکریاں لوگوں کی امانت ہیں اسکو میں پھیرنا ضرور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کنکر ایک مشت لیکر اس بکروں کے منہہ پر مار اپنے مالکوں پاس جا دیکھے انے ایک مشت کنکر لیکر بکریوں کے
منہہ پر مارا بکریاں بھاگ کر اپنے مالکوں کے یہاں چلے گئے روایت کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے کہے بنی سلمہ میں کسی کا اونٹ پانی باندھتا تھا سو بھڑک گیا لوگوں پر حملے کرنے لگا لوگ لاچار ہو کر خدمت
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کئے حضرت باغ کے دروازے پر تشریف لیگئے لوگ عرض
کرنے لگے آپ اندر تشریف نہ لیجانا آپ پر چوٹ کریگا حضرت فرمائے چلو کچھ اندیشہ نہیں سو اونٹ
حضرت کو بمجرد دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو سجدہ کیا حضرت فرمائے تمہارے اونٹ کو پکڑ لیو
اور اسکو مہار ڈالو ایک روایت میں آیا ہے حضرت اسکے مالک کو بلوا کر فرمائے تو چارا نہیں ڈالتا کر اونٹ
شکایت کرتا ہے اور تاکید کئے چارا برابر دیا کر روایت کئے ہیں ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف فرمائے وہاں دو اونٹ پکارتے اور لوگوں پر
حملہ کرتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنے گردنوں کو زمین پر رکھدئے بروایت

کئے ہین ابن حبان کتاب الصحابہ مین اور طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھا میری سانڈنی ماندی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو زجر کئے پھر تمام پر بڑ گئی روایت کئے ہین
ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز کسی انصار کے باغ مین تشریف لے گئے
حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور چند انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ مین بکریان چرتے تھے سو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم آپ کو سجدہ کرنا احق ہے حضرت فرمائے
میری امت کو روا نہین کوئی کسی کو سجدہ کرے اگر سجدہ کرنا روا ہو تو مین نے حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد
کو سجدہ کرے روایت کئے ہین ابو نعیم اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے کہے ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین بیٹھے تھے لانڈگا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے یہہ درندون کا پیغام لایا ہی کہ تم اگر سالانہ کچھ مقرر کرین تو تمہارے جانورون کے متعرض نہون نہین
تو تمہارے جانور پکڑا کرینگے اور تم کو جانورون کی احتیاط کرنا ضرور ہوگا لوگ پوچھے کسقدر مقرر کرنا فرمائے
ہر درندے مین سے سال کو ایک بکری لوگ عرض کئے ہم راضی نہین حضرت اسکو اشارے سے فرمائے تمکو سالانہ
مقرر کرنے کی مرضی نہین تم کو جب قابو پڑے تو لیا کرو پھر وہ لانڈگا جھپٹتا گیا روایت کئے ہین بیہقی نے جعیل
رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو گیا میری سواری مین گھوڑا تھا بہت
سست نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کوڑا مارے اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے مین برکت دے پھر وہ
گھوڑا تمام سے جلد ہوا ایہانتک کہ مین اسکو سنبھالنا دشوار ہوا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مدینے مین دشمن آیا کر کر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی طلحہ کے
گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور وہ غل جدھر مچا تھا ادھر جاکر آئے اور لوگون کو فرمائے
کچھ نہین تم اندیشہ نہ کرو اور فرمائے یہہ گھوڑا دریا کی سی تھا وہ گھوڑا نہایت سست تھا پھر اتنا جلد ہوا
کہ اسپر کوئی گھوڑا بڑھ نہین سکتا تھا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد

رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے تشریف فرمائے اور دوپہر کو لوگ یہاں آرام فرما کر تہجد کے وقت نکلنا چاہے
سو اسکے دراز گوش پر زین باندھکے حاضر کئے وہ دراز گوش نہایت سست تھا سو حضرت سوار ہونے
ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور ابن مندہ اور حاکم اور بیہقی
اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے میں جہاز پر سوار
تھا جہاز پھوٹ گیا میرے ہاتھ ایک تختہ لگا سو اس پر بیٹھکے ساحل کو پہنچا دیکھا وہاں کوئی میں
باگ ہے مجھے دیکھکر میری طرف چلا پایا میں اسکو بولا ای ابو الحارث میں سفینہ ہوں مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا باگ سر جھکا کر دم ہلاتا میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرے ساتھ چلکر راہ پر مجھے چھوڑا
اور جانے وقت کچھ باریک آواز نکالا میں سمجھا کہ وہ میرے سے رخصت مانگا عیان شنیدہ سو معجزہ
روایت کئے ہیں بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے جنگ خندق میں عین خندق کھودتے
سو موقع میں پتھر سخت آیا کہ اسپر سبل کام نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر آپ پھاوڑا مارے بالو
کے سا پھوٹ گیا روایت کئے ہیں بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار
بدر کے جنگ میں ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرما کی چھڑی دئے سو وہ بہتر تلوار ہوا اس سے مسلمانوں کو فتح
ہونے تک اس سے جنگ کئے پھر عکاشہ مرنے تک اپنے پاس وہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہیں عبد
الرزاق کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار احد کے روز ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی
دئے سو وہ انکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی روایت کئے ہیں زبیر بن بکار کہ ذی قرد کے غزوے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چشمے پر پہنچے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ اس چشمے کا نام بیسان ہے اور پانی بھی
کھارا ہے حضرت فرمائے ایسا نہیں بلکہ اسکا نام نعمان ہے اور وہ شیریں ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکا نام بدل دئے اور اللہ تعالی اسکے پانی کو بدل دیا سو نہایت شیریں ہوا بعد اسکو طلحہ رضی اللہ عنہ خرید کر لوگوں کے
لئے وقف کئے روایت کئے ہیں بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ڈھال لائے اسپر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا دست مبارک پھرائے سو وہ تصویر
جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی برکت کا معجزہ روایت کئے ہیں بخاری اپنی
تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ نے کہ بشیر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر کے منہہ پر دست شریف پھرائے اور دعا دیے پھر اُسکے
منہہ پر وہ جگہہ روشن تھا اور کسی بیمار پر بشیر ہاتھہ پھیرے تو وہ بیمار صحت پاتا روایت کئے ہیں
ابن سعد کہ خزیمہ بن ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے
منہہ پر اپنا دست شریف پھرائے پھر وہ موضع انکے منہہ پر روشن تھا روایت کئے ہیں ابن سعد
اور ابن مندہ اور بغوی اور بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور میں بچوں کے ساتھہ تھا مجھے پوچھے تو کون ہی میں عرض کیا سائب ہوں
یزید کا فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھہ پھرائے اور فرمائے بَارَكَ اللّٰهُ بعد جب سائب
بوڈھے ہوئے اور انکا سر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے سو جگہہ کے بال سیاہ تھے
روایت کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن انس سے رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو آئے سو وقت میں دو ہفتوں کا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت میرے
سر پر ہاتھہ رکھے اور دعا دئے پھر بعد بوڈھے ہوئے تو انکا تمام سر سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو
جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہیں ابن عساکر بشیر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہے میرے والد اُحد کے
جنگ میں شہید ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا واسطے روتا ہی کیا تو خوش
نہیں اس سے کہ باپ تیرا میں ہوں اور ماں تیری عائشہ ہی اور میرے سر پر ہاتھہ رکھے انھوں بوڈھے ہو بعد تمام سر
سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان میں لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا لعاب مبارک ڈالے سو انکی لکنت جاتی رہی اور مجھے پوچھے تیرا نام کیا ہی کہا بحیر فرمائے نہیں تیرا نام بشیر ہی

روایت کئے ہیں بغوی اور بیہقی نے عمرو بن ثعلب جہنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ
رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست مبارک لگا سو جگہہ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے روایت
کئے ہیں ترمذی اور بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر اور منہہ پر ہاتھ پھیرکر
فرمائے اللّٰھم جملہ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی داڑھی میں سفیدی نہ آئی اور منہہ پر
جھلدیاں نہیں پڑے روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی العلا سے کہے قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے منہہ
پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے تھے سو انکا منہہ اتنا چکتا تھا گویا تیل لگائے ہیں میں انکی
عیادت کو ایکبار گیا تھا کسی نے راستی سے گذرا تو اسکا عکس قتادہ کے چہرے میں نمایاں ہوا روایت کئے ہیں
ابن شاہین نے خزیمہ بن عاصم عکلی سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہہ پر ہاتھ
پھرائے سو مرتے تک منہہ انکا تازہ تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے اپنے طبقات میں کہ مہلب بن یزید بن عدی
کے سر میں بال نہ تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھرائے تو انکے سر میں بال نکلے
روایت کئے ہیں مدائنی نے کہ اسید بن ابی ایاس کے منہہ اور سینے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے
سو انکا منہہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی میں جاوے تو مکان روشن ہو کر تا حیران روشن ہوے سو معجزہ
روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے کہے میں بنی حارثہ میں رہتا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھکر وہاں جاتا سو ایک شب نہایت تاریک تھی اور مینہہ برستا تھا
میں نکلا میرے ہاتھہ میں عصا تھا سو روشن ہو گیا اسی کی روشنائی میں اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہیں
بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے جب وہاں سے رخصت
ہوے تو شب تاریک تھی سو انکے روبرو دو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسکی روشنی میں چلے جب دونوں جدا
ہوے روشنی بھی جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت میں
ان صاحبان کا نام عباد بن بشر اور اسید بن حضیر کر آیا ہی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ

سے کہے ایک شب ابی بکر رضی اللہ عنہ کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ باتان کرتے
تھے جب وہانسے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھہ ہوئے شب تاریک تھی سو دونو صاحبون کے ہاتھہ مین کے عصے
روشن ہوئے اوسکی روشنائی مین اپنے گھر ونکو پہنچے روایت کئے ہین بخاری اپنے تاریخ مین اور بیہقی اور
ابو نعیم نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین تھے ایک شب
تمام لوگ متفرق ہوگئے شب نہایت تاریک تھی سو میرے انگلیان روشن ہوئے یہان تک میرا ہین تمام
لوگ جمع ہوئے روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب مینہہ برستا
تھا اور نہایت تاریکی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلتے ہی ایک برق کا چمکنا ثابت
ہوا بعد قتادہ بن نعمان کو دیکہکر فرمائے تم نماز سے فراغت پاکر جاتے وقت مجھے اطلاع کرو پھر وہ نہین
اطلاع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دیکر فرمائے تم انکو ہمراہ لیجاؤ اسکی روشنائی
آگے دس ہاتھہ پیچھے دس ہاتھہ رہیگی پھر انھون گئے تو ویساہی روشن ہوا روایت کئے ہین حاکم اور
بیہقی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھے جب دونو صاحبزادے جانا چاہے بجلی کی سی ایک روشنائی ہوئی اور دونو صاحبزادے
اپنے والدہ کے یہان گئے تک وہ نہین باقی رہی روایت کئے ہین ابن سعد نے حمزہ بن عمرو اسلمی رضی
اللہ عنہ سے کہے تبوک کے راہ مین منافقون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو بھڑکائے تھے سرکار کا اسباب
گر گیا او وقت شب کا تھا سو میرے پانچو انگلیان روشن ہوئے تمام اسباب گرا سو اسکی روشنائی
مین اٹھایا یہان تک گورا اور بیہقی حضرت کے دعائین مقبول ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین
بیہقی نے کہ طفیل بن عمرو دوسی ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کئے کہ مجھے کچھہ نشان ہو تو میری قوم کو ایمان کی دعوت کرتا ہون حضرت دعا کئے کہ
یا اللہ اس کو کچھہ نشان دے انکی پیشانی پر چراغ کی سا ایک نور چمکنے لگا طفیل کہے

یا اللہ یہ نور پیشانی پر نہ ہو تو بہتر ہے کیا واسطے کفار بولینگے اسکو پیشانی پر داغ دئے ہیں پھر وہ نور انکے کوڑے پر قندیل کی سا روشن ہوا اور طفیل اپنی قوم کو جا کر دعوت کیے انکی قوم نہ مانی پھر آکر عرض کئے یا رسول اللہ دوس کی قوم میری بات نہ مانی آپ انپر بد دعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ دوس کو نیک راہ بتا اور طفیل کو فرمائے اب جاؤ اور دوس کو ایمان کی دعوت کرو پھر طفیل جا کر دعوت کیے ستر اسّی گھر والے ایمان لائے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب کا لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بے ادبیان کرتا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کئے اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ یعنی یا اللہ اس پر تیرے درندوں میں سے ایک درندے کو مسلط کر جب ان تجارت کو شام طرف نکلا تو ابو لہب لوگوں کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہے محمد کی بد دعا کا پھر راہ میں اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت گھیرے اور اکر سے تھے غرض ایک منزل میں باگ آکر لوگوں کو سونگنے لگا اور اس کے پاس جا کر پھاڑ ڈالا روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں قریش اسلام لانے میں تاخیر کئے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ یعنی یا اللہ مجھے اعانت کر انپر سات برس یوسف کے سات برس کی سی پھر ایسا قحط ہوا کہ قریش مردار کھائے آنکھ اٹھا کر دیکھتے تو دھواں دستا قریش عاجز ہو کر عرض کئے اگر یہ عذاب اٹھ جاوے تو ہم ایمان لاوینگے جب قحط گیا بھی اپنے کفر پر قائم ہوے تب اللہ تعالی یہ آیت نازل کیا یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنی جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہیں سو یہ بدلا جنگ بدر میں لیا روایت کئے ہیں عبد الرزاق نے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا دودھ نچوڑا حضرت اسکو دعا دئے کہ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ یعنی یا اللہ اسکو جمال دے سو اسکی داڑی سفید تھی سو سیاہ ہو گئی اور نود برس کا ہوا پر بوڑھا نہیں دستا تھا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابن سعد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ

کو نکلنے وقت دعا کئے کہ یا اللہ مسلمان برہنہ ہین انکو لباس دے بھوکے ہین انکو سیر کر سو بدر کا
فتح ہوا ہر آدمی کو ایک اونٹ دو اونٹ کا بوجا غنیمت ملی لباس پہنے ہین سیر ہوے روایت کئے ہین
واقدی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز فرمائے یا اللہ نوفل بن خویلد کو
تو کافی ہو بعد اسکا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہے یا رسول اللہ مین اسکو قتل
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا کا شکر میری بددعا اسکے حق مین مقبول
کیا روایت کئے ہین عبد الرزاق نے مقسم رضی اللہ عنہ سے کہے احد کے جنگ مین عتبہ بن ابی وقاص نے
مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان شریف توڑا سو حضرت اسکے حق مین فرمائے یا اللہ ایک
سال گذرنے کے قبل کفر پر یا دھیر برس کے اندر وہ کفر پر مرا روایت کئے ہین واقدی اور بیہقی اور ابن عساکر
نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک روز مین بکری کا مول چکاتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معاملے مین برکت دے اس روز سے مین جب کچھ بیچتا ہون یا
خرید کرتا ہون تو مجھے نفع ملتا ہی روایت کئے ہین ابو نعیم نے جریر رضی اللہ عنہ سے کہے مین گھوڑے پہ
بیٹھ نہین سکتا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
دست مبارک میرے سینے پر ایسا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے سینے پر اتھا اور حضرت فرمائے
یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو راہنما بنا پھر مین گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت کئے ہین ابن عدی
اور بیہقی اور ابو نعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین صبح کی اذان دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے دیکھے مسجد مین لوگ جمع نہین ہیں میرے سے پوچھے لوگ کہان ہین وہ ایام سرما کے تھے
سو مین عرض کیا ٹھنڈ کے لئے نہین آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی ٹھنڈ دور کر پھر مین دیکھا لوگ حرارت
سے پنکھا کرنے لگے روایت کئے ہین امام احمد نے حنظلہ بن حذیم سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے
سر پر دست شریف پھرا کر فرمائے بُورِكَ فِيكَ یعنے تیرے مین برکت ہووے سو اون پاس کا سن سُوجی

ہووے بکری وغیرہ اور مسے یا ورم والا آدمی آوے تو اسپر ہاتھ پھیرتے تھے وہ درست ہوتا روایت
کئے ہیں ترمذی اور حاکم نے قیس بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سعد کے حق میں دعا کئے یا اللہ
سعد جب دعا مانگے تو اسکو قبول کر پھر سعد جو دعا مانگے تو وہ مستجاب ہوتی تھی روایت کئے ہیں ابن مندہ اور
ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ سلولی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکی اولاد
میں برکت دے پھر انکو اسی فرزند ہوئے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے روبرو نابغہ جعدی نے اپنی اشعار پڑھے سو حضرت فرمائے تو خوب بولا اللہ تعالی تیرے دانت نہ گراوے
سو نابغہ کی عمر سو برس کی ہوئی پر انکا کوئی دانت نہ گرا روایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم اور
ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے کہ ایکبار میں دودھ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا حضرت فرمائے یا اللہ
اسکو جوانی سے بہرہ دار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی سفید بال اسکو نہ نکلے اور جوان ہی دستے تھے
روایت کئے ہیں طبرانی نے کہ ضمرہ بن ثعلبہ بہزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کئے یا رسول اللہ آپ
دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اسکا خون مشرکوں پر حرام کر
سو انکی عمر دراز ہوئی اور جنگوں میں کافروں پر حملہ کیا کرتے اور انکے صفوں کو چیرتے دھستے پھر نکلتے
روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو
مال اور اولاد بہت دے اور جو دیا ہے اس میں برکت رکھ انس کہتے ہیں میرا مال بہت ہے اور بچے سو کے
قریب ہیں روایت کئے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں ہر مرد یا عورت جو مسلمان ہے
مجھے دوست رکھتا ہے ایسے پوچھے تم کو کیسا معلوم ہوا کہ میں میری والدہ کو اسلام کی دعوت کرتا وہ
قبول نہیں کرتی لاچار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ والدہ ابو ہریرہ کی ایمان
نہیں لاتی ہے آپ دعا کرو حضرت دعا کئے میں گھر کو گیا تو میری والدہ اسلام لائی پھر میں خوشی سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور خوشی سے مجھے رونا آیا جیسا غم کے وقت آتا ہے اور عرض کیا یا رسول اللہ

انکی دعا اللہ تعالے نے قبول کیا اور ابو ہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت اپ دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے
اور میری والدہ کو اپنے مومن بندون پاس اور مومن بندون کو ہمارے پاس دوست رکھے پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ تیرے اس بندیکو اور اسکی والدہ کو مومنون پاس اور مومنونکو انکے پاس دوست کر سو کوئی مومن
مرد یا عورت نہین جو مجھے دوست نہین رکھتا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عروہ بارقی
رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ اللہ تعالی میری خرید مین برکت دیوے سو انہون اگر مٹی
بہی خرید کرتے تو انکو فائدہ ملتا ایک روایت مین آیا ہے عروہ کہے مین اگر کہو رہے پر جا کر کہڑے
رہون پہر گہر کو نہ آؤن تک چالیس ہزار درم کا فائدہ مل جاتا ہے روایت کئے ہین بخاری نے
ابن ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبد اللہ کی والدہ زینب
بنت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجا کر کہی یا رسول اللہ اس سے بیعت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
وہ ہنوز لڑکا ہے پہر انکے سر پر ہاتھ پہرائے اور انکو دعا دئے ابو عقیل کہتے ہین مین اپنے دادا عبد اللہ
بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا پہر اناج خرید کرتے تو انسے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر ملاقات
کر کر کہتے ہے ہمکو بہی تمہارے ساتھ شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر دعا فرمائے ہین
پہر اسیون کو شریک کرتے سو بعضے اوقات مین انکو فائدے مین پورا اونٹ ملجاتا تو اس کے تئین اپنے
گہر کو بہیجتے روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام کو اضحیہ
خرید کرنے واسطے ایک دینار دیکر بہیجے انہون ایک دینار کو بکری خرید کر کر دو دینار سے بیچے بہی جا کر ایک دینار
سے ایک بکرا خرید کئے اور بکرا اور دینار لا کر حضرت کو دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ دعا دئے
کہ اللہ تعالے انکی تجارت مین برکت دیوے پہر انہون جب کچھ خرید کرتے انکو فائدہ ملتا روایت کئے ہین
بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اکر اپنے مرد کی شکایت کئی سو
حضرت اس کا اور اس کے مرد کا سر ملا کر فرمائے یا اللہ ان دونون مین الفت دے سو دونون مین

نہایت الفت ہوئی روایت کیے ہیں مسلم نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے سیدھے ہاتھ سے کھا اننے تکبر کی راہ سے بولا کہ میں سیدھے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نا ہی رکھے سو اسکا ہاتھ پھر منہہ پاس کبھی نہ آیا روایت کیے ہیں
مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے مجھے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو
بلو میں بلوایا تو وہ کھانا کھاتے تھے میں آ کر عرض کیا بعد فرمائے انکو بلو پھر وہ کھانا کھاتے تھے تیسرے بار بھی
بلوئے تو وہ کھانا ہی کھاتے تھے حضرت فرمائے اللہ تعالی اسکا پیٹ نہ بھرے سو انکا پیٹ کبھی نہ بھرا روایت
کیے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو دیکھے بالوں کو تنگی لگنا کر سجدے کے
وقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اسکے بالوں کو تباہ کر سو اسکے بال جھڑ گئے روایت کیے ہیں حاکم اور بیہقی نے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کو بھیجنے کا ارادہ کیے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں
ہنوز جوان ہوں قضیہ چکانا جانتا نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمائے
اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ پھر کبھی مجھے قضیہ چکانے میں تردد نہ ہوا روایت کیے ہیں بیہقی اور
طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ گرمے کے ایام میں قبا دار
پنبہ دار پہنتے اور سرمے میں انگھیر کپڑا باریک پہنتے گرمے اور سرمے سے کچھہ پروا نہیں کرتے ان حضرت رضی اللہ عنہ سے
اسکا سبب پوچھا تو فرمائے خیبر کے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تئیں نشان دیتے
وقت فرمائے یا اللہ اسکو گرمی اور سردی سے بچا رکھ سو اس دن سے مجھے نہ ٹھنڈ ہوتی ہی اور نہ گرمی حضرت
کی دعا بیماران کو تندرست ہونے سو معجزہ ۵ - روایت کیے ہیں ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار
ابو طالب بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کے واسطے تشریف لیگئے ابو طالب کہے میں درست ہونے کو تمہارے
خدا سے جسکی تم عبادت کرتے ہیں دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو
ابو طالب اسی وقت درست ہوئے گویا پاؤں سے بند کھول دیئے ابو طالب کہے تم جس رب کی عبادت کرتے ہیں

وہ تمہاری بات سنتا ہی حضرت فرمائے چچا تم اگر خدا تعالیٰ کی اطاعت کروگے تمہاری بات بھی سنیگا روایت
کئے ہیں ابن عدی نے عیر قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں میری آنکھ کا حدقہ مار لگ کے نکل پڑا
لوگ چاہے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے آنکھ کو لگا دیئے سو اوّل
سے بہتر آنکھ ہوئی بعضے روایتوں میں آیا ہی کہ یہہ قصہ جنگ احد میں ہوا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی
اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ کعب بن الاشرف یہودی کو قتل
کرنیکے واسطے لوگ جو گئے تھے ان میں سے حارث بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر انکو اٹھا لیکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف لگائے زخم درست ہوئی کبھی اسمیں درد نہوا روایت کئے ہیں ابو یعلی نے کہ احد کے
جنگ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی
روایت کئے ہیں بغوی نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہے خندق کے جنگ میں میرے بھائی کے پاؤں کو خندق
کا کھمبا لگ کر لہو جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بسم اللہ بولکر اسکو پونچھے سو زخم درست ہوئی
اور اسمیں پھر کچھہ درد وایذا نہوئی روایت کئے ہیں بخاری نے کہ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع
یہودی کو مار کر اترتے وقت گر کر انکا پاؤں ٹوٹ گیا پھر انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے
پاؤں پر اپنا دست شریف پھیرتے ہی پاؤں درست ہوا گویا کچھہ شکایت نتھی روایت کئے ہیں ابن سعد نے
ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذی قرد کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دیئے کہ یا اللہ اسکے
بالوں میں اور پوست میں برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم لگی سو دیکھکر پوچھے یہہ کیا ہی میں عرض
کیا کہ دشمن کی تیر لگی پھر مجھے اپنے نزدیک بلوا کر اپنا لعاب شریف لگائے فی الفور درست ہوئی پھر نہ درد
ہوا اور نہ پیپ پکڑا اور ابو قتادہ مرتے وقت ستر برس کی عمر تھی دیکھنے کو پندرہ برس کے سے تھے روایت
کئے ہیں بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان تھا انکو پوچھے یہہ کاہے کی زخم

ہی کہے خیبر کے جنگ مین مجھے زخم لگی لوگ کہے سلمہ مارے گیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
حضرت اسپر دم کئے زخم درست ہو گئی اور آج تک اسمین کچھہ شکایت نہ ہوی روایت کئے ہین بیہقی اور
ابو نعیم کہ جب بشیر بن رزام یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی
دماغ کے پردے تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگائے اسیوقت درست ہوا
اور مرتے تک اسمین کچھہ شکایت نہوی روایت کئے ہین حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عاید بن عمر سے
کہے حنین کے جنگ مین میری پیشانی پر تیر لگی اور خون جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو اپنے دست مبارک سے پونچھکر دعا کئے سو زخم درست ہوئی اور دست مبارک جو لگا تھا سو
وہ جگہہ روشن تھا روایت کئے ہین ابن عساکر کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حنین کے جنگ مین زخم لگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگائے سو زخم درست ہوی روایت
کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین بہت بیمار رہا
مرنیکا حال قریب پہنچا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت فرمائے
تو اپنا سیدہا ہاتہہ اپنے بدن پر ساتہہ بار پھیر اور ہر بار یہہ دعا پڑھہ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ
اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مین وہ نہین کیا میری شکایت دفع ہوی روایت
کئے ہین ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کہا تہہ مین رسولی اتنی بڑی ہوئی کہ اونٹ کی مہار
پکڑنے سے عاجز ہوئے سو یہہ شکایت حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قدح مین پانی منگوا کر اسپر مارنے اور دست شریف پھرانے لگے پھر وہ گھلگئی روایت
کئے ہین ابن سعد نے کہ حضرموت کی وفد آکر ایمان لائی سو انمین مخرس بن معدی کرب تھے عرض کئے یا رسول
اللہ میری زبان مین لکنت ہے آپ دعا کرنا تا وہ دفع ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر انکی زبان
درست ہوی روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی

اور عرض کئی یا رسول اللہ یہہ لڑکا جوان ہوا پر مونہہ سے بات نہین کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
لڑکے کو پوچھے مین کون ہون تو فصیح زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ
اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حبیب بن فدیک سے کہے میرے والد مجھے
لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے میرے والد کے آنکھون کو کچھہ دسنا نتھا سفید ہو گئے
تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھون کو کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا پانون سانپ کے انڈون
پر پڑا سو آنکھین جاتے رہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی آنکھون مین اپنا لعاب شریف لگائے آنکھین درست
ہوین اور اسّی برس کی عمر ہوئی تھی سوئی مین تاگا پروتے تھے روایت کئے ہین بیہقی نے محمد بن ابراہیم
سے کہے کہ ایک شخص کے پانون مین زخم تھی اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لائے حضرت اپنا لعاب شریف انگلی سے لئے اور اسے مٹی پر لگائے پھر وہ مٹی زخم پر رکھکر فرمائے اَللّٰهُمَّ رِيقُ
بَعْضِنَا تُرْبَةُ اَرْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا پھر اسکی زخم درست ہوئی روایت کئے نیز
بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہے ایکبار مین دیگ پر گر پڑا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لیگئے حضرت اپنا لعاب شریف اسپر لگائے اور فرمائے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ پھر مین اسی
وقت درست ہو گیا روایت کئے ہین طبرانی اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرحبیل جعفی سے کہے
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھ مین مسہ اتنا بڑا ہوا کہ مین تلوار
پکڑ نہین سکتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف اسپر پھرائے پھر وہ گھل گیا اور اسکا اثر کچھہ بھی
نرہا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عورت اپنے لڑکے کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے لاکر عرض کئی یا رسول اللہ اس لڑکے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہین دعا کرو تا وہ مر بھی
جاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون تا اسکو شفا حاصل ہووے اور نیکبخت
جوان ہو کر راہ خدا مین شہید ہووے اور بہشت مین جاوے دعا کئے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور جوان صالح ہو کر

راہ خدا میں شہید ہوا روایت کئے ہیں ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے
ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے ہم وہاں سے ہنوز اٹھے نہ تھے کہ اسکا روح قبض ہوا ہم اسکے آنکھ بند کر کر
چادر اڑھائے اور اسکی ماں بہت بوڑھی تھی آنکھ کو دستا نہ تھا ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مرگیا
ہم بولے ہاں پھر وہ بوڑھی ہات اٹھا کر کہی یا اللہ تو دانا ہے کہ میں تیرے اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کئی
تا سختی کے وقت تو میرے فریاد کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا ہنوز ہم وہاں سے نکلے نہ تھے کہ وہ
زندہ ہوکر ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور ایک مدت تک زندہ رہا روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ ایکبار عبد اللہ بن رواحہ کو دانتوں
کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسارے پر رکھکر سات بار فرمائے
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہُ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمُبَارَکِ الْمَکِیْنِ عِنْدَکَ
پھر انکا درد اسی وقت رہگیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایکبار
چربی کا ٹکڑا کھایا سو میرے پیٹ میں درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی آخر میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ پر دست شریف پھرائے وہ ٹکڑا سبز
ہوکے پیٹ سے نکلا پھر میرے پیٹ میں کبھی شکایت نہوئی روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے
عروہ سے کہے ملاعب الاسنہ آکر شکایت کیا کہ اپنے تئیں ناصور ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے
تھوری مٹی اٹھا کر اسمیں تھوکے اور فرمائے اسکو پانی میں گھول کر پی سو پیتے ہی درست ہوئے روایت
کئے ہیں ابن سعد نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پاس تشریف لاکر ڈول
میں وضو کئے اور وہ پانی کنویں میں چھلائے اور کنویں میں تھوک کر بعد وہ پانی پئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم
زمانے میں کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضرت فرماتے بضاعہ کے پانی سے اسکو غسل دو تو ہم غسل دیتے ہی درست
ہوتا گویا بند سے چھوٹا ہے روایت کئے ہیں طبرانی اور ابن مندہ اور باوردی نے کہ ثابت بن یزید آکر عرض کیا یا رسول اللہ
میرے پاؤں میں لنگ ہے پاؤں میں مرگ نہیں سکتا سو حضرت دعا کئے پاؤں درست ہوکر زمین میں لگنے لگا

روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے اُمِ طارق سے باندی سعد کی کہی ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان
گئی دروازے پر بات کرنیکا آواز آیا لیکن کوئی نہ دسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہی کہی مین اُمِّ مِلدَم
ہون یعنی تپ حضرت فرمائے لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا بعد فرمائے کہ قبا کے لوگون پاس جاتی ہی تب بولی بہتر سو
وہان کے لوگون کو تپ آن لگی وہ لوگ آکر شکایت کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم چاہے ہو تو مین
دعا مانگتا ہون اور تم کو صحت ہوگی اگر صبر کروگے تو تمہارے حق مین پاکی ہی پھر وہ لوگ پاکی اختیار کئے بعضے
روایتون مین آیا ہی کہ چند روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ صحت پائے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی الطفیل
سے کہے ایک شخص کو بنی لیث کے اسکا نام فراس بن عمرو درد سر تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا
حضرت اسکی پیشانی کا چمڑا پکڑ کر کھینچے سو درد جاتا رہا اور حضرت کا دست شریف لگا سو جگہ بال نکلے بعد اسنے
خوارج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھڑ گئے اور لوگ اسکو ملامت کرنے لگے پھر
وہ توبہ کیا سو بال نکلے شیاطین دفع ہوئے سو معجزہ - روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین ہم واقم کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ اپنے لڑکے کو لائی اور
عرض کی یا رسول اللہ اسپر سایہ ہی آپ دعا کریا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کا منہہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے
اور تین بار فرمائے اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بعد اسکو فرمائے اب تیرے لڑکے کو لیجا کبھی اسکو
سایہ دکھائی نہ دیگا سو اسکو کبھی وہ حالت نہ ہوئی - روایت کئے ہین ابو نعیم نے عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طایف کو روانہ کئے سو مین وہان جاتے ہی پر ایسا حال ہوا کہ نماز پڑھتا تو معلوم نہین
ہوتا کہ کیا پڑھا ہون پھر مین آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا احوال بیان کیا حضرت فرمائے یہہ شیطان ہی میرے
نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوا میرا منہہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے ای عدو اللہ نکلجا
تین بار یہہ کہکر مجھے فرمائے اب تو اپنے کام پر جا پھر کبھی مجھے وہ نہ ہوا روایت کئے ہین احمد اور طبرانی نے دراع
رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ہمراہ ہمارے ایک شخص تھا اسکو

شیطان لگا تھا سو میں اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت اپنی چادر کا پلو اٹھا کر اس شخص کے پیٹ پر مارے اور فرمائے
ای عدو اللہ نکل پھر اسپر کا شیطان اتر گیا روایت کئے ہیں خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمرہ سفر میں ایک قصبے میں اترے وہاں کے لوگ ایک لڑکی کو لائے نہایت حسین گویا بادل میں کا چاند اور عرض کئے یا رسول اللہ اسپر
آسیب ہی جلد واسطے اسکو دعا کرو حضرت اس لڑکی کو بلا کر فرمائے میں رسول اللہ ہوں تو اسکو چھوڑ دے شیطان اسی وقت دفع ہوا لڑکی
شرم سے منہہ پر چادر اوڑی روایت کئے ہیں ابو یعلی و بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب روحا کو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت پاس آتی ہی حضرت اسکے لئے اپنی سواری کھڑے
کئے وہ آکر عرض کئی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا سو روز سے آج تک ہوشیار نہیں ہوا حضرت لڑکے کو اسکے پاس
سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور اپنا لعاب شریف اسکے منہہ میں ڈالے اور فرمائے ای عدو اللہ نکل میں رسول اللہ ہوں اور
لڑکے کو اس عورت کے حوالے کر کر فرمائے لے اب اسکو کچھ اندیشہ نہیں پھر وہ لڑکا درست ہوا روایت کئے ہیں حاکم نے
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کوئی اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ
میرا بھائی بیماری حضرت پوچھے کیا بیماری ہی عرض کیا اسکو شیطان لگا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بھائی کو
بلوا کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چند آیتاں اسپر پڑھے معاً وہ درست ہوا گویا کچھ شکایت نہتی آیندہ کی خبروں کی
خبر دئیے سو معجزہ - روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم خطبہ پڑھے سو قیامت تک جو جو کام ہونے والے تھے بیان کئے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت
کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حیرہ کا شہر میرے روبرو
مثال لیکر آیا اور تم عنقریب فتح کروگے ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر حیرہ فتح ہوگا تو نفیلہ
کی بیٹی مجھے دینا حضرت فرمائے میں اسکو تجھے دیا غرض جب فتح ہوا اس شخص کو نفیلہ کی بیٹی دئیے بعد اس لڑکی کا باپ
ہزار درہم دیکر اپنی لڑکی خرید کیا طبرانی وغیرہ کی روایت میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے آتے بعد فرمائے حیرہ کے سفید محلات جو
مجھے دستے ہیں اور شہبا بنتی نفیلہ کی سفید خچر پر بیٹھکر اور سیاہ دامنی اوڑکر جاتی ہی پھر خریم بن اوس بن حارثہ

رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ میں داخل ہوئے اور حضرت فرمائے کے بموجب میں دیکھوں تو وہ
عورت مجھے عنایت فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر خریم کہتے ہیں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ کے
جنگ سے ہم فراغت پائے بعد حیرہ کو تسخیر کرنے واسطے متوجہ ہوئے ہم جاتے ہی اول شیما بنت نفیلہ کی حضرت کے
فرمائے مطابق ہمکو ملی پھر میں اسکو پکڑ لیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو مجھے دئے ہیں لشکر کے سردار
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرے سے شاہدان مانگے پھر محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر کی شہادت دی گذرا سو مجھے دئے پھر اسکا
بھائی اگر اسکو مانگا میں بولا دس سو درہم سے کم کو نہیں بیچونگا پھر مجھے ہزار درہم دیا اور بولا اگر لاکھ درم کہتا تو میں دیتا
خریم کہنے میں دس سو سے بڑھکر کوئی عدد نہ ہوگا سمجھکر میں اتنا ہی بولا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی نے عبد بن حوالہ
سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عنقریب تمھارے پاس فوجاں جمع ہوگے ایک فوج شام میں اور ایک فوج عراق میں اور
ایک فوج یمن میں سو اسی بموجب فوجاں جمع ہوئے روایت کئے ہیں مسلم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تم ایک ملک عنقریب فتح کروگے جو وہاں قیراط کی چلاؤنی ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ ملک کا نام مصر ہے تم وہاں کے لوگوں کے
ساتھ درستی کیو کہ انکو ذمہ اور قرابت ہے یعنی اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ انہیں قوم سے تھے سو اسلئے قرابت کہکر فرمائے روایت
کئے ہیں بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے گھر تشریف لیجا کر آرام کئے سو مسکراتے ہوشیار
ہوئے ام حرام پوچھے یا رسول اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہیں فرمائے مجھے دکھائے ایک جماعت کو میری امت سے جو دریا پر جہاد واسطے
سوار ہونگے بادشاہوں کی ساتھ پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو کہ میں بھی انوں میں رہوں حضرت فرمائے تو انہوں میں ہے
بعد میں آرام فرماکر ہنستے اٹھے اور فرمائے میری امت سے چند لوگ دریا پر سوار ہوکے بادشاہوں کی ساتھ پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو میں بھی انہوں میں
رہوں حضرت فرمائے تو اول کے لوگوں میں ہے غرض ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہوکر معاویہ
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کو گئے جنگ سے جب پھرے ام حرام کی سواری کے واسطے جانور لائے وہ بی بی اسپر سے گرکر وفات پائیں روایت کئے ہیں بخاری نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت نہ ہوگی یہاں تک تم خوز و کرمان میں
عجم کی ایک قوم سے جنگ کروگے جنکے رنگ سرخ ہیں اور چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھ ہوتے منہ گویا ڈھال ہیں تو

اور قیامت نہ ہوگی جبتک تم جنگ نہ کروگے ایک قوم کے ساتھہ جو چپل بالون کی پہنیگی دیکھئے یہہ معجزہ وقوع مین آیا اور
خوز و کرمان مین کون مسلمانون نے جہاد کئے اور بابک خرمی کر کر ایک زندیق تھا بڑی شوکت بہم پہنچایا تھا اور اسکے
لوگ بالون کی چپل پہنا کرتے تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفے کے وقت مارا گیا روایت کئے ہین
بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن بسر سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ جی محمد کا اسکے دست قدرت
مین ہی تم فارس اور روم کو فتح کروگے دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام و نشان باقی نہ رہا اور روم کا
پائے تخت قسطنطنیہ مسلمانون کے ہاتھہ آیا اور بہت سی مملکت انکے اختیار سے نکل گئی روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسری ہلاک ہوے تو بعد بھی کسری نہین اور قیصر ہلاک ہوے تو بعد بھی قیصر
نہین قسم ہی اسکی کہ جی میرا اسکی دست قدرت مین ہی انھون کے خزانون کو خدا کی راہ مین تم خرچ کروگے سنئے فارس کے بادشاہ
کو کسری کہتے ہین پھر وہ کسری ہلاک ہوے تو بعد کوئی بادشاہ نہوا اور دمشق اور قسطنطنیہ جسکے اختیار مین ہوا اسکو قیصر
کہتے تھے پھر یہہ مملکت مسلمانون کے ہاتہہ آئی بعد کوئی انسے یہہ دونون کا مالک نہوا روایت کئے ہین بیہقی نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دسیگا جب کسری کے کرتے پہنیگا سو جب کسری کا ملک فتح ہوا
کسری کے کرتے عمر رضی اللہ عنہ پاس آئے پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کرتے پہنائے اور کہے الحمد للہ کسری بن ہرمز کے کرتے سراقہ
بن مالک اعرابی کے ہاتہہ مین ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کسری کے کرتے اور حمایل اور تاج سب انکو پہنائے
روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے مین سے
بارہ خلیفے ہوگے اور ابو بکر صدیق میرے بعد تھوڑے دن رہینگے اور عمر لبستان کی چکی کا صاحب خوبی سے جیگا اور شہید
مریگا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہی تو فرمائے عمر بن الخطاب بعد عثمان طرف دیکھکر فرمائے اللہ تعالی تمکو کرتا پہنایا سو
پیرہن کو لوگ چاہینگے نکالنا قسم ہی اسکی جو مجھے بھیجا برحق اگر تم اسکو نکالوگے تو بہشت مین نجاوگے جبتک کہ اونٹ سوئی
کے ناکے سے نکلے روایت کئے ہین ابو یعلی اور حارث بن ابو اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ
سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنانا شروع کئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لا کر رکھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ رکھے بعد

عثمان رضی اللہ عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد کام کے والی یہی لوگ ہیں ایک روایت میں آیا ہے پہلا
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد ابوبکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرمائے میرے خلیفے یہی ہیں روایت
کئے ہیں احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرمائے تو لوگوں کی کام کا والی ہوگا
تو اللہ تعالی سے ڈر اور عدل کر سو معاویہ کہے اس روز سے مجھے خیال تھا کہ میں والی ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالی
مجھے اس کام میں مبتلا کیا روایت کئے ہیں حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بنی امیہ
جب چالیس ہونگے تو اللہ تعالی کے بندوں کو اپنے غلام سمجھینگے اور کتاب اللہ کو دغا روایت کئے ہیں ترمذی
اور حاکم اور بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ اپنے منبر پر خطبہ
پڑھتے ہیں ایک کے بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا لگا تب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ
الْكَوْثَرَ اور بھی یہ آیت اتری إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ
الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ یعنے ہم اسکو اتارے شب قدر میں تجھکو کیا معلوم
کہ شب قدر کیا ہے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے حضرت فرمائے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک رہینگے سو قاسم بن فضیل
کہتے ہیں ہم بنی امیہ کے سلطنت کے ایام کا حساب کئے تو ہزار مہینے ہوئے نہ ایک مہینا زیادہ نہ کم روایت
کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
تھا سو فرمائے آسمان پر کوئی ستارے دستے ہیں تو میں کہا ثریا دستا ہے حضرت فرمائے اسکے ستاروں کے موافق
تمہاری اولاد میں خلیفے ہونگے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ میرے بن نبی
صلی اللہ علیہ وسلم الو کو خلفا کہے اور فرمائے ان میں سفاح ہوگا روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابو موسی
اشعری رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام میں تشریف رکھے تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ
انیکا اذن چاہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اذن دیو اور بشارت دیو بہشت کا بلوے پر جو انپر ہوگا روایت
کئے ہیں حاکم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کنپٹی طرف اشارہ کر کر فرمائے تم دو

ایک زخم اور ادہر ایک زخم کھاؤگے اور تمہاری داڑھی خون میں تر ہوگی روایت کیے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور
علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا
شہید روایت کیے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے فرمائے ای ثابت تم اسکی خوشی نہیں کیے خوبی سے زندگانی کرے اور شہید ہوکر اور بہشت میں جاوے میں
عرض کیا ہاں البتہ وہ ثابت خوبی سے زندگانی کیے اور مسیلمہ کذاب کے جنگ میں شہید ہوئے روایت کیے ہیں حاکم اور
بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے کہے میں حسین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور حضرت کے
گود میں بٹھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے اشک جاری ہیں فرمائے جبرئیل خبر دیے کہ میری امت
اسکو قتل کریگی اور قتل گاہ کی سرخ مٹی میرے تئیں دکھائے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ فرمائے اس زمین کا نام کربلا ہے
روایت کیے ہیں مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت آنے کے قبل تیس
شخص ہونگے جھوٹے دغاباز ہر ایک دعوی کریگا کہ میں نبی ہوں اور اس حدیث کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیے اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص نبوت کا دعوی کیے اور انکو شوکت و قوت ہوئی اور
اللہ تعالی انکو ہلاک کیا چنانچہ اسود عنسی یمن میں دعوی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے قبل مارا گیا اور بعد ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ کذاب یمامہ میں نکلا اور مارے گیا اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد میں نکلا پھر بعد توبہ
کیا اور بنی تمیم میں ایک عورت سجاح نام نکلی پھر بعد توبہ کیئی اور ابن الزبیر کی خلافت میں مختار بن ابی عبید ثقفی
نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت میں حارث کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت میں بھی چند شخص
نکلے اور سبکے آخر مسیح الدجال نکلے گا اور عیسی علیہ السلام آسمان پر سے اتر کر اسکو قتل کرینگے روایت کیے ہیں مسلم نے اسماء بنت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہے انھوں نے حجاج بن یوسف کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں ثقیف میں دو شخص
ہونگے ایک کذاب دوسرا مبیر یعنی لوگوں کو قتل کرنیوالا کذاب کو تو دیکھی یعنی مختار بن ابی عبید اور میں سمجھتی ہوں مبیر تو ہی ہے

روایت کیے ہین بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ عنہ کیتئین لیکر فرمائے میرا یہہ لڑکا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی اسکے سبب مسلمانون کی دو بڑی جماعتون مین مصالحت کروا دیگا سو اس فرمودے کے بموجب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث سے مسلمانان مین صلح ہوا اور خلافت معاویہ کیلئے چھوڑ دئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے سو پوچھے فتنے کے مقدمے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہین کسکو یاد ہی مین بولا مجھے یاد ہی کہے بیان کرو مین بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے مین ہی اسکا کفارہ نماز اور صدقہ ہی کہے یہہ نہین پوچھتا مین اس فتنے کو پوچھتا ہون جو سمندر کی سی موج مارےگا مین بولا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپ کو کچھ اندیشہ نہین تمھارے اور اسکے درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے وہ دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹیگا مین بولا ٹوٹ جائیگا عمر کہے پس اس صورت مین وہ کبھی بند نہوگا حذیفہ بولے ہان بعد حذیفہ سے پوچھے دروازے سے مراد کون ہی کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا سبان کے دن کے ورلے رات آنا یقینی ہی کیونکہ مین اسکو غلط حدیث بولا روایت کیے ہین بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے یہہ قفل ہی فتنے پر جب تک وہ زندہ رہیگا فتنے کا دروازہ بند رہیگا روایت کئے ہین بزار اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایکروز امہات المومنین سب جمع تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین سے کونسی ہوگی جو اونٹ سرخ پر بیٹھکے نکلیگی اسکو دیکھکر حواب کے کتے بھونکینگے اور اسکے گرد بہت لوگ مارے پڑینگے مرتی مرتی بچیگی حاکم اور بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ بی بی عائشہ یہہ سنکر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای حمیرا دیکھ کہین تو ہی نہ ہووے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ طرف دیکھکر حضرت فرمائے ای علی اگر تم اس امر کے والی ہوگے تو عائشہ کے ساتھ نرمی کرو احمد اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم روایت کئے ہین کہ جب عثمان شہید ہوے بی بی عائشہ انکے خون کا بدلا لینے نکلے تو بنی عامر کے گھرون پاس کتے انکو بھونکنے لگے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھے اس پانی کا نام کیا لوگ بولے حواب عائشہ اپنے ساتھ والون سے کہے یہان سے پھر جانا بہتر ہی زبیر رضی اللہ عنہ کہے اور تھوڑا ٹہرنا کیونکہ تم آئے سو دیکھکر لوگ صلح کرینگے

بی بی عائشہ کہے پھر جانا بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں حواب کے کتے بھونکینگے سو وقت کیسا ہوگا
روایت کئے ہیں حاکم نے کہ جمل کے جنگ میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تم کو یاد نہیں ایکروز میں اور تم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سو تم کو فرمائے ای زبیر علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی دوستی سے مجھے کیا مانع ہے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز ہوگا کہ تم ناحق علی پر نکلینگے اور اس سے جنگ کروگے پھر یہہ سنکر زبیر یاد کئے
اور جنگ سے باز آئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری
امت کا ہلاک قریش کے چھوکروں کے ہاتھ پر ہوگا یہہ سنکر مروان بولا انپر اللہ کی لعنت چھوکرے ہیں ابو ہریرہ بولے
اگر تو چاہتا ہی تو میں ایک ایک کا نام لیکر بیان کرتا ہوں فلانے کی اولاد اور فلانی کی اولاد روایت کئے ہیں احمد
اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں پناہ مانگو اللہ کی سات سال
کے شروع سے اور چھوکروں کی امارت سے بیہقی روایت کئے ہیں کہ ابو ہریرہ دعا مانگا کرتے کہ یا اللہ سات سال کی
سرے پہ مجھے مت رکھ دیکھے سنہ سات ہجری شروع ہوئے بعد یزید خلیفہ ہوا اور اقسام کے فساد شروع ہوا اور اللہ تعالے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کیا سو انکا وفات سنہ ۵۸ اٹھاون یا انسٹ ہجری میں ہوا روایت کئے ہیں
بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو فرمائے تجھے
باغیوں کی جماعت قتل کریگی سو [illegible] رضی اللہ عنہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کے جنگ میں معاویہ کی فوج
کے ہاتھ سے شہید ہوئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے وفات کے ایام میں ایک شب عشا کی نماز پڑھکر فرمائے آجکی شب جو لوگ زمین پر ہیں ایسے سو برس کے سرے پر
کوئی باقی نہ رہیگا دیکھے اس وقت کے لوگوں سے سو برس کے بعد کوئی بھی زمین پر نہ رہا حضرت غیب کے
چیزوں سے خبر دئے سو معجزہ روایت کئے ہیں بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے ہجرت کے
بعد ایکبار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمرے کے ارادے سے مکے کو گئے سعد میں اور امیہ بن خلف میں نہایت دوستی تھی
امیہ کے یہاں اترے اور کعبے کے طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا انتظار کرو دو پہر کے وقت

لوگ غافل ہوگئے تو میرے ساتھ چلکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے تھے کہ ابو جہل آیا اور بولا تم محمد اور اسکے ساتھ والوں کو
پناہ دیتے ہو اور طواف کعبے کا پھر چین سے کرتے ہو سن سعد کا اور ابو جہل کا قصہ ہوا امیہ نے سعد کو بولا ابو الحکم اس
بیابان کا سردار ہی اس سے مت لڑو سعد بولے اگر تم کعبے کے طواف سے ہمکو منع کروگے ہم تمکو شام طرف تجارت واسطے
جانے سے منع کرینگے امیہ سعد کو روکنے لگا سعد اسکو بولے تو کیا کہتا ہی محمد فرماتے ہیں تجھے ہم قتل کرینگے امیہ بولا
کیا مجھے قتل کرینگے کہاں تجھے قتل کرینگے گڑ گڑ فرماتے ہیں امیہ بولا محمد جھوٹ نہیں کہتے پھر امیہ جا کر اپنی عورت سے بولا اسکی
عورت بھی بولی واللہ محمد جھوٹ نہیں کہتے القصہ جب کفار بدر کے جنگ کو جانے کا ٹھہیہ کئے امیہ کی عورت بولی تو کیا
سعد کی سو بات بھول گیا امیہ نے جواب دیا میں جاتا نہیں ابو جہل آکر کہا ای امیہ تو اس بیابان کا سردار ہی نہ نکلیگا
تو لوگ کوئی نہ آئیگے ہمارے ساتھ ایک دو منزل آ پھر اسکو بھولکے لیگیا اور جنگ میں مارا پڑا روایت کئے ہیں مسلم
اور ابو داؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونیکے قبل شب کو فرماتے
انشاء اللہ چاہے تو صباح فلانا کافر اس مقام پر اور فلانا اس مقام پر مریگا اور زمین پر ہاتھ رکھکر اشارہ کئے
واللہ جسکا جو جو مقام بتلائے تھے اسی مقام پر گرے روایت کئے ہیں ابن اسحق اور بیہقی وغیرہ نے کہ بدر کے
جنگ میں عباس اسیر ہوئے سو چھوٹنے کے وقت انسے فدیہ مانگے عباس کہے میرے پاس کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے جنگ کو نکلتے وقت تم مال گاڑ کر ام الفضل کو کہے اگر میں جنگ میں مارے جاؤں تو یہ مال میرے لڑکوں کو
دیو پھر وہ مال کیا ہوا عباس کہے وہ مال گاڑا سو سوائے میرے اور ام الفضل کے کسی کو اطلاع نہیں میں گواہی دیتا ہوں تم
بیشک اللہ کے رسول ہو روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر کے جنگ میں اسیر ہوا چھوٹنے
واسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ مال نہیں حضرت فرماتے جدہ میں مال تھا سو تیرا کیا ہوا اور وہ مال
وہاں تھا سو کسیکو اطلاع نہیں تھی پھر نوفل بولا میں گواہی دیتا ہوں تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور اسی مال سے فدیہ دیا
روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ قباث بن اشیم کنانی بدر کے جنگ میں کافروں کے ساتھ تھا اسکے نظروں میں مسلمان
بہت کم دستے تھے اور کافروں کے سو اور زیادہ بہت جب کافروں کو ہزیمت ہوئی اور کافران چارو طرف منتشر ہوئے

اور قباث بھی بھاگا اوسوقت اپنے دل مین بولا ایسا مین نہ دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان غرض خندق کا
جنگ ہوے بعد قباث نے اسلام لانیکے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت اسکو دیکھکر فرمائے ای قباث بدر
کے روز تو ہی کہا تھا ایسا مین نے دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان قباث بولا مین گواہی دیتا ہون کہ تم بیشک خدا
کے رسول ہو یہہ بات اس روز میرے دل مین گذری پر مین اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالی آپکو اسپر مطلع
نہ کرتا روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے کہ کافران بدر مین شکست پاکر مکے کو گئے سو عکرمہ و صفوان
بن امیہ نے حجر مین بیٹھا تھا وہان عمیر بن وہب جمحی بھی آکر بیٹھا صفوان بولا بدر مین اتنے لوگ مارے گئے بعد زندگی مین
کچھہ خوبی نہین عمیر بولا میرے پر قرضداری ہی اور اسکو ادا کرنے کی طاقت نہین اور عیال و اطفال کی پرورش ضروری
نہین تو مین جاکر محمد کو قتل کرتا اور میرا لڑکا انکے یہان اسیر ہی سو اسکو چھڑانے کا بہانہ مجھے وہان جانے بس تھا صفوان خوش
ہوکے بولا تیرا قرض میرے ذمے پر ہی اور تیرے عیال و اطفال میرے عیال و اطفال کے برابر ہین مین انکو پرورش کرونگا تو
جاکر سب کا بدلا لے پھر صفوان نے اسکے لئے سفر کا اسباب مہیا کردیا اور عمیر کی تلوار کو تیز کرکے اسکو زہر ملایا اور
تاکید کیا کہ یہہ کیفیت کسی سے ظاہر نہ کرنا پھر عمیر روانہ ہوا اور مدینے مین پہنچا اور مسجد کے دروازے پر اونٹ باندھا
اور تلوار لیکر حضرت کا قصد کیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر تلوار پکڑ لئے اور حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اسکو چھوڑ دیو پھر اسکو پوچھے ای عمیر تو کیا واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمہارے یہان قید ہی سو اسکو چھڑانے آیا ہون تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سچ بول کیا تو اسی واسطے آیا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حجر مین بیٹھکر تو صفوان سے کیا شرط کیا
تھا عمیر گھبرا کر بولا مین کیا شرط کیا حضرت فرمائے تو یہہ بولا ہی کہ محمد کو قتل کرتا ہون اور تیرے قرض کا اور عیال و اطفال کی پرورش کا ذمہ
صفوان پر ہی ای عمیر تیرے اور تیرے اس ارادے کے درمیان اللہ تعالی حایل ہی عمیر بولا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک رسول خدا
ہو حالانکہ یہہ شرط جو ہوا سو میرا اور صفوان کے سوا کسی کو معلوم نہین یقینا اللہ تعالی آپکو اسپر مطلع کیا پھر عمیر ایمان
لایا اور مکے کو جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کیا بہت لوگ انکی دعوت سے مسلمان ہوے روایت کئے ہین بخاری نے سلیمان
بن صرد رضی اللہ عنہ سے اور ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ احزاب کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماے اب سے ہم قریش پر جنگ کو جاینگے وہ ہم پر نہ آینگے سو ویسا ہی قریش جنگ کو نہ گیٔے روایت کیٔے ہین بیہقی نے کہ بنی قریظہ کے بندی والون مین ریحانہ کنیزین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند کیٔے اور اسکو اسلام لانے پر ترغیب دیئے وہ اسلام نہ لائی حضرت اسکو نکال دیئے اور اُن اسلام نہ لانے سے حضرت کے دل کو بُرا لگا غرض حضرت صحابہ مین تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کا آواز آیا حضرت فرمائے یہ آواز ابن شعبہ کے نعلین کا ہی ریحانہ ایمان لائی کر بشارت دینے آیا ہی سو اُن آکر وہی بشارت دیا روایت کیٔے ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر جاکر آتے تھے سو مدینے کے قریب پہنچے کہ آندھی ایسی چلی کہ سوار گڈ جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک منافق مو سو اسکے واسطے یہہ آندھی چلی جب مدینے کو پہنچے تو معلوم ہوا اسی روز ایک منافق بڑا مو تھا روایت کیٔے ہین بیہقی اور ابونعیم نے کہ بنی المصطلق کے جنگ سے پھر آتے وقت اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گم ہوا لوگ اسکی تلاش مین نکلے اسوقت ایک منافق اپنی مجلس مین لوگون سے بولا محمد برے بے خبران دیا کرتے سو کیا اپنا اونٹ کہان ہی سو اللہ خبر نہ دیا پھر آ کہکر حضرت کیا فرماتے سو سنتے آیا اللہ تعالی اسکے سخن پر حضرت کو مطلع کیا اسکو دیکھکر حضرت فرمائے اونٹ میرا گم گیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کیا اونٹ کہان ہی سو اللہ تعالی مطلع نہین کرتا سو سنئے غیب کی بات سوا اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین اب اللہ تعالی مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلانے مقام مین ہی اسکی مہار درخت مین اٹکی ہی لوگ وہان جاکر اسکو لائیے اور وہ منافق حضرت پاس سے چلا اپنی مجلس مین آیا دیکھا سب لوگ بیٹھے مین سب کو قسم دیکر پوچھا مین بولا سو بات کوئی یہان سے جاکر سے بولا کہے واللہ ہنوز کوئی یہان سے گیا نہین وہ منافق بولا تین یہ بولا سو بات کی اطلاع محمد دیئے اور مجھے انکے احوال مین اٹک نسک تھا اب مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین روایت کیٔے ہین ابن عساکر نے عبد اللہ بن زیاد سے کہے مریسیع کے جنگ مین جویریہ بنت حارث بند مین آئی حارث انکا باپ اپنی بیٹی کو چھڑانے واسطے اونٹان لایا اور عقیق کو پہنچا سو دو اونٹ بہتر دیکھکر پہاڑ کے درے بیچ چھپا دیا باقی اونٹ لاکر حضرت سے عرض کیا ای محمد یہہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت فرمائے دو اونٹ جو تو فلانے مقام مین چھپایا سو کہان ہین تب حارث بولا مین جو دونون اونٹ جو چھپایا تھا اللہ تعالی کے سوائے کسی کو معلوم نتھا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک

اللہ تعالی کے رسول ہو پھر اسلام لایا روایت کئے ہیں بیہقی نے ابو شبیم مزنی سے کہ خیبر کے یہود کی کمک کو عیینہ بن
حصن نے اپنی قوم کے تئین لیکر نکلا اثناء راہ میں سنا کہ مخالف اپنے مکانوں پر آیا پھر بھاگ کر اپنے ٹھکانے پر گیا وہاں
دیکھا مخالف نہیں پھر لوگوں کو جمع کر کر آیا اور خیبر کے نزدیک پہنچا ایک شب اترے عیینہ بولا اب خوش ہو ذو الرقبہ پہاڑ
مجھے خواب میں دئے ہیں اللہ میں محمد کے رقبہ یعنے گردن کا مالک ہونگا غرض ہم خیبر کو عیینہ کے ساتھ پہنچے سو دیکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو
فتح کئے ہیں عیینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا اور بولا تمہارے خاطر میں اپنے دوستوں کی کمک نہ کیا مجھے بھی غنیمت سے حصہ دو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ بولتا ہے راہ میں آواز غنیم کا اپنے ملک طرف سنکر تو بھاگا تھا بولا کچھ سخاوت کرو حضرت
فرمائے تجھے ذو الرقبہ دیا عیینہ بولا وہ کیا ہے حضرت فرمائے پہاڑ جو تو خواب میں دیکھا تھا تجھے دئے تھے
عیینہ نا امید ہو کر اپنے شہر کو گیا وہاں حارث بن عوف اسکے نزدیک آیا اور بولا میں اول ہی تجھے کہہ دیا تھا تیرا جانا
بیجا ہے محمد مشرق سے مغرب تک جو کوئی ہے انپر غالب آوینگے ہمکو یہود ہمیشہ کہا کرتے تھے واللہ ابو رافع سلام بن
ابی حقیق سے میں سنا ہوں کہتا تھا ہارون علیہ السلام کی اولاد سے نبوت جا کر محمد کو آئی ہے سو ان سے حسد کرتے ہیں اللہ نظر
محمد اللہ کے رسول ہیں یہود میری اطاعت نہیں کرتے اور ہمارا ذبح انکے ہاتھوں پر دو بار ہوگا ایک یثرب میں دوسرا
میں حارث کہتا ہے پھر میں سلام سے پوچھا کیا محمد تمام زمین کے مالک ہونگے تو بولا توریت کی قسم ہو رہینگے روایت کئے ہیں زید بن خالد جہنی
سے کہ ایک شخص اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر میں موا پھر اسکا جنازہ حاضر کئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کو کہے تم اسپر نماز پڑھو حضرت نماز نہیں پڑھنے سے لوگوں کے چہرے متغیر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اس نے غنیمت سے کچھ داب رکھا تھا اسلئے میں نماز نہیں پڑھتا پھر اسکا اسباب کھولکر دیکھے تو ایک
قلادہ نکلا اور اسکی قیمت دو درم کی ہوگی روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے کہ فتح مکے کے بعد
ایک روز ابو سفیان بیٹھکر منصوبے کر رہا تھا کہ محمد سے جنگ کرنے واسطے پھر لوگ کو جمع کرنا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر فرمائے ایسا ارادہ کریگا تو اللہ تعالی تجھے رسوا کریگا ابو سفیان بولا میرے دل کی بات آپ
فرمائے اب مجھے یقین ہوا کہ آپ تحقیق نبی ہیں روایت کئے ہیں بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسری کو پہنچے بعد کسری نے صنعا کے حاکم کو لکھا کہ میری زمین طرف ایک شخص
نکلکر مجھے اپنے دین طرف بلاتا ہی تو اسکو تنبیہ کر نہیں تو میں تجھے سزا دیونگا صنعا کا حاکم یہہ کیفیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون کو پندرہ روز رکھکر بعد فرمائے تمہارے صاحب
کو جاکر بولو میرا رب تمہارے رب کو آجکی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم ہوا کہ اسی شب کسری
مارے گیا ابن سعد کے روایت میں آیا ہی کہ کسری کا نائب جو صنعا میں تھا اسکا نام باذان اور
اس ہی روایت میں آیا ہی کہ حضرت فرمائے آجکی شب کو سات گھنٹے گذرے بعد کسری پر اُسکے
فرزند شیرویہ کو مسلط کیا سو اُسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا روایت کئے ہیں ابو یعلی او بیہقی نے کہ ایکروز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگون سے سخن کرتے کرتے فرمائے ابھی تھوڑے عرصے میں اسطرف سے ایک جماعت آئیگی کہ وہ بہترین اہل
مشرق ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اُٹھکر اس جانب میں گئے دیکھے کہ عبد القیس کی وفد آتی ہی روایت کئے ہیں حاکم نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہ عبد القیس کی وفد ہجر سے آئی سو حضرت پاس بیٹھی حضرت اُنسے انکی بستی کا احوال بیان فرمانے لگے
اور کہے تمہارے ملک میں ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام اور ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام غرض انکے ملک میں
جتنے قسم خرمے کے تھے سب کے نام بیان کئے اُن قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ میرے آپ پر سے فدا
واللہ آپ ہجر میں پیدا ہوے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے
رسول ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم میرے پاس بیٹھتے ہی تمہاری زمین مجھے نمود ہوئی میں اول سے
آخر تک اسکو دیکھا اور خرمے کے اقسام میں تمہارے یہان برنی بہتر ہی اسکو کھاوے تو مرض دفع ہوتا ہی اور اسمیں
کچھ مضرت نہیں روایت کئے ہیں بیہقی نے جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے بار میں مدینے کو آیا سو باہر ٹہرکر لباس
دُہلا پہنا پھر مسجد میں داخل ہوتے ہی لوگ مجھے دیکھنے لگے میری بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے
دیکھتے ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کچھ ذکر فرمائے اُسنے بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا
ذکر بخوبی کئے خطبہ پڑہتے تھے کہ اسمیں وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمائے ابھی ایک شخص اس دروازے سے آتا ہی یمن والون

مین بہتر ہی اور اسکے منہہ پر فرشتہ ہاتہہ پھیرا ہی روایت کیے ہین بیہقی اور بخاری اپنی تاریخ مین وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا سنکر مین جا حاضر ہوا میرے آنیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک والونکو فرمائے
کہ فلانا آتا ہی روایت کیے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مسجد الخیف مین بیٹھے تھے
دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حضرت پاس آئے حضرت انکو فرمائے تم کسواسطے آئے سو مین کہون یا تم کہتے ہو وہ
دونون عرض کیے یا رسول اللہ آپ ہی فرمانا ہمکو یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی کو فرمائے تم آئے ہو
اپنی شب کی نماز اور اپنا رکوع اور سجود اور روزہ غسل جنابت سے پوچھنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے اپنا
نکلنا گھر سے حج کے ارادے اور اسکا کیا ثواب ہی اور عرفات مین کھڑے ہونا اور سر مونڈہنا اور بیت اللہ کا
طواف کرنا اور جمرون پر کنکر مارنا یہہ سنکر وہ دونون شخص کہے قسم ہی اسکی جو آپکو برحق رسول کر بھیجا ہم اسی چیزون کا
سوال کرنے آئے تھے روایت کیے ہین احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معاذ کو یمن طرف روانہ کیے
سو وصیت کرتے انکے ساتہہ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے ای معاذ شاید تم مجھے سال آئندہ نہ دیکھو میری قبر
اور مسجد پر گذر وگے یہہ سنکر معاذ روئے اور حضرت کے وفات کے بعد یمن سے آئے روایت کیے ہین بیہقی نے ام کلثوم سے کہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ کو نکاح کیے بعد فرمائے مین مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اسنے مر گیا اور
وہ ہدیہ لب پھر آئیگا سو ویسا ہی پھر کر آیا روایت کیے ہین حاکم اور طبرانی نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایکروز مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کسی نے آکر پوچھا تم کون ہو حضرت فرمائے مین نبی ہون پوچھا نبی کون فرمائے اللہ تعالی کے
طرف سے پیغام لانیوالا پوچھا قیامت کب آویگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی نہین
جانتا بولا تمہاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار اسکے ہاتہہ مین دیے اسنے تلوار کھینچکر بھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو ارادہ کیا ہی وہ نہ ہوسکیگا بعد فرمائے یہہ شخص
آنے وقت ارادہ کیا تھا تلوار میرے ہاتہہ کی لیکر مجھے قتل کرنا روایت کیے ہین احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم
نے وابصہ اسدی رضی اللہ عنہ سے کہے مین بِرّ اور اِثم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مین سوال کرنیکے

قبل فرمائے ای وابصہ تم کیا واسطے آئے سو مین کہون مین عرض کیا فرمایا کہ نیکی اور گناہ کا معنی پوچھنے آئے ہو مین عرض کیا قسم ہی اسکی جو آپ کو رسول برحق کرکر بھیجا مین اسی کا معنی پوچھنے آیا بعد فرمائے نیکی وہ کہ اسکے کرنے پر دل کھلے اور گناہ وہ کہ دل مین خلش کرے روایت کئے مین بیہقی نے عقبہ بن عامر جہنی سے کہے چند شخص اہل کتاب کے اپنی کتابان لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے بین اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیا حضرت فرمائے کیا واسطے مجھ سے پوچھا کرتے ہین مین بھی ایک بندہ ہون کچھ جانتا نہین مگر وہ جو اللہ تعالی مطلع کیا پھر وضو کرکر مسجد مین تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کئے اور پھرے تو چہرہ مبارک پر خوشی کے علامات ظاہر ہوئے اور مجھے فرمائے انکو بلوا پھر وہ آئے حضرت فرمائے تم چاہتے ہین تمہین بولتا ہون کہ تم کیا واسطے آئے کہے فرمانا حضرت فرمائے تم ذو القرنین کا قصہ پوچھنے آئے ہین انکا احوال یہ ہی پھر وہ لوگ حضرت کی تصدیق کئے روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ابر کا ٹکڑا ایک آیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس پر فرشتہ جو موکل ہی میرے پاس آکر سلام کیا اور کہا اسکو ہمین کے ایک بیابان مین جسکا نام ضریح ہی برسانے لیجاتا ہون بعد ہمین سے سوار آئے سو انہون نے دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ اسی روز اس بیابان مین برسا ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابی تمیم سے کہے ہین مدینے کے رستے مین چلتا تھا ایک باندی کسیکی گذری مین اسکی کمر پر ہاتھ ڈالکر کھینچا غرض اسکے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ بیعت کرنے آئے اور مین بھی آیا جب مین بیعت واسطے ہاتھ دراز کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ہی نہین جو کل اسکو کھینچا سو مین عرض کیا یا رسول اللہ میرے سے بیعت لیجئے اب سے ایسی حرکت نہ کرونگا فرمائے بہتر اور بیعت لئے روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کی حضرت اسکے یہان تشریف لیگئے اور ایک لقمہ منہ مین ڈالکر فرمائے یہ گوشت ناحق لئے سو بکری کا ہی بعد دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ وہ بکری کو اسنے اپنے ہمسائے کی عورت کے یہان سے بے اذن اسکے شوہر کے لائی تھی خالفون سے بچے سو معجزہ روایت کئے ہین ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسند بین مخالفون سے تئین حفاظت کیا کرتے اور اپنی نگاہبانی واسطے لوگون کو بٹھلاتے جب یہ آیت نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی

اللہ تعالی تجھکو بچالیگا لوگون سے سو لوگون کو جو محافظت واسطے تھے کہدیے تم جاؤ اب اللہ تعالی لوگون کے شر سے
مجھے نگاہ رکھے روایت کیے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ابو جہل بولا محمد تمام کے روبرو اگر
اپنا منہہ مٹی پر رکھتا ہی لات و عزی کی قسم ایسا کرتا ہوئے دیکھون تو اسکی گردن کچلون غرض نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتے وقت کچلنا کر چلا پھر یکایک ہاتون سے اپنے تئین بچاتا ہوا پیچھے پایون لوٹا لوگ پوچھے
یہہ کیا ہی بولا میرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہی اور پھونٹے دیکھتے ہین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر وہ
میرے نزدیک ہوتا تو فرشتے اسکی ایک ایک ہڈی جدا کرتے روایت کیے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے کہ ایک شخص
مکے مین آکر اپنے اونٹان ابو جہل پاس بیچا ابو جہل اسکو قیمت دینے مین دیر کرنے لگا وہ بیچارہ ایک مجلس مین کہ جہان
قریش جمع تھے آکر بولا ای ابو الحکم میرا حق نہین دیتا اور مین غریب مسافر ہون ایسا کے پاس ہے کون حق دلوایگا قریش نے اشارہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم طرف کرکے کہے ان پاس جاؤ وہ تیرا حق دلوا دیگے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس التجا کیا حضرت اسکے ساتھ جاکر ابو جہل کے دروازے
پر مارے پوچھا کون ہی کہے محمد ہون ابو جہل گھبراکے نکلا اور رنگ اسکا متغیر ہوا حضرت فرمائے اسکا حق دے بولا بہتر سو گھر مین جاکر
اسکا حق لادیا لوگ کہے ای ابا الحکم تیرے سے بہت تعجب کہ تو ڈر کر حق دیا بولا مین کیا کرون دروازے پر مارتے ہی میرے دل
مین اسکا رعب ہوا اور باہر نکلکر دیکھا تو انکے پاس ایک اونٹ برا سر اور بڑے دانتون کا کھڑا ہی اور اتنا برا اونٹ
مین کبھی دیکھا نتھا اگر مین اسکا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھا جاتا روایت کیے ہین بیہقی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہے ابو جہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنیکی تجویز کرکے سو ایکروز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے ولید کو مارنے بھیجے حضرت نماز پڑہتے سو جگہہ ولید آیا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نظر نہین آئے جاکر دوسرون کو اطلاع کیا سب جمع ہوکر آئے اور حضرت جس جگہہ نماز پڑہتے تھے وہان آئے تو
آواز دوسر جانب سے آنے لگا پھر وہان گئے تو دوسر جہت سے آیا آخر لاچار ہوکر چلے گئے روایت کیے ہین ابو نعیم
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرم مین پکار کر قرآن پڑہا کرتے قریش کو اس سے ایذا ہوتی
ایکروز چاہے حضرت کو پکڑنا سو ہاتھ انکے اٹک گئے اور آنکھان اندھے ہوگئے پھر حضرت پاس آکر خدا کی

اور رحم کی سوگند دینے لگے حضرت دعا کئے سب درست ہو گئے روایت کیے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے کہ نضر بن حارث نے اکثر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا اور متعرض ہوا کرتا ایک روز دوپہر کا وقت تھا حضرت قضاء حاجت
واسطے تشریف لیگئے عادت شریف تھی قضاء حاجت واسطے دور جاتے ثنیۃ الحجون پاس پہنچے کہ نضر بن الحارث حضرت کو
دیکھا دل میں بولا اتنی فرصت کا وقت نہ ملیگا کسی داؤ سے محمد کو آج مارنا اسی ارادے سے حضرت کے نزدیک ہو پھر
پیچھا یک دہشت کر بھاگا راہ میں اسکو ابو جہل ملکر پوچھا کہاں گیا تھا بولا میں محمد کو داؤ سے مارنے انکے ساتھ ہو دیکھا تو
باگھ ان منھ کھولکر میرے پر حملہ کرنے لگے میں ڈرکر بھاگا ابو جہل بولا محمد کا یہ سحر ہی روایت کیے ہیں واقدی و بیہقی نے کہ احد کے
جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ میں تھے چاروطرف سے تیران آتے تھے اور اللہ تعالی اسکو پھیر دیتا تھا اور
عبد اللہ بن شہاب پکارا نکلا محمد کہاں ہی مجھے بتاؤ اگر وہ بچے تو میں نہیں بچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بازو سے
کھڑے تھے پر وہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت کرنے لگا کہ محمد تیرے بازو سے تھے کیون نہیں مارا تو بولا
واللہ میں انکو نہیں دیکھا میں خدا کی قسم کھا کر بولتا ہون محمد ہمسے محفوظ ہیں ہم چار شخص قسم کھا کر انکو مارنے نکلے پر کوئی ان
تک نہیں پہنچ سکا وحی کے وقت علامات ظاہر ہوتے تھے سو معجزہ - روایت کیے ہیں ابن ابی الدنیا نے ابی جعفر سے
کہے جبرئیل نے باتاں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آتا پر انکو نہ دیکھتے
روایت کیے ہیں احمد اور ترمذی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تو
چہرہ شریف پاس شہد کی مکھیون کی آواز کی سی آتا روایت کیے ہیں بخاری اور مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے
میں دیکھی ہون شدت سرما کے ایام میں جب وحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتی تو بدن شریف سے عرق جاری ہوتا
روایت کیے ہیں ابن سعد ابی اروی دوسی رضی اللہ عنہ سے کہے میں دیکھا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار
رہتے اور وحی اترتی تو اونٹ کے منہ سے کف نکلنے لگتا اور پیر خم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب پاؤن ٹوٹ جائینگے اور
اکثر اوقات اونٹ بیٹھ جاتا روایت کیے ہیں امام احمد و بخاری و طبری نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے میں
میرا آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ لکھتے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم فرمائے اسمیں ابن مکتوم اندھے تھے سو آکر عرض کئے یا رسول اللہ مجھے طاقت ہوتی تو البتہ جہاد کرتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اُتری سو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی اُسقدر بھاری ہوئی کہ مجھے میرا پاؤں ٹوٹ جانے
کا اندیشہ ہوا پھر جب افاقہ ہوا او غیر اولی الضرر نازل ہوا **متفرق معجزوں کا بیان** روایت
کئے ہیں بخاری اور مسلم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ سے احادیث بہت سنتا ہوں پھر بھول جاتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھاری چادر بچھاؤ سو میں چادر
بچھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے کچھ ڈالے سا کئے اور فرمائے اسکو لپیٹ لے سینے سے لگا سو میں اسکو اپنے سینے سے لگا لیا
پھر بعد میں کوئی حدیث نہیں بھولا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
سے کہے حکم بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھتا اور حضرت بات کرتے تو منہ چڑھاتا ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اسکا منہ ٹیڑھا ہوا اور مرتے تک وو نہیں بچا روایت کئے ہیں حاکم نے کہ عبد اللہ بن عامر بن
کریز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت انپر لعاب شریف ڈالے اور دعا
پڑھے وہ لڑکا لعاب شریف چاٹنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ لڑکا مستقی یعنی سیراب کنیوالا ہوگا عبد اللہ
جہاں کہیں زمین کھودتے تو وہاں سے پانی نکلتا روایت کئے ہیں ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر فرمائے اس انگوٹھی پر محمد بن عبد اللہ کا نقش کندہ
کروا وہ انگوٹھی روپے کی تھی مہر کند کے پاس گئے اس نے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لا دیا علی مرتضی
فرمائے ہیں مجھے یہہ کھودنے کا حکم نہ کیا تھا مہر کند بولا میں وہی نقش کھودتا تھا لیکن اللہ تعالی میرا ہاتھ پھیر دیا
اور مجھے اسپر اطلاع ہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر کر فرمائے ہیں رسول اللہ ہوں روایت
کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں و بیہقی و ابو نعیم اور ابن مردویہ انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ مسجد شریف میں آیا وہاں چند شخص ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ہاتھوں
میں جو دیکھتا ہوں سو تم دیکھتے ہو تو میں عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہیں فرمائے انکے ہاتھوں میں نور ہے میں عرض

کیا یا رسول اللہ آپ دعا مانگو تا وہ تو مجھے بھی دے سو دعا کیے اور وہ تو مجھے دینے لگا روایت کیے ہیں
امام احمد اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن مغفل سے کہ حدیبیہ میں صلح نامہ لکھتے تھے کہ تیس جوان ہتھیار باندھے
ہوے دغا کے ارادے سے روبرو چلے آئے انکو دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے اللہ تعالی انکی آنکھ لے لیا
ہم اٹھکر انکو پکڑ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھے تم کو کون امان دیا ہی کسکے امان میں آئے
ہیں کہے کوئی نہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو چھوڑ دئے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی هُوَ
الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الآیہ یعنے وہی ہی جسنے روک رکھا انکے ہاتھہ تم سے روایت کیے ہیں بیہقی اور
ابو نعیم کہ بدر کے جنگ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت بالو لیکر مشرکون پر پھینکے کافرون سے کوئی باقی نرہا
مگر اسکی آنکھہ میں بالو پڑی مشرکان آنکھین ملنے لگے اور کدھر جانا نہ سدھرا روایت کیے ہیں بیہقی نے حذیفہ بن الیمان
رضی اللہ عنہ سے کہ احزاب کے جنگ میں ایک شب باد اشدت سے چلا ٹھنڈ نہایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے کون جاکر کافرون کی خبر لائیگا تو وہ قیامت میں میرے ہمراہ رہیگا کوئی جواب دیا دوسرے بار بھی فرمائے
کوئی جواب دیا بعد حضرت نے حذیفہ کا نام لیکر پکارے حذیفہ جواب دئے حضرت فرمائے کیا واسطے اول ہی
جواب دئے حذیفہ عرض کیے یا رسول اللہ ٹھنڈ کے لئے جواب دیا فرمائے تم جاکر کافرون کی خبر لاؤ اور وہان
جاکر آئے تک ہمکو ٹھنڈ نہ ہوگی پھر حذیفہ جاکر خبر لائے انکو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام میں ہیں پھر جاکر آئے بعد
ٹھنڈ ہونے لگی بعضے روایتون میں آیا ہی حذیفہ جاتے وقت عرض کیے یا رسول اللہ مجھے مار پڑنے کا اندیشہ نہین
مگر اسیر ہونیکا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر نہوگا روایت کیے ہیں ابو نعیم نے عمر بن عبد نعیم سے کہ حدیبیہ
کی صلح میں ہم ثنیۃ الحنظل پاس پہنچے وہان کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دوال الکھیلا گذرنا مجھے وہان سے
دشوار معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ اسقدر کشادہ ہوئی کہ لوگ شب کو صفان باندھ کر گذرے اور اللہ تعالی اس شب
کو ایسا روشن کیا گویا چاندنی پڑتی ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آجکی شب ہمارے سانہہ جتنے لوگ
تھین سبھون کو اللہ تعالی بخشتا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کون ہی سو صحابہ دریافت کرنے لگے تو

معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمرہ کا ہی سیف البحر مین رہنے والون سے لوگ اسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس چل تیرے لئے مغفرت مانگینگے بولا میرا اونٹ گم گیا سو ملنا میرے پاس اہم ہی مغفرت
مانگنے سے غرض وہ اونٹ ڈھونڈنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر گرا مرا اور جانور اسکو کھائے روایت
کئے مین احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے میرے تئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ یعنے کشتی کر کر نام رکھے اسکا سبب یہہ ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے
ساتھ نکلے سامان کا ان پر بوجھا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا مین چادر بچھایا سامان تمام
لوگون کا اس مین ڈالکر میرے سر پر دھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اُس روز سے مین اگر سات
اونٹ کا بوجھا اٹھاؤن تو مجھے گران نہین دستا روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت بھیجے ایک کو کسری طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو
مُقَوقس طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی طرف یہہ لوگ سو کر ہوشیار ہوئے تو جو شخص جسطرف جانے مقرر
ہوا تھا سو اس ملک کی بولی اُسنے بولنے لگا روایت کئے ہین بیہقی اور ابن عساکر نے مُعَیقیب یمامی سے کہے
حجۃ الوداع مین حج سے فراغت پاکر مین ایک گھر مین گیا وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے
تھے اور یمامی کے لوگون سے ایک شخص کون بچا اُسی روز پیدا ہوا تھا سو حضور مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس لڑکے سے پوچھے ای لڑکے مین کون ہون بولا آپ اللہ کے رسول ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بارک اللہ
تو بیچھے بولا بعد وہ لڑکا بات نہ کیا یہان تک کہ جوان ہوا اس لڑکے کو ہم مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

باب چوتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ مین جو امت پر لازم ہین

اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلا** آداب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب
کی رعایت کرنا امت پر فرض ہی جو شخص آداب مین قصور کرے اور اس جناب شریف مین کلمہ بے ادبی کا کہے تو
کافر ہوتا ہی از جملۂ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ حضرت کے حضور مین سخن پکار کر یا گھر کر

نہ کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَہْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ
قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ اى ايمان والو اونچى نكرو اپنى آوازين نبى كے
آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو کھلکر جیسے کھلتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمھارے کیے
اور تم کو خبر نہو مقرر جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب
کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک بدلا دیکھے اللہ تعالی کس تاکید سے فرماتا ہی پھر اگر کوئی امانت کے رو سے بیپرواہی
سے اس ادب کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت دیر کر
کرتے تھے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اتنا آہستہ کرتے تھے گویا خلوت کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ اسقدر
آہستہ کہتے تھے بدون دہرائے کے معلوم نہین ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کیا کرتے
تھے سو یہہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل اکارت گیا گر کر گھر مین بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انھون نہین آنے کا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا اس آیت کے نازل ہونے سے وہ گھبرائے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلوا کر فرمائے تمھارا عمل اکارت نہوا اور تم بہشت مین جاؤگے سو ثابت یمامہ کے
جنگ مین شہید ہوے اور یہہ ادب جیسا حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب
بھی قبر شریف پاس اور مسجد نبوی مین اور احادیث پڑھتے وقت بات پکار کر نہ کرنا حرمت اور عزت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی مین تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی ہی از انجملہ کسی بات مین
امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت نہ کرنا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماوے یا نہی
کرے یا اذن دیوے اللہ سبحانہ فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اى ايمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے

رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی اور جانتا ہی یہہ حکم جیسا حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت تک باقی ہی منسوخ نہین ہوا احکام و سنن جو اُن جناب سے ہین
اُن سے بڑھکر اپنی عقل سے نہ کہنا یہان سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی کر کر ظاہر مین معلوم ہو
اُس پر اشکال نہ کرنا اور قیاس سے حضرت کے قول پر اعتراض کرنا اور عقل کے مطابق اسکو کرنے کی
تاویل کرنا از انجملہ حضرت مجلس سرا مین تشریف رکھے تو باہر سے نہ پکارنا آئے تک صبر کرنا اللہ تعالی
فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو لوگ
پکارتے ہین تجھکو حجرے کے باہر سے وے اکثر عقل نہین رکھتے اور اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو
انکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان از انجملہ حضرت کا نام شریف لیکر جیسا آپس مین پکارتے ہین پکارنا
بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھہ کہنا اللہ تعالی فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ
بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت ٹھہراؤ رسول کو پکارنا اپنے اندر اسکے برابر جو پکارتے ہین
تم مین ایک کو ایک از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکارے تو جواب دینا فرض ہی اگرچہ نماز مین
رہین اور حضرت کو جواب دینے سے نماز باطل نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا
جسوقت بلاوے تم کو ایک کام پر جس مین تمھاری زندگی ہی از انجملہ کسی مہم کام پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ ہو تو بدون اجازت لئے کے حضرت سے نہ جانا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا
حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یعنے ایمان والے وے ہین جو یقین لائے ہین اللہ پر اور اسکے رسول پر اور جب ہوتے ہین

اسکے ساتھ کسی جمع ہونیکے کام مین تو چلے نہین جاتے جبتک اس سے نہ ملین مقرر جو لوگ تجھسے پروانگی
لے لیتے ہین وہی ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا
نہ کہنا انظرنا بولنا اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا
انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ای ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا
اور سنتے رہو اور کافرون کو دکھہ کی مار ہی قصہ اسکا یہہ ہی کہ صحابہ مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیٹھے اور حضرت کا سخن سنتے جہان کہین انکو مطلب معلوم نہ ہوتا کہتے یا رسول اللہ راعنا یعنے
ہماری طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سنکر حضرت کو کسی بات پر راعنا زبان دبا کر کہتے
اور وہ لفظ عبرانی زبان مین گالی تھی سو اللہ تعالی مسلمانون کو ادب سکھایا کہ راعنا مت کہو اگر کہنا
ہو تو انظرنا کہو کہ اسکا معنی بھی وہی ہی از انجملہ حضرت کے گھر مین بدون بلوائے کے کھانے نہ جاوین
اور کھانے بعد باتان کرنے نہ بیٹھین اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ
النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ
فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تم کو
حکم ہو کھانیکے واسطے نہ راہ دیکھنی اسکے پکنے کی لیکن جب بلاوے تب جاؤ اور نہ آپس مین جی لگا باتون مین
تمہاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتانے مین اس
آیت کا شان نزول یہہ ہی کہ چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانیکا وقت تاک کر حضرت کے محل مین آئے اسوقت عورتان
چھپنے کا حکم نہ تھا اور کھانا تیار ہونیکا انتظار کرتے سو اللہ صاحب نے مسلمانونکو ادب سکھایا اور کھانیکا وقت تانک کر جو جایا کرتے
ہین جانا مگر تم کو بلائے تو جاؤ اور کھانا پکنے تک انتظار کرتے نہ رہو بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بی بی زینب کا ولیمہ کرتے سو لوگون کو دعوت کیئے لوگ آکر کھانے لگے تمام لوگ کھا کر چلے گئے مگر تین

شخص مانا نہیں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو بھی وہ نہیں ہٹتے تھے حضرت کی مزاج شریف
شرم و لحاظ بہت تھا انکو کچھہ نہ فرما کر پھر گئے پھر وہ تینوں شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوا تو تشریف لائے ہنوز دلیز
مین پاؤن نہیں رکھے تھے کہ یہہ اور اسکی بعد کی آیت عورتونکو چھپانے کے حکم مین اتری ازانجملہ حدیث کی روایت تعظیم سے کرنا
عبدالرحمن بن مہدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگونکو تاکید کرتے خاموش
رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا نتھا ویسا ہی حضرت کی
حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہین اور ایکبار سعید بن المسیب لیتے تھے کوئی آکر ان سے
حدیث پوچھا انھون بیٹھکر جواب دئیے اسنے بولا تم کاہی کو اٹھے کہ تم کو مشقت ہوئی تو بولے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث کو لیٹ کر بولنا مین مکروہ جانتا ہون اور محمد بن سیرین ہنستے رہتے اسوقت ذکر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آجاوے تو نہایت خشوع اور فروتنی کرتے اور سلف کے علما سے منقول ہی کہ بے وضو
حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہین امام مالک حدیث کی روایت کرنا چاہتے تو کپڑے پاک
پہنتے اور با وضو رہتے کوئی مالک سے اسکا سبب پوچھا تو کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن ہی
اسکو آسان نہ سمجھنا اور مطرف سے روایت ہی کہ امام مالک کے یہان لوگ آوے تو باندی کو بھیجکر دریافت
کرواتے کہ تم مسئلہ پوچھنے آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکلکر آتے اور ان کے
مسئلے کا جواب دیتے اگر کہتے ہم حدیث سننے آئے ہین تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کپڑے پہنتے
سبز دستار باندھتے طیلسان سبز یا سیاہ اوڑکر نکلتے اور تخت تھا اس پر بیٹھتے اور بہت خشوع خضوع سے
حدیث بولتے اور فراغت پائے تک بخور جلایا کرتے اور عبد اللہ بن المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز
امام مالک حدیث روایت کرتے تھے بچھو انکو سولھہ بار کاٹا چہرا متغیر ہوا اور رنگ زرد پڑا پر حدیث کو
قطع نکئے مین بولا آج آپ کی حالت دیکھکر مین بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم
اجلال واسطے مینے صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہو کر کرنا مکروہ جانتے تھے

ایکبار ہشام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک انکو بیس درے مارے پھر مہربان ہو کر
انکو بیس حدیث بتلائے ہشام کہے بیس درّون سے زیادہ مارتے تو بہتر تھا تا بیس سے زیادہ حدیثیان سنتا فصل دوسرا
حضرت کے حقوق مین حقوق اس حضرت کے امت پر بہت ہین پر اتفاق یہہ ہی کہ حضرت پر ایمان لانا اور نبوت کا
اقرار کرنا کہ یہہ ایمان کا جز بڑا ہی بدون اسکے ایمان صحیح نہین جب ایمان لانا فرض ہوا تو حضرت کی اطاعت اور
پیروی کرنا بھی فرض ہوا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالی کی قرآن مین فرماتا ہی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جسنے حکم مانا رسول کا اسنے حکم مانا اللہ کا غرض اس بیان مین بہت سی آیتان
آئی ہین انکا ذکر کرنا طول ہی فصل تیسرا آنحضرت سے محبت رکھنے کے بیان مین محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہی صحیح حدیثین مین آیا ہی ایمان نہ لاویگا کوئی جب تک نہ رہون مین اسکے پاس دوست زیادہ
اسکے باپ اور بچے سے روایت کی بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے مین حضور
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہین مگر
میرے جی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہ لاویگا کوئی جب تک مین اسکے پاس زیادہ دوست و
محبوب رہون اسکے جی سے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم ہی اس خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ
میرے پاس زیادہ محبوب ہین میرے جی سے حضرت فرمائے الآن یا عمر یعنے اب تو پہچانا حقیقت حال
کو معلوم کرین کہ انسان کے اپنے جی کی محبت رکھنا جبلی ہی سو اسلئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میرا جی جب انکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے بھی زیادہ ہووے تو انکی
جبلی تغیر پائی اور محبت حضرت کی انکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارا اس مار کی برکت

سے انکے دل مین محبت بڑھ گئی معلوم کرین کہ محبت کا نتیجہ یہہ ہی کہ محب کو محبوب کے ساتھہ روحانی اتصال ہوتا ہی
اگرچہ جسم کے دیکھنے جدائی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیگا تو حضرت کے
ساتھہ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا ایک شخص حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آکر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا ہی
اُسنے بولا مین کچھہ بہت سی نماز اور روزہ اور صدقہ مہیا کیا نہین مگر مین اللہ کو اور اسکے رسول کو
دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جسکو دوست رکھتا ہی اسکے ساتھہ ہو رہیگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت علامتان ہین منجملہ حضرت کی اقتدا کرنا ہی یہہ محبت کی بڑی علامت ہی
جن نے حضرت کی اقتدا کریگا اور حضرت کی سنت پر قایم رہیگا اور حضرت کے طریقے پر چلیگا اور ہدی اور سیرت
پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر توقف کریگا اور ملت کے احکام سے قدم باہر نہ ڈالیگا تو اس شخص کی
محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کامل ہی اور جس قدر اُن چیزون مین نقصان آویگا تو اُس قدر
محبت کم رہیگی اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے
ای محمد کہہ اگر ہوگے تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ دیکھیے
اللہ تعالی اپنی محبت کی دلیل و علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو و اللہ تعالی
کی محبت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونون ایک ہی ہین اور ایک دوسری کو لازم پڑی ہی
منجملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہی کیونکہ جس نے کسی چیز کو دوست
رکھتا ہی تو اسکا یاد بہت کرتا ہی بعضی محبت کا معنی یہی لکھتے ہین کہ محبوب کا یاد بہت کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنیکی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو
مطالعہ کرنے والون کو حاصل ہی اور علم حدیث والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک
نسبت خاص اور مخصوص ایک آشنائی ہی کہ دوسرون کو نہین اسلئے کہ احوال و صفات شریف حضرت کے

ہمیشہ انکے ذکر زبان اور ورد جان ہی اور احوال متبرکہ کی دریافت اور صفات مقدسہ کی شناخت انکو
خوب حاصل ہی اور جمال با کمال کی مثال گویا انکے آنکھون کے روبرو کھڑی ہی جب وے لوگ نام شریف لیتے ہین تو
انکے باطن مین ایک لذت حاصل ہوتی ہی اور اس جناب کی عظمت انکے دلون مین مشاہدہ ہوتی ہی الحاصل
صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک طور کی مشارکت ہی اگرچہ ظاہر کی صحبت سے محروم رہین منہا جب ذکر
شریف آوے تو تعظیم و توقیر کرنا اور خشوع و خضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت ہی صحابہ رضی اللہ عنہم پاس
جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع خضوع انسے ظاہر ہوتا اور حضرت
کی ہیبت و تعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین سے اور انکے بعد کے علما سے بھی ایسا ہی ہوتا
آیا ہی ابو ابراہیم تجیبی کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہی خشوع و خضوع کرنا
اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس مین ہوتے تو جیسا ادب و ہیبت و اجلال کرتے ویسا ہی ادب
اور اجلال کرنا اور ابو ایوب سختیانی کے پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روتے
کہ لوگ انپر رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج مین ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبد الرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا آتا تو انکا رنگ بدل جاتا اور ہیبت سے خم ہوتی لوگ انسے پوچھتے تمھاری یہہ حالت کیا واسطے ہوتی ہی تو بولے
مین دیکھا ہون سو تم دیکھتے تو انکار نہ کرتے پوچھے وہ کیا تو کہے مین محمد بن المنکدر کو دیکھا ہون وہ
قاریون کے پیشوا تھے انسے ہم جب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے تو انکو رونا آتا اور جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا تو ہیبت سے انکے منہہ پر خون کی ایک جھلک رہتی اور زبان
خشک ہوتی اس قبیل کے بہت سی احوال تابعین اور انکے بعد کے علما سے منقول ہی منہا حضرت کی لقا کا
شوق کرنا بھی محبت کی علامتون سے ہی کیونکہ محب کو سوائے اپنے حبیب کے دیکھنے کے چین نہین رہتی خالد
بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اپنا شوق بیان کرتے

اور انصار و مہاجرین سے ایک ایک کا نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکے یاد میں ہے اور شوق بہت ہوا ہے یا رب تو جلد
مجھے انکی طرف کھینچ اور نیند آئی تک بھی بیقراری انکو تھی اور بلال رضی اللہ عنہ کو موت کا وقت پہنچا انکی بی بی
واحزناہ کرکر رونے لگی تو بلال کہے واطرباہ صباح ملینگی ہم دوستوں سے محمد اور انکے اصحاب۔ منہا اہل
بیت کی محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کو اور قرابت والوں کو
اور عترت کو اور ازواج مطہرات کو دوست رکھنا فرض ہے انکی محبت میں احادیث بہت سے وارد ہیں حضرت
فرماتے ہیں عنقریب مجھے خدا تعالی کے یہاں سے بلاوا آویگا تو میں جاونگا اور میں تمہارے پاس دو بھاری چیز چھوڑ جاتا
ہوں ایک تو اللہ تعالی کی کتاب کہ وہ رسی ہے دراز آسمان سے زمین تک یعنی ہدایت واسطے اور وہ نور ہے کہ آسمان سے زمین
تک پھیلا ہے دوسری میری عترت میرے اہل بیت اور اللطیف الخبیر نے مجھے خبر دیا کہ وہ دونوں ہرگز جدا
نہونگے سو دیکھے مرے بعد انکے ساتھ کیا سلوک کروگے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو تم محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محافظت کرو انکو اذیت دیو مراد اہل بیت سے وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ
لینا حرام ہے انکے ناموں کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے مگر میں یہاں تفصیل ازواج مطہرات کی اور حضرت کی اولاد
کی دو چمن میں لکھتا ہوں چمن پہلا ازواج مطہرات کے بیان میں اللہ تعالی فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ
اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ یعنی نبی سے لگاو ہے ایمان والوں
کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتیں انکی مائیں ہیں اور یہ حکم ہو چکا حرمت میں انکے نکاح کرنے اور انکی تعظیم
و توقیر کرنے میں ہے انکو دیکھنا اور خلوت کرنا اس میں یہ حکم نہیں ہے حضرت کے گیارہ بی بیان میں اختلاف نہیں ہے ہم
اول جو متفق ہیں انکا ذکر کرتے ہیں خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی ان بی بی کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے ساتھ قصی میں ملتا ہے
انہوں نے اول نکاح میں ابی ہالہ بن نباش تمیمی کے تھے اسکے بعد انکو عتیق بن عابد مخزومی نکاح کیا اسکے
بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش از نبوت کے نکاح کیے اسوقت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کو پچیس سال وہ بی بی بہت عقلمند ہوشیار تھے عالی نسب بہت تونگر انکے شوہر کا وفات
ہوے بعد قریش کے اکثر اشراف پیام کئے وہ قبول نہ کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نبوت کے نشانیان
دیکھکر حضرت کے نکاح کے راغب ہوے پھر انکے باپ خویلد بیس اونٹ کے مہر سے حضرت کے نکاح مین دئے
مروی ہے کہ بی بی خدیجہ پیش از حضرت کے نکاح کے خواب دیکھے تھے کہ آفتاب آسمان سے انکے گھر مین آیا اور
اسکا نور وہان منتشر ہوا اور مکے کے گھر تمام اس سے روشن ہوے پھر یہہ خواب ورقہ بن نوفل سے کہے ورقہ اسکی
تعبیر کئے کہ پیغمبر آخر الزمان تجھے نکاح کرینگے سو ویسا ہی ہوا بعثت کے بعد تمام کے اول حضرت کی تصدیق
کئے اور اپنے اموال حضرت کی رضا جوئی مین صرف کئے انکی زندگی بھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بی بی
کو بیاہ نہ کئے اور حضرت کی اولاد تمام انہین سے ہوی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوے بخاری نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے خدیجہ آپ کے لئے کھانا
لاتے ہین انکو اللہ تعالی اپنا سلام کہا ہی اور بشارت دیا ہی ایک گھر کی بہشت مین موتی کا کہ جس مین
رنج و تعب نہین اور امام احمد روایت کئے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
بہشت کے عورتون مین افضل خدیجہ ہین خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون
کی عورت اس کے سوائے بہت سے احادیث فضائل مین ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین
افضل سب سے انہین ہین بعثت کے دسوین سال رمضان مین وفات ہوا حجون مین دفن کئے ہین پینسٹھ
برس کی عمر ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس سال رہے سودہ بنت زمعہ بن قیس بن
عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشیہ عامریہ انکا نسب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوی مین ملتا ہی اول انکا نکاح مین سکران بن عمرو بن عبد شمس کے تھے ابتداء
بعثت مین ایمان لاکر اپنے شوہر کے ساتھ حبش کی دوسری ہجرت گئی ہین پھر مکے کو آئے بعد انکے شوہر کا
وفات ہوا چند روز وہ بیوہ رہی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بعثت کے دسوین

سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم چارسو درم کے مہر سے نکاح کیے مروی ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا حبش سے
آئے بعد خواب دیکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آکر گردن پر پاؤن رکھے سو یہ خواب اپنے شوہر
سے کہے اسنے بولا اگر تو راست کہتی ہے تو مین مرونگا اور پیغمبر تجھے بیاہ لیجاینگے پھر ایکروز خواب دیکھی کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھی
ہے اور آسمان سے چاند اس پر گرا ہے یہ خواب بھی شوہر کو کہی انھون نے کہے عنقریب مین مرونگا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کر لینگے انہین چند دنونمین سکران بیمار ہو کر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نکاح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کیے بعد حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقان کو وہانسے بلائے اور انکی
عمر زیادہ ہونے سے ہجرت کے آٹھوین سال حضرت چاہے طلاق دینا سو بی بی سودہ یہ سنکر ایک شب بی بی
عائشہ کے گھر کو جاتے راہ مین بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس راستے سے گذرے تو عرض کیے یا رسول اللہ
مجھے اب آپ سے کچھ طمع نہین اور مرد کی خواہش اب باقی نرہی مگر یہ چاہتی ہون کہ قیامت کے دن آپ کی بی بی ہون
مین میرا حصہ یعنی سونا میرا دن بھی مین عائشہ کو بخشی ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے طلاق سے درگذرے اور انکا
روز بی بی عائشہ کو دئیے شوال مین سنہ چوپن ہجری ۵۴ انکا وفات ہوا بقیع مین دفن کیے عائشہ صدیقہ
بنت ابی بکر صدیق عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشیہ
تیمیہ حسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ مین نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتا ہے شوال مین بعثت کے
دسوین سال نکاح کیے بی بی کی عمر اس وقت چھے سال کی تھی ہجرت کے دوسرے سال مدینے مین انکا زفاف
ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت انکی عمر اٹھارہ برس کی تھی انکے سوا کسی کنواری عورت کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح نکیے بخاری وغیرہ روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپ پاس کون آدمی
بہت دوست ہے تو فرمائے عائشہ پوچھا مردون سے کون تو فرمائے اسکا باپ بخاری وغیرہ روایت کیے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عائشہ کی فضیلت بی بیون پر ثرید کی فضیلت کی سی ہے کہانون پر اسکے سوا
بہت سی احادیث انکی فضیلت مین آئے ہین [illegible] بر فقیہ عالم فصیح

تھے اور قرآن کی معانی اور حلال وحرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے خوب ماہر تھے اور اپنے
وقتمین فتوی دیتے تھے بسبب ذکاوت وفہم کے سخن کرنے پر حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی
جرأت تھی اور حضور مقدس مین انکو ناز ونیاز تھا جیسا محبان اور محبوبان مین رہتا ہی سن اٹھاون ہجری
مین وفات ہائی بقیع مین دفن کئے چھیاسٹ برسکی عمر ہوئی حفصہ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد
العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ عدویہ بعثت
کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوا اور خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح مین آئی اور اسلام لاکر انہین کے ساتھ مدینکو
ہجرت کئی بدر کے جنگ کے بعد خنیس کا وفات ہوا پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بی بی کی کچھ بد خلقی
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کر ایک طلاق رجعی دئے عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رنج ہوا کہ اسمین جبرئیل وحی
لائے کہ اللہ تعالے حکم کیا ہی حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رہتی ہی اور شبکو نماز بہت پڑھتی ہے اور وہ
تمہاری عورت ہے بہشت مین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رجعت کئے پینتالیس ہجری مین وفات ہوا عمر ساٹ
برسکی تھی زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر
بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان ہلالیہ عامریہ انہون فقرا کو بہت کھلایا کرتے تھے ام المساکین
کہتے ہین طفیل بن حارث کے نکاح مین تھے اس نے طلاق دیا بعد اس کا بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا بعد
بدر کے جنگ مین شہید ہوا پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تیسرے سال ہجری نکاح کئے تو وہ بی بی
عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین تھی احد مین عبد اللہ شہید ہوئے بعد حضرت نکاح کئے چند مہینون کے بعد وہ بی بی کا
وفات ہوا بقیع مین ازواج مطہرات کے انکو دفن کئے انکی عمر تیس برسکی تھی ام سلمہ انکا نام ہند بنت ابی امیہ
بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ مخزومیہ نکاح
مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کے تھی حبش کے دونون ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ کئی بعد مدینے کو ہجرت کئے ابو سلمہ
احد کے جنگ مین زخم کھائے تھے سو زخم درست ہو کر جمادی الاخری کی آٹھوین سنہ چار ہجری مین نکلے

تو تب کہ وفات پائے پھر عدت کے ایام تمام ہوئے بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیام کیئے بی بی عرض کیئے یا رسول
اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہی اور سابق کے شوہر کے بچے یتیم میرے پاس ہین اور میری مزاج مین رشک و غیرت بہت ہے
اور آپکو عورتان بہت ہین پھر کیا صورت نبھاؤ ہوسکیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیئے میری عمر تمہاری عمر سے
بڑی ہے اور تمہارے بچے سو میرے بچے ہین مین انکی پرورش کرونگا اور رشک بہت ہے جو کہے سو مین اللہ تعالی کے پاس
دعا کرتا ہون تا اللہ تعالی اس رشک کو تمہارے دل سے نکال دیگا ہو دعا مانگے حسد انکی لیسے جاتا رہا اور شوال سنہ چار ہجری
مین حضرت انکو نکاح کیئے مہر دس درم کا اسباب دیئے سنہ اکسٹ یا باسٹ ہجری مین انکا وفات ہوا بقیع مین دفن کیئے
عمر چوراسی برس کی تھی امہات المومنین مین سب کے بعد موئین زینب بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن
صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدیہ حلیفان قریش کے انکی والدہ امیمہ پھوپھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی حضرت نے انکو اپنے متبنی زید کے لئے خواستگاری کیئے تو زینب اور انکے بھائی عبد اللہ قبول نکیے
اور بولے آزادی غلام کو ہم نکاح نکر دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا پھر انھون استادگی
کیئے تب یہ آیت اتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا مُبِينًا یعنی کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اسکا رسول کچھ کام کہ
انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر پھر زینب
اور انکے بھائی بولے ہم کو کیا مجال کہ خدا کے اور رسول کے حکم کو نہ مانین اور گنہگار بنین غرض زید کے ساتھ انکا
نکاح کر دئے انکے نکاح مین ایک سال سے زائد رہے بعد حق تعالی اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین مطلع کیا کہ ہمارے
علم قدیم مین ایسا مقرر ہوچکا ہی کہ زینب تیری عورتون مین داخل ہوگا پھر ایسا ہوا کہ زید مین اور زینب مین ناموافقت
ہوئی زینب سے اکثر بد لسانی ظاہر ہونے لگے زید تنگ ہوکر حضور مین عرض کیئے کہ مین اسکو طلاق دیتا ہون نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دو اور خدا سے ڈرو زید چند روز صبر کیئے آخر بیزار ہوکر حضور مین عرض کیئے یا رسول

اللہ مین زینب کو طلاق دے چکا پھر جب انکا عدہ تمام ہوا تو حکم الہی ہوا کہ زینب کو نکاح کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید کے ہی زبانی انکو پیام دئیے زینب کہنے لگی جناب باری سے جب تک مین اسکی مشورت نہ کرون جواب دونگی پھر نماز پڑھکر مسجد مین گئے اور مناجات کئے کہ یا اللہ تیرا رسول مجھے خواستگاری کرتا ہے اگر مین اس جناب کے لائق ہون تو مجھے نکاح مین دے فی الحال انکی دعا مستجاب ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری کہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا یعنی پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہمنے نکاح کر دیا تجھے اسکو تا نرہے مومنوںکو گناہ نکاح کر لینا جوروں سے اپنے لیپالکوں کے جب وے تمام کر لین انسے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر تشریف لیگئے زینب سر کھولا بیٹھے تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ بدون نکاح کا عقد ہوتے اور گواہ کے آپ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی نکاح باندہا گواہ جبرئیل ہی ہے یہ نکاح ہجرت کے چوتھے سال ہوا تھی کی عمر اس وقت پینتیس ۳۵ برس کی تھی بی بی عائشہ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتون مین میرے مرتبے کی برابری ہتی تو زینب کو ہی تھی انکا وفات سنہ بیس ۲۰ ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے اور عمر ترپن ۵۳ برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے اول وفات انہی کا ہوا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے مین جس کے ہاتھ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوے بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ ناپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو سمجھے ہاتھ دراز رہنے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عایذ بن مالک بن جذیمۃ المصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن مزیقیا بن عامر ماء السما مصطلقیہ سابق نکاح مین مسافع بن صفوان

مصطلق کے تھے سنہ ۵ پانچ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق سے جنگ کئے تو جویریہ بندیوان لوٹ میں آئی سو حصے میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے گئے انھونے ان نے لکھا یعنی کہ تو نون اوقیہ دی تو آزاد ہی ہے کو حسن و جمال نہایت اور منہ پر بھا ک نہایت تہا بی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچہ مانگنے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت بانٹ کر پانی کے چشمے پر اترے تھے اور بی بی عائشہ پاس تشریف رکھے تھے سو بی بی عائشہ کو اس کے دیکھنے سے نہایت رشک ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کہان کرتے ہین غرض جویریہ اکر عرض کی یا رسول اللہ مین ایمان لائی اور مین بیٹی ہون حارث بن ابی ضرار کی جو پیشوا ہے اپنے قبیلے کا اور مین اسیر ہو کر حصے مین ثابت بن قیس کے پڑی انہون نے آزادی واسطے اتنا مال مقرر کیا کہ اسکو ادا کرنا میری مقدور نہین آپ کچھ اعانت فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تیرے ساتھ اس سے بہتر سلوک کرتا ہون وہ کیا فرمائے تیری کتابت کا مال مین ادا کر دیتا ہون اور مین تجھے نکاح کرتا ہون پھر وہ ثابت کا مال دیکر آزاد ہوی حضرت اسکو نکاح کئے اور مہر چار سو درم دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے سو سنکر ان بی بی کی قوم کے تمام اسیرون کو لوگ آزاد کر دئے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے قبیلے پر تاخت لانے کے قبل جویریہ خواب دیکھے تھے چاند یثرب سے سیر کرتا انکے گود مین آیا ہی پھر یہ خواب کسی سے ظاہر نہ کر کر امیدوار تھی کہ پردہ غیب سے اسکی تعبیر کیا ظاہر ہوتی ہے سو انکو اللہ تعالی یہ دولت نصیب کیا نکاح کے وقت انکی عمر بیس ۲۰ سال کی تھی انہین زہد و تقوی بڑا تہا عبادت بہت کرتے تھے انکا وفات پچاس ہجری مین ہوا پینسٹھ ۶۵ سال کی تھی بقیع مین مدفون کئے ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قصی نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف مین ملتا ہی بعثت کے قبل سترہ برس کے پیدا ہوا اور نکاح مین عبید اللہ بن جحش کے تہی دونو اسلام لا کر حبش کی دوسری ہجرت گئے وہان جا کر عبید اللہ مرتد ہوا اور دین نصرانی قبول کیا اور شراب پینا اختیار کیا چند روز مین وہ نہین مرگیا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس بھیجے تا ام حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے ام حبیبہ راضی ہو کر اپنی طرف سے خالد بن سعید بن العاص کو وکیل کری نجاشی تمام مسلمانونکو جمع کر کر چار سو دینار کے مہر سے نکاح کر دیا اور مہر بھی اسی وقت اپنے

یہاں انسے گہن دیا اور لوگونکو کہانا کہلایا اور شتر حبیل بن حسنہ کے ساتھ مدینے کو روانہ کیا سات ہجری مین
نکاح ہوا بی بی بہت پاکیزہ ذات اور نیک صفات عالی ہمت بڑی سخاوت والی تہی سنہ چوالیس ہجری مین
وفات ہوا انکی عمر چوہتر برس کی تہی اور بقیع مین دفن کئے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن شعبۃ بن ثعلبہ
بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر بن النحام بن نخوم اسرائیلیہ نضریہ ہارون علیہ السلام کی
اولاد مین تہی بنی النضیر کے قبیلے کے سردار کی بیٹی سابق نکاح انکا سلام بن مشکم کے ساتھ تہی اسکے بعد نکاح انکا کنانہ ابن
ابی الحقیق کے ساتھ تہی ان نے خیبر کے جنگ مین مارے گئے اور صفیہ بند مین آئی سو دحیہ کلبی آکر حضرت سے ایک باندی مانگے
حضرت ایک باندی لینے کا حکم کئے انہون نے جا کر صفیہ کو لئے کسی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ سردار ہی بنی قریظہ اور
بنی النضیر کی آپکے سوا دوسرے کو دینا مناسب نہین پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو بلا کر دیکہے اور دحیہ کو درعوض
اسکے دوسری باندی دئے اور صفیہ کو خیمے مین بہیجے بعد آپ تشریف لیگئے صفیہ حضرت کو دیکہہ کر اٹہی اور بچہونا
جو اس پر بچہی تہی حضرت کے واسطے بچہائی اور آپ زمین پر بیٹہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای صفیہ تیرا باپ
ہمارے سے ہر وقت عداوت کرتا تہا سو اسکو اللہ تعالی ہلاک کیا صفیہ بولی اللہ تعالی ایک کے بدلے دوسرے کی گناہ
واسطے پکڑتا نہین بعد فرمائے مین تجہے اختیار دیا ہون اگر چاہتی ہی تو اپنی قوم پاس جا صفیہ بولی مین اسلام لانیکی آرزو
رکہتی ہون اور آپ دعوت کرنیکے قبل آپکی تصدیق کری ہون اب مین آپکے یہان آئے بعد پہر کیا کفر مین جا سکتا
مجہے اختیار دیتے ہین واللہ آزاد ہو کر میری قوم مین جانے سے میرے پاس خدا اور رسول دوست زیادہ ہین پہر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم انکو صفر مین ہجرت کے ساتوین سال نکاح کئے اور مہر کے درعوض آزادی مقرر کئے اس وقت بی بی صفیہ کی عمر
سترہ برس سے کم تہی ابن عمر سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکہے صفیہ کے انکہہ پاس نیلگون ہوا ہی پوچہے یہہ کیا ہی عرض کئے
مین کنانہ بن ابی الحقیق کی مانڈی پر سر رکہکر سوتی تہی خواب دیکہی کہ چاند میرے گود مین آیا ہی مین اٹہی سو خواب
کنانہ سے بولی غصے سے مجہے طمانچہ مارا اور بولا کیا تو یثرب کے حاکم کی عورت ہونا آرزو کرتی ہی چند روز گذرنے نہین کہ
حضرت تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس صفیہ رضی اللہ عنہا کو عورت اور بیٹہا اونٹ پر سوار کرتے وقت اپنی مانڈی رکہے تو صفیہ اس

پانوں رکھکر سوار ہوئے منقول ہے کہ جب صفیہ مدینے کو پہنچے انکے حسن وجمال کا آوازہ سنکر انصار کی عورتان دیکھنے آئین بی بی عایشہ بھی اپنے تئین کوئی نہ پہچانے سا چادر اوڑھکر اور منہ پر نقاب ڈالکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عایشہ کو پہچانکر جاتے وقت انکے پیچھے ہوئے اور چادر پکڑکر پوچھے ای شقیرا صفیہ کیسی ہے عایشہ کہے کیا ایک یہودیہ ہے یہودیون مین سے بھی ہے حضرت فرمائے ایسا مت بول وہ اسلام لائی ہے اور اسکا اسلام نیک ہوا ہے مروی ہے کہ ایکبار عایشہ نے صفیہ کی مذمت کئے آخر بولے وہ گدی ہے یعنا مذمت کو سنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عایشہ تو ایسی بات کہی ہے اگر دریا مین ڈالین تو اسکا پانی بدبو ہوگا مروی ہے کہ سفر مین ایکبار صفیہ کے سواری کا اونٹ ماندا ہوا بی بی زینب کے پاس اونٹ افزود تھا سو مانگے زینب بولے اس یہودیہ کو واسطے میرا اونٹ مین دونگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب سے بہت خفا ہوے دو تین مہینے ان کے پاس نہین گئے مروی ہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ پاس تشریف لائے تو صفیہ رو رہی ہین پوچھے کیا واسطے روتی ہین بی بی کہے عایشہ اور حفصہ مجھے ایذا دیتی ہین اور کہتی ہین ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم والیان ہین ہم اشراف ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے توکیون نہین کہی میرے سے تم اشراف زیادہ کہان ہوتی ہو میرا باپ ہارون علیہ السلام اور میرا چچا موسی علیہ السلام ہے وفات انکا سنہ پچاس ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے میمونہ بنت الحارث بن حزن بن بجیر بن الہرم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامریہ ہلالیہ اول مسعود بن عمر ثقفی کے نکاح مین تھین اسکے بعد ابورہم کو نکاح کئے اسکے بعد ہجرت کے ساتوین سال ذی القعدہ مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے انھون آخری بی بی ہین جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور سنہ اکاون ہجری مین مکے سے دس میل پر سرف مین انکا وفات ہوا انکا نکاح اور زفاف بھی وہین ہوا تھا اور عمر انکی اسی برس کی ہوئی ان گیارہ بی بیون مین بی بی خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات مین وفات پائے باقی نو بی بیان حضرت کے وفات کے وقت زندہ تھین انکے سوا چند عورتین تھین کہ انمین سے بعضون کو نکاح کئے لیکن انسے زفاف کئے نہین فرقت ہوگئی اور بعضو کا خطبہ یعنے منگنا کرکر چھوڑ دئیے انکے نام نہین لکھے بنا پر بیان اختصار کے ساتھ لکھا ہون اسما بنت الحارث بن شراحیل کندیہ سب سیر کے علما کا اتفاق

ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بعد طلاق دئے پر سبب طلاق کا بعضے کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے
دولت سرا مین طلب کئے تو بولی تم میرے گھر آؤ حضرت خفا ہو کر طلاق دئے بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت سے پناہ مانگی اس
لئے طلاق دئے پھر بعد اس عورت کو بہت ندامت ہوئی بولا کرتی تھی مین شقیہ ہون بعضے کہتے ہین وہ نہایت حسین
تھی سو دوسری عورتان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشک سے اسکو تعلیم کئے کہ وہ آوے تو انسے پناہ مانگ تجھے پیار بہت کرینگی
اُمیمہ بنت النعمان بن شراحیل جونیہ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر اسکو یہان جا کر سخن کئے
تو باتان سخت تند کہنے لگی دست شریف اسپر رکھنا چاہتے تا اسکو تسکین ہو تو بولی اللہ کی پناہ تمھارے سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو پناہ لی پناہ کی جگہ اب اپنے لوگون پاس جا پھر اسکو طلاق دئے بعضے اسکو اور اسما
جو سابق مذکور ہوئی ایک ہی سمجھتے ہین بنت صابت بن یزید کلابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اس کے باپ سے
خواستگاری کئے تو بولا اسکو کوڑھ ہی حالانکہ اسکو کوڑھ نتھا جا کر دیکھا تو کوڑھ ہو گیا ہی اور بعضے اس عورت کا نام سنا کہتے
ہین خولہ بنت المنذر بن ہبیرہ بن ثعلبہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے تو شام مین تھی لاتے وقت راہ
مین مر گئی اور اسکے باپکا نام بعضی ہذیل کہے ہین اور اسکے مان کا نام خرنق بنت خلیفہ بہن دحیہ بن خلیفہ کلبی کی
سنا بنت اسما بن الصلت سلمیہ کہتے ہین کہ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پیش از زفاف کے اسکا انتقال
ہوا اور بعضے کہتے ہین حضرت نکاح کئے سو سنکر خوشی سے شادی مرگ ہوئی اور اس کے نام کو بعضے وسنا اور بعضے
سبا کہتے ہین سنا بنت سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیش از زفاف کے
موئی شراف بنت خلیفہ کلبیہ ہمشیرہ دحیہ کلبی کی کہتے ہین کہ خولہ جو اسکی بہن تھی اور حضرت اسکو
نکاح کئے بعد راہ مین وفات پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کئے وہ بھی راہ مین پیش از زفاف کے
وفات پائی صفیہ بنت بشامہ تمیمیہ کہتے ہین کہ یہ عورت بند مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اگر تیری
مرضی ہو تو تجھے مین نکاح کرتا ہون نہین تو اپنے لوگون پاس جا اس نے اپنے شوہر پاس جانا اختیار کئی حضرت اسکو
چھوڑ دئے ان جب اپنی قوم مین گئی تو تمام لوگ اس کے اسپر لعنت کئے ضباعہ بنت عامر بن قرط اسکو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کئے اس کا لڑکا سلمہ بن ہاشم پیام لے گیا ان نے راضی ہوئی سو اگر حضرت سے
عرض کیا حضرت سکوت کئے کہتے ہین کہ اس کا لڑکا گئے بعد حضرت کو معلوم ہوا کہ ضباعہ بوڑھی ہوئی تھی منہہ پر جھلڈیان
پڑی ہین اور دانت گر گئے ہین حضرت اس لیئے اس کا خیال چھوڑ دئے عالیۃ بنت ظبیان بن عمرو کلابیہ کہتے
ہین کہ اسکو حضرت نکاح کئے حضرت کے پاس چند روز تھی بعد طلاق دئے عمرۃ بنت معاویہ الکندیہ کہتے
ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے پر زفاف نہ ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد
وہ مدینے کو پہنچی عمرۃ بنت یزید کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو فضل بن العباس رضی اللہ عنہما نکاح کر کر طلاق دئے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کر کر پیش از زفاف کے طلاق دئے عمرۃ بنت یزید بن الجون کہتے ہین کہ اسکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بعد معلوم ہوا کہ اسکو برص ہے پھر اسکو طلاق دئے اور بعضے کہتے ہین ان پناہ مانگنے سے اسکو
طلاق دئے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اسکو بعضون نے ازواج مطہرات مین شمار کرتے ہین فاطمہ بنت الضحاک
بن سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے جب آیت تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کی پھر حضرت
اس سے فراق کئے بعد وہ عورت جانورون کی مینگنیان چنا کرتی تھی اور کہتی تھی مین بدبخت ہون جو دنیا کو اختیار
کئی اور بعضی کہتے ہین پناہ مانگی سو اپنی ہے قتیلہ بنت قیس معدیکرب ہمشیرہ اشعث بن قیس کی کہتے ہین کہ وہ
یمن مین تھی حضرت اسکو نکاح کئے پیش از پہنچنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا بعضے کہتے ہین حضرت
مرض الموت مین اسکو نکاح کئے اور فرمائے وہ اسی بعد اسکی مرضی دریافت کرو اگر چاہی تو امہات المومنین مین داخل
ہووے اور پردہ نشینی اختیار کرے نہین تو مختار ہے جسکو چاہے اسکو نکاح کرے سو انئے بعد عکرمہ کو نکاح کئی ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ سنکر اسکو سیاست کرنا چاہے تو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے وہ امہات المومنین مین داخل نہین اسکو سیاست
کیا واسطے کرنا ملیکہ بنت کعب کنانیہ کہتے ہین کہ اس کا حسن شہرۂ آفاق تھا سو صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے
پھر بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس جا کر بولے تیرے باپکو قتل کیا سو اسکو نکاح کرنے کو تجھے غیرت نہین آتی پھر اس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگے حضرت اسکو طلاق دئے اُس کے قرابتیان سنکر حضرت سے عرض کئے کہ وہ کم عقل تھی لوگونکی

تعلیم پر فریب کہا کہ آپ اسکو قبول کرنا حضرت قبول نہ کئے ام شریک ثالث کہتے ہین کہ یہ عورت اپنے تئین نکاح کرنا کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت قبول نہ کئے اور وہ مری تک کسیکو نکاح نہین کئی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پھر دوسریکو بیاہ کئی اسم ام شریک کے باپکا نام کوی جابر کرکر لکھا ہے اور اسکی نسبت مین کوی غفاریہ اور کوی انصاریہ اور کوی دوسیہ اور کوی قریشیہ عامریہ کہتے ہین حضرت کے حرمون کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو حرم تھے اور بعضے چار کہتے ہین ماریہ بنت شمعون قبطیہ مصریہ مصر کا بادشاہ مقوقس حضرتکو ہدیہ بھیجا تھا اس کے پیٹ سے ابراہیم پیدا ہوے سنہ سولہ ۱۶ ہجری مین انکا انتقال ہوا بقیع مین دفن کئے ریحانہ قرظیہ بنی قریظہ کے سبی مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آزاد کرکر اسکو نکاح کرنا وہ عرض کی مجھے آپکی باندی بنے مین نہایت بہتری سو ویسا ہی رکھے بعضے کہتے ہین آزاد کرکر نکاح کئے دسوین سال ہجری حجۃ الوداع سے تشریف لائے بعد انکا انتقال ہوا اور بقیع مین دفن کئے انکے سوا ے اور دوسرے دو حرم جو کہے ہین انکا نام معلوم نہین ایک کو لیے یہ زینب بنت جحش دیتی تھی اور دوسری کسی جنگ مین بند یوالون مین آئی تھی چمن دوسرا حضرت کی اولاد کی بیان مین قاسم یہ حضرت کے بڑے فرزند ہین انہین کے نام سے حضرتکی کنیت ابو القاسم ہوی بعثت کے قبل انکا انتقال ہوا عمر دو ۲ برس کے قریب تھی ابراہیم ذی الحجہ مین سنہ آٹھ ۸ ہجری انکا تولد ہوا اور ربیع الاول کی دسوین سنہ دس ۱۰ ہجری مین انتقال پائے اور بعضے کہتے ہین عمر سولہ ۱۶ مہینونکی ہوی تھی انکے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے حضرت کے گود مین لاکر انکو ڈالے انکو دیکھکر حضرت کی آنکھ سے اشک جاری ہوئی اور فرمائے آنکھ اشک بہاتی ہے اور دل درد کرتا ہے اور ہم الیسی بات نہین کرتے جو ناخوش ہو رب اور تیرے فراق مین ابراہیم ہم غمگین ہین زینب انہون حضرت کی بڑی لڑکی ہین اس مین کچھ خلاف نہین لکن قاسم بڑے تھے یا زینب اختلاف ہے زینب کی ولادت بعثت کے قبل دس ۱۰ برس سے تھی بی بی خدیجہ کا بھنجا ابو العاص بن الربیع کو ان سے نکاح کر دئے زینب بعد بعثت کے اسلام لاکر ہجرت کئے اور ابو العاص کو شرک کے باعث ترک کئے ابو العاص اگر اسلام لائے تو زینب کو انکے حوالے کئے سنہ آٹھ ۸ ہجری مین زینب کا انتقال ہوا انکو ایک لڑکا تھا اس کا نام علی تھا فتح مکے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سانڈنی پر سوار تھا

اور حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پایا بلوغیت کے قریب پہنچا تہا اور ایک لڑکی تھی اُمامہ نام
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد اُمامہ کے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیاہ کئے علی مرتضے کے وفات کے
بعد امامہ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انھین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور انکو مغیرہ سے ایک
فرزند ہوا اس کا نام یحیی تھا اور بعضے کہتے ہیں دونون سے انکو اولاد نہ ہوئی رُقیّہ بعثت کے قبل سات برس
تولد ہوا عتبہ بن ابی لہب کے نکاح میں دئے اور ام کلثوم کو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کر دئے تبت کا سورہ
نازل ہوئے بعد ابولہب اپنے لڑکون کو کہا کہ انھون کو طلاق دین پیش از دخول کے وہ دونون طلاق
دئے پھر رقیہ کو مکے مین عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کر دئے عثمان کے ساتھ انھون ہجرت حبش کی
اور مدینے کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام میں انکا وفات ہوا بقیع میں دفن کئے انکو
عثمان سے ایک لڑکا حبش مین پیدا ہوا عبد اللہ نام اپنی والدہ کے قبل ایک سال کے وفات پایا اُمّ کلثوم
بعثت کے قبل اونکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کر دئے تھے ان نے طلاق دیا بعد سنہ تین ہجری مین
رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کر دئے سنہ نون ۹ ہجری مین وفات ہوا انکو اولاد نہین ہوئی فاطمہ
زہرا بتول بعثت کے قبل پانچ ۵ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام مین کعبے کی مرمت کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین بعثت کے قبل ایک سال کے ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا سب سے تھا منبر پر حضرت
فرمائے فاطمہ میرے گوشت میں کی ٹکڑا ہی اسکو جو ایذا دیو تو وہ مجھے ایذا دیا اور بھی فرما فاطمہ تو جس سے خوش رہی
تو اللہ بھی اس سے خوش رہتا ہی اور تو جس پر ناخوش ہوتی تو اللہ بھی ناخوش ہوتا ہی اور فرمائے فاطمہ سب عورتون
کی سردار ہی ہجرت کے دوسرے سال بی بی کو حکم الٰہی سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کر دئے بی بی کی عمر
اس وقت پندرہ برس کی تھی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اکیس ۲۱ برس تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چھے مہینون
کے بعد خاتون کا وفات ہوا سہ شنبہ کی شب رمضان کی تیسری سنہ گیارہ ہجری مین بی بی کی وصیت تھی کہ
اپنے جنازے پر کسی کی نگاہ پڑنے نہ دیو سو شب ہی کسیکو اطلاع نہ کر کر دفن کئے انکو تین لڑکے دو لڑکیان

ہوے حسن حسین محسن ام کلثوم زینب سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین ہجری مین رمضان
مین تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اہل عراق حضرت سے بیعت کئے اور معاویہ کی تنبیہ کو روانہ ہوے
معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ مین مسلمانونکی تباہی ہے صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے
امام کا وفات سنہ انچاس[۴۹] ہجری مین ہوا اور فرمائے مجھے زہر دئے ہین سو میرا جگر ٹوٹ کر گر رہا ہے پر زہر کون
دیا سو اس کا نام نہ بولے کہتے ہین کہ یزید نے حضرت کی عورت جعدہ کو ورغلان کر زہر دلایا اور حسین رضی اللہ
عنہ کا تولد سنہ چار[۴] ہجری مین تھا یزید جب خلیفہ ہوا حضرت اسکی بیعت نہ کر کر مکے کو تشریف لیگئے کوفیکے
لوگ حضرتکو خطوط لکھ کر طلب کئے حضرت اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ کئے کوفیان پچاس[۵۰۰۰۰]
ہزار آدمی تک انسے بیعت کئے یزید نے کوفے کا احوال سنکر عبید اللہ بن زیاد کو کوفیکے بندوبست واسطے روانہ کیا
مسلم سے بیعت کئے سو لوگ تن دہی نکئے وہ شقی نے مسلم کو شہید کیا اس عرصے مین امام حسین رضی اللہ عنہ بھی کوفیکو
روانہ ہوے اور کربلا مین جب پہنچے وہ بدبخت نے فوج بھیجا پانی بند کئے اور عاشورے کے روز جمعہ کا دن سنہ اکسٹھ[۶۱]
ہجری حضرتکو اور حضرت کے ہمراہیونکو شہید کئے ان مین اہل بیت سے اٹھارا[۱۸] آدمی تھین اور محسن ایام طفلی مین
وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر رضی اللہ عنہ چالیس ہزار[۴۰۰۰۰] درم کے مہر سے نکاح کئے انکے پیٹ سے ایک لڑکا زید اور
ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوی پر یہ دونون کی نسل باقی نرہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن ابی
طالب کو نکاح کئے انکے بعد انکے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح کئے انسے ایک لڑکی ہو کر وفات پائی پھر محمد کے وفات
کے بعد عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور یہ جو مورخان لکھے ہین کہ عبد اللہ بن جعفر
کو نکاح کئے اس مین شک ہے کیونکہ جعفر کے نکاح مین تو انکی بہن زینب تھے پھر ام کلثوم کو کیسا نکاح مین
لاتے اور زینب کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کئے انسے اولاد ہوی اور نسل باقی ہے
القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو لکھے ان چھیون[۶] مین اتفاق ہے مگر بعضے قاسم اور ابراہیم کے سوا ابھی دو
فرزند ذکر کئے ہین طیب اور طاہر اصح یہ تھین حضرتکو چار فرزند ہوے اور بعضی کہے ہین طیب اور طاہر لقب ہے ایک فرزند کا

ہی اور انکا نام عبد اللہ تھا اس تقدیر مین تین فرزند ہوئے اور بعضے کہتے ہین عبد اللہ کے سوا اور دو فرزند
تھے طیب اور طاہر اس وقت پانچ فرزند ہوتے ہین اور بعضے انکے سوا بھی دو فرزند ذکر کئے ہین مطیب اور مطہر
اسے بنا پر ساتھ فرزند ہوے اور بعضی کہتے ہین بیشتر از بعثت کے بھی ایک فرزند ہوا انکا نام عبد مناف اب آٹھ فرزند
ہوئے اصح قول یہ ہی کہ فرزند تین ہوے قاسم عبد اللہ ابراہیم اور عبد اللہ کا لقب طیب اور طاہر تھا اور لڑکیان چار تھین
اسمین سب کا اتفاق ہی مگر کسی نے حافظ عبد الغنی کی کتاب عمدۃ الاحکام کی اسامی رجال جمع کیا ہی سو
اس نے لکھا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک لڑکی تھی اس کا نام بَرَکہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب
اصابہ فی احوال الصحابہ مین لکھے ہین کہ یہ جو ہوا سو غلط ہی غلطی کا سبب یہ ہے کہ برکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کے
بچونکو کھلایا کرتی قاسم پیدا ہوے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے باندیکو بیٹی لکھدیا اسکو دیکھکر
وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا **منہا** محبت کی علامتون سے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت
رکھنا اور ایسے عداوت رکھنے والون سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا کہ سب حدیثون
مین حکم آیا ہی سلف وخلف کے اکثر علما کا اتفاق ہی کہ انبیا اور ملائکۂ مقربین کے بعد افضل صحابہ
ہین اور تمام صحابہ مین افضل ابوبکر ہین اور انکے بعد عمر اس بات پر سنت جماعت کے تمام علما کا
اتفاق ہی انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی اور بعضی علی کو عثمان پر مقدم رکھتے ہین انکے بعد طلحہ اور زبیر اور سعد
اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح غرض محبت اہل بیت کی اور صحابہ کی واجبات سے
ہی انکی محبت یہ ہی کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا اور انکے آداب اور
اخلاق اختیار کرنا اور انکے کہے پر عمل کرنا اور انکا ذکر خوبی کے ساتھ کرنا اور انکو اوصاف جمیلہ سے یاد
کرنا اور انکی درمیان جو جنگ ہوے سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے چنانچہ امام نووی
شرح مسلم مین لکھے ہین کہ اہل حق اور سنت جماعت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق مین نیک گمان
رکھنا اور انکے درمیان جھگڑے جو ہوے اس سے باز رہنا اور انکے درمیان جو جنگ ہوے سو اسکی تاویل کرنا

کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے اور جنگ تاویل سے کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصد نہ تھا اور محض دنیا منظور نہ تھی بلکہ ہر فریق کو گمان تھا کہ ہم حق پر ہوں اور مخالف باغی اس سے جنگ کرنا واجب ہے تا خدا کے امر طرف رجوع لاویں لیکن ان میں بعضی ثواب پر تھے اور بعضی خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اس خطا میں وہ معذور ہے اور مجتہد کو اجتہاد میں خطا ہو تو اس پر گناہ نہیں اور ان جنگوں میں یعنی جنگ جمل اور جنگ صفین میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم کہے سو یہ مذہب اہل سنت کا ہے تمام ہوا ترجمہ امام نووی کا اور دوسرے علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور قسطلانی اور شیخ ابن حجر ہیثمی بھی اجماع اہل سنت کا اس بات پر نقل کئے ہیں بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب میں اسکا خلاف لکھے ہیں انکی عبارت نظم تھی سو انکے کلام کا حاصل یہ ہے کہ معاویہ سے جو لغزشان صادر ہوے سو اس میں اہل سنت وجماعت کو دو قول ہیں اکثر لوگ صحابہ کے وقت سے اپنے زمانے تک یہہ کہے ہیں کہ معاویہ جو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کئے سو باغی تھے بڑی خطا پر اور اس خطا میں اس کو کوئی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہد نہ کہے یہی کہتے تھے کہ وہ صحابی تھا اس کے حق میں زبان کو نگاہ رکھنا میرا مذہب بھی یہی ہے تبع تابعین کے بعد علما جو ہوے سو کہنے لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی اور مجھے اس قول سے بہت حیرت ہوتی ہے کیونکہ تین قرن کے لوگ یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اسکو مجتہد کہا کر نہ بولے جب قرون ثلاثہ والے اسکو مجتہد کر کر نہ بولے ہوں تو لوگ بعد کے اسکو مجتہد بولنا کہاں سے آیا اور معاویہ کے حق میں سلف جو کہے سو میں کہتا ہوں کہ ایک روز کسی نے معاویہ کو بد بولا وہاں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے سو سنتے ہوے اور کہے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ گئے وہاں چند لوگ

رکھتے تھے اور اسمین ایک عورت حاملہ تھی اور ہمارے ساتھہ ایک بدوی تہا سو جاکر اوس عورت سے بولا مین تجھے خوشی کی
بات سناتا تو تجھے بیٹا ہوگا اور ایک بکرا لا کر دے تا مین منتر پڑہون پہر وہ بکرا لادی غرض اوس کچھہ منتر اور بکرا ذبح کرکر
ہمکو کہلایا ہم کہائے بعد وہ بدوی اپنا قصہ بولا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسپر غصہ ہوئے اور تمام کہائے سو قی کرکر نکالے بعد ایکمدت
کے اس بدوی کو عمر رضی اللہ عنہ پاس لائے اور کہے کہ اسنے انصار کی ہجو کیا ہی عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اس بدوی اگر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہوتی تو مین اسکو تعزیر سخت کرتا دیکہئے ابوسعید نے اس معذرت پر فقط اکتفا کئے اور
مجتہد نہا کر نہ بولے اور کسی نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ علی اور معاویہ کے حق مین کیا کہتے ہین تو امام احمد کہے علی مرتضی
کو دشمنان بہت تہے حضرت کا کوی عیب نکالنا چاہے تو کچھہ عیب ملا نہیں پھر ایسے شخص پاس جمع ہوئے کہ اس نے حضرت سے جنگ
کیا تہا اور علی مرتضی کی عداوت سے اسکو بہت سراہے اور امام ابوزرعہ کو کسینے کہا مین معاویہ سے بغض رکھتا ہون پوچھے کیا
سبب بولا انہنے علی مرتضی سے جنگ کیا ابوزرعہ کہے رب معاویہ کا کریم ہی اور اسکا خصم حلیم ہی تو انکے درمیان کیا واسطے
آتا ہی غرض اس قسم کے اقوال بہت ہین سبکو ذکر کرنا موجب طوالت کا ہی سو کوئی نہ بولا کہ معاویہ مجتہد تہا اور اسکو
کیا نسبت جو علی مرتضی کے ساتھہ اجتہاد مین برابری کرے کیا سابقین اولین مین تہا یا مہاجرین مین یا بدریون
مین یا بیعت الرضوان والون مین وہ تو طلیق ابن الطلیق تہا یعنے فتح مکے مین اسلام لائے سو لوگ کیا وہ سنا نہا جو
عمر فاروق لوگون کے مجمع مین فرماتے تہے خلافت مہاجرین اولین مین ہی طلقا کو اسمین کچھہ حق نہین دیکہو طلحہ اور زبیر اور
ام المومنین عائشہ مجتہد نہین سو انہنے اجتہاد مین خطا ہوئی سو اسپر متنبہ ہوکر اس سے پہر گئے معاویہ مجتہد تہا تو اسکا
اجتہاد مسلسل کیسا رہا قطع نظر اس کے اسمین اجتہاد کے شروط کہان تہے سو اسکو مجتہد بولین بہلا وہ مجتہد تہا ہمکو
قول بتلاؤ اسکا اجتہاد کیسے ثبوت کیا ہی مجتہد تہا تو طلحہ و زبیر پہر گئے سا اس کیون نہ پہرا اور اس وقت تو اسکا اجتہاد
عثمان کے قاتلون کے لئے تہا پہر وہ جب مملکت پر دیب ہوا تو عثمان کے قاتلون سے قصاص کیون نہ لیا اور جب بیٹہے ہین اپنا
اور عثمان کی لڑکی عائشہ اس سے قصاص چاہی تو اسکو بہلا دیا اور شام کی راہ لیا اسکے سوائے اس لغزشان
بہت ہوئے ہین اب اسکو بہی اجتہادی بولنا پر کوئی نہ بولا کہ نہین وہ مجتہد تہا کیا اسکا اجتہاد علی مرتضی کی ذات

ہی کے ساتھ خاص تھا اس تحقیق پر اسکو مجتہد کہنا عذر لنگ ہے بلکہ جب نہین مجتہد کی بات سمجھین نہ لاکر اسکو صحابی تھا کر کر
معذرت کرنا بس ہے علما یہہ بات خوب جانتے تھے لیکن عوام کی زبان بند کرنے واسطے مصلحۃً اسکو مجتہد کہا تھا اب وہ
مصلحت نظر نہین آتی اہل سنت کی یہہ بات سنکر روافض اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت کے تمام باتان ایسے
ہی ہین خلاصہ انکے نظم کا تمام ہوا ✦ اس عاصی کو اس قول سے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہم سابق امام نووی سے نقل کر چکے
کہ معاویہ کے اجتہاد پر اہل سنت کا اتفاق ہے اور وہ اہل حق کا عقیدہ ہے جب امام نووی سا شخص کہ جسکے قول پر امام شافعی کے
مذہب کا مدار ہے اور انکا منصب تمام علما پاس ثابت ہے اتفاق اہل سنت کا نقل کرے اور دوسرے بڑے بڑے علما مثل حافظ ابن
حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ کہ نامان تمام ذکر کرنا تطویل ہے اس بات کو قبول کر کر اجماع اہل سنت کا نقل کرین
تو اسمین دو قول ہین کر کر بولنا غلط اور خلاف عقیدہ ہے اگر بعضی معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا انکار کرین ہو تو
انکا قول اجماع کے مخالف رہنے کے باعث قابل اعتماد نہین اور یہہ اتفاق نقل کرنے سے معلوم ہوا کہ عقیدہ سلف کا یہی تھا کیونکہ
نیا قول بر خلاف سلف کے احداث کرنا جایز نہین پہر ائمہ خلف ایسے خلاف کے تئین کاہیکو روا رکھتے اگر فرض کرین
کہ سلف کو دو قول تھے پہر جب خلف ایک قول پر اجماع کرین تو وہ اجماع حجت اور دلیل قطعی ہوا انکو کب روا ہے کہ اجماع کے
خلاف اپنا ایک عقیدہ مقرر کر کر عوام کو فریب دین علاوہ یہہ کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کوئی انکو مجتہد بولے
نہین کر کر کہنا دعوی بلا دلیل ہے منقول نہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور امام احمد اور امام ابوزرعہ رحمہم اللہ سے
جو نقل کیے ہین دعوے کی سند نہین ہو سکتی کیسکے کلام مین تصریح نہین کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد نہ تھے بلکہ ہر شخص نے سایل کا سوال دیکھکے
مناسب جواب دیا اگر انکے پاس انکی بات مقرر ہوتی تو سب ایک ہی طور کا جواب دیتے اور امام احمد کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذاکرہ
معاویہ کے فضایل کا تھا سو امام احمد بن (?) کہے کہ معاویہ کو لوگون نے بہت سراہے اور اسمین اشارہ کیے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی
شان مین لوگ احادیث بہت سے وضع کیے ہین اور تامل کرنیوالے پر خوب روشن ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا عدم اجتہاد انکے
اقوال کا نہ منطوق ہے نہ مفہوم پہر ان اقوال کو سند دعوی کی بنانا اور اسکو مجتہد کو نہین بولا کر کر استدلال پکڑنا بیجا اور مناظرہ کے
آداب کا خلاف ہے جو لکھے کہ معاویہ کو علی مرتضی کے ساتھ برابری نہین سو صحیح ہے لیکن اس سے رتبہ اجتہاد کا ساقط ہونا نہین اور جو لکھے خطا ہی تو اسپر متنبہ کیا

واسطے نہوا اور اس سے کیون نہین پہر اسو یہہ بات بہی مقبول نہین اجتہاد کے شروط مین کوئی لکہا کہ مجتہد اپنی
خطا پر متنبہ ہو کر اس سے پہر جاے اور وہ جو لکہے کہ اسمین اجتہاد کے شروط کہان تہے سو کون سی شرط نہین تہی سو بیان کرنا
ضرور تہا اصول فقہ کے کتب مین مجتہد کے شروط جو لکہے ہین سو یہہ ہے کہ قرآن کی آیات جو احکام مین آئے ہین انکی معانی
انکے احکام کے ساتہہ اور ایسا ہی احکام کے احادیث اور حدیث مشہور ہے یا متواتر یا احاد اور اسکے روات کا احوال اور
مواقع اجماع اور انواع علم اصول کے اور صرف نحو لغت و معانی بیان جاننا اور یہہ تمام شروط قرون ثلاثہ کے بعد کے مجتہدون
کے لئے ضرور ہے اور سلف کے مجتہدون کو صرف نحو لغت معانی بیان جاننے کی حاجت نہتی انکو اپنی زبان دانی
کا کمال سلیقہ تہا علی الخصوص معاویہ کہ جنکو کمال معرفت تہی اس ہی لیاقت کے نظر کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے یہان منشی گری کرتے تہے اگر انکو علوم ادبیہ مین مہارت نہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ
خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے رجال کا احوال بہی جاننا اسوقت احتیاج نہین رکہتا تہا
کہ وہ لوگ حدیثون زبان وحی بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتے تہے انکے پاس وہ احادیث
نص قطعی تہے اور اس عصر مین فقیہ نہین ہوتا تہا اور فتوی نہین دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی اور فتوی دہی
سب پر عیان ہے بخاری روایت کئے ہین ابن عباس سے کہ کہے معاویہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے
ہین تو ابن عباس کہے کہ دعہ فانہ فقیہ یعنے اسکو چہوڑ دے اور انکار مت کر کیونکہ وہ فقہ جانتا ہے سو بدون
دلیل کے ایسا نہ کریگا + ابن حزم لکہا ہے کہ صحابہ مین تہہ شخص بہت فتوی دیا کرتے تہے عمر علی ابن مسعود
ابن عمر ابن عباس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انہون سے ایک ایک شخص کے فتوین جمع
کرین تو ہر ایک کے فتوون کی بڑی ایک کتاب ہوگی انکے سوای بیس شخص مین وہ بہی فتوی دیا کرتے تہے انہون سے
ہر ایک کے فتوین علاحدہ جمع کرین تو ہر ایک کا ایک جزو ہوگا وہ لوگ یہہ ہین + ابوبکر صدیق عثمان ذی النورین
ابو موسی اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبد اللہ بن عمرو بن العاص جابر
ابو سعید خدری طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف عمران بن حصین ابوبکرہ عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی سفیان

ابن الزبیر ام سلمہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم دیکھئے ابن عباس جسکو فقیہ ہی کہے اور صحابہ مین انکا فتوی دنیا
مشہور رہے اور اسوقت مجتہد کے سوائے دوسرا کوئی فتوی نہین دیتا تہا سو شخص کو مجتہد نہ کہنا باطل ہے اور ان لوگون
کے فتوے کم رہنا بسبب عدم اجتہاد کے نہین ہے بلکہ بعضون کا وفات جلد ہوا فتوی کی احتیاج نہین پڑی اور بعض ملکون
کے بندوبست اور جہاد مین مشغول تہے فتوی دینے کی فرصت ہوتی نہتی اور بعضی عبادت مین مشغول تہے دوسرے لوگ موجود
ہین کر کر اسکام طرف متوجہ نہ ہے طرفہ یہہ ہے کہ وہ بزرگ اپنی کتاب مین ان مفتیونکا نام لکہے ہین مگر بعض کو انمین لکہکر
معاویہ کا نام نکال دیتے اپنی کتاب سے نام نکالے تو کیا دوسرے کتابون سے بہی انکا نام نکل جاتا ہے خیر وہ جو لکہے معاویہ رضی اللہ
عنہ عثمان کے قاتلون سے قصاص اپنے وقت کیون نہین لیئے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس کام کے جو بانی تہے انہین اکثر لوگون کو قتل کیئے چنانچہ
محمد بن ابی بکر وغیرہ کو قتل کیئے سو تواریخ کے کتب مین مرقوم ہے جب وہ باقی نہ رہین تو قصاص کس سے لین اور وہ جو لکہے معاویہ
اور بہی لغزشان بہت ہوئے ہین کیا یہ سب اجتہادی تہے سو اسکا جواب یہہ ہے انبیا کے سوائے دوسرا کوئی معصوم نہین لغزش ہونا بعید نہین
لیکن تاریخ والے بہت حکایات رطب و یابس لکہا کرتے ہین سو ان باتون کو قابل حجت کے نہ جاننا اور وہ جو لکہے علما اس بات سے آگاہ
ہین مصلحت واسطے مجتہد بولے سو یہہ غلطی ہے علماء ربانی پر کیونکہ وہ لوگ بڑے دیندار اور خدا ترس تہے سلف کے خلاف ہرگز اتفاق
نکرتے اور روافض اعتراض کرنے سے اجماع کے خلاف عقیدہ کرنا گنتے ہو سکتے کر کر شہر سے بہاگنا ہی کیا آج تک روافض تہے
اور ان ہی بزرگ کے وقت روافض نکلے بہتر مذہب والے اور تمام ملتان والے اہل سنت و جماعت کے قولون پر اعتراض کیا کرتے ہین
اور اسکا جواب دندان شکن پاتے ہین کیا انکے اعتراض کے اندیشے سے دین و آئین چہوڑ دیگے ضرورت درپیش ہونیکے
باعث ہمنے مطلب کے گہوڑے یہان بہت دوڑائے پہر اب اصل مطلب کے بیان درپے ہے منہا محبت کے علامتون سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت کہنا اور انکو نفع پہنچانے واسطے سعی کرنا اور انکا ضرر دفع کرنے کو کوشش
کرنا منہا محبت کے علامتون سے ہے علما اور صلحا اور سنت پر چلنے والونکو دوست رکہنا اور جہال اور فساق اور بدعتیون سے
بغض رکہنا منہا محبت کی علامتون سے قرآن کی محبت رکہنا اور تلاوت اسکی ہمیشہ کرنا فی الحقیقت خدا کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کسوٹی قرآن و حدیث ہے محبوب کا کلام بہی محبوب رہتا ہے جسکو محبت راگ اور مزامیر سے ہو تو وہ

نشان ہے باطن کی خرابی پر اور دل کے فساد پر منہما محبت کی علامتون سے ہی دنیا کو ترک کرنا اور فقر اختیار کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جن نے مجھے دوست رکھتا ہی تو اس سے فقر بہت نزدیک ہے سیل سے زیادہ
جو اوپر سے گرتی ہی اور ایک شخص آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکو دوست رکھتا ہون حضرت فرماتے فقر کا لباس تیار کر دو
کہا یا رسول اللہ مین اللہ کو دوست رکھتا ہون تو فرماتے بلا کا لباس تیار کر منہما محبت کی علامتون سے ہی حدیث کا علم
شوق سے پڑھنا جسکے دل مین ایمان کی حلاوت ہوتی ہی وہ کوئی حدیث سنے تو اسکا دل قبول کر لیتا ہی اور اسکی لذت
اسکو حاصل ہوتی ہی یا الہ العالمین ہمکو تیرے رسول کی محبت دے اور ہمکو ایمان کی حلاوت چکھا اور سنت پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنا توفیق دے ✦

فصل چوتھا درود کے بیان مین

اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین رسول پر اے ایمان والو صلاۃ بھیجو اس پر سلام بھیجو
سلام کہکر اللہ تعالی درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالی حضرت کی ثنا کرتا ہی اور رحم کرتا ہے اور بخشتا اور انکی تعظیم
کرتا ہی اس سے حاصل تشریف و رحمت بھیجنے مین حضرت کے زیادتی ہی اور فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی
بڑوتی مانگنا اور دعا کرنا اور مغفرت مانگنا اور مومنون کو درود بھیجو کر کے امر کیا سو اس سے غرض ہماری تقرب ہی جناب
باری مین اور اسکی منفعت ہمارے طرف ہی رجوع کرتی ہی وگرنہ ہمکو لیاقت جو حضور مین رب العزت کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت مین درود بھیجنے کا امر ہی اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہے
کو کر اکثر علما کہتے ہین کہ درود بھیجنا فرض ہی اور ابن جریر طبری اور بعضی فقہا کہتے ہین کہ درود بھیجنا مستحب ہے
اور جو لوگ کہتے ہین فرض ہی تو انہین بھی خلاف ہی مذہب امام شافعی کا یہہ ہے کہ ہر نماز کے تشہد اخیر مین درود بھیجنا
فرض ہی درود نہ بھیجین تو نماز صحیح نہین اور اسیطرح جنازے کی نماز مین اور جمعہ و عیدین وغیرہ کے دونون خطبون مین
درود بھیجنا فرض ہی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہی اور مشہور حنفیہ پاس تمام عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض ہے

دوسرے اوقات میں سنت یا مستحب ہے اور حلیمی اور ایک جماعت شافعیہ کی اور طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی
اور طرسوسی اور ایک جماعت مالکیہ کی اور بعضے حنابلہ کہتے ہیں کہ جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیوے تو
درود کہنا واجب ہے ابن عربی مالکی کہتے ہیں کہ اس قول میں احتیاط خوب ہوتا ہے اور ابو بکر بن بکیر مالکی اور قاضی عیاض
مالکی کہتے ہیں کہ درود بہت بھیجنا واجب ہے اسکو کچھ تعداد نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر مجلس میں ایکبار درود بھیجنا واجب ہے
درود کے فضایل بہت سے ہیں روایت کیئے ہیں مسلم نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو درود بھیجیگا اللہ تعالی اُس پر دس بار روایت کیئے ہیں نسائی نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو اللہ تعالی درود
بھیجیگا اُس پر دس بار اور کم کریگا اسکے دس گناہ اور بلند کریگا اُسکے دس درجے روایت کیئے ہیں ترمذی نے اور بزار نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود جسقدر زیادہ بھیجیگا تو قیامت کے
دن اُتنا ہی میرے سے نزدیک ہیگا روایت کیئے ہیں ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے افضل روز دنمیں سے جمعہ کا روز ہے سو اوس روز درود بہت بھیجو
کیونکہ تمہارے درود کو میرے پر عرض کرتے ہیں اسکے سوا بہی بہت سے حدیث درود کے فضایل میں آئے ہیں میں نے
تھوڑے بطور نمونے کے لکھا اور درود کے فواید اور خواص بہی بہت ہیں مجمل یہاں انکا بیان کرتا ہوں + ۱ - اللہ تعالی کے
حکم کا امتثال ہے + ۲ - اللہ تعالی کی موافقت درود بھیجنے میں ہے کیونکہ اللہ تعالی بہی درود بھیجتا ہے + ۳ - فرشتوں
کی موافقت + ۴ - ایکبار درود بھیجنے والے کو اللہ تعالی دس اُتنا ثواب دیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے +
اور دس نیکیاں اسکے لئے لکھتا ہے اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہے + ۵ کوئی دعا کے بعد درود بھیجے تو دعا مقبول ہونیکی
امید ہے + ۶ - سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت کا قیامت کے دن + ۷ - سبب ہے گناہوں کے بخشش کا
۸ - سبب ہے مہمات کے آسانی کا + ۹ - سبب ہے قرب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن + ۱۰ - قایم
مقام ہوتا ہے صدقہ کا محتاج کو + ۱۱ - سبب ہے مرادان بر آنیکا + ۱۲ - سبب ہے اللہ تعالی اور فرشتے اسپر درود بھیجنے کا

۱۳- بھیجنے والیکے حق مین وہ پاکی اور بر ہوتی ہے + ۱۴- سبب ہے جنت کی بشارت ملنے کا پیش از موت کے
۱۵- سبب ہے نجات کا قیامت کے سختیون سے + ۱۶- سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسپر درود بھیجنے کا + ۱۷
سبب ہے مجلس کی پاکی کا اور حسرت نہونیکا قیامت کے دن + ۱۸- کچھہ بھول گئے تو درود بھیجنا سبب ہے و یاد آنیکا
۱۹+ سبب ہے فقیری دفع ہونا اور فقیری نہ آنیکا + ۲۰- درود بھیجنا جنت کی راہ بتاتا ہی اور نہ بھیجنا راہ
بھولاتا ہے + ۲۱- سبب ہے پلصراط پر گذر نیکا + ۲۲- سبب ہے برکت کا عمر مین اور ذات مین + ۲۳ سبب ہے
اللہ تعالی کی رحمت ملنے کا + ۲۴- سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا + ۲۵- سبب ہے اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پیار کرینگا + ۲۶- سبب ہے دلکی حیات کا + ۲۷- سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کا
۲۸- سبب ہے اللہ تعالی کو بھیجنے کا اگر پیسہ کا من نہ ملے + ۲۹- سبب ہے بلا دفع ہونیکا اور بدین دور ہونیکا اور
دنیا و آخرت کی تمام سختیان آسان ہونیکا + ۳۰- سبب ہے توبے کی توفیق کا اور توبے پر ثابت رہنیکا +
۳۱- سبب ہے خوف سے امان کا + ۳۲- سبب ہے اللہ تعالی سایہ کریگا قیامت کے دن جواسکے سایے کے
سوائے کسیکا سایہ نہین + ۳۳- سبب ہے مستجاب الدعوة ہونیکا + ۳۴- سبب ہے دریچہ ہونیکا اسکی قبر اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین + ۳۵- سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرینگا + **بیان** اون
مواضع کا کہ درود بھیجنا وہان مشروع ہی جو مواضع کہ درود بھیجنا وہان فرض تھا ہم سابق ذکر کر آئے باقی مواضع
جو درود سنت و مستحب ہے اسکو یہان لکھتے ہین + ۱- وضو اور غسل اور تیمم سے فراغت پاکے بعد + ۲- نماز مین آیت
پڑہین بعد کہ جس مین نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہی قاری ہو یا سامع اسکو شافعی فقہ کی کتاب
انوار مین لکہا ہی لیکن امام نووی کہے ہین اس موقع مین درود بھیجنا مندوب نہین + ۳- پہلے تشہد مین شافعی کے
پاس + ۴- دعاء قنوت کے بعد + ۵- نماز سے فراغت پاکے بعد + ۶- اذان کے بعد + ۷- اقامت کے بعد + ۸- تہجد
کی نماز کے قبل + ۹- تہجد کی نماز کے بعد + ۱۰- مسجد مین گذرتے وقت + ۱۱- مسجد مین داخل ہوتے اور نکلتے وقت
۱۲- جمعہ کی شب کو اور دن کو + ۱۳- عید کی نماز کے تکبیرن کے درمیان + ۱۴- حج مین تلبیہ کے بعد اور صفا مروے پر

اور حجر اسود کے استلام کے وقت اور طواف میں اور موقف میں اور ملتزم میں اور طواف وداع کے بعد + ۱۵ مدینہ منورہ کی راہ میں اور قبر شریف یا منبر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے نشانیوں کو اور آثار کو دیکھتے وقت علی الخصوص حضرت کے گھروں کو دیکھیں + ۱۶ - ذبح کیوقت امام شافعی پاس سو یوں کہے بسم اللہ و صلی اللہ علی رسولہ لیکن ابو حنیفہ پاس مکروہ ہی امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بہی اسطرف گئے ہیں + ۱۷ خرید و فروخت کیوقت + ۱۸ وصیت نامہ لکہتے وقت + ۱۹ صبح و شام اور سوتے وقت اور شبکو بیخوابی ہو تو + ۲۰ سفر جاتے وقت + ۲۱ جانور پر سوار ہوتے وقت + ۲۲ بازار طرف جاتے وقت + ۲۳ دعوت کو گئے تو + ۲۴ گہر میں جاتے وقت + ۲۵ خطوں کے شروع میں ۲۶ شدت اور کرب اور غم کیوقت + ۲۷ طاعون ہوئی سو ایام میں + ۲۸ غرق کے اندیشے کیوقت + ۲۹ دعا کے شروع اور وسط اور آخر میں + ۳۰ مرادان بر آنے واسطے + ۳۱ کان میں طنین ہوئی سو وقت + ۳۲ پاؤں میں چونٹیاں بہریں تو سو ایسا کہے یا محمد صلی اللہ علیک + ۳۳ چہینکے بعد سو یوں کہے الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال وصلی اللہ علی محمد وعلی اہل بیتہ + ۳۴ کچھ بہولے سو چیز کو یاد آنے واسطے + ۳۵ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے + ۳۶ اپنے دوست سے ملے سو وقت + ۳۷ لوگ جمع رہتے سو متفرق ہو وقت + ۳۸ قران کو ختم کرتے وقت + ۳۹ کوئی کتاب یا سخن شان والا شروع کرتے وقت ۴۰ نام مبارک جب زبان پر گذرے یا لکہے + ۴۱ فتوی دیتے کیوقت اور فتوی لکہتے وقت اور سبق پڑہانیکے اول اور وعظ شروع کرو وقت اور حدیث کا درس شروع کرو وقت اور آخر ہوتے وقت + درود کی کیفیت احادیث میں اور صحابہ اور تابعین اور انکے بعد کے لوگوں سے مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں ان تمام کو لکہنا موجب تطویل کا تہا اس لیے اسکو ترک کیا اور چند درود جنکے پڑہنے سے بہت برکت ہی اور روئیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر ہوتی ہی سو اون کو یہاں لکہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اس درود کو شب جمعہ تین سو تیرہ بار پڑہے تو رویت سے رسول اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

اور درود کو بہت پڑہے اس دعا سے لرجن لے وترضی کما تحب اللّٰھم صل علی محمد کما ھو اھلہ علی محمد
درود بعدد لہ ما ترضی و کما تحب وسلم علی اٰلہ و علی محمد صل علی اللّٰھم مشرف ہوتا ہے روئیت سے ہر طاق
ملازمت کرے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہے اَللّٰھم صل علی محمدن النبی الامی و علی اٰل محمد شب جمعہ
اسکو ہزار بار پڑھے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہے اور اگر شب جمعہ دو رکعت پڑہے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے
بعد آیت الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑہے اور نماز سے سلام پھیر کر بعد یہہ درود سو بار پڑہے
اللّٰھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی و علی اٰلہ وسلم تو روئیت سے مشرف ہوتا ہے۔ اور
بزرگان اسکو تجربہ کئے ہین کہ تین جمعہ نہین گذرنے کہ روئیت حاصل ہوتی ہے۔ اسکو شیخ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب
جذب القلوب مین لکہے ہین۔ اور حافظ اسعد بن محمد سعید مکی انصاری محدث سے ہمارے بزرگون کو یون
روایت پہنچی ہے کہ شب جمعہ دو رکعت پڑہنا اسمین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص
پندرہ بار پڑہنا بعد درود ہزار بار پڑہنا کوئی درود ہے۔ اور بعضی بزرگون سے مروی ہے کہ جو کوئی شب جمعہ دو رکعت
پڑہے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑہے اور سلام پھیر کر یہہ درود صلی اللہ
علی محمدن النبی الامی ہزار بار پڑہے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہے۔ اللّٰھم اجعل افضل صلواتک
ابدا و انمی برکاتک سرمدا و ازکی تحیاتک فضلا و عددا علی اشرف الخلائق
الانسانیۃ و مجمع الحقائق الایمانیۃ و طور التجلیات الاحسانیۃ و مہبط الاسرار
الرحمانیۃ و عروس المملکۃ الربانیۃ و امام الحضرۃ القدسیۃ و اسطۃ عقد النبیین
و مقدم جیش المرسلین و قائد رکب الانبیاء المکرمین و افضل الخلق اجمعین حامل
لواء العز الاعلی و مالک ازمۃ المجد الاسنی شاہد اسرار الازل و ترجمان لسان القدم
و منبع العلم و الحلم و الحکم و مظہر سر الجود الجزئی و الکلی و انسان عین الوجود العلوی
و السفلی روح جسد الکونین و عین حیوۃ الدارین المتحقق باعلی رتب العبودیۃ المتخلق

باخلاق المقامات الاصطفائیۃ للخلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد
بن عبد اللہ بن عبد المطلب وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین عدد معلوماتک ومداد
کلماتک کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون
یہہ درود قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہی اور حافظ محمد اسعد مکی سے
اجازت پہنچی ہی کہ اس درود کو سو وقت ساتہہ بار پڑہے تو رویت جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشرف ہوتا ہی بشرطیکہ اس روز روزہ رکہنا اور غسل کرنا اور کپڑے پاک پہننا اور خوشبوی استعمال کرنا
اللّٰھم صل علیٰ محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک یہہ درود رویت اور برآمد حاجات
ومقاصد واسطے بہت مجرب ہی ظہر کی نماز کے بعد ایک ہزار ایک سو تینتیس بار پڑہنا اور تصور یہہ کرنا کہ
حجرہ شریف پاس کھڑا ہوں اور پڑہتے وقت اگر کی لکڑی جلانا اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد
وعلیٰ ال سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا
بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی
الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاۃ وبعد الممات
یہہ درود پڑہنے سے مرادات دنیا اور آخرت کے بر آتے ہیں اور کشتی اور دریا کی آفت سے اور طوفان وغیرہ
بلا سے نجات واسطے اسکو پڑہنا بہت مجرب ہی اقل تین سو بار پڑہنا اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد
ن السابق للخلق نورہ الرحمۃ للعالمین ظھورہ عدد ما مضی من خلقک ومابقی ومن
سعد منھم ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلاۃ لا غایۃ لھا ولا
انتھاء ولا امد لھا ولا انقضاء صلاۃ دائمۃ بدوامک وعلیٰ الہ وصحبہ
کذلک والحمد للہ علیٰ ذلک اس کتاب کے مسودہ سے ہمکو شنبے کے روز پانچویں
رجب ۱۲۵۵ ہجری میں فراغت ہوی اور مبیضہ سے پانچویں کو شعبان کے سنہ ۱۲۵۵ مذکورہ سے

واثق ملی جناب باری سے التجا یہی ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو خوبی دارین کی نصیب کرے

اور بارگاہ رب العزت کا مقبول کرے

اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دین پر قایم

رکھے آمین آمین

آمین

تم

خاتم الطبع

الحمد للہ والمنہ این کتاب برکت انتساب کثیر الفوائد والصلوٰۃ العوائد مملو بہ سیر خیر البریہ مسمّی فوائد بدریہ از تالیفات

افضل العلما اکمل الفضلا حامی شرع متین وارث دین مبین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول کشاف دقایق

سبر معانی حلال غوامض رموز نہانی حاجی الحرمین جناب مولانا مولوی محمد صبغۃ اللہ قاضی الاسلام امام العلما قاضی

الملک بہادر نغمہ اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ وفور خواہش شایقین و طالبین برای افادہ عوام و نفع انام

بخط محمد جمال الدین متخلص اعجاز بتصحیح تمام بحسن اہتمام بتاریخ نوزدہم ۱۹ شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۲ ہجری

یکہزار و دوصد و نود و دو ہجری مقدسہ مطابق سیم ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ عیسویہ در مطبع مجتبائیہ واقع

پتی رعد تزل کہری مدراس بہ نمبر یکصد و نود و سہ ۱۹۳ از زیور طبع مزین گردید